UNIVERSAL
LIBRARY
OU-232771
UNIVERSAL
LIBRARY

عہدنامجات

واقرارنامجات و عطایائے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر و ملکہ معظمہ شاہنشاہ انگلستان و ہند و ستان

بادشاہ ہائے ملک و راجگان و نوابان و رؤسائے اندرونی و بیرونی و حدود ملک ہند وغیرہ

جو سب الایاے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچیسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال پنشن کمشنر لاہور نے

بحکام سرکار کی سات جلدوں میں ترتیب و تالیف واسطے گورنمنٹ کے کیا منجملہ اوسکے

جلد دوم

جسمیں عہدنامجات و اقرارنامجات و عطایائے سند متعلقہ اضلاع شمالی

و جملہ ہائے متعلقہ کمشنران دہلی و رام پور و لشکر آباد و بنارس و اودہ و نیپال

پنجاب و ممالک سرحدی پنجاب وغیرہ میں

طبع کیے ملتی رام کنور صاحب بالک متعلقہ بہادر کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم علاقہ راجپال ماہ ہونگ بہادر

جس کو مجھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو میں فرمایا اور بمحفوظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ ۱۸۴۷ء

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں چھپی
۱۸۶۶ء

فہرست

جلد دوم حصہ اول

عہدنامجات واقرارنامہ متعلق اضلاع مغربی وشمالی

ملک اودھ ونیپال

نمبر		
	دہلی	
۱	تجویزین مہوزہ شاہ عالم ۲۲- نومبر سنہ ۱۷۶۴ء	
	شرائط واسطے تحریر بادشاہ کے ۶- دسمبر سنہ ۱۷۶۴ء	
	فرمان لکھا منجانب بادشاہ ۲۹- دسمبر سنہ ۱۷۶۳ء	
	رامپور	
۲	عہدنامہ درمیان وزیر شجاع الدولہ اور روہیلا سردار ان	
	اقرارنامہ دیا ہوا حافظ رحمت خان وزیر کا- ۱۳- جولائی سنہ ۱۷۷۴	
۳	عہدنامہ ساتھ نواب شجاع الدولہ کے ۱۱- اکتوبر سنہ ۱۷۷۴	
۴	اقرارنامہ ساتھ نواب فیض اللہ خان کے ۔ ایضاً سنہ مذکور	
۵	عہدنامہ درمیان نواب وزیر الملک آصف جاہ وغیرہ	
	وکمپنی انگریزی ۲۹- نومبر سنہ ۱۷۹۴	
۶	عہدنامہ ذمہ داری انگریز کمپنی درمیان وزیر الملک آصف جاہ بہادر اور نواب احمد علیخان بہادر ۱۴- دسمبر سنہ ۱۷۷۴	
	عہدنامہ درمیان نواب احمد علیخان بہادر ونواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے ۳۰- دسمبر سنہ ایضاً	
	اقرارنامہ درمیان نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر واسٹ انڈیا کمپنی کے ۔ سنہ ایضاً	
۷	اقرارنامہ محررہ نواب محمد سعید خان ۲۱- اگست سنہ ۱۷۷۵	
۸	اقرارنامہ محررہ نواب محمد یوسف علیخان ۱۰ اپریل سنہ ۱۷۵۵	
۹	سند جبکی روسے چند موضع نواب صاحب کو عطا ہوئی ۱۳ جولائی سنہ ۱۷۷۵	
نمبر	خریطہ مرقومہ نواب رام پور بنام نواب گورنر جنرل بہادر	
۱۰	سند نسبت گدی نشینی ۔	
	فرخ آباد	
۱۱	عہدنامہ ساتھ نواب فرخ آباد کے ۴- جون سنہ ۱۷۷۲	
	بنارس	
۱۲	اقرارنامہ درمیان نواب شجاع الدولہ وراجہ چیت سنگھ ۶- ستمبر سنہ ۱۷۷۳	
۱۳	سند عطیہ راجہ چیت سنگھ کو واسطے زمینداری غازیپور بنارس وغیرہ کے ۱۵- اپریل سنہ ۱۷۷۶	
۱۴	پٹہ عطیہ راجہ مہیپ نرائن بہادر شہر بنارس کو ۱۴- دسمبر سنہ ۱۷۹۱	
	قبولیت راجہ مہیپ نرائن بہادر ۔	
	اقرارنامہ راجہ مہیپ نرائن بہادر واسطے ادائے بقیہ مالگذاری	
۱۵	سند تبنی مہاراجہ بلبھدر پرشاد نرائن سنگھ بہادر بنارس ۱۱- مارچ سنہ ۱۸۳۷	
	حقیقتہ صوبہ اضلاع مغربی وشمالی	
۱۶	سند راجہ گوڑ ہوال ۔ ۱۴- مارچ سنہ ۱۸۱۶	
۱۷	سند عطیہ علاقہ گوڑ ہوال راجہ بہون سنگھ کو ۔ ۶- ستمبر سنہ ۱۸۱۵	
۱۸	سند مبنی راجہ بہون سنگھ ۱۱- مارچ سنہ ۱۸۱۶	
۱۹	سند واسطے ہنمنت قصبہ راجہ جگت سنگھ دیوریس شاہ پور پرگنہ بہولپاکی ۔	
	ملک اودھ	
۲۰	عہدنامہ درمیان نواب شجاع الدولہ ونواب نجم الدولہ واسٹ انڈیا کمپنی ۱۶- اگست سنہ ۱۷۶۵	
۲۱	عہدنامہ درمیان کمپنی وشجاع الدولہ وزیر ۱۹- نومبر سنہ ۱۷۶۵	
۲۲	اقرارنامہ درمیان نواب شجاع الدولہ وبرگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارڈ گر بنسبت قلعہ بنار ۲۰- مارچ سنہ ۱۷۶۵	
۲۳	اقرارنامہ درمیان ایضاً ایضاً بنسبت قلعہ الہ آباد ۲۰- مارچ سنہ ۱۷۶۵	
۲۴	عہدنامہ شجاع الدولہ ۷- ستمبر سنہ ۱۷۶۳	
۲۵	عہدنامہ ساتھ آصف الدولہ کے ۲۱- مئی سنہ ۱۷۷۵	
۲۶	عہدنامہ آصف الدولہ ۔ ایضاً	
۲۷	اقرارنامہ گورنر جنرل بہادر جو وزیر سے ملے ہوا اور وزیر نے ساتھ گورنر جنرل کے کیا ۔ ۱۹- ستمبر سنہ ۱۷۷۳	
۲۸	عہدنامہ ساتھ نواب آصف الدولہ کے ۲۵- جولائی سنہ ۱۷۸۸	
۲۹	عہدنامہ تجارت با نواب آصف الدولہ ۔	
۳۰	اقرارنامہ با نواب آصف الدولہ واسطے ادائے تنخواہ واسطے ایک رسالہ کے ۲۰- مارچ سنہ ۱۷۹۶	
۳۱	عہدنامہ با نواب سعادت علیخان بہادر ۔ ۲۱- فروری سنہ ۱۷۹۸	
۳۲	اقرارنامہ نواب سعادت علیخان بنام بہو بیگم ۔ ۷- فروری سنہ ۱۷۹۸	
۳۳	عہدنامہ درمیان ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب سعادت علیخان ۱۴- نومبر سنہ ۱۸۰۱	
۳۴	یادداشت اخیر تقریر درمیان گورنر جنرل اور نواب وزیر کے ۔	
۳۵	عہدنامہ با نواب سعادت علیخان بہادر بنسبت صدر وکی ۱۴- جنوری سنہ ۱۸۱۲	
۳۶	اقرارنامہ با ہم وزیر ملک اودھ وسرکار انگریزی کے ۱۲- جولائی سنہ ۱۸۱۳	
۳۷	دستاویز امانت نامہ بہو بیگم ۲۵- جولائی سنہ ۱۸۱۳	
۳۸	اقرارنامہ وزیر اودھ کا نام نواب گورنر جنرل بہادر بنسبت پرگنہ گورکھپور	

	اٹھہ لاکھ اور پچاس ہزار روپیہ سے دیجاوے گی انزبل کمپنی گورنمنٹ کو قرض دیا گیا تھا۔ ۲۹ - نومبر ۱۸۴۱ء
۳۹	عہدنامہ ساتھ بادشاہ اودہ کے واسطے منتقل کرنے صلع جیسی گئی ۱۸۳۱ء
۴۰	اقرارنامہ ساتھ بادشاہ اودہ کے بنسبت ایک قرضہ کے جو ادا کرنا گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا۔ ۳۰ - ستمبر ۱۸۳۱ء
۴۱	اقرارنامہ ساتھ بادشاہ اودہ کے بنسبت ایک قرضہ کے جو ادا کرنا گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا۔ ۸ - مئی ۱۸۳۲ء
۴۲	عہدنامہ ساتھ پادشاہ اودہ کی بنسبت ۳ لاکھ روپیہ جو امانتہ جمع ہوا جسکا سود غرباے لکھنؤ کو دیا جاوے۔ ۱۲ - دسمبر ۱۸۳۳ء
۴۳	عہدنامہ درمیان ایسٹ انڈیا کمپنی اور بادشاہ اودہ کے مرقومہ ۱۹ - ستمبر ۱۸۳۶ء
۴۴	دستاویز اقرارنامہ ساتھ بادشاہ اودہ بنسبت ایک زر جو واسطے دوام کے قرضہ دیا گیا۔ ۲۲ - نومبر ۱۸۳۶ء
۴۵	دستاویز امانت نامہ نوشتہ بادشاہ اودہ بنام افسران انزبل کمپنی گورنمنٹ کے۔ ۲۳ - نومبر ۱۸۳۹ء
۴۶	دستاویز امانت نامہ نوشتہ بادشاہ اودہ کا بنام انزبل کمپنی بنسبت اسپتال جو لکھنؤ میں قائم ہوا تھا۔ ۲۶ - جنوری ۱۸۴۰ء
	نیپال
۴۷	عہدنامہ تجارت ساتھ نیپال کے۔ یکم مارچ ۱۸۹۲ء
۴۸	عہدنامہ اتحاد و اتفاق ساتھ راجہ نیپال کے۔ ۳۰ - اکتوبر ۱۸۱۵ء
۴۹	عہدنامہ صلح ساتھ راجہ نیپال کے۔ ۳۰ - اکتوبر ۱۸۱۶ء
۵۰	یادداشت واسطے دینے ترائی راجہ نیپال کو۔ ۸ - دسمبر ۱۸۱۶ء
۵۱	کاغذات جو دربار سے آئی بنسبت دینے ٹکون کے۔ ۲۰ - جنوری ۱۸۳۲ء
۵۲	اقرارنامہ مہاراجہ نیپال رزیڈنٹ کو۔ ۶ - نومبر ۱۸۳۹ء
۵۳	اقرارنامہ دستخطی ۵۴ سرداران نیپال کا۔ ۲ - جنوری ۱۸۴۰ء
۵۴	عہدنامہ درمیان ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال کے۔ ۱۰ - فروری ۱۸۴۳ء
۵۵	عہدنامہ ساتھ راجہ نیپال بہبت عطاے کل ترائی کی اراضیات مہاراجہ کو۔ یکم - نومبر ۱۸۱۶ء
	حصہ دوم جلد دوم
	پنجاب
۵۶	عہدنامہ دوستی انزبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرداران پنجاب سنگھ و فتح سنگھ۔ یکم جنوری ۱۸۰۶ء
۵۷	عہدنامہ [illegible] راجہ لاہور کے ۱۸۰۹ء

۵۸	ترجمہ کاغذ جو جناب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کو حوالہ فرمایا۔ ۳۱ - اکتوبر ۱۸۳۱ء
۵۹	عہدنامہ ساتھ مہاراجہ رنجیت سنگھ۔ ۲۶ - دسمبر ۱۸۳۱ء
۶۰	ایضاً تمہ واسطے قائم کرنے محصول اوپر دریاے سندھ کے۔ ۲۹ - [illegible] ۱۸۳۲ء
۶۱	اقرارنامہ ساتھ گورنمنٹ لاہور کے بنسبت محصول کے جو لیا جاویگا اوپر اوس مال کے جو دریاے ستلج و سندھ سے جاوے گا۔ ۱۹ - مئی ۱۸۳۲ء و ۳۹ء
۶۲	عہدنامہ جو ساتھ مہاراجہ کھرک سنگھ کے ہوا۔ ۲۷ - جون ۱۸۳۹ء
۶۳	عہدنامہ ساتھ مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک۔ ۲۵ - جولائی ۱۸۳۹ء
۶۴	اشتہار مجاریہ گورنر جنرل ہند۔ ۱۳ - دسمبر ۱۸۴۵ء
۶۵	عہدنامہ سات راجہ لاہور۔ ۹ - مارچ ۱۸۴۶ء
۶۶	شرائط اقرارنامہ ساتھ دربار لاہور مرقومہ ۱۱ - مارچ ۱۸۴۶ء
۶۷	ایضاً ایضاً مرقومہ ۱۶ دسمبر ۱۸۴۶ء
۶۸	شرائط جو عطا ہوئے اور منظور کر مہاراجہ دلیپ سنگھ نے۔ ۱۹ -
	صوبجات ستلج اور علاقہ دہلی
۶۹	ترجمہ اطلاع نامہ جو لکھا گیا سرداران ملک مالوہ و سرہند کنارے دریاے ستلج کو۔ ۳ - مئی ۱۸۰۹ء
۷۰	اشتہار مجاریہ بنام سرداران سکھ۔ ۲۲ - اگست ۱۸۱۱ء
۷۱	سند بنام راجہ قرم سنگھ پٹیالہ واسطے پرگنہ جیلی۔ ۲۰ - اکتوبر ۱۸۱۵ء
۷۲	ایضاً واسطے ٹھکرائی بگھاٹ اوجلت گڈھ۔ ۲ - اکتوبر ۱۸۱۵ء
۷۳	سند بنام راجہ قرم سنگھ پٹیالہ۔ ۲۲ - ستمبر ۱۸۴۶ء
۷۴	سند عطیہ گورنر جنرل بہادر بنام مہاراجہ صاحب پٹیالہ۔ ۵ -
۷۵	سند بنسبت پرگنہ ہاسے کبودہ اور بہونا عطا کردہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو۔
۷۶	سند منشیہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو۔
۷۷	سند راجہ جیند کو۔ ۲۲ - [illegible] ۱۸۰۶ء
۷۸	ایضاً کو عطا کردہ گورنر جنرل بہادر۔ ۸ - مئی ۱۸۰۶ء
۷۹	سند منشیہ بنام راجہ جیند
۸۰	سند پرگنہ [illegible] واقع ضلع [illegible] راجہ جیند کو
۸۱	سند عطیہ راجہ نابھا کو۔ ۵ - مئی ۱۸۰۶ء
۸۲	سند منشیہ راجہ ایضاً
۸۳	سند بنسبت پرگنہ کبودہ اور بہونا واقع ضلع جھجر
۸۴	سند منشیہ نواب بہیکہ کمالیہ کو
۸۵	سند منشیہ عبدالمجید خان کو۔ ۸ - مئی ۱۸۰۶ء

۸۶ سند عطیہ اسد اللہ نجاب علیخان بہادر — ۴ — مئی ۱۸۶۰ء

۸۷ پروانہ بنام احمد بخش خان بہادر — ۴ — مئی ۱۸۶۰ء

۸۸ سند عطیہ فتح سنگھ ناہن کو — ۱ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۸۹ سند عطیہ راج فتح پرکاس ناہن کو — ۵ — ستمبر ۱۸۶۳ء

۹۰ سند راجہ مہاراجہ بلاسپور کو — ۶ — مارچ ۱۸۶۰ء

۹۱ سند عطیہ علاقہ راجہ جگت چند بلاسپور کو — ۲۱ — اکتوبر ۱۸۶۰ء

۹۲ سند عطیہ راجہ رام سنگھ واسطے مقام ہندور — ۲۰ — اکتوبر ۱۸۶۰ء

۹۳ سند راجہ رام سنگھ واسطے ٹھکرائی بلور سی کے — ″

۹۴ سند عطیہ ضلع ملاوہ بنام راجہ رام سنگھ بالاگڑھ کو — ۲۹ — اکتوبر ۱۸۶۰ء

۹۵ سند عطیہ بنسبت علاقہ بالاگڑھ مع خطاب راجہ اگر سنگھ کو — ۹ — جنوری ۱۸۶۱ء

۹۶ سند بنام مہندر سنگھ ٹیکا تمام بسہار — ″ — نومبر ۱۸۶۰ء

۹۷ سند عطیہ رانا سنسار سنگھ بسبت خبر ٹھکرائی کیوتھل — ۴ — ستمبر ۱۸۶۱ء

۹۸ سند ثانی بنام رانا سنسار سنگھ — ۱۱ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۹۹ سند عطیہ پرگنہ پوز بنام رانا سنسار سنگھ — ۵ — اپریل ۱۸۶۳ء

۱۰۰ سند عطیہ بھتی رانا گجوت سنگھ باگہل — ۳ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۰۱ سند عطیہ ٹھکرائی جوبل رانا پورن چند جوبل کو — ۱۹ — نومبر ۱۸۶۰ء

۱۰۲ سند عطیہ رودر پال بجی کو — ۴ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۰۳ سند عطیہ ٹھکرائی بدیشی رانا رن بہادر کو — ۱۰ — جولائی ۱۸۶۵ء

۱۰۴ سند بنسبت ٹھکرائی کھرسین رانا ہرسنگھ کو — ۷ — فروری ۱۸۶۶ء

۱۰۵ سند عطیہ رانا بھوپ سنگھ کوٹھر کو — ۳۰ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۰۶ سند عطیہ گوبردھن سنگھ دہامی کو — ۴ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۰۷ سند عطیہ مہندر سنگھ کو — ۴ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۰۸ سند عطیہ ولیت سنگھ بگٹ کو — ۳۱ — جنوری ۱۸۶۲ء

۱۰۹ سند عطیہ ٹھاکر چک راج سین کو — ۲۱ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۱۰ سند عطیہ ٹھاکر سنسار وسیلوک کو — ۴ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۱۱ سند عطیہ مان بنوچا کو — ۴ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۱۲ سند بنسبت ٹھکرائی تارک ٹھاکر بھوجوا — ۳۱ — جنوری ۱۸۶۰ء

۱۱۳ سند عطای ٹھکرائی تارک ٹھاکر بسبت منگھ پسہا کرم سنگھ — ۲۰ — جون ۱۸۶۳ء

۱۱۴ سند عطیہ ٹھاکر اسے سنگھ دیوگانہ کو

۱۱۵ سند عطیہ ٹھکرائی سہل رانا جاہر سنگھ کو — ۲۰ — ستمبر ۱۸۶۰ء

۱۱۶ سند عطیہ اسے ٹھکرائی درگو کی رانا سیتا رام کو

بہاولپور

۱۱۷ عہد نامہ درمیان ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر کو — ۲ — فروری ۱۸۳۳ء

۱۱۸ شرائط ضمیمہ ایضاً — ۲ — مارچ ۱۸۳۳ء

۱۱۹ تفصیل محصول جو لیا جاوے گا اور پرناؤں کے جو اوپر دریائے ستلج [illegible] کے چلیں گی — ۱۱ — اکتوبر ۱۸۳۳ء

۱۲۰ محصول [illegible] آمد و رفت کشتیان باران — ۵ — اکتوبر ۱۸۳۳ء

۱۲۱ اقرار نامہ بنسبت لینے محصول اوپر مال سوداگری کے جو بہاولپور کے علاقہ سے بامسے — ۱۱ — ستمبر ۱۸۳۳ء

۱۲۲ عہد نامہ درمیان ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر کو بہاولپور — ۵ — اکتوبر ۱۸۳۳ء

۱۲۳ اقرار نامہ محمد صادق خان بابت استعفا دعوی سخت بہاولپور کشمیر اور صدہ سجات اوس پار ستلج کو

۱۲۴ عہد نامہ درمیان گورنمنٹ انگریز و مہاراجہ گلاب سنگھ — ۱۶ —

۱۲۵ سند مہاراجہ ہیرسنگھ کشمیر — ۵ — مارچ ۱۸۶۲ء

۱۲۶ سند بنسبت عطای علاقہ ہای بوندی اور بھولی راجہ ہیرسنگھ بہادر کپورتھلہ کو — ۱۵ — اپریل ۱۸۵۹ء

۱۲۷ سند راجہ کپورتھلہ

کشمیر

۱۲۸ سند بنسبت عطای مندر راجہ بلبیر سین مندی کو — ۲۴ — اکتوبر ۱۸۴۶ء

۱۲۹ سند بنسبت عطای علاقہ چمبا راجہ سری سنگھ کو — ۶ — اپریل ۱۸۴۶ء

۱۳۰ سند بنسبت عطای صوبہ بیلیت سنگھ راجہ اولر سنگھ کو — ۲۴ — اکتوبر ۱۸۴۶ء

۱۳۱ سند عطیہ مہاراجہ ہیرسنگھ سند بان والا و راجہ تیج سنگھ کو

پشاور

۱۳۲ اقرار نامہ قوم مہمند بلیم زئی خیل — ۱۱ — جولائی ۱۸۵۲ء

۱۳۳ اقرار نامہ ساتہ قوم [illegible] زئی خیل — ۱ — اگست ۱۸۵۲ء

۱۳۴ اقرار نامہ ساتہ حسن خیل اور آتو خیل کے — ۲۵ — نومبر ۱۸۵۲ء

۱۳۵ اقرار نامہ ساتہ جوا کیہ آفریدی پوری کے — ۱۱ — جنوری ۱۸۵۳ء

۱۳۶ اقرار نامہ ساتہ کلی آفریدی کوہات پس کے — یکم دسمبر ۱۸۵۲ء

۱۳۷ اقرار نامہ ساتہ قوم خیبر زئی اور فیروز خیل کے — ۳ — دسمبر ۱۸۵۲ء

۱۳۸ اقرار نامہ ساتہ جوا کیہ آفریدی — ۳ — دسمبر ۱۸۵۲ء

۱۳۹ اقرار نامہ ساتہ قوم سپاہ [illegible] — ۶ — دسمبر ۱۸۵۲ء

۱۴۰ اقرار نامہ ساتہ مواران ریبعا خیل کے — ۲۰ — ستمبر ۱۸۵۲ء

۱۴۱ اقرار نامہ ساتہ [illegible] کے — ۱۱ — جنوری ۱۸۵۳ء

۱۴۲ اقرار نامہ ساتہ کوئی خیل قوم آفریدی خیل کے — ۱۴ — اگست ۱۸۵۲ء

۱۴۳ اقرار نامہ ساتہ [illegible] کے

۱۴۴ اقرار نامہ ساتہ قوم ملک سپاہ کے — ۱۴ — [illegible] ۱۸۵۲ء

۱۴۵ اقرار نامہ ساتہ [illegible] و کپتانان کے

۱۴۶ اقرارنامہ ساتھ منصور ریاست ۲ - اکتوبر ۱۸۷۵ء

دیرہ جات سرحد

۱۴۷ عہدنامہ سالم قبیلہ قوم محسود وزیری ۲۹ - جون ۱۸۶۱ء

کابل

۱۴۸ عہدنامہ ساتھ بادشاہ کابل کے ۱۷ - جون ۱۸۵۷ء

۱۴۹ عہدنامہ ساتھ گورنمنٹ انگریز اور دوست محمد خان والی کابل ۳۰ -

۱۵۰ شرائط اقرارنامہ درمیان امیر دوست محمد خان اور جناب سرجان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر پنجاب ۲۹ - جنوری ۱۸۵۷ء
انیہ کس یعنی تتمہ ستلج اسطرف

اسند عطیہ راجہ وزیر سنگھ فرید کوٹ کو ۲۱ - اپریل ۱۸۵۷ء

گذارش

از انجاکہ یہ کتاب لاجواب سب کے واسطے خصوص والیان ملک ہند کے لیے بہت کارآمد اور ہمیشہ کے واسطے والیان ملک اور اونکے وزیر و دیوان معتمد و کلا نہایت مفید ہے علی الخصوص اونکو جنکی سرحد دوسری ریاست سے ملتی ہے لہذا خریدار اس تحفہ دلپذیر کی جسکا زمانہ ایک مدت مدید اور عرصہ بعید سے مشتاق و آرزومند تھا بصرف گئی ہزار روپیہ کے انگریزی سے ترجمہ ہوئی ہے پہلے عالیجناب سری مہاراجہ دہراج والی ملک پٹیالہ دام اقبالہ سے ملازمان ریاست کے لیے کل مجموعہ یعنی ہر ہفت جلد بقدر ایک سو اجلاد کے جناب حکیم منشی عبد النبی خانصاحب رئیس منشی سرکار ممدوح نے درخواست فرمائی جسکے شکریہ سے ہم فخر کرتے ہین

معہذا شکرگزاری جناب معلی القاب مہاراجہ مانسنگھ بہادر قائم جنگ بھی قابل فخر ہے کہ جناب ممدوح الیہم کی توجہ خاص سے کل صاحب صاحبان و تعلقہ دار صاحبان ملک اودہ کے لیے قریب تین سو اجلد مجموعہ ہر ہفت جلد خرید فرماوینگے جس سے سب صاحبان مشتری خصال کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو کہ سرکار ہای شرح ذیل سے بھی خیر خواہ گورنمنٹ کی بعقیدت حاصل ہے لہذا گذارش ہی کہ واسطے کارآمد راج و دیوان و معتمد و وکلا کے جسقدر جلدین خریدفرمانا مدنظر کیمیا اثر ہو اونکی نسبت نفاذ حکم فرمایا جاوے تا بعد اسکی ادای شکریہ سے اعزاز حاصل کیا جاوے ورنہ درصورت فروخت ہوجانے اس یوسف ہر دل عزیز تمام کی اگر باقی زمین تو ندامت کا خیال ہے - فقط

جے پور	جودھپور	اودے پور	رام پور	عبد آباد کھن	برودہ	گوالیار - بنارس
لہارو	پھتر پور	دیوان	مہد آباد عرف تونک	جاورہ	رتلام	اندور میسور
نابہ	کپور تھلہ	کشمیر	جھیند	سرمور ناہن	بردوان	

العبد
بندہ مشکور منشی نولکشور مالک خانہ مطبع اودہ اخبار مقام لکھنؤ درخہ

انتباہ

ہر چند پہلی جلد کی خریداری ان ریاستون مذکورہ بالا سے کم و بیش ہوئی مگر جسقدر کہ سرکار فیض آثار معلی القاب جناب مہاراجہ صاحب خانخانان مصاحب فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراج ادہراج راجیسر سری مہاراجہ راجگان مہندر سنگھ مہندر بہادر والی ممالک پٹیالہ دام ملکہ و اقبالہ سے ہوئی نہین ہوئی اسواسطے یقینی امید ہے کہ مستعد جلدون کی خریداری مطبع کو عنایت اور اس ہمدرد تواریخ کی اشاعت سے ایک قوت عبرت و حیرت حاصل کرین فقط

ترجمہ جلد دوم

منجملہ سات جلد کتاب

عہدنامجات و اقرارنامجات و سند سرکار شاہنشاہی انگلستان

و ہندوستان با والیان ملک و اجگان و نوابان و رؤسای

اندرونی محدودہ نفٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی

واودہ و نیپال و پنجاب

و ممالک سرحدی پنجاب

دیباچہ

بنظر اسکے کہ نقشے مین درباب قبضہ علاقہ انگریزی یا ملحقہ ہر ایک صوبہ کے سنہ جس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا اوسکا بیان کیا جاے۔ اسکے علاوہ کہ اول قبضۂ انگریزی مین آئے اور پھر ریاستہاے ہندوستانی کو منتقل کیے گئے وہ بھی علاقۂ انگریزی نقشے مین درج نہین ہین مثلاً علاقہ درمیان حال سرحد شمالی اودھ کے اور کوہ ہمالہ کے سنہ ۱۸۱۶ء مین نیپال سے فتح کرکے قبضۂ انگریزی مین آیا تھا اور اوسی حال مین بابت قبضہ باقی اودھ کے حوالہ شاہ اودھ ہوا اور پھر ہنگام انتزاع ملک اودھ سنہ ۱۸۵۶ء مین قبضۂ سرکار مین آیا اور سنہ ۱۸۶۰ء مین پھر نیپال کو دیا گیا تو یہ علاقہ شریک علاقۂ انگریزی درج نہین ہوگو سنہ ۱۸۵۶ء مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک نقشے مین اسقدر تبدیلی ہر بار کیجاے اس نقشے سے غرض اسقدر ہے کہ جو ملک اب قبضۂ انگریزی مین ہے وہ کس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا۔

آخر حال دہلی مین جو درباب شاہ معزول دہلی درج ہے یہ لکھا جاتا ہے کہ شاہ معزول بلی بمقام رنگون بتاریخ ۷۔ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء فوت ہوا فقط

المرقوم ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۶۳ عیسوی

حصۂ اول

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلق اضلاع شمالی ومغربی وملک اودھ ونیپال

دہلی

درمیان۔ بے انتظامی میر جعفر کے اور انتظام بنگالہ کے مجد قلیخان صوبہ دار الہ آباد کو ترغیب دوزمینداران کالان یعنی سندر سنگھ وراجہ بلونت سنگھ سے جنکی ایک بنگالہ چلا آوے ہوا اوسکا رشتہ دار نواب اودھ بھی اوسکے شامل ہوا اور بنظر اسکے کہ وہ بمعاملہ حملہ کی تمام ہوا اوسنے سے پسر عالمگیر ثانی کو جو اپنے والد کے دباؤ سے بھاگ کر رہیلکھنڈ کو چلا گیا تھا اور جسکے نام صوبہ داری بنگالہ وبہار واڑیسہ تھی سر دار جمع قرار دیا۔

بیچ آخر سنہ ۱۷۵۹ء کے فی البدیہہ روانگی محمد قلی خان وشاہزادہ بجانب پٹنہ روانہ ہوئی مگر نواب اودھ نے جو عقب فوج میں تھا قلعہ آلہ آباد پر قبضہ اپنا کر لیا محمد قلیخان واپس آیا کہ دوبارہ قبضہ قلعہ وعلاقہ مذکور کرے اور ملتجی نواب سے ہوا نواب نے فوراً اوسے گرفتار کرکے قتل کیا شاہزادہ اب تنہا رہ گیا اسواسطے اوسنے کلایو صاحب سے جو واسطے دفع کرنے حملہ اورونکے پٹنہ میں آئے تھے یہ اقرار کیا کہ اگر کچھ روپیہ اوسکو واسطے صرف ضروریات کے ملے تو وہ دریا ہی کرمناسہ سے عبور کرکے چلا جائیگا۔

بیچ سنہ ۱۷۶۰ء کے پھر حملے کا ارادہ کیا مگر اس اثنا میں خبر قتل بادشاہ بدست وزیر اوسکو پہونچی اور اوسنے اپنے تئیں شاہنشاہ قرار دے کر نواب اودھ کو جسکے دست قبضہ میں وہ دراصل مقید تھا اپنا وزیر مقرر کیا اب فوج شاہی کو ماہ جنوری سنہ ۱۷۶۱ء شکست ہوئی شاہنشاہ اطاعت وزیر اودھ سے تنگ ہوکر شامل فوج انگریزی ہوا وہاں اوسنے قاسم علی خان بعد چند جانے میر جعفر کے صوبہ دار بنگالہ مقرر ہوا تھا ملاقات کی اور وعدہ کیا کہ اگر وہ بالاستقلال ہوجاوے تو وہ چوبیس لکھ روپیہ سالانہ ادا کرے گا بعد ازدینے دیوانی بنگالہ وبہار واڑیسہ کے انگریز سرکار کو شاہنشاہ

روانہ دہلی ہوا کہ جاکر اپنے تخت سورونی پر قبضہ کرے اس عرصے مین مرہٹے نے قوت حاصل کر
اور شمالی ہندوستان کو غارت کرکے دہلی پر قبضہ کرلیا تھا مگر اوسکو شکست فاش احمد شاہ ابدالی
نے بمقام پانی پت دی اور دہلی مین شاہ عالم کو شاہنشاہ ہند قرار دیکر اور اوسکو دہلی مین
طلب کرکے خود کابل کو واپس گیا اور انگریزون کو بباعث کمی روپیہ و مقابلہ قاسم علی بموقع امداد شاہ عالم
بمقدمہ حاصل کرنے تخت دہلی کے نہ ملا۔

بعد موقوفی اور شکست فاش اوسکو مقام پٹنہ مین نصیب ہوئی تھی قاسم علی نے حمایت
وزیر اودہ کی طلب کی اوسوقت مین وزیر ہمراہ بادشاہ کے جو اوسکا قید تھا نہ بادشاہ بمقام
الہ آباد تجویز مہتمم بندوبست ملکیہ مین مصروف تھا وزیر کو توقع یہ تھی بہانہ امداد قاسم علی وہ خود قابض
بنگالہ پر ہوجائیگا اسواسطے بشمول اوسکے مہم عبور دریا ئے کرم نسا شروع ہوئی اس فوج کو شکست فاش
بمقام بکسر بتاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر ۱۷۶۴ء نصیب ہوئی شاہنشاہ مہم سے علیحدہ ہوکر شامل فوج
انگریزی ہوا اور وزیر مذکور اپنی ملک کو واپس آیا اب یہ تجویز ہوئی کہ وزیر کو موقوف کرکے تمام ملک
باستثنا غازی پور و بنارس جو شاہنشاہ نے بموجب سند نمبر ۱ کے انگریزون کو دے دیا تھا
قبضہ شاہنشاہی مین آجاے اسکی تجویز نہ ہوئی مگر کورٹ اوف ڈائرکٹرز نے بوجہ اوسکے وقت طلب
اور بے سود ہونے کے نامنظور کیا اور بہواسطے ۱۷۶۵ء مین وزیر اپنے ملک پر بحال رہا باستثنا
علاقہ الہ آباد و کڑہ کے جو بادشاہ کے قبضے مین ہے اضلاع غازی پور اور بنارس بھی اسی سبب سے
وزیر کو دیے گئے جس سبب سے یہ عہدنامہ ہوا تھا اور جو جو ملک بعد ازین قبضۂ انگریزی مین آئے
وہ متعلق تاریخ ملک اودہ کے ہین اور وہان درج ہوئے ہین یہان کے حال مین ضرورت کچھ کہنے کی نہین

شاہ عالم الہ آباد مین رہتا تھا مگر عین خواہش اوسکی تھی کہ جاکر تخت دہلی پر جلوس کرے
مرہٹے اب پھر زور کرتے تھے کہ اوپر ہندوستان یعنی مغربی اضلاع کو غارت کرتے تھے اور
یہ ارادہ اوسکا تھا کہ روہیلون کو جنھون نے مدد احمد شاہ ابدالی کی کی تھی سزاے واقعی دین
اس مطلب کے حاصل کرنے کو اونھون نے تجویز کی کہ شاہ عالم کو دہلی کے تخت پر بٹھائین اور
ہرچند گورنمنٹ انگریزی نے اونکو منع کیا مگر اونھون نے نمانا اور جاکر مرہٹے سے ملے اور مرہٹے
نے اونکو بشان وتحما ہتا بتاریخ ۲۵ ماہ دسمبر ۱۷۷۱ء دہلی مین لیجاکر تخت نشین کیا مگر اب شاہ عالم

اونکے قبضے مین تھا جو چاہتے تھے کرتے تھے یہ صرف برائے نام تھا

بیچ ۱۸۰۳ء کے مرہٹے نے زبردستی سند عطای اضلاع الہ آباد اور کوڑہ کی شاہنشاہ سے لکھائی مگر نائب شاہنشاہی مقیم الہ آباد نے اجازت چاہی کہ اضلاع مذکور حوالہ انگریزان حسب منشاء سند جو شاہنشاہ نے اونکو ہنگام قید ہونے کے لکھ دی تھی چاہی سال دوم مین یہ اضلاع وزیر اودہ کے ہاتھہ بابت پچاس لاکھہ روپیہ کے فروخت ہو گئے۔

شاہنشاہ ۱۸۰۳ء تک بطور قیدی باختیار مرہٹہ رہا اس سنہ مین لارڈ لیک صاحب نے اونکو قید مرہٹہ سے رہا کر کے زیر حمایت و حفاظت گورنمنٹ انگریزی لائے تمام علاقہ اور آمدنی جو مرہٹہ نے شاہنشاہ کے واسطے مقرر کر رکھی تھے وہ سب سرکار انگریزی نے بحال اور برقرار رکھے اور ماورای اوسکے ساٹھہ ہزار روپیہ ماہواری اور پھر لاکھہ روپیہ ماہواری نقد اونکے واسطے اور مقرر کردی شاہ عالم نے بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر ۱۸۰۶ء وفات پائی اور اونکے بعد اکبر شاہ تخت نشین ہوئے اور اونکے بعد ۱۸۳۷ء مین اونکا پسر کلان بہادر شاہ تخت نشین ہوا بادشاہ کو مخالفت تھی کہ سوائے قرب و جوار دہلی کے اور کہین نجائین اور نہ خطاب کسیکو عطا کرین اور نہ سکہ اپنا جاری کرین مگر اونکو اختیار تھا کہ قلعہ کے سب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ اپنی مرضی کے موافق فیصلہ کرین

جب بلوہ ۱۸۵۷ء کا واقع ہوا تو مفسدین نے بہادر شاہ کو کہا کہ وہ اونکی سرداری کرین اول مین اوسیکی مرضی اچھی تھی مگر بعد ازان شریک مفسدین ہو گیا بعد شکست دہلی وہ گرفتار ہوا اور تحقیقات جرائم بنسبت اوسکے حسب تفصیل ذیل ہوئی۔ اول مدد اور اعانت کرنی بلوہ فوج انگریزی کی۔ دوم ترغیب دینی اور مدد کرنی ایسے اشخاص کو جو شریک نہ تھے اور نہ شریک مفسدین ہوا چاہتے تھے واسطے جنگ بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کے۔ سوم اپنے تئین شاہنشاہ ہند قرار دینا چہارم قتل کرانا اور باعث قتل ہونا انگریزون کا فقط شاہ معزول کا یہ ہر ایک جرم ثابت ہوا اور اوسکو حکم رنگون جانے کا ملا جہان وہ اب قید ہے۔

نمبر ۱

درخواست شاہ عالم بادشاہ جو بلف ایک چٹھی میجر بلکنر سرو کے مرقومہ مقام بنارس ۲۲ نومبر ۱۷۶۴ء

کے پاس پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ کے مرسل ہوئی تھی۔

اگر یہ ملک رکھنا ہے تو مجکو اوسپر قابض کرادو اور تھوڑی فوج انگریزی میرے ساتھ رکھو تاکہ ظاہر ہو کہ میری حفاظت انگریز کرتے ہین اور اوسکا خرچ میرے ذمہ ہوگا اگر کوئی دشمن میرے اوپر آئیگا تو مین ایسی موافقت ملک کے ساتھ کرونگا کہ اپنی فوج سے اور اوس تھوڑی فوج انگریزی سے مین ملک کو بچالونگا اور زیادہ مدد انگریزی طلب نکرونگا اور مین اونکو تنخواہ آمدنی ملک سے سالانہ دونگا جو کچھ وہ طلب کرینگے اگر انگریز بخلاف اپنے فائدے کے وزیر سے صلح کرینگے تو مین دسلی چلا جاونگا اسواسطے کہ مین یہ نہین چاہتا کہ مین پھر اوس شخص کے قبضے مین گرفتار ہون جس نے مجھے اسقدر وقت اور تکلیف دی ہے میرا کوئی دوست معتبر سوائے انگریزون کے نہین ہے اور اونکی سابق مراعات کے نسبت مین ہمیشہ اونکا لحاظ اور ادب کرونگا اب اونکا وقت ہے کہ ایسے ملک پر قابض ہون جسمین دولت اور روپیہ بکثرت ہے اور مین راضی اوسیقدر پر ہونگا جسقدر وہ مجھے بخوشی دینگے روپیہ ہمیشہ دشمن وزیر نالائق کے ہین وہ تمام میرے دوست ہین

شرائط جو بادشاہ نے قرار دین تھین اور جو پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ نے بنام میجر کلارک منرو سپہ سالار افواج کے بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۷۶۴ء ملفوف بھیجی تھی۔

بنظر مدد اور وفاداری انگریزی کمپنی کے جسنے حضور کو تکالیف سے رہا کیا ہے اور بنائے سلطنت خداداد کو استحکام دیا ہے حضور بخوشنودی تمام عنایات شاہی بنسبت انگریزی کمپنی کے بذریعہ شرائط ذیل ظاہر کرتے ہین اور یہ شرائط حال و استقبال مین جاری اور قائم رہینگے

لحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف و خطرہ جنگ جو حق شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور بمقابلہ اون کے کی تھی اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگھ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اوسکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور راجہ مذکور نے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس مبلغ مالگذاری کمپنی کو دیا کرے اور جمع مالگذاری علاقہ مذکور اب کچھ تعلق کتہین مالگذاری شاہی سے

نہین رکھتی اور اونسے خارج کیجائیگی۔

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سوائے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگھ حضور کے قبض و تصرف مین آئے گی۔

چونکہ انگریزی کمپنی کا اوبھی خرچ پیچ ہمارے قبضہ کرانے کے اوپر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ کے ہوگا حضور اسواسطے جسقدر قبضہ ملک ہمکو ملتا جاے گا خزانہ عامرہ سے اسقدر روپیہ مالگزاری دیتے رہینگے جسقدر ہم سے ممکن ہوگا اور جب ہم علاقے پر قابض ہونگے تو ہم تمام اخراجات کمپنی جو اس مہم مین شروع سے یعنی جب سے وہ شامل شاہنشاہی ہوئی آخر تک ہوگا ادا کردینگے

فرمان بادشاہ

بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف اور خطرہ جنگ جو ناحق شجاع الدولہ نے علانیت و بغی حضور بمقابلہ اونکے کیے تھے اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگھ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اونکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور آج مذکورنے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس بموجب مالگزاری کمپنی کو دیا کرے اور جمیع مالگزاری علاقہ مذکور اب کچھ متعلق کتب مالگزاری شاہی سے نہین رکھتی اور اونسے خارج کیجائے گی۔

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سوائے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگھ حضور کے قبض و تصرف مین آئیگی۔

کمپنی مذکور کو لازم ہے کہ اپنی شکرگزاری عنایات شاہنشاہی کا اظہار کرین اور کوشش بلیغ بیچ نظم و نسق ملک کے کرین اور رعایا کو دوست اپنا بنائین اور بدمعاشون کو سزا دین اور مفسدین کو اپنے ملک سے خارج کرین اونکو لازم ہے کہ کوشش کرکے بہبودی اور بہتری ہمارے اشخاص

اور رعایا اور دیگر مردم کے زیادہ کرین اور مبالغت اشیای منشی کی اور ایسے اشیا کی جواز روی
حکم خدا ممنوع ہین ملک ہین کرین اور دشمنون کو نکالین اور مقدمات کا فیصلہ بموجب احکام محمدی
ورواج ملک کے کرین تاکہ باشندگان بامن وامان کاشتکاری اور دیگر پیشہ ور اپنے اپنے
پیشے مین مصروف ہون اور غربا پر زیادتی اور ظلم نہوان احکام حضور کو قطعی سمجھین فقط

المرقوم ۴ ماہ رجب سنہ ۶ جلوس مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۷۶۴ع

رام پور

از روی رپورٹ صاحب کمشنر روہیلکھنڈ و دیگر کواغذ دفتر گورنری تحریر ہوا

اول افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوئے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان نامے تھے شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے کچھ مرتبہ شروع اٹھارہ صدی کے حاصل کیا اور ترقی خاندان اوسکے بیٹے علی محمد خان سے ہے جسکو پیر ایک ہندو کا کہتے تھے مگر داؤد خان نے اوسکو متبنیٰ کرلیا تھا علی محمد کو بعد وفات اپنے والد کے جو اکثر فتوحات نصیب ہوئین تو بہت افغان کے باشندے اوسکے ساتھ جمع ہوگئے اور جو خدمت اودے سے مقابلہ سیدان بارہہ کین اوسکو خطاب نواب کا عطا ہوا اور زیادہ تر ملک روہیلکھنڈ کا اوسکو دیا گیا اتفاقاً صوبہ اودہ اوس سے ناراض ہوگیا اور دلی جاکر اوسنے شاہنشاہ دہلی محمد شاہ کو آمادہ کیا کہ ایک فوج بمقابلہ نواب روہیلکھنڈ روانہ ہوئی علی محمد بمجبوری حاضر ہوا اوسکو حکم ہوا کہ ملک چھوڑ دے اور دو بیٹے اپنے بطور اول حوالہ کردے۔

عرصۂ قلیل کے بعد اوسکو علاقہ سرہند مین مامور کیا گیا مگر وہ بنظمی آخر دنون سلطنت شاہنشاہ مین باعث حملہ کرنے احمد شاہ ابدالی کے واقع ہوئی تھی اوسکو علحدہ سمجھکر وہ روہیلکھنڈ کو چلا گیا اور وہان اپنی سرداری قائم کی اور محمد شاہ کے بیٹے کے عہد مین اس ملک پر وہ بالاستقلال ہوگیا۔

قبل از وفات کے اوسنے انتظام نسبت اپنے چھوٹے بیٹون کے کردیا تھا اور تنہا ہوکر آئے اوسکے دو بڑے بیٹون سے جو احمد شاہ کے پاس تھے اور تا بالغ ہونے چھوٹے بیٹون کے اوسنے اپنے علاقے کو سپرد حافظ رحمت خان بہادر اور دوندی خان برادر زادہ داؤد خان کے کردیا تھا بعد وفات اوسکے اوسکے دونون بیٹے رہا ہوئے۔

اخیر انتظام ان دونون محافظین علاقہ کا یہ تھا کہ اونھون نے فیض اللہ خان کو ملک جاگیر پر قائم کیا جسمین رام پور اور کوٹیرا شامل تھے اور جسکی آمدنی چھ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی۔

جب مرہٹے نے بادشاہ عالم شاہ عالم کو تخت دہلی پر بٹھایا تو اونھون نے اوسکو مشورہ دیا کہ ملک روہیلکھنڈ کو فتح کرے اس خبر سے اور فوج کے قریب آنے سے متوحش ہوکر روہیلون نے اوسنے آشتی کی اور نیز نواب اودہ سے اتفاق کیا بیچ ۱۷۷۲ء کے ایک صلحنامہ نمبر ۲ جس کی رو سے اتفاق باہمی بیچ جنگ اور صلح کے قرار پایا اور روہیلون نے وعدہ کیا کہ نواب کو ۴۰ لیس لاکھ روپیہ

دینگے اگر وہ مرہٹون کو نکالدے —

بعدازانکہ مرہٹہ نے زبردستی شاہنشاہ سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ لیے تھے نواب کو بہت اندیشہ پیدا ہوا اوسنے درخواست انگریزون سے کی جن پر اوسکی مدد بموجب عہدنامے کے فرض آئی جب وارن ہیسٹنگ صاحب سے نواب کی ملاقات بمقام بنارس ہوئی تو اوسنے منظوری مدد انگریزی بمقابلہ روہیلان حاصل کی پھر روہیلے مرہٹون کا مقابلہ نہین کرسکتے تھے اور روپیہ بھی اونکے پاس باقی نرہا تھا وزیر نے بھی ایک عہدنامہ شاہنشاہ دہلی سے کیا جسکی رو سے یہ قرار پایا کہ شاہنشاہ اوسکی مدد کرینگے اور جو ملک فتح ہوگا اوسمین حصہ شاہنشاہ کا بھی ہوگا —

روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین نہایت جدوجہد کی اور جنگہای عظیم بروی کار لائے مگر اونکی شکست ہوئی اور حافظ رحمت خان مارا گیا فیض اللہ خان جو فوج روہیلون کی بچی تھی اوسکو ہمراہ لیکر کوہستان مین چلا گیا اور بعد جنگ وصلح کے ایک عہدنامہ نمبر ۳ جو بنام عہدنامہ لال دہانگ مشہور ہے فیما بین اوسکے اور نواب کے بوساطت انگریزی قرار پایا اور اوسمین یہ شرط ہوئی کہ وہ ملک رام پور مین محفوظ رہیگا اگر نواب کی خدمت اپنی فوج سے بروقت ضرورت کرتا رہیگا بیچ ۱۷۸۳ء کے خدمت فوج کے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴ کے بوساطت انگریزی گورنمنٹ یہ قرار پایا کہ پندرہ لاکھ روپیہ نقد دے —

بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین تکرار ظہور مین آئی محمد علیخان پسر کلان کو اوسکے برادر خرد غلام محمد خان نے قتل کیا اور جاگیر چھین لی چونکہ علاقہ بوساطت اور ضمانت انگریزی گورنمنٹ کے تھا اسواسطے اون پر فرض آیا کہ مدد نواب کی کرین تاکہ وہ چھین لے والے کو نکالدے احمد علیخان پسر محمد علی کو قائم کرے اول ایک عہدنامہ نمبر ۵ فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور نواب اور روہیلون کے قرار پایا بعدازان بموجب عہدنامہ نمبر ۶ کے احمد علیخان بضمانت انگریزی ایک جزو علاقے پر مقرر ہوا اور باقی شامل روہیلکھنڈ ہوگیا —

جب ۱۸۰۱ء مین روہیلکھنڈ گورنمنٹ انگریزی کو ملا تو بھی یہ خاندان قابض رہے

احمد علیخان ۱۸۳۳ء مین فوت ہوا اوسکی ایک دختر تھی جسکی جانشینی نامنظور ہوئی اور وارث ثانی محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان کا مالک ملک کیا گیا اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۷ لکھا لیا کہ وہ

اپنے علاقے کا انتظام ازروے انصاف کیا کریگا اور روہیلہ سرداران خرد کے واسطے گزارہ مقرر کردیگا ایک اوسیطرح کا عہدنامہ نمبر ۸ نواب حال محمد یوسف علیخان سے جو پسر کلان اور جانشین محمد خان سعید کا ہے لیا گیا۔

بجلدوسے خدمات جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کین نواب مذکور کو علاقہ جمعی سات اکبر کا بموجب سند نمبر ۹ کے عطا ہوا اول یہ تجویز ہوئی کہ پرگنہ کاشی پور دیا جاے مگر بعدازان دیہات سرحدی مرادآباد بریلی دیے گئے ان دیہات جو حقوق زمینداران اونکے قائم اور جاری رکھنے کا وعدہ نواب پر فرض ہے۔

نواب کو خطاب نائٹ اوف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر اوف دی اسٹار اوف انڈیا کا عنایت ہوا ہے یعنی سردار باوقار ستارۂ ہند کا خطاب ملا ہے اور اوسکا اطمینان اس امر سے کردیا گیا ہے کہ جو وارث اصلی ازروی شرع محمدی کے اوسکا ہوگا اوسکی منظوری جانشینی حکومت علاقہ کی ہوگی نواب کی سلامی ۱۵ پندرہ ضرب کی ہوتی ہے۔

رقبہ علاقہ رام پور کا ایک ہزار ایک سو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری تین لاکھ نوّے ہزار دو سو تیس آدمی ہین۔

نمبر ۲

ترجمہ عہدنامہ فیمابین وزیر سلطنت شجاع الدولہ اور سرداران روہیلا جو فریقین نے لیکر اپنے پاس رکھے۔

عہدنامہ

اول یہ کہ دوستی درمیان ہمارے مقرر ہوئی۔ اور ہم حافظ رحمت خان اور ضابطہ خان و دیگر سرداران روہیلا خرد و کلان نے وزیر شجاع الدولہ سے منظور کرکے وعدہ کیا ہے کہ ہم مضمون تحریر ہذا کے مطابق عمل مین لاینگے اور ہرگز متجاوز نہ اس عہدنامہ سے ہونگے اور ہم اوسکے دوستون کو اپنے دوست تصور کرینگے اور اوسکے دشمنون کو اپنے دشمن اور ہم اور ہمارے وارث تمامی عمر پابند اس قول و قرار کے رہینگے اور ہم شامل ہوکر وزیر سلطنت کے ملک کی حفاظت کرینگے

اور اپنے ملک کی بھی اور اگر کوئی دشمن خدانخواستہ ہمارے ملک پر یا وزیر کے ملک پر حملہ آور ہوگا ہم سرداران روہیلا اور وزیر متفق ہوکر کوشش اوسکے مقابلے مین کرینگے اور جو صلاح وزیر سلطنت واسطے بہبودی نواب ضابطہ خان کے دیگا اوسکے سرانجام مین بھی ہم سب سرداران روہیلہ متفق ہوکر سعی کرینگے —

ہم دونون فریق قسم خدا اور اوسکے پیغمبر کی اور قرآن شریف کی کھاتے ہین کہ ہم بدل مطابق اس قول وقسم کے عمل کرینگے اور کبھی اس عہدنامے سے تجاوز نکرینگے۔

یہ عہدنامہ محکم قسم سے ہوکر روبرو جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر سے مکمل ہوا

المرقوم ۱۱ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۳ جون سنہ ۱۷۷۲ء

دستخط ولیم ڈیوی

مترجم فارسی

ترجمہ عہدنامہ جو حافظ رحمت خان سے وزیر کے ساتھ کیا

چونکہ وزیر سلطنت شجاع الدولہ تمام سرداران روہیلا کو اوسکے ملک پر قابض کرادینگے اب اونکو اختیار ہے چاہین صلح یا جنگ سے اس امر کا سرانجام کرین اب اگر مرہٹہ بغیر آنے بارادہ جنگ یا بغیر ہونے صلح کے دریا کا عبور کرینگے اور باعث موسم برشگال خاموش رہ کر بعد گذرنے موسم مذکور کے ملک روہیلا مین فساد برپا کرینگے تو رفع فساد متعلق وزیر کے ہوگا سرداران روہیلا بعد ازامور مذکورہ بالا اقرار کرتے ہین کہ وہ چالیس لاکھ روپیہ حسب شرائط ذیل دینگے یعنی چونکہ مرہٹون نے فساد برپا کر رکھا ہے تو وزیر شاہ آباد سے روانہ ہوکر ایسے مقامات مین جائین جو اونکے نزدیک ضروری ہون تاکہ متوسلان روہیلا جنگل سے آکر اپنے اپنے گھر مین آباد ہون جب ایسا ہوگا تو دس لاکھ روپیہ نقد منجملہ رقم مشروط دی جائیگی اور باقی تیس لاکھ روپیہ تین سال مین شروع سنہ ۱۱۸۶ فصلی سے دیا جائیگا —

یہ عہدنامہ روبرو گورنر جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر ہوا

نمبر ۳

نقل عہدنامہ دستخطی ومہری نواب شجاع الدولہ بہادر اور کرنل چمپین سنہ ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیما بین میرے اور فیض اللہ خان کے قائم ہوئی ہے لہذا میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں اوسکو ملک رام پور مع دیگر اضلاع متعلقہ کی جمع سالانہ چودہ لاکھ پچھتر ہزار روپیہ سنہ ہے دونگا اور میں نے یہ بھی شرط کی ہے کہ فیض اللہ خان پانچ ہزار فوج ملازم رکھے اس سے زیادہ نہ رکھے اسواسطے میں یہ عہدنامہ لکھدیتا ہوں کہ میں ہمیشہ اور ہر وقت فیض اللہ خان کی حرمت اور عزت کی حفاظت کرتا رہونگا اور اونکی بہبود اور بہتری میں کوشش بلیغ حتے الامکان کیا کرونگا بشرطیکہ فیض اللہ خان سوا میرے اور کسی سے اتفاق پیدا نکرے اور سوا سے سرداران انگریزی کے اور کسی سے تحریر کی رسم جاری نرکھے، اور وہ میرے دوستوں کو اپنا دوست اور میرے دشمنوں کو اپنا دشمن تصور کرے اور اگر میں کسی سے لڑائی کرنے جاؤں تو وہ دو میں ہزار سپاہ یا جسقدر اوس سے ممکن ہو ہمراہ میری فوج کے دے اور اگر میں خود ہمراہ فوج کے جاؤں تو وہ بھی خود مع اپنی سپاہ کی ہمراہ میرے ہے اور اگر بسبب کمی فوج کے وہ خود ہمراہ میرے نجاسکے کیونکہ اوسکے پاس تھوڑی فوج ملازم ہے تو میں چار ہزار سپاہ اور اوسکے ساتھ مقرر کرونگا تاکہ وہ اس فوج کو بھی اپنے ساتھ رکھکر ہمراہی سیری کرے اور میں اونکے خرچ کا متحمل ہونگا ان شرائط پر میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں علاقجات مذکورہ جمع لگاتار بطور فیض اللہ خان کو دونگا اور اوسکی بہتری اور بہبود میں کوشش بلیغ کرونگا۔

اگر فیض اللہ خان شرائط عہدنامہ ہذا کی تعمیل قرار واقعی کریگا تو میں بھی انشاء اللہ تعالے پہلوتہی اوسکی بہبودی میں نکرونگا۔

باقی روہیلون کو وہ دوسری طرف دیاکے روانہ کرے گا۔

میں نے قسم قرآن کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ میں ان شرائط کو سرانجام دونگا۔

مہر
کرنل چمپین

ماہ رجب سنہ ۱۱۸۸ھ

مہر وزیر

نقل عہد نامہ دستخطی ومہری فیض اللہ خان اور کرنیل جیمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین نواب وزیر الممالک بہادر کے اور میرے قرار پائی اور نواب وزیر نے ازراہ مہربانی ایک ملک مجکو دیا مین قسم قرآن شریف کی کھاکر خدا اور رسول کو گواہ اپنے قول کا دیتا ہون کہ مین ہمیشہ جب تک زندہ ہون تابعدار اور فرمانبردار نواب وزیر کا رہونگا اور مین اپنے پاس پانچہزار سپاہ نوکر رکھونگا اس سے ایک آدمی زیادہ نہ رکھونگا اور نواب وزیر کسی سے لڑائی ہونگے مین اوسکی مدد کرونگا اور اگر نواب وزیر کسی پر اپنی فوج بھیجے گا مین بھی دو تین ہزار آدمی اپنے اوس فوج کے ہمراہ دونگا اور اگر وہ خود کسی دشمن پر جائیگا تو مین بھی خود اپنی فوج لیکر اوسکے ہمراہ جاؤنگا اور مین کسیطرح سے اتفاق اور دوستی سوائے وزیر کے نہ کرونگا اور کسی سے ہم تحریرات جاری نہ رکھونگا اس سے سردار انگریزی مستثنا ہین اور جو کچھ نواب وزیر مجھے حکم دینگا مین اوسکی تعمیل کرونگا اور مین ہمیشہ اور ہر وقت مصیبت اور بہبودی مین اوسکا شریک رہونگا۔

مین نے قسم قرآن شریف کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان شرائط کی تعمیل کرونگا اور اگر مین خلاف اسکے کرون تو خدا اور رسول مجھے سزا دین۔

مہر فیض اللہ خان	ماہ رجب ۱۱۸۸ھ	مہر کرنیل جیمپین

نمبر ۴

ترجمہ تحریر جو میجر ولیم پالمر صاحب نے نواب فیض اللہ خان کو دی

چونکہ عہدنامجات اکثر شرائط کے سابق فیمابین وزیر مرحوم شجاع الدولہ اور وزیر حال آصف الدولہ کے اور نواب فیض اللہ خان کے قرار پائے ہین اور اوسمین یہ بھی شرط ہے کہ جب کبھی نواب وزیر کہین فوج کشی کرے تو دو تین ہزار سپاہ خود بھی ہمراہ فوج کے دیگا اس سے فریقین مین گاہ گاہ تکرار اور شبہ پیدا ہوا ہے لہذا نواب فیض اللہ خان نے بوساطت میرے درخواست کی کہ نواب وزیر بجس شرط کو جس سے اوسپر فرض ہے کہ بروقت ضرورت فوج سے مدد کرے مسترد کرے اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ بعوض اس خدمت یامدد کے وہ پندرہ لاکھ روپیہ دیگا اس طرح یعنی پانچ لاکھ فوراً پانچ لاکھ

خریف مین اور دو لاکھ ربیع ۱۱۹۱ فصلی مین اور بقی تین لاکھ روپیہ شروع خریف ۱۱۹۲ فصلی مین ادا کریگا
اور نواب وزیر نے بھی ان شرائط پر منظور کیا کہ وہ شرط مذکورہ بالا عہد نامہ سابق سے مسترد
کریگا آج کی تاریخ سے یعنی ۱۴ ربیع الاول ۱۱۹۰ ہجری مگر بقی شرائط عہد نامہ کے بحال اور
برقرار رہینگے فقط مجھے جو نواب وزیر امیر ارباب کونسل نے بھیجا ہے تو مین اقرار کرتا ہون کہ
آیندہ نواب [illegible] فیض اللہ خان کے ملنے کی نرکھیگا اور اگر آیا تو وہ طلب کرے تو جو صاحب اوسکے ناپنجاب ارباب کونسل
ہین وہ اسکا [illegible] سے کرینگے بشرطیکہ نواب فیض اللہ خان تمام شرائط عہد نامہ
کی تعمیل کرے [illegible] اور وزیر کے قرار پایا ہے باستثنا اوس شرط کے جسکی رو سے
امیر [illegible] نواب فیض اللہ خان کسی ستاجر نواب وزیر کو ترغیب ندے
اور اپنے علاقے مین رہنے نہ دے اور نواب وزیر بھی تعمیل شرائط عہد نامہ سابق کی کرے گا
اور اوسکے اہلکاران ریاست اسکے مطابق کسی ستاجر نواب فیض اللہ خان کو ترغیب ندینگے
اور نہ اپنے ملک مین پناہ دینگے مین اس عہد نامہ کو منجانب نواب وزیر منظور کرکے اقرار کرتا ہون
کہ نواب فیض اللہ خان فرحن مدد وہی سیاہ سے بری کیا گیا اور تحریر ضمانت منجانب ارباب کونسل جو
بنام اور بنام نواب فیض اللہ خان تہا دیتا ہون۔

المرقوم ۱۴ ماہ ربیع الاول ۱۱۹۰ ہجری مطابق ۲۰ ماہ فروری ۱۷۷۶ ہجری

منظور ہوا کونسل کے
فورٹ ولیم ۳۰ جون ۱۷۷۶ء

دستخط وارین ہیسٹنگ

دستخط ایڈورد ویلر

دستخط جان میکفرسن

دستخط جان اسٹین

ترجمہ صحیح ہے

دستخط رابرٹ گریگری

اسسٹنٹ ریزیڈنٹ دربار وزیر

نمبر ۵

ترجمۂ عہدنامۂ تمہیدی فیما بین نواب وزیر الممالک آصف جاہ آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزبرجنگ و انگریزی کمپنی و سرداران روہیلا۔

شرط اول

جب یہ تمہیدی عہدنامہ منظور ہوگا دشمنی فیما بین نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور اوسکے دوست اور فوج روہیلا کی موقوف ہوگی۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ اوسنے خاندان نواب فیض اللہ خان کا اور اوسکے شرکا کا قصور معاف کیا۔

شرط سوم

فوج روہیلا وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ باقی خزانہ خاندان فیض اللہ خان مرحوم کا ہوگا وہ اوسکو امانتاً حوالہ کمپنی کرونگے موجب اسکے غلام محمد خان نے حساب خزانہ پس ماندہ نواب فیض اللہ خان مرحوم تا وفات اوسکی ذمہ داری کے داخل کیا اس حساب مین سے ایک لاکھ اور چار ہزار مہر طلائی کے طرف مین آئین جیسے غلام محمد خان فوج روہیلہ سے جدا ہوا تھا یہ منہا اور مجرا دے کر باقی روپیہ طلب ہوا۔

شرط چہارم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ وہ احمد علیخان کو جو پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کا ہے محالات جمعی دس لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر دیگا اور شہر رامپور بھی شامل جاگیر ہوگا اور چونکہ احمد علیخان ہنوز صغیر سن ہے لہذا وہ نصر اللہ خان بہادر پسر عبداللہ خان مرحوم کو بطور منصرم ریاست اور محافظ احمد علیخان مقرر ہوگا جب تک احمد علیخان لبن تمیز پختہ سالگی پہونچیگا۔

شرط پنجم

جب فوج روہیلا خزانہ حوالہ کردے گی جیسا شرط سوم مین درج ہے اوس وقت فوج

نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر اور فوج انگریزی کمپنی یہانسے روانہ ہوگی اور فوج روہیلا منتشر اور متفرق ہوکر جہان چاہے گی چلی جاویگی۔

المرقوم مقام پاگھاٹ کمپوی انگریزی تاریخ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ

مہر — یہ مہر نواب وزیرالممالک آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ علیخان بہادر ہزبرجنگ کی ہے

مہر — یہ مہر مسٹر جارج فردرک چیری منجانب انگریزی کمپنی کے بطور ضامن تعمیل اس عہدنامے کی ہے۔

مہر — یہ مہر نصراللہ خان کی ہے۔

نمبر ۶

عہدنامہ بطور ضمانت جو ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے فیمابین وزیرالممالک ہند نواب آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ علیخان بہادر ہزبرجنگ اور نواب احمد علیخان بہادر کے تحریر کیا۔

چونکہ از روے عہدنامۂ تمہیدی مرقومہ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر ۱۷۹۴ء مہری نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر و جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب نصراللہ خان بہادر منجانب فوج روہیلا ایک نقل جسکی ملفوف سے کمپنی مذکور نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضامن واسطے تعمیل شرائط مذکور کے منجانب نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور منجانب نواب نصراللہ خان بہادر فریق ثانی کے ہونگے بموجب اوسکے جارج فردرک چیری صاحب منجانب ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی ہند شرائط مفصلۂ ذیل کا وعدہ کرتے ہین۔

شرط اول

نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامۂ تمہیدی مین ظاہر کیا ہے کہ اوسنے خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم و شرکا کا قصور معاف کیا بمضموں شرط دوم

عہدنامۂ مذکور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کی تکلیف خاندان اور شرکاء مذکور کو واسطے کسی مقصور موقوعہ قابل تاریخ پنجم جمادی الاول ۱۲۱۹ھ کے نہ دینگے۔

شرط دوم

نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامۂ مذکور مین وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کو دیگا اور اوسکے مطابق اوسنے ایک سند نواب احمد علیخان کو دی جسکی پشت پر نام محالات جاگیر مع جمع محالات لکھی ہے اور جسکی تاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری ہے لہذا کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن قبضۂ احمد علیخان بہادر کا بموجب سند مذکور کے بلا توفیر محالات مذکور پر دلا دینگے۔

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامۂ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ نواب نصراللہ خان بہادر پسر نواب عبداللہ خان مرحوم محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر تا عمر بست و یک سالگی نواب احمد علیخان بہادر کے مقرر ہونگے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی تقرری منظور کرتے ہین اور مہر نواب نصراللہ خان بہادر مذکور کو جب تک وہ محافظ نواب احمد علیخان بہادر موصوف اور منصرم جاگیر رہینگے بطور مہر نواب احمد علیخان بہادر کے مستند گردانینگے۔

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامۂ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہے گا اور کمپنی مذکور فی بر طبق اوسکے تین لاکھ اکیس ہزار مہر طلائی پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم اور محمد علیخان مرحوم دی گئین لہذا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اور رقم نقدی کی قریبتین مین طلب نہوگی۔

شرط پنجم

جب نواب احمد علیخان بہادر بعمر بست و یک سالگی پہونچے گا تو کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین

کہ عہدنامہ قائم اور جاری رہے گا اور کوئی اور عہدنامے کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ نواب نصراللہ خان بہادر مرجائے یا کسی سبب سے اپنے عہدہ محافظی نواب احمد علیخان بہادر سے اور منصرمی جاگیر سے برخاست ہوجاے تو نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر بصلاح کمپنی مذکور کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کرکے اس عہدے پر مامور کرینگے۔

شرط ششم

چونکہ نواب نصراللہ خان بہادر موصوف نے ایک قبولیت پاس نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے محررہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور داخل کی ہے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن پاس وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے ہوتے ہین کہ تعمیل قبولیت مذکور کی نواب نصراللہ خان بہادر منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور کرینگے اور انحراف شرائط عہدنامہ ہذا کو شکستی عہد و دوستی منجانب نواب احمد علیخان بہادر نسبت نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کے تصور کرینگے۔

شرط ہفتم

اس عہدنامے پر مہر اور دستخط جارج فرڈرک چیری صاحب کی منجانب کمپنی مذکور اور بتصدیق بدستخط ہنوبل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی اور مہر کمپنی مذکور کی ہوکر دو نقول ہوین ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کو اور دوسری نقل نواب نصراللہ خان بہادر کو دی گئی اسیطرح دو نقل قبولیت مذکورہ شرط ششم عہدنامہ ہذا کی مہر نواب نصراللہ خان بہادر کی ہوکر ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری نقل جارج فرڈرک چیری صاحب کو دی گئی اور سند بمہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کی ہے اور جسکا ذکر شرط دوم عہدنامہ ہذا مین درج ہے نواب احمد علیخان بہادر کو دی گئی اور نقل اوسکی بمہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے جارج فرڈرک چیری صاحب کو دی گئی۔

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ع

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

تصدیق اسکی بمقام فورٹ ولیم بدستخط ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل ومہر ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے تاریخ ۷- ماہ مارچ ۱۷۹۵ع ہوئی-

دستخط جی شور

ترجمہ قبولیت منجانب نواب احمد علیخان بہادر بنام نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

چونکہ ازروی عہدنامہ تمہیدی مرقومہ ۵- ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ مطابق ۲۹- نومبر ۱۷۹۴ع اور جسپر مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کی اور مسٹر جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر موصوف منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نصراللہ خان بہادر کے منجانب قوم روہیلا جسکی نقل ہمرلیف اسکے ہے بعض شرائط نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور قوم روہیلا فریق ثانی نے منظور کیے ہین اسواسطے مین نصراللہ خان بہادر جوازروے شرائط مذکور محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور متصرف جاگیر مذکورہ بشرائط مذکور مامور ہوا ہون منجانب اپنے بحیثیت محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور متصرف جاگیر اور منجانب نواب احمد علیخان بہادر جاگیردار کے شرائط ذیل منظور کرتا ہون-

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مذکور مین ظاہر کیا ہے کہ اونھون نے قصور خاندان نواب فیض اللہ خان بہادر مرحوم اور انکی سرکار کے معاف کیے مین مطابق شرط مذکور کے عہد کرتا ہون کہ بجہ تکلیف بابت قصورات موقوعہ قبل پنجم ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ کسی اوس خاندان کے آدمی کو یا اوسکی سرکار کو نہ دیجائیگی-

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین بیان کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر بنام نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے دینگے اور بموجب اوسکے اونھون نے نواب احمد علیخان بہادر مذکور کے ہاتھ مین ایک سند مہری دی ہے جسکی پشت پر بنام محالات مع جمع جاگیر مذکور درج ہے اور تاریخ جسکی ۷- ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ ہے مین وعدہ کرتا ہون کہ مین نواب احمد علیخان بہادر کو عقائد فرمانبرداری ووفاداری درست

نسبت نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے تلقین کرونگا اور بموجب شرائط مندرجۂ سند کے
مین انتظام جاگیر کا کرونگا اور مین حتی المقدور تمام روہیلون کو اور دیگر اشخاص کو جنکا گذارہ اس
جاگیر سے ہوگا تفہیم کرونگا کہ وہ شکر گزار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے بابت اس
عنایت کے رہین اور وفاداری اور دوستی سے اوسکے ساتھ بذریعہ اپنے جاگیردار نواب احمد علیخان
بہادر مذکور کے پیش آئین —

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامۂ مذکور مین مشروط ہے کہ مین نصر اللہ خان ولد نواب عبد اللہ خان مرحوم
محافظ نواب احمد علیخان بہادر کا اور منصرم جاگیر کا تا بلوغ و یک سالہ ہونے نواب احمد علیخان بہادر
کے مقرر ہونگا مین اقرار کرتا ہون کہ فائدۂ نواب احمد علیخان بہادر مد نظر رکھکر اس کام کو مین
حتی المقدور بلیاقت سرانجام دونگا —

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامۂ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان
مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہے گا اور کمپنی مذکور نے برطبق اوسکے تین لاکھ
اکیس ہزار مہر طلائی پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو
بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم
و محمد علیخان مرحوم کے دیگئین لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ کوئی اور رقم فیصدی وغیرہ مین
طلب نہوگی —

شرط پنجم

مین وعدہ کرتا ہون کہ غلام محمد خان ہرگز اس جاگیر مین رہنے نہ پائیگا اور نہ کسیطرح کی
حکومت اس جاگیر مین کرسکے گا اور نہ امورات نواب احمد علیخان بہادر مین مداخلت کرنے پائیگا

شرط ششم

مین وعدہ کرتا ہون کہ ایک ہزار پانصد روپیہ سکۂ فی ماہ شروع یکم ماہ دسمبر ۹۴ء ع
مطابق ۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ سنے والا سطے گذارۂ غلام محمد خان مذکور کے کمپنی ممدوح کو

بمقام لکھنؤ جاگیر کی آمدنی سے دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ روپیہ مفصلۂ ذیل بمقام رام پور پسران نواب فیض اللہ خان مرحوم کو حسب تفصیل ذیل شروع سنہ ۱۲۰۲ فصلی سے دیا جائیگا۔

حسین علیخان کو	مبلغ ۱ لاکھ روپیہ
فتح علیخان کو	مبلغ ۱ لاکھ روپیہ
ناظم علیخان کو	مبلغ ۱ لاکھ روپیہ
یعقوب علیخان کو	مبلغ ۱ لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ
قاسم علیخان کو	۱ لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ
کریم علیخان کو	مبلغ ۱ لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ

شرط ہشتم

جب نواب احمد علیخان بہادر سن تمیز کو پہونچے گا تو یہی قبولیت کافی متصور ہوگی اور دوسری قبولیت جدید کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ مین مرجاؤن یا عہدہ محافظی نواب احمد علیخان بہادر و منصرمی جاگیر سے برخاست ہوجاؤن تو نواب وزیر الممالک باستصلاح و استصواب کمپنی کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کرکے عہدہ مذکور پر مامور کرینگے۔

شرط نہم

مین بمنظور کرتا ہون کہ از روے عہدنامہ مرقومہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسپر مہر و دستخط جارج فردرک چیری صاحب کے منجانب کمپنی مذکور ہین اور تصدیق ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی ہے اور دونون نقول پر یہ مہر اور دستخط ہین جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری محکومی ہے کمپنی مذکور ضامن پاس نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے واسطے تعمیل اس عہدنامہ باقبولیت کے منجانب نواب احمد علیخان بہادر کے مین نے اپنی مہر اور دستخط کیے ہین اور جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

ممدوح کو دی گئی اور دوسری نقل پاس جارج فرورک چیری صاحب کے رہی اور مان نواب احمد علیخان بہادر کے بابت قبضہ جاگیر کے جو اوسکو نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے مطابق سند مذکورہ شرط دوم عہد نامہ مذکور کے دی ہے جسکی ایک نقل جارج فرورک چیری صاحب کو بمہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے دی گئی ہے ہوئی ہین۔

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ مطابق ۳۰ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی الیف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ اقرار نامہ باسند منظوری منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بنام ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی۔

چونکہ ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے از روے ضمانت نامہ مرقومہ ۷ ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ مہری و دستخطی جارج فرورک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار منجانب کمپنی مذکور و دستخطی ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی بملک ہند و مہری کمپنی مذکور کی جسکی دو نقل ہوکر ایک مجھے ملی ہے اور دوسری نقل نصر اللہ خان بہادر کو دی گئی ہے میرے پاس ضامن ہوے ہین کہ شرائط قبولیت مرقومہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی دو نقل مہری نصر اللہ خان بہادر ہوکر ایک نقل مجھے ملی ہے اور دوسری نقل جارج فرورک چیری صاحب کو دی ہے تعمیل کامل ہوگی اور نیز ضامن پاس نواب احمد علیخان بہادر کے ہوے ہین کہ اوسکو قبضہ محالات جاگیر کا جو مین نے نواب احمد علیخان بہادر کو مطابق سند مہری میری مرقومہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی پشت پر نام محالات جاگیر کے مع جمع سالانہ درج ہین اور جو سند نواب احمد علیخان بہادر کے ہاتھ مین دی گئی ہے بلا طلب رقم توفیر وغیرہ ملیگا اور ایک نقل حکم مہری میری مسٹر جارج فرورک چیری صاحب کو بھی دی گئی ہے مین اوسکو منظور کرتا ہون کہ مجھے شرائط ضمانت نامہ مذکور قبول اور منظور ہین۔

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ جمادی الثانی ۱۲۷۰ھ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ واجب العرض نصر اللہ خان مع جوابات محاذی اسکے

سوال اول	جواب اول
خاندان غلام محمد خان بالفعل مکان رام پور مین رہین اور جب وہ اوسکو طلب کرے تو روانگی یا مقام اونکا منحصر اوپر مرضی بیگم کے ہو۔	غلام محمد خان جیسا چاہے گا درباب اپنے خاندان کے کریگا۔
سوال دوم	جواب دوم
کوئی سبیل درباره ادائے بقایا سے سرکار وزر قرضہ وتقاوی وغیرہ جو کسی رعیت سے لیتا ہو یا اون محالون سے جو جاگیر نواب مرحوم علیحدہ کیے گئے ہین لیتا ہو نہو اور ایک پروانہ حضور سے بنام ناظم بریلی صادر ہو کہ وہ زر واجبی ادائی دلوادے۔	جاگیر دار کو کچھ اختیار حاصل نہین ہے کہ وہ دست اندازی بمقدمات بقایا ے زر قرضہ یا تقاوی سرکار فیض اللہ خان مرحوم بیچ اون محالات کے جو ضبط ہو گئے ہین دست اندازی کرے۔
سوال سوم	جواب سوم
وہ قطعات زمین جو افغانان وافسران وغیرہ کے ہین اور اونکو جاگیر قدیم مین فیض اللہ خان نے دیے تھے بحال وبرقرار کیے جائین۔	یہ اختیار جاگیر دار اپنے محالات جاگیر مین رکھتا ہے۔
سوال چہارم	جواب چہارم
مسمی تلسی رام خزانچی جو اتفاقات وقت سے	تحریر اس مضمون کی نواب صاحب کو لکھ بھیجی ہے

یہانسے جاکر دہلی مین رہتا ہے وہان اوسکو
شاہ نظام الدین کے آدمی اور مرہٹے تنگ کرتے
ہین اور یہان آنے نہین دیتے چونکہ مہمات
سرکاری و فوج و جاگیر متعلق اوسکے ہین لہذا
مجھے امید ہے کہ نواب صاحب ایک تحریر
ناظم دہلی کو بھیجکر اوسکو ممانعت کرینگے کوئی
ذرا حرکت اوسکے رامپور سے ہوا اور اوسکو یہان واپس
آنے دین تاکہ یہان آکر پھر اپنے کام پر جا ہو

سوال پنجم

جو اسباب کسیکا رامپور سے ہنگام جنگ
لگلیا ہے مین چاہتا ہون کہ حضور ایک حکم
بنام ناظم بریلی صادر فرمائین کہ مالکان مال کو
اسباب معزولہ بعد تحقیقات ملجاے۔

جواب پنجم

جواب مبنی اوپر انصاف کے حضور سے
صادر ہوگا جب کوئی درخواست واسطے اپنی
جائداد کے گذرانیگا۔

سوال ششم

سرکار چک جو فیض اللہ خان نے راجہ
خان مل سے خرید کیے تھے اور وہ اب تک
اوسکے قبضے مین ہین مجھے امید ہے کہ
حضور ایک حکم بنام ناظم بریلی صادر فرمائین کہ
اونکو واگذاشت کردے۔

جواب ششم

جو اسمے چک واقع یا متعلق محالات جاگیر کے
ہین وہ بموجب سند نواب صاحب کے
واگذاشت ہوگئے ہین۔

سوال ہفتم

اکثر مقامات و قطعات زمین و چکہاے دیہات
خریدکردہ سفوخان غلام علی الدین خان وغیرہ
افغانان جو سرکاری مالگذاری سے معاف ہین

جواب ہفتم

جاگیردار کو اختیار اس شرط کا اپنے محالات
جاگیر مین حاصل ہے۔

اور اون لوگون کے قبضے مین اوسوقت تک
تھے جب تک وہ دامن کوہ مین گئے مجھے
امید ہے کہ پروانہ معافی نسبت اونکے بنام
ناظم بریلی صادر ہو۔

سوال ہشتم

مین چاہتا ہون کہ پروانہ بنام ناظم بریلی
درباب اون لوگون کے جو علاقۂ وزیر مین رہتے
ہون اور غارتگری علاقۂ احمد علیخان مین کرتے
ہون اس مضمون کا جاری ہو کہ بعد تحقیقات
جورون کو سزا دین اور مال مسروقہ ساکنان
جاگیر کو واپس دین۔

جواب ہشتم

اس بارہ مین جو رسم بیچ وقت فیض اللہ خان کے
تھی وہی مرعی رہے گی۔

سوال نہم

جو محصول اسباب تجارت افغانان پر
سابق لیا جاتا تھا وہی بدستور رہے اور
اہلکاران پرمٹ سرکار زیادہ طلب نکرین

جواب نہم

جو قاعدہ اس بارہ مین فیض اللہ خان کے
وقت مین تھا وہی اب بھی مرعی رہے گا۔

سوال دہم

بیچ عہد فیض اللہ خان کے داود ستد حضرت
کے وقت کی کسیکے ساتھ ہو وزیر کے حکم
سے مسموع نہین ہوتی تھی پس اب بھی کسی
سے مزاحمت اون داود ستد کے باعث
نہو اور اگر کوئی حضور مین نالشی ہو تو اوسکی
سماعت نہو۔

جواب دہم

رسم قدیم اس بارہ مین جاری ہے۔

سوال یازدہم جواب یازدہم

موضع صاحب گنج واقع پرگنہ حضرت نگر دیہہ اگر یہ موضع معاملات جاگیر مین آگیا ہے تو جاگیر دار معافی فیض اللہ خان نے ساعت راے مرحوم کو اختیار حاصل ہے۔

دیا تھا مین چاہتا ہون کہ ایک پروانہ دربار معاف رہنے اس موضع کے عنایت ہو۔

المرقوم ۳۰ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

نمبر ۷

ترجمہ عہدنامہ نواب محمد سعید خان

برطبق حکم گورنر جنرل بہادر حکومت رام پور کی جو میرے سپرد ہوئی ہے مین اسواسطے بیان کرتا ہون کہ جو کام میرے تعلق ہوگا وہ از روے انصاف سرانجام ہوگا اور تمام پٹھان اور متوسلین اوسیطور پر بسر کرینگے اور انکی اوسیقدر پرورش ہوگی جیسے اب تک ہوتی تھی اور مین اسطرح اونسے پیش آونگا کہ وہ بامنیت اور خوشی بسر کرینگے اور دوبارہ تنخواہ خاندان اور دیگر رشتہ داران کے وہی طریق اختیار کیا جائیگا جو اب تک ہوتا آیا اور میری محبت اور اتحاد سے کوئی امر نسبت دختر مرحومہ نواب احمد علیخان مرحوم کے تبدل نہوگا اور حسب تفصیل ذیل اونکو تنخواہ ملا کرے گی۔

دختر نواب مرحوم ..... ۔ ماہواری

صاحب محل ..... ۱۰۰ ماہواری

ممتاز محل ..... ۱۰۰ ماہواری

چاندرانی ..... ۵۰ ماہواری

ڈیوڑھی بالاخانہ ..... ۵۰ ماہواری

دھاری خند ..... ۱۰۰ ماہواری

مادر سعید علیخان پسر مرحوم نواب مغفور ..... ۱۰۰ ماہواری

مادر دختر نواب مرحوم ..... ۱۰۰ ماہواری

کلو خانم ..... ۷۵ ماہواری

نتھو خانم ..... ۷۵ ماہواری

پدمنی ..... ۷۵ ماہواری

چار گانے والیان ..... ۷۵ ماہواری

دستخط نواب محمد سعید خان

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس رابنسن

قائم مقام ایجنٹ

دفتر کمشنری قسمت رہیلکھنڈ

۲۱ اگست سنہ ۱۸۴۱ عیسوی

اپرلی جو

عہد نامہ نواب محمد یوسف علیخان

چونکہ مین بمنظوری ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی جانشین نواب محمد سعید خان جاگیر رام پور مین مقرر ہوا ہون مین اقرار کرتا ہون اور تصدیق بمہر کرتا ہون کہ امورات جاگیر مذکور کو نصفت اور عدل سے سرانجام دونگا اور پٹھانون سے بمروت پیش آونگا اور تمام تنخواہ جو نواب احمد علیخان کے وقت سے مقرر ہے اور شرائط سابق مین درج ہے قائم اور بحال رکھونگا اور واسطے بسر خاندان اور وابستگان والد مغفور نواب محمد سعید خان کی تجویز مناسب عمل مین لاونگا۔

دستخط آر الگزینڈر

ایجنٹ لفٹنٹ گورنر

دفتر ایجنسی متعلق

دفتر کمشنری قسمت رہیلکھنڈ

مقام بریلی ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

نمبر ۶

ترجمہ سند بابت دیہات کے جو نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے نواب رام پور کو
سب تاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۸۰۱ء عطا کی۔

چونکہ فرزند دلپذیر نواب محمد یوسف علیخان بہادر نواب رام پور نے شروع علیحدہ سے آخر تک
نمک حلالی اجنٹ بسنبت گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ دینے مدد روپیہ اور فوج کی اور بچانے زندگی
عیسائیان و کرنے دیگر خدمات لائقہ کے ظاہر کی ہے جس سے خوشنودی گورنمنٹ ہوئی تھی
نواب کی شکر گزاری سابق ادا ہو چکی ہے اور ایک خلعت بھی عطا ہو چکا ہے اور بتعداد ضرب
سلامی بھی ایزاد ہو چکی ہے اور اوسکے خطاب مین بھی افزونی ہو چکی ہے مگر ما سوا اسکے اب اور
قدر اوسکی خدمات کی کیجاتی ہے یعنی گورنمنٹ چند مواضعات اضلاع بریلی و مراد آباد حسب مندرجہ
تفصیل علحدہ جمعی مدت حیات و دوامی و نسلا بعد نسل عطا فرماتے ہین مواضعات مذکورہ مفصل اب
شامل علاقہ قدیم نواب کے کیے گئے اور وہی شرائط جو نسبت اوسکے علاقہ قدیم کے مشروط
ہین اس سے بھی متعلق بتقدیر ہونگے۔

تفصیل دیہات واقع بریلی

نمبر	پرگنہ	موضع	نام مقبردار	جمع
۱	چومحلا	پیریا دوچی	منشی مادھو سنگھ و دوری لال	۱۱۷۱
۲	ایضاً	بھیکھم پور	ہوری لال	۱۱۰۰
۳	سرسادان	رسول پور	فیض اللہ خان	۱۱۷۱
۴	״	اورنگ نگر	نور محمد وغیرہ	۱۱۷۱
۵	״	نرسوا	خوبچند وغیرہ	۱۱۷۱
۶	״	کرسولا	سلو خان وغیرہ	۱۱۷۱
۷	״	کرسولی	مصطفے خان	۱۱۷۱

نمبر	پرگنه	موضع	نام منبردار	جمع
۸	سرسادان	اودن پور	نیاز علیخان	اسی
۹	″	پپریا	مدار بخش وغیره	اکاون
۱۰	″	کنک پور	خوبچند وغیره	اسی
۱۱	″	ایشر پور گپال پور	گنگا رام	اسی
۱۲	″	اهرو	چیت رام	اسی
۱۳	″	سیونتیا	محمد احمد خان	سالو
۱۴	″	بهولا پور	مصطفے خان	ساندو
۱۵	″	منصور پور	گل خان	چاروسو
۱۶	″	دهمری	محمد شفاعت علیخان	لمالوسو
۱۷	″	چندپورا	″	اسی
۱۸	″	رستم پور	سرکار	لمادسو
۱۹	″	غلام گنج	رام دیال وغیره	سانوسو
۲۰	″	کدنیا	تجمل حسین خان	اسی
۲۱	″	بره پورا	دهرنی دهر وغیره	اسی
۲۲	″	قاضیا پور	ذوقی رام	لاکھ
۲۳	″	هرسنوکلا	طوطا رام	لاکھ
				ستر ساٹھ
۲۴	اجاون	کیولپور	انند رام وغیره	اسی
۲۵	″	چین پور عرف جیجا	خوبچند وغیره	اسی
۲۶	″	مودونا	تلسی رام	اکاسی
۲۷	″	حرمت پور تین پٹی	کلو وغیره	اسی

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۲۸	احاون	پٹی لبسنت پور	ڈالچند وغیرہ	حاصلہ
۲۹	″	ہونگر	سجتاور سنگھ	الحاصلہ
۳۰	″	تومریا	دیبی داس	ساکنہ
۳۱	″	پچاوا	کیول رام وغیرہ	حاصلہ
۳۲	″	ہنگا ٹکلا	احمد یار خان	ساکنہ
۳۳	″	اودی پور	وزیر علی	ساکنہ
۳۴	″	سیودی خرد	بھائی سنگھ وغیرہ	الحاصلہ
۳۵	″	ہوئی	″	الحاصلہ
۳۶	″	گنگا ٹکلا	موہن لال	ساکنہ
۳۷	″	چرونگر	چھبی لال وغیرہ	ساکنہ
۳۸	″	سوھن گل ٹکلا	رتی رام	ساکنہ
۳۹	″	گجرورا	دلرتی دھر	ساکنہ
۴۰	″	مبارکپور	ذوقی رام	الحاصلہ
۴۱	″	خانپور	پتی رام	الحاصلہ
۴۲	″	نبوئیا	مہر حسین وغیرہ	الحاصلہ
۴۳	″	ترکھیا	ذوقی رام وغیرہ	الحاصلہ
۴۴	″	لکھمی پور بھیکھا	بینی رام وغیرہ	ساکنہ
۴۵	″	پیر یا رایزادہ	محمد الطاف علی	ساکنہ
۴۶	″	مرخ ٹکلا	ذوقی رام	الحاصلہ
۴۷	″	گدیا	خوشحال رائے	حاصلہ

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۴۸	احاون	سوہارکھیڑا	احمد یار خان	اسالانہ
۴۹	″	راشٹر نیا	ٹھاکر داس وغیرہ	ایضاً
۵۰	″	سمرا	ہری رام وغیرہ	لالہ
۵۱	″	دہلیا	گوبند رام وغیرہ	ایضاً
۵۲	″	منگھیا اسکلا چاچپتی	ٹھاکر داس	لالہ
۵۳	″	لودھی پور	احمد یار خان	حاصل
۵۴	″	جگدیسپور	گوبند رام وغیرہ	سالانہ
۵۵	″	سہارسی	سوبھا رام	ایضاً لالہ
۵۶	″	ہردوا	اوتم چند وغیرہ	ایضاً
۵۷	″	بھورکھا	غلام حسین	راجا
۵۸	″	بھورکھی	محمد الطاف علی	لالہ
۵۹	″	منجھیانا	غلام ناصر خان	سالانہ
۶۰	″	سلمی عرف براگاؤں	محمد الطاف علیخان	ایضاً
۶۱	″	دیوری خرد	چنی لال وغیرہ	اسامی
۶۲	″	گنبھیری	محسن علیخان	سالانہ
۶۳	″	ہردوپور	گوبند رام وغیرہ	لالہ
۶۴	″	راج پورا	راجا رام	لالہ
۶۵	″	گوڑیا بھات	موتی لال وغیرہ	اسامی
۶۶	″	اگوندا	فضل امام	لالہ
۶۷	″	جوہرا	کھیم سنگھ	ایضاً

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۶۸	اجاون	پیورا	دیبی داس وغیرہ	لاحد
۶۹	״	رتھورا	چنی لال وغیرہ	اسامعہ
۷۰	״	اہیمی	بلدیو سنگھ	اسامر
۷۱	״	گیلوسا	فقیر محمد خان	لماحد
۷۲	״	جنگ پور	دھرنی دھر وغیرہ	سارحہ
۷۳	״	ہستگنج	کلن چند	امار
۷۴	״	عنایت پور	کلیان سنگھ	سار
۷۵	״	بھوجپورا	دوارکا داس	اسامحہ
۷۶	״	دیوری بزرگ	دھرنی دھر	سامحہ
۷۷	״	کلیانپور	״	اسحہ
۷۸	״	بلبھدرپور	نند رام	حار
۷۹	״	سرسا	شیودیال وغیرہ	سامحہ
۸۰	״	چچولی	مسماۃ سعادت بیگم	اسامحہ
۸۱	״	پورنیا	شیخ غلام حسین	اسامحہ
۸۲	״	بگمتا بہات	چترسنج وغیرہ	لاحد
۸۳	״	شیام پور	ہیرالال	لماحہ
۸۴	״	گنگا پور	پیارے لال	سالحہ
۸۵	״	سنگرا	داشمان غلام محی الدین	اسامحہ
۵۶	״	بہانا	جیت رام	اسامحہ
۵۷	״	لکھی پور شنا	چھوٹے لال وغیرہ	حالوحہ

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۸۸	اجاون	بسوپورا	چترپھج وغیرہ	۱۰۰
۸۹	؍؍	رکھن کھیڑا	دھرنی دھر	۱۰۰
۹۰	؍؍	مکنیا جگناتھ پور	مسماۃ روپ کنور و بشن کنور	۱۰۰
۹۱	؍؍	بینی	دھرنی دھر	۱۰۰
۹۲	؍؍	فغان پور	محمد حسین خان	۱۰۰
۹۳	؍؍	دھنیلی	جواہر سنگھ وغیرہ	۱۰۰
۹۴	؍؍	آدیپور	جی سنگھ	۱۰۰
۹۵	؍؍	بتیا	احمد بخش وغیرہ	۱۰۰
۹۶	؍؍	سرائے	جمیل فتح	۱۰۰
۹۷	؍؍	نوادیا	نوبچند وغیرہ	۱۰۰
۹۸	؍؍	دھرمولپورا	اودی رام وغیرہ	۱۰۰
۹۹	؍؍	بھیسوری	الطاف علیخان	۱۰۰
۱۰۰	؍؍	نسوئی	اوگر سین	۱۰۰
۱۰۱	؍؍	ترہا	خورشید بیگم	۱۰۰
۱۰۲	سروی شمالی	حالب سکلا	دوری لال	۱۰۰
۱۰۳	؍؍	محمد پور	رای سنگھ وغیرہ	۱۰۰
۱۰۴	؍؍	دھنیلی	سلطان حسین	۱۰۰
۱۰۵	؍؍	جت پورہ	سادھو رام	۱۰۰
۱۰۶	؍؍	دوبابت	رای سنگھ وغیرہ	۱۰۰

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۱۰۷	سروالی شمالی	کرپیا پیپوہ	الطاف علیخان	حامد ۔
۱۰۸	″	کرپیا پانڈے	چھبیدی لال	لالہ ۔
۱۰۹	″	بھوپت پور	مسماۃ جھانا	لالہ ۔
۱۱۰	″	گنگا پور	مہنی دھر	رام ۔
۱۱۱	″	کھوار چاپٹی	شہودت وغیرہ	ساہ ۔
۱۱۲	سروالی جنوبی	بنی گنج	ہزاری مل وغیرہ	لالہ ۔
۱۱۳	″	سوماوا	رونپ سنگھ	حامد ۔
۱۱۴	″	شیوجیت	درگا پرشاد	اسماعیل ۔
۱۱۵	″	تاج پور	دیو سنگھ	۔
۱۱۶	″	زاندا	حکیم سعادت علیخان	لالہ ۔
۱۱۷	″	چکر پور چاپٹی	دھن سنگھ وغیرہ	مالو ۔
۱۱۸	″	نند کانون	درگا پرشاد	مالو ۔
۱۱۹	″	اونچی گانون	″	رام ۔
۱۲۰	″	بھوپت اسی پور	نوبت سنگھ	رام ۔
۱۲۱	″	لودھی پور	″	حامد ۔
۱۲۲	″	نذاکر	″	رام ۔
۱۲۳	″	کندیلی اسد پور	جی کشن داس	رام ۔
۱۲۴	″	پیپلیا پیپور	بالکشن	ساوے ۔
۱۲۵	″	کلیانی	شہودت	رام ۔
۱۲۶	″	پروتاہی	نوبت سنگھ	لالہ ۔

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۱۲۷	سروای جنوبی	کھیڑلا پور	درگا پرشاد	۸۱۷ روپے
۱۲۸	″	انوبھیر پور مزا پور	لچھمن سنگھ	۱۱۱۱ روپے
۱۲۹	″	بھورکھا بھورکھی	ہرپال سنگھ	۱۱۱۱ روپے
۱۳۰	″	اونسی براہیم پور	پھندا وغیرہ	۱۱۱۱ روپے
۱۳۱	″	معمور پور	منا سنگھ	حال
۱۳۲	″	گھرمو پور	نتھو	اجارہ
۱۳۳	″	نونند پور	علی بخش خان	اجارہ

تفصیل دیہات واقع ضلع مرادآباد

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۱	مرادآباد	باغ دان عرف باغ والی ماندا	نواب کلب علیخان	۱۱۱۱ روپے
۲	″	کیشو کلی	″	حاصل
۳	″	بہاو پورا	مسماۃ قدرۃ النسا	لاحاصل
۴	″	چک کندسیری	رتن سنگھ	۱۱۱۱ روپے
۵	″	چک کندسیرا	قاضی عباس	۱۱۱۱ روپے
۶	″	چک گردھا	زبر بیگ وغیرہ	اجماعہ
۷	″	خانپور ملک	قطب الدین	۱۱۱۱ روپے
۸	″	پرسو پور نانک	تینا سنگھ	۱۱۱۱ روپے
۹	″	چک لاو پور	ہرسہائے	۱۱۱۱ روپے
۱۰	″	چک گجھال	جوالادت	۱۱۱۱ روپے
۱۱	″	سرگ ھال	″	حاصل
۱۲	″	موا کھیڑا	فرزند علی	۱۱۱۱ روپے
۱۳	″	دھک پورا	مسماۃ عزۃ النسا	۱۱۱۱ روپے

ترجمۂ خریطۂ نواب محمد یوسف علیخان بہادر رام پور والا بنام ہنوربل لفٹنٹ گورنر بھاٹ اضلاع شمالی مغربی

بعد القاب معمولی

رسید خریطۂ ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر درباب ایک درخواست کے جو چوبے گردھاری لال و دیگر زمینداران مواضع نے جو جاگیر مین نواب مذکور کو ضلع مرادآباد مین ملی تھی بحضور گورنمنٹ ہند پیش کی تھی اور جسمین درخواست یہ تھی کہ بعد ختم ہونے بندوبست حال کے اونکے حقوق مالکانہ قائم اور بحال رہین تحریر ہوکر درباره توقیع لفٹنٹ گورنر بہادر کہ نواب دعویداران کے دعاوی واجبی اور درست کے لحاظ کرینگے اطمینان لفٹنٹ گورنر بہادر کو کرتے ہین کہ انشاءاللہ حقوق زمینداران درخواست دہندگان کے مع حقوق دیگر اشخاص جنکے دعوی واجبی ہونگے لحاظ رہے گا کیونکہ اونے نیت درست اس امر پر کی ہے کہ اپنی رعایا کے انتظام امور مین قواعد انصاف و عدل جاری رکھے جیسے حکومت انگریزی مین مرعی ہین۔

ترجمہ خلاصے کے طور پر صحیح ہے
دستخط دیوکرن شوکلی مترجم

نمبر ۱۰

نقل سند جو نواب محمد یوسف علیخان رام پور والے کو ملی۔

مرضی ملکۂ معظمہ کی یہ ہے کہ ریاست تمام شاہان اور رئیسان ہند کی جو اپنے علاقے مین حکمرانی کرتے ہین دوامی ہو اور یہ کہ ثبات اور عزت اونکے خاندان کی جاری رہے مین اسواسطے خواہش ملکۂ معظمہ کی تعمیل کرنے مین اطمینان تمکو دیتا ہون کہ درصورتیکہ کوئی وارث اصلی یعنی اولاد نہو تو تمھارا جانشین ریاست وہ بھی منظور ہوگا جو از روی شرع محمدی کے حق واجبی رکھتا ہوگا۔

مطمئن رہو کہ یہ عہد جو تمسے ہوتا ہے یہ کسی سے متخلل نہوگا اوسوقت تک کہ جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی رہیگا اور جب تک ان عہدنامجات اور اقرارنامجات و عطایات کی تعمیل بسبت گورنمنٹ انگریزی کے ہوتی رہیگی۔

دستخط کیننگ

فرخ آباد

قبل استعمال روہیلکھنڈ گورنمنٹ انگریزی سے علاقہ فرخ آباد بالکل محصور علاقۂ وزیر اودھ تھا اور خراج چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا نواب رئیس فرخ آباد وزیر کو دیتا تھا یہ خراج از روی عہدنامۂ وزیر جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ء منعقد ہوا تھا گورنمنٹ انگریزی کو دیا گیا۔ بیچ سنہ ۱۸۰۲ء کے نواب نے عہدنامہ نمبر ۱ اقرار دیا اوسمین مشروط یہ ہوا کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کو دیا جائے اور سالانہ نقدی بتعدادی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ کا نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کو دیا جائے۔

آخری نواب رئیس فرخ آباد تفضل حسین نامے نے سنہ ۱۸۵۷ء مین سرکشی بلوہ مین کی تاریخ ۷ جنوری سنہ ۱۸۵۹ء کو بعنوان اشتہار معافی حاضر ہوا تحقیقات اوسکی روبروے اسپیل کمشنر صاحب کے بجرائم ذیل ہوئی۔

اول سرکشی کرنی اور جنگ کرنی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کے اور بلوے مین سرداری فوج کرنا اور ترغیب دینا سرکشون کا۔

دوم سردار اور شریک ہونا ماقبل اور مابعد قتل اکثر رعایاے انگریزی و یورپ زاد و عیسائی و ہندوستانی کے یہ جرائم نسبت اوسکے ثابت ہوے اور حکم قصاص صادر ہوا اور جائداد کی ضبطی کا حکم نافذ ہوا مگر تحقیقات مین یہ ظاہر ہوا کہ قبل اوسکے حاضر ہونے کے ایک چٹھی اوسکو میجر بیرو صاحب اسپیل کمشنر ہمراہ کیمپ سے سالار بہادر نے اس مضمون کی لکھی تھی کہ وہ حاضر ہو اور یہ چٹھی مین لکھا تھا کہ معافی انہی لوگون کی ہوگی جنھون نے قتل انگریزان خود نہین کیا ہے اور اگر نواب نے خود قتل نہین کیا ہے تو بلا اندیشہ حاضر ہو گورنمنٹ نے اس عہد کو اور حکم کو نامنظور کیا تھا مگر تاہم بلحاظ اوسکے اس شرط پر حکم قصاص عمل مین نہین آیا کہ تفضل حسین فوراً ملک انگریزی سے خارج ہو اور اوسکو شہر عدن تک پہونچا کر سمندر پار بجانب مکہ بھیجدیا اور اوسکو متنبہ کر دیا کہ اگر کبھی ممالک انگریزی مین قدم رکھیگا تو حکم قصاص جو نافذ ہو چکا ہے اوسپر عمل مین آئیگا۔

درباب عہدنامہ سنہ ۱۸۰۲ء کے یہ بیان ہوا کہ چونکہ عہدنامہ مابین گورنمنٹ انگریزی اور نواب رئیس کے اب تفضل حسین کی سرکشی سے فسخ ہو گئے مگر یہ سرکشی تفضل حسین کی اثر پذیر اوپر حقوق دیگر اشخاص کے جنکی نسبت عہدنامہ مین مذکور ہے نہوگی پنشن جو از روی شرط دوم کے

دی گئی ہے اور جائداد اور تنخواہ سالانہ جو از روی شرائط ۳ و ۴ و ۷ کے مقرر ہوئی تھی اب ضبط ہوکر قدرے گذارہ اون لوگون کے واسطے تجویز ہوا جنکی اور کوئی صورت بسر کی نہین بشرطیکہ اونمین سے کوئی شخص شریک سرکشی نہوا ہوگا مگر پنشن از روی شرط پنجم اور زمین معافی و جاگیر مندرجہ شرط ۸ دی گئی تھی وہ بحال ہے بشرطیکہ وہ شریک سرکشی نہوے ہونگے اور پنشن اور جاگیر بالعوض نوکری ملی ہو کیونکہ اب نوکری کا امکان نہین ہے۔

نمبر ۱۱

عہدنامہ نواب فرخ آباد بابت سنہ ۱۸۰۲ عیسوی

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب امداد حسین خان دربابت سپرد کرنے واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ضلع فرخ آباد مع متعلقات بالعوض نقدی جو اب تک قابل ادا ہونے ہنوربل کمپنی کے منجانب نواب تھے اور جو ہنوربل ہنری ویلی نفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ نے باختیارات عطیہ ہز اکسیل یعنی دی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر ایک فریق اور نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ فریق ثانی نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے منعقد کی تھی۔

شرط اول

یہ وعدہ اور اقرار ہوتا ہے کہ ضلع فرخ آباد مع متعلقات واسطے ہمیشہ کے سپرد ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے سنہ ۱۲۱۱ فصلی سے ہو اور نواب اپنے حقوق اور علاقے کو باستثنا متذکرہ ذیل منتقل کرتے ہین۔

شرط دوم

بنظر بسر اوقات اور قائم رکھنے شان نواب امداد حسین خان بہادر کے یہ اقرار ہوتا ہے کہ اوسکو نو ہزار روپیہ ماہواری یعنی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ سالانہ ملیگا اور یہ روپیہ اوسکو اور اوسکے ورثا کو اور جانشین کو ملا کریگا اور کسی وجہ سے کم نہوگا اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ نواب سے ہر موقع پر اوسی اعزاز و ادب اور قاعدہ سے پیش آئینگے جیسا اوسکا مرتبہ اور عزت کے

لائق ہے اور جسطرح گورنمنٹ انگریزی اپنے دوستونسے پیش آتی ہین۔

شرط سوم

ہنوربل لفٹنٹ گورنر وعدہ کرتے ہین کہ دو ہزار روپیہ سالانہ واسطے خرچ امام باڑہ کے ملا کرے گا اور مبلغ تین ہزار چھ سو روپیہ سالانہ جو واسطے گذارہ محلات نواب مظفر جنگ مرحوم کے معرفت امراو بیگم کے تقسیم ہوتا ہے وہ آیندہ معرفت نواب کے تقسیم ہوگا اور نواب اوس روپیہ کی رسید اہلکاران گورنمنٹ خزانہ کو دینگے بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ امراو بیگم کی معرفت روپیہ مذکور درستی سے تقسیم نہین ہوتا۔

شرط چہارم

حسب استدعا نواب کے باغات جو ملکیت آوسکے والد کے تھے اور موضع سرائے عجیب پور مکانات منضبطہ واقع فرخ آباد اور جائداد رانی صاحبہ ازآن نواب تصور کیے جائینگے بشرطیکہ کوئی اور حقدار اوسکا ثابت نہو۔

شرط پنجم

چونکہ فہرست رشتہ داران و ہمراہی مدخلہ نواب جنکی نسبت درخواست پیش ہوئی ہے اور فہرست اونکی مدخلہ خردمند خان مین فرق ہے اور چونکہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جسکا استحقاق پنشن کا واجب متصور ہو اوسکی پنشن مقرر ہوجاے لہذا یہ تجویز ہوئی کہ ایک افسر گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اس امر کی شراکت نواب مقرر کرینگے اور جنکا حق ثابت ہوگا اوسکو سند دستخطی افسر مذکور اور نواب عطا ہوگی اور ان اسناد کے بموجب پنشن نواب کی معرفت تقسیم ہوگی اور رسید یا بندگان پنشن کی نواب حاصل کرکے داخل محکمۂ افسر مذکور کرینگے۔

شرط ششم

حکومت عدالت ذات نواب پر نہوگی مگر چونکہ وا لمطہ دار اور ہمراہی نواب کی تصریح نہین ہے اور چونکہ یہ ارادہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے کہ انصاف بلا روے و رعایت ضلع فرخ آباد مین قائم اور جاری ہو لہذا یہ شرط ہوتی ہے کہ اگر کوئی نالش بنام کسی واسطہ دار یا ہمراہی نواب کی روبرو نواب کے پیش ہوگی اور اوسکا تصفیہ واجبی جاری نہوگا یا تصفیہ سے کوئی فریق ناراض ہوگا تو

اوس نالش کی سماعت عدالت مین ہوگی۔

شرط ہفتم

حسب استدعا نواب کے پنشن اشخاص مفصلہ ذیل کی تجویز ہوئی اور یہ پنشن جاری رہے گی کہ جب تک یابندہ کا طریق قابل خوشنودی واطمینان گورنمنٹ انگریزی اور نواب کے رہیگا۔

امام خان ..... مبلغ ... سالانہ

پرل خان و محمد خان ..... مبلغ ... سالانہ

رحمو بخش وکیل نواب حال حاضر دربار محکمہ انگریزی قدیم خرچ آنہا مبلغ ... سالانہ

احمد بخش و محمد ضیاء ..... مبلغ ... سالانہ

شرط ہشتم

قطعات زمین معافی ورو زمینہ و سالانہ پنشن و جاگیر قائم اور بحال رہینگے اگر تحقیقات سے ثابت ہوگا کہ وہ قبل وفات مظفر جنگ مقرر ہوے تھے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نوشرائط کا مقرر ہوکر ختم ہوا بمقام ریلی بتاریخ ۲۴ ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ع مطابق ۳ ماہ صفر سنہ ۱۲۱۷ ہجری اور منوربل ہنری ویسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین بمہر و دستخط اپنے نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ کو دی اور نواب نے ایک نقل اپنی مہری و دستخطی منوربل ہنری ویسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ کو دی اور منوربل ہنری ویسلی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ تیس دن کے عرصے مین منظوری عہدنامہ بمہر و دستخط ہز اکسلنسی یعنی ڈی موسٹ نوبل گورنر جنرل کے منگا دینگے۔

مہر نواب امداد حسین خان	مہر منوربل ہنری ویسلی

دستخط ہنری ویسلی

یہ عہدنامہ منظور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتاریخ ۲۴ ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ عیسوے ہوا

بنارس

اس خاندان کی بنیاد منسا رام زمیندار گگا پور نے رکھی جسنے ۱۷۴۰ء مین وفات پائی اور اوسکی جگہ راجہ بلونت سنگھ جانشین ہوا بلونت سنگھ حملۂ بکسر مین جو ۱۷۶۳ء کے ہوا تھا شریک شاہ عالم اور شجاع الدولہ کا تھا اور وہ بعد جنگ بکسر کے ہمراہ شاہ انگریزی فوج مین آیا ۱۷۶۴ء مین اوسکی زمینداری اودھ سے گورنمنٹ انگریزی کیطرف منتقل ہوئی یہ تجویز انتقال گورنمنٹ ولایت نے نامنظور کیا اور جب عہدنامہ ۱۷۶۵ء شجاع الدولہ سے ہوا تو علاقۂ بلونت سنگھ کا دوبارہ اودھ کو دیگیا اسپر یہ تجویز ہوئی کہ راجہ مذکور کو اختیار ہو کہ وہ سرکار مین پیشکش ادا کرتا تھا اوسی مقدار ادا کرے

سنہ ۱۷۷۰ء مین بلونت سنگھ کا وفات پاکر اوسکے وارث چیت سنگھ کے ہاتھ مسند ریاست پر بیٹھا خاندان راجہ کو پہلے گورنمنٹ انگریزی نے دربار مین پیشکش کرنے کا اختیار بلونت سنگھ کو دیا اور سنہ ۱۷۷۲ء اپنی ضمانت پر دلوائی اور سنہ ۱۷۷۵ء مین [illegible] سے انتقال [illegible] مین راجہ حکومت استقلال ماتحت راجہ چیت سنگھ کے سپرد ہوا اور سنہ ۱۷۷۵ء مین انتقال گورنمنٹ انگریزی سے تمام ہوئی سنہ ۱۷۷۵ء راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے راجہ اوسکی اولاد کے واسطے موروثی اور اختیار مالی و ملکی دیا گیا اوسکے سپرد ہوا شرط یہ کہ مالگذاری بمقدار تین لاکھ چھیاسی ہزار اکیاسی روپیہ ادا کیا کرے اور نیز اس تجویز پر کہ وہ سوائے اپنی فوج کے اور فوج امنیت اندرونی ملک نہ رکھے اور ملک مین امن و امان رکھنے کے راجہ کو اختیار دیگا کبھی دیا گیا یعنی سکہ اپنا جاری رکھے

سنہ ۱۷۷۸ء مین یہ تجویز ہوئی کہ راجہ بطور مدد خرچ کے پانچ لاکھ روپیہ دائمی خرچ تین پلٹن سپاہ دیوے اوسے ایک سال کے واسطے منظور کیا مگر سنہ ۱۷۷۹ء و سنہ ۱۷۸۰ء مین بھی اوس سے وصول کیا گیا اور یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنے سوار واسطے کاروبار ممالک سرکاری کے دے چیت سنگھ ان امور کے منظور کرنے مین نارضی ہوا اور نیز روپیہ گورنمنٹ انگریزی کو دینے مین تساہلی و شکاسلی کرنے لگا اور اوسکے نسبت گمان نارضی پیدا ہوا اور یہ خیال ہوا بلکہ یقین ہوا کہ وہ شتان گورنمنٹ سے [illegible] اوسکو اپنے مکان مین سنہ ۱۷۸۱ء [illegible] حسب الحکم وارین ہیسٹنگ صاحب کے نظر بندی [illegible] فساد پیدا ہوا اور کارروائی جو راجہ پر

مقرر ہوا تھا سب متفق اور راجہ مظفر ہو گیا اور اپنی فوج جمع کر کے اوسنے درخواست مدد بعض راجگان ہندسے کی مگر اوسکی فوج کو اکثر لڑائیون مین شکست ہوئی اور فساد دفع ہوا راجہ چیت سنگہ کا علاقہ ضبط ہو کر بموجب عہد نامہ مورخہ ۱۷۷۵ء کے اوسکے برادرزادہ راجہ مہیپ نراین پوتہ راجہ بلونت سنگہ کو بشرط ادای مالگذاری تعدادی چالیس لاکھ روپیہ کے دیا گیا مگر اوسکو اختیارات ملکی و مالی و کسال نہین ملی۔ راجہ چیت سنگہ نے جاکر سندھیا کے پاس پناہ لی اور ۱۸۰۱ء مین وفات پائی راجہ مہیپ نراین ۱۷۹۵ء مین مرگیا اور اوسکا بیٹا اودت نراین سنگہ جانشین اوسکا ہوا اور یہ بھی مرگیا اور ۱۸۳۵ء مین اوسکا برادرزادہ مہیپ نراین سنگہ جانشین ہوا حال جانشین ہوا ماہ مارچ ۱۸۳۷ء کو بذریعہ سند نمبر ۱۵ اطمینان دیا گیا کہ اگر اوسکا وارث اصلی نہوگا تو گورنمنٹ اوسکو اجازت دیگی کہ وہ جسکو چاہے اپنا جانشین قرار دیگا اور یہ سند اوسکو اسی شرط سے ملیگی کہ وہ ہمیشہ گورنمنٹ کا وفادار رہیگا اور اوسکے جانشین بھی وفادار رہینگے اور ملک مذکور کا بشرطیکہ بموجب عہد نامہ ہذا کے تمام ہمدمان و وفادار خاندان وہ اتفاق رکھتا ہوگا اس راجہ کی اولاد ہمیشہ کی ہوگی۔

نمبر ۱۲

ترجمہ فرمان مشتمل بر خطاب شجاع الدولہ راجہ چیت سنگہ کو دیا

اضلاع زمینداری وطنی مہدسر کا بنارس سرکار چنار و معاملات جونپور و بجی پور و بدوہی سکیسہ گنگہ پار جاگیر سرکار غازی پور و سکندرپور و فرید بشادی آباد و بیتھر نجے وغیرہ جو ماتحت اہ بلونت سنگہ مرحوم کے تھے بہ بیست سالہ مین اب تمکو دیتا ہون اب یہ ضرور ہے کہ احد مہمانی نا کارہ بلکہ مین جاگیر ہی تم ماہ بماہ وسال بسال خزانہ سرکار مین اقساط مقررہ وہ کو دیتے رہو بنایت ایزدی جس سے ترقی عزت و توقیر متعارف کی ہوگی وہ ظہور مین آویگا اور جو جمع مقررہ سے زیادہ مین وصول ہوئی ہے اوس سے زیادہ کبھی آیندہ طلب نہوگی اور اگر تم قائم ثابت قدم اپنی فرمانبرداری پر رہوگے اور مالگذاری سے رہوگے تو تمھارا ملک اور تمھاری عزت سب سے بچی رہیگی حکم خدا و قرآن شریف و امام پاک یہ عہد نامہ جو فیما مین میرے اور تمھارے درمیان ہے اور تمھارے اور میرے ورثون کے ہوا ہے اس سے کبھی انحراف نہوگا

المرقوم ۱۸ ماہ جمادی الثانی ۱۱۸۷ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۷۷۳ عیسوی سے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریدفرن

مترجم فارسی

ترجمہ پٹہ جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگھ کو دیا

سرکار بنارس وجونار ومحالات سرکار جونپور وغیرہ مع مالگذاری رقم سوائے وسائر اور حویلی محمد آباد یعنی بنارس وملبوس خاص وپرگنہ بودہ وغیرہ وتعلقہ سکندرپور متعلقات پرگنہ غازیپور وپرگنہ بدوہی لکھیس گڈہ بجے پور سرکار غازیپور پرگنہ سکندرپور خریدشادی آباد وپٹہ سرنج وغیرہ مع مالگذاری وسائر بعد مجرا دینے رقم دستور دیوانی ونانکار ونصف جاگیر بدوہی ودیگر جاگیرات مرفوع القلم کی وجوکچہ رقم منہائی سابق مجرا لمتی تھی مین اب کلیتہ دیتا ہون اور سپرد تمھارے کرتا ہون بالعوض مبلغ بائیس لاکھ اکہتالیس ہزار چارسو اونچاس سکہ کم سنہ بنارس اصل واضافہ کے حسب تفصیل ذیل اور کچہ خرچ سہ بندی نہ لیا جائیگا مناسب ہے کہ تم مبلغان مذکورہ بالا سرکار کو بموجب اقساط مفصلہ ذیل کے سال بسال ادا کیا کرو اور بعون الٰہی اس پٹہ سے انحراف نہوگا

تفصیل ادا مرراجہ بلونت سنگھ

بابت بنارس	۱۱ لاکھ ساٹھہزار
بدوہی	۱ لاکھ
لکھیس گڈہ	۱۱
بجے پور	لکھان
غازیپور	۵ لاکھ
شادی آباد	۱۱
کل	۱۱ لاکھ ساٹھہزار

سنہائی نانکار و نصف جاگیر مدوہی و التمغا
مدت مابعد

اصل و پیشکش راجہ بلونت سنگھ
بعد اما و لیکن
مدت مابعد

اضافہ مقبولہ راجہ چیت سنگھ کے لکھان

اصل و پیشکش راجہ چیت سنگھ
بعد اما و لیکن
مدت مابعد

المرقوم ۷ ماہ رجب سنہ ۱۱۸۴ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریڈفرن

مترجم فارسی

تحریر منجانب گورنر بہادر بنام راجہ چیت سنگھ

اب جو وزیر الممالک نے ایک عہدنامہ مہری و دستخطی دیا ہے جس پر تمنے بھی دستخط کیے ہین اور مہر لگائی ہے مناسب کہ بموجب اوسکے اور بموجب عہدنامہ کے جو بمقام الہ آباد لارڈ کلائو صاحب اور وزیر سے دربارہ راجہ بلونت سنگھ تمھارے والد مرحوم کے ہوا تم بخوشی تمام مالگذاری مقررہ وزیر کو ادا کرتے رہو اور کمپنی ہمیشہ تمھاری بہبودی نگران رہیگی اور تمھاری نسبت حفاظت اور حمایت مبذول رکھیگی اور عہدنامہ مذکورہ بالا مین ہرگز انحراف یا تکتگی عہد نہوگی۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریڈفرن

مترجم فارسی

نمبر ۱۳

ترجمہ سند جو راجہ چیت سنگھ کو بابت زمینداری راجگی
ماری پور و بنارس وغیرہ کے عطا ہوئی

متصدیان حال و استقبال و قانونگویان و
و مقدمان و رعیت و مزارعین و جمیع ساکنان و آبادان
و متعلقان سرکار بنارس و غازی
پور و جونپور واقع صوبہ الہ آباد کو معلوم ہو کہ چونکہ بعہد سے عہدنامہ
نواب آصف الدولہ مرحوم
بہ تاریخ ۲۰ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۱۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ع کے قرار پایا
تھا کہ بمستقلم
انتظام سرکاران مذکورہ بالا کا چہارم جمادی الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۱۰ ماہ جولائی
۱۷۷۵ع سے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد ہوئی ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور اسواسطے بعوض
حقوق جو اوس سے حاصل ہوئی تھی اب بنام راجہ چیت سنگھ زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران
مذکور مطابق ضمن کے اور کوتوالی جونپور اور بنارس کی اور ٹکسال بنارس تاریخ مذکورۃ الصدر سے
دیتے ہین جسقدر طلا و نقرہ ٹکسال بنارس مین ضرب ہوگا راجہ اوسکو موجب اپنے مچلکے کے ضرب
لگوائینگے راجہ مذکور ذرا بھی غافل اپنی فہمید اور تعمیل امور مفوضہ مین نہین اوسکو لازم ہے کہ رعایت
اور مہربانی سے نسبت رعایا و مردمان کے پیش آئین اور زراعت اور بہبود ساکنان و پیداوار زمین کی
ترقی مین کوشش کرینگے و دزدان و ڈاکوان و گرہ برو وغیرہ کو خارج از ملک کرینگے اور مفسدان و ملوہ نزاران
امنیت ملک کو ایسی سزاے قرار واقعی دینگے کہ اوسکا سراغ بھی نظر نہ آئیگا اور راجہ مذکور خراج
تعدادی ۱۴ لاکھ روپیہ مچھلی دار ضرب بنارس مطابق ۱۳ لاکھ روپیہ سکہ کلکتہ سالانہ خزانہ کمپنی مذکور مین
داخل کیا کرینگے اگر اوسکو حکم ہوگا کہ زرمالگذاری بمقام بنارس ادا کرے تو وہ مبلغ ۱۴ لاکھ روپیہ مچھلی دار
بنارس کا روپیہ جسمین دس ماشہ نقرہ اور دو رتی اور دو چانول ملان ہوگا اور اس سے زیادہ ملان نہوگا
ادا کریگا اگر وزن اس سے کم ہوگا یا ملان زیادہ ہوگا تو اوسقدر کمی کا معاوضہ اوسکو اور دینا ہوگا اور
جب زرمالگذاری کی ضرورت مقام بنارس مین نہوگی تو وہ زرمالگذاری ۱۳ لاکھ روپیہ سکہ بلاتفاوت
بموجب اقساط کے ماہ بماہ کلکتہ روانہ کریگا اس صورت مین اوسکو دو روپیہ فیصدی کے حساب سے
مجرا ملیگا اور یہ فیصدی تعدادی ۲۶ ہزار ۴ سو روپیہ ہوتا ہے بس یہ مجرا دیکر اصل رقم روپیہ کی مبلغ ۱۳ لاکھ ۷۴ ہزار روپیہ
سکہ کلکتہ ہوتا ہے اور یہ رقم وہ کلکتے مین داخل کیا کریگا اور آخر سال مین بعد تصفیہ حساب حسب دستور
اوسکو روپیہ مدخلہ مجرا ملیگا اور وہ مجاز نہین ہے کہ ابواب ممنوعہ داروغہ شاہی وغیرہ تحصیل کرے

یہ سند عطا ہوئی اور اس پر جب عمل ہو گا تم متصدیان و دیگر اشخاص مذکورۂ بالا راجۂ ممدوح کو اصلی اور واجبی قابض اور حقدار زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بالا تصور کرو اور اوسکی حکومت کو بیچ امور متعلقۂ صیغہ جات مذکور میں منظور اور قبول کرو واضح ہو کہ اس حکم کو محکم اور مستحکم سمجھکر بموجب اسکے تعمیل کرو۔

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ ۱۱۷۶ مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۶۲ عیسوی

دستخط گورنر جنرل بہادر اور اہالیان کونسل

ضمن

دفتر زمینداری سرکار بنارس و غازی پور و جونپور و کوتوالی و کارٹکسال واقع صوبہ الہ آباد در تمسک راجہ چیت سنگھ بہادر کو دیے گئے اور نیز عاملی و فوجداری۔

تفصیل محالات موعدم

سرکار بنارس و چندیرا سرکار غازی پور محال جونپور مع مال و سوائے حویلی محمد آباد بنارس لاینزدام یعنی خرچ پوشاک بادشاہ پرگنہ بہدری تعلقۂ سکرا موضع چندارسکی گدہ بجے پور سکندر پور تھریدشادی آباد ٹپہ سرکیا کوتوالی و دیگر امور بنارس بلا اداے و کوتوالی و دیگر امور جونپور بلا اداے محال ٹکسال بنارس بلا اداے مقیمی بنارس سنگرزیرو یعنی ورن شنگی بنارس و دیگر محالات آئی سانڈبی یعنی دفتر مضیفات بنارس

نقل پٹہ عطیہ بحبیب سنگھ

یہ پٹہ جسمیں شرائط ذیل درج ہین راجہ چیت سنگھ بہادر کو دیا جاتا ہے۔

سرکار بنارس غازی پور اور جونپور اور محالات سرکار جونپور مع مال و سوائے حویلی محمد آباد بنارس خاص و عام بیچ پرگنہ بہادری تعلقۂ سکرا موضع واقع پرگنہ جونار گیت گدہ بجے پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خرید شادی آباد پٹہ سرکیا مع کوتوالی جونپور و بنارس و ٹکسال بنارس مقیمی با منصب ورن سنگی مال و سوائے اور دستور دیوانی باستثنا نانکار و نصف جاگیر بہادری و جاگیر مستثنا دائما جو رقوم مدت دراز سے حساب مین معجرا دیے جاتے ہین اور تمام شرائط معہدہ پر فرض ہین تاریخ ۴ جمادی الاول سنہ ۱۱۸۹ھ

مطابق ۱۴ ماہ جولائی ۱۷۷۵ء سے برقم للوع لکھ روپیہ بنارس جسکا وزن دس ماشہ فی روپیہ سے کم نہوگا اور جسمین ملان یعنی کھوٹ دورقی اور دوچانول سے بموجب تمھارے مچلکہ اور قبولیت کے نہوگا یہ روپیہ ہم اس بموجب ادا کرکے اگر کمپنی کو بنارس مین لینا اس روپیہ کا مناسب معلوم نہوگا تو تم بمقام کلکتہ سکہ کلکتہ مین لاکھ روپیہ ادا کروگے اور جو مبلغ دو روپیہ فیصدی بنام نماذ زمینداران کے تمکو ملیگا اور سکا روپیہ بتوتا ہے یہ مجرا وبکر رقم واجبی مبلغ [illegible] کلکتہ ہوگا یہ رقم بلا کسور وکمی کے ایک سال مین بموجب فرد قسط بندی ماموری جو صلحنامہ داخل کی ہے ادا کروگے اور یہ روپیہ تم بلا اداے فرد سپندی ادا کروگے یہ روپیہ کم بمقام کلکتہ بلا تفاوت بموجب قسط بندی کے داخل کروگے۔

تفصیل رقم جنس اجناس

رقم قبولیت سابق ..... روپیہ

منہایات ناسکار ..... روپیہ

زمین مرفوع القلم ..... روپیہ

معافی پرارم حصہ لشکر ..... روپیہ

نصف جاگیر سہدوی ..... روپیہ

بالتمغا مساۃ دوبانو ..... روپیہ

روپیہ

روپیہ

رقم ایزادی نذرانہ ..... روپیہ

جمع ..... روپیہ

بکمی وغیرہ ..... روپیہ

اضافہ ..... روپیہ لکھان

منہا ..... لکھ ۱۲ سکہ

سکہ بنارس لکھ

بتہ سکہ کلکتہ

باقی سکہ روپیہ لکھ

منہا منڈاون

باقی اصل زرِ دادنی لکھ

المرقوم ۲۶ ماہ صفر سنہ مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ عیسوی

نقل قبولیت مخلصہ راجہ چیت سنگھ بابت زمینداری بنارس وغیرہ

چونکہ ایک عہدنامہ فیمابین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب آصف الدولہ جیکان بہادر ہزبر جنگ ناظم صوبہ الہ آباد بتاریخ ۱۰ ماہ ربیع الاول سنہ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی سنہ ۱۷۷۵ع قرار پائی جسکی رو سے حکومت سرکار بنارس و غازی پور و جونپور وغیرہ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو تاریخ چہارم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۹ھ مطابق ۱۴ ماہ جولائی سنہ ۱۷۷۵ع حل اور کمپنی نے زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بالا کی مع کوتوالی بنارس و جونپور وغیرہ مکسال بنارس تاریخ مذکور سے مجکو دی مین اب برضامندی اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ جسقدر سکہ مکسال مذکور مین ضرب کہائیگا وہ بموجب اقرار نامہ علیحدہ کے جو مین نے بتاریخ ۲۰ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۷۷۵ جلوس کے لکھکر گورنمنٹ کمپنی کو دیا ہی ہونگے مجھے لازم ہوا کہ مین وہ امر کرونگا جو واسطے فائدے اور بہبود ملک کے ہوگا اور بہبودی خلائق مین کوشش کرونگا اور متوجہ ترقی زراعت و افزونی مالگذاری رہونگا اور در باب اخراج دزدان و قاتلان و دیگر مجرمان ایسی سخت سزا تجویز کرونگا کہ نشان بھی اونکا باقی نرہیگا اور مین سالانہ مالگذاری گورنمنٹ

ادا کرتا رہوگا جسکی تعداد مچھلی دار روپیہ بنارس کی ۱۰۰ سکہ ۱۰۸ ہوتا ہے اور فی روپیہ وزن دس ماشہ سے کم نہوگا اور اوسمین دو رتی دو چانول سے زیادہ کھوٹ نملا ہوگا اگر اس سے وزن مین کم ہوگا یا کھوٹ زیادہ معلوم ہوگا تو جسقدر کمی زر ہوگی وہ مین دیکر پورا کرونگا اگر گورنمنٹ کو ضرورت لینے زر مالگذاری کی بمقام بنارس نہوگی تو مین سال بسال بموجب اقساط ماہواری کے یہ روپیہ حسب تفصیل ذیل کلکتہ ارسال کیا کرونگا یہ سب روپیہ برابر سکہ کلکتہ ۱۰۰ سکہ ۱۰۸ مع نذرانہ وغیرہ ہوگا مگر اسمین سے رقم ہنڈاون فیصدی دو روپیہ ۱۰۰ سکہ ۱۰۲ ہوتا ہے مجرا لیکر مابقی روپیہ ۱۰۰ سکہ ۱۰۲ ہر سال کے آخر مین بلا کسور و غیرہ خزانہ کلکتہ مین داخل کیا کرونگا بعد ادا کرنے اس روپیہ کے رسید بیباقی حسب دستور بعد اختتام سال ملا کریگی اسواسطے یہ اقرار تحریری لکھدیا کہ بموجب اسکے عمل درآمد ہو۔

حاشیہ قبولیت پر تفصیل اقساط ماہواری درج ہے

مہر راجہ — دستخط راجہ

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۶ء

ترجمہ اقرار نامہ راجہ چیت سنگھ درباب محصول سائر

چونکہ محصول سائر جو متعلق میرے ہے بحضور گورنر بہادر حسب شرح ذیل مقرر ہو چکا ہے اور حکم اوسکی تعمیل کا صادر ہوا ہے محصول مقررہ انگریزی اور ہندوستانی سوداگرون سے بلا تفریق لیا جائیگا اسواسطے مین یہ لکھدیتا ہون کہ شرح مذکور سے سوا مین نہ لونگا اور نہ کسی شخص کی نسبت اس بارہ مین رعایت کرنی منظور ہوگی مگر بابات اوشیشہ اور تانبا جو کمپنی سے خرید کیا جائیگا اور اوسکے ساتھ ایک چٹھی گورنر بہادر کی ہوگی وہ محصول مقررہ سے بری تصور کیا جائیگا اور نہ اوسکی نسبت مزاحمت یا انسداد کسیطرح کی ہوگی۔

	بمقام چیت سنگھ	بمقام بانی	بمقام گوپی	سیتا پور غازی پور	مرزا پور	کھجوا	درا	غازی پور	کل
اوپر کرانہ مثل سوتھ و سیاہ مرچ وغیرہ فی پنجگھی لوزنی چھ من مرزا پوری	۸ ر	۷ ر ۳ پائے	۷ ر ۳ پائے	۱۴ ر ۱۰ پائے	۱۵ ر ۹ پائے	۸ ر ۹ پائے	۶ ر ۶ پائے	۱۳ ر ۳ پائے	۷۰ ر ۶ پائے
اوپر پارچہ ورشیم و لونگ و جائفل کے	۴ ر	۱۵ ر	۸	۹ ر ۸ پائے	۹ ر ۳ پائے	۱۰ ر ۳ پائے	۱۲ ر ۶ پائے	۳ ر ۵ پائے	۷۳ ر
اوپر ٹین وغیرہ کے	۸ ر ۳ پائے	۷ ر ۶ پائے	۷ ر ۶ پائے	۱۴ ر ۸ پائے	۱۳ ر ۸ پائے	۷ ر	۶ ر ۹ پائے	۷ ر	۷۰
اوپر آہن کے	۴ ر ۳ پائے	۳ ر ۳ پائے	۳ ر ۹ پائے	۱۱ ر	۱۵ ر ۳ پائے	۲ ر	۲ ر	۴ ر ۶ پائے	۴۳ ر
اوپر تانبے کے	۸ ر ۳ پائے	۷ ر ۹ پائے	۸ ر	۷ ر ۹ پائے	۷ ر ۹ پائے	۷ ر ۹ پائے	۶ ر ۶ پائے	۴ ر	۷۰
اوپر پارچہ کرفی چھ تھان کی گٹھری پر	۱۴ ر ۳ پائے	۱۴ ر ۳ پائے	۷ ر ۶ پائے	۴ ر ۶ پائے	۹ ر	۵ ر	۶	۳ ر ۸ پائے	۷۰
اوپر پنبہ یعنی روئی کی کپاس	۶ ر ۶ پائے	۶ ر	۶ ر	۸ ر	۸ ر	۵ ر ۹ پائے	۴ ر ۹ پائے	۱ ر ۱۵ پائے	۳۰ ر
اوپر چٹا وغیرہ پارچہ کم قیمت	۳ ر ۶ پائے	۳ ر ۶ پائے	۳ ر ۶ پائے	۲ ر	۲ ر ۵	۳ ر ۳ پائے	۳ ر	۵ ر ۳ پائے	۲۳ ر ۱۳
اوپر چھالیا یعنی سوپاری	۶ ر	۱ ر	۶ ر	۹ ر	۸ ر	۳ ر ۶ پائے	۵ ر ۳ پائے	۲ ر	۴۰ ر

بتمام بنارس دو روپیہ فیصدی قیمت فروخت پر حسب دستور قدیم لیا جاتا ہے

نمبر ۱۴

نقل پٹہ جو راجہ مہیپ نرائن بہادر کو بنارس کو ۱۷۸۱ء میں دیا گیا

چونکہ سرکار بنارس و جونار و محالات سرکار جونپور ہر دو مال و سائر و چونگی محمد آباد بنارس دوام ملبوتہ خاص اور پرگنہ مدوہی اور تعلقہ سکرائو ماتحت پرگنہ چندا و سکنیگڈھ اور پرگنہ کیتھل معروف بجو پور و سرکار غازی پور و پرگنہ سکندر پور و خریدہ صادق آباد و پرگنہ سرائے مع مال و سائر و کوتوالی جونپور و مقیمی وجیتی سارا و سنگرولی بنارس ہر دو مال و سائر مع دستور دیوانی و سوائے ازین نصف جاگیر پرگنہ مدوہی وغیرہ و معافی رزینہ داران و دیگر اخراجات حسب مندرجہ قبولیت مد خلہ تمہاری تمکودی گئی شروع ماہ اسوج ۱۱۸۹ فصلی مطابق ۱۴ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء بقرار ادا کرنے چالیس لاکھ روپیہ سکہ ضرب بنارس سال بسال بلا کمی و بیشی دوامی کے اور بابت سال حال کے کہ ۱۱۸۹ھ ہے باعث نقصانی وغیرہ جو دو مہینے فساد میں واقع ہوا ہو گا

سالانہ لکھ ۔ مجرا لکیر باقی ۔ سکہ ہمارسل بوزن مقررہ بموجب اپنی قسط بندی و قبولیت کے جو علیحدہ داخل ہوے ہین ادا کرو تم بلا مذر و حیلہ ماہ بماہ بلا تاخیر ادا کیا کرو اور بلا خرچہ بندی وغیرہ مطابق قسط بندی کے قرار سرکار مین داخل کرو اور سال آیندہ مین جمع مقررہ چالیس لاکھ روپیہ جو بمنے خود مقبولہ کیا ہے اور جسکی قسط بندی بھی تمنے علیحدہ مہری اپنی دفتر سرکاری مین داخل کی ہے پس اسکے مطابق تم مالگزاری سرکار مین سنتے رہو بیرکت خدای پاک عہدنامہ ہذا کے کسی امر مین انحراف نہوگا

بندوبست بابت ۱۱۶۹ ف

بموجب کواغذ کے ——— لکھ

اضافہ بحق سرکار ——— لاکھ

منہائی بابت جاگیر وغیرہ

جاگیر بہنی رام پنڈت روپے

ایضاً بندو خان

" جیکرناتھ صوبدار

روزینہ داران

راسمالکھ

منہائی اخراجات محال و امانی وغیرہ

اخراجات محال و امانی وغیرہ

معافی معمولی ———

لکھ

منہا محال کھیری گڈہ جسکی آمدنی نواب وزیر الممالک کے خزانہ مین داخل ہوتی ہے

منہا جاگیر ذات میری و دیگر متعلقات

نصف پرگنہ بدری

پرگنہ بھیجی

پرگنہ سیدپور

تنخواہ ذات و دیگر متعلقان

منہا بابت نقلیابی جو دو مہینے منہا مین ہوئی

واجب باقی سکہ بنارس

سنہ ۱۱۹۰ فصلی سے جمع مقررہ مداتی ذیل

بندوبست سابق

ایزادی جو بابت نقصانی کے مجرا دی گئی تھی

کل سکہ بنارس

المرقوم یکم آسون یعنی اسوج سنہ ۱۱۹۰ فصلی مطابق ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۸۳ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایڈورڈ کولبروک مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخطی ہے

سیکرٹری ہنر بل بورڈ

قبولیت راجہ چیت سنگھ بہادر

مین راجہ چیت سنگھ بہادر

چونکہ زمینداری سرکار بنارس وچنار اور محالات سرکار جونپور ہردو مال وسائر اور چولی محمد آباد بنارس اور دوام بھوس خاص اور پرگنہ بدوہی اور تعلقہ سکرامو متعلق پرگنہ چاندا اور پرگنہ گڈھ اور کنٹبل معروف بکیہ پور اور سرکار غازی پور اور پرگنہ سکندرپور اور فرید شادی آباد اور بنارس مع مال وسائر و کوتوالی جونپور و مفتمی و بھنسار و سنگورتی بنارس اور کل محالات ہردو مال وسائر مع دستور دیوانی صوبہ الہ آباد باستثناء محال کمیری کہ سکرار مالگذاری متعلق سرکار نواب وزیر الممالک آصف الدولہ بہادر کے ہے اور محالات جاگیر و عنایت داران اور اخراجات مطابق منشور منہائی مجکو مرحمت فرمائے واسطے ہمیشہ کے بتمع منضم ردوام چالیس لاکھ روپیہ سکہ بنارس کے دیے مین خوشنود اور مضامین منظور کرتا ہون اور جمع مالگذاری سے مبلغ [illegible] بابت نقصانی دو سالہ فصل سنہ [illegible] فصلی مین دینے معاف ہوے اور مجرا ملے مین بلا تامل اقرار کرتا ہون کہ باقی [illegible] سکہ بنارس بطور مالگذاری دیوانی سرکار مین داخل کرونگا اور بندوبست بابت سنہ [illegible] فصلی جو علیحدہ داخل کیا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکے مطابق ماہ بماہ بلا عذر و حیلہ خزانہ عامرہ سرکار مین بمقام بنارس ادا کرونگا اور آخر سال مین سب روپیہ ادا کرکے رسید اور سند بیباقی حاصل کرونگا اور جمع سال دوم یعنی سنہ ۱۱۹۰ فصلی کی کل چالیس لاکھ روپیہ قرار پاتا ہے اور یہی جمع واسطے ہمیشہ کے قرار پائی ہے اسکے ادا کرنے کا بھی بلا عذر و حیلہ سال بسال بموجب اقساط مین اقرار کرتا ہون اور مین روپیہ روزینہ داران وغیرہ کا بھی بلا تامل ادا کرونگا اور رسید اوسکی حاصل کرونگا اور مین کاروبار زمینداری مین مصروف ہوکر کوئی دقیقہ خرم و ہوشیاری کا فروگذاشت نکرکے رعیت کی نسبت توجہ دلی مبذول کرونگا اور ہر ایک شخص سے حسب مرتبہ پیش آونگا اور مین کوشش بلیغ

بیچ آبادی علاقہ کے کرونگا اور نرقی آمدنی مین جہد شایان عمل مین لاونگا تاکہ اوسکی یوگا فیوما ترقی ہو اور بسبب قضا قاان، وذردان وقاتلان، ومدکواران کے ایسی سختی سے پیش آونگا کہ ایک بھی ایمین کا میری زمینداری مین باقی نرہے گا اور کہین نام بھی کسی جرم کا ناسنجائیگا امذا یہ چند کلمہ بطریق قبولیت لکھدیے کہ عند الحاجت کام مین آوے ۔

الرقوم یکم آسون یعنی آسوج ۹۰ مطابق ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۱۳ع

نقل مطابق اصل کے ہو
دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی
نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط اسی ہے
سب سکرٹری ہنوبل بورڈ

قبولیت راجہ جیپ نرائن مہاراجہ بابت ادای باقی مالگذاری

فصلے

چونکہ بحکم منشور سے مکرم ہوا ہے کہ جو باقی سرکار کی عہد حکومت راجہ چیت سنگھ کے ۱۲۰۰ سنہ ۱۲۰۸ سنہ علاقے مین ہے اوسکو وصول کرکے داخل سرکار کرے امذا مین بیان کرتا ہون کہ جو کچھ بمنجملہ باقی بابت سنہ مذکور کے بقید وصول ہوگا اوسیقدر مین داخل سرکار کرونگا ۔

نقل مطابق اصل کے ہو
دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی
نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط اسی ہے
سب سکرٹری ہنوبل بورڈ

۱۸۹۷

درخواست راجہ مہیپ نرائن جسکی نسبت اوسکو توقع ہی کہ گورنر جنرل اپنے دستخط سے منظور فرماوینگے

دفعہ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلۂ ذیل کا اگر کوئی صیغہ میرے بندوبست سے علیحدہ ہوجاے تو مجھے امید ہے کہ رسید بابت اوسکی مالگذاری مین مجرا دیجائے گی

تفصیل صیغجات

ٹکسال — عدالت فوجداری کوتوالی — بارس — خناس — دیدنی مسافر — تلاشی قمارخانہ — دستوری انگریز

جواب دفعہ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلۂ بالا کا جو کچھہ حساب اوسط پنجسالہ گذشتہ ہوگا وہ مالگذاری سے منہا ہوگا مگر دیدنی مسافران کو بنظر رفاہ اشخاص وباشندگان شہر منسوخ ہوئی ہی اوسکی منہائی نہوگی —

دفعہ دوم

چوکچھہ کہ حضور سے بطور پرورش زمینداران وغیرہ کو ملیگا مجھے امید ہے کہ وہ مجرا مالگذاری مین دیا جائیگا —

جواب دفعہ دوم

زمینداران وقابضان سابق جنکو بطور مدد اور پرورش ملا ہے اور جو سالگذشتہ تک قابض رہے ہین اور جو اوس کاغذ مین مندرج نہین ہین جو حضور کو دیا گیا ہے وہ جاری رہے گا سواے اوسکے جو کچھہ اور بطور پرورش کسی زمیندار وغیرہ کو حضور سے ملیگا وہ مالگذاری مین مجرا ہوگا —

دفعہ سوم

جو کچھ خرچ مزاتیات انگریزی افسران وغیرہ کے ہوگا وہ مجھسے دیا جائیگا اس بارہ مین جیسا حکم ہو —

جواب دفعہ سوم

جس شے کی فرمایش ہوگی اوسکی قیمت تمکو بحساب کمپنی دی جائیگی کوئی فرمایش نہوگی —

دفعہ چہارم

جس طریق پر بندوبست امور متفرقہ ہوا ہے وہ حضور کو بخوبی معلوم ہے بیچ سرانجام کرنے مالواجب سرکار کے جہان مین موقع ایزادی نفع کا دیکھونگا مین اوس مطابق بندوبست کرونگا لہذا امید ہے کہ کسیکی رعایت حضور سے نہو۔

جواب دفعہ چہارم

جہان کہین تمکو موقع ایزادی نفع کا نظر پڑے تم اوسی مطابق بندوبست کرو کسیکی رعایت حضور سے نہوگی۔

دفعہ پنجم

مجھے امید ہے کہ بموجب حضور سے واسطے حفاظت سرکار بنارس وغیرہ کے تعینات بدستور رہیگی دہ میری درخواست کے مطابق تعینات ہو۔

جواب دفعہ پنجم

جہان کہین فوج کی ضرورت حضور کی ہوگی وہان تعینات کیجائیگی۔

دفعہ ششم

[illegible] حکم حضور ہوا ہے کہ تحصیل کرکے داخل سرکار کرین سو اسکے عرض [illegible] کہ بمقدار زر بقایا سال مذکورہ بالا کا مجھے تحصیل ہوگا اوسے بندہ مین داخل سرکار کرونگا۔

جواب دفعہ ششم

منظور۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سب سکرٹری منوبل بورڈ

نمبر ۱۵

بنام مہاراجہ ایشوری پرشاد نرائن سنگھ بہادر راجہ بنارس

مرقومہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان ورئیسان ہند جواب حکمرانی اپنی اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے اسمین بکمر اطمینان اوس امر کا دیا جاتا ہے جو سابق بتاریخ ۲۴ ماہ اپریل گذشتہ تمکو دی گئی تھی کہ درصورت نہونے وارث اصلی کے گورنمنٹ انگریزی تمکو اجازت دے گی کہ جسکو تم چاہو بعد تمھارے کو لی اور رئیس تمھارے ملک کا چاہے اوسکو متبنی اور جانشین اپنا قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا موجب قاعدہ ہندوان ورسم خاندان تمھارے کے پہونچتا ہو۔

اطمینان رکھو کہ اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت وتاج رہے گا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات وبخشش نامجات واقرارنامجات منعقدہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہوگے۔ فقط

دستخط کیننگ

ریاستہای جزو متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی

گھڑوال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ء کے راجہ سودرسن ساہ جسکا علاقہ گورکھیون نے چھین لیا تھا نہایت افلاس مین بمقام دہیرہ موجود تھا وہ حصہ اوسکے موروثی علاقے کا جو جانب مشرق دریای الکنندا کی واقع ہے بعہد ۱۶ اوسکو عطا ہوا اور زمین مشرقی اور دیہرہ دون اور پرگنہ رام گڑھ کو بنٹ انگریزی نے اپنے پاس رکھا۔

درمیان سنہ ۱۸۵۷ء کے راجہ نے خدمتگزاری لائقہ گورنمنٹ کی کی اور ۱۸۵۹ء مین فوت ہوا بنظر اوسکی خدمات کے اوسکا بیٹا غیر منکوحہ کا بھون ساہ نامی بموجب سنہ ۱۷ کے مجاز جانشین پدر ہوا اور اوسکو سند سنہ ۱۸ جسمین اوسکو اختیار متبنی کرنے کا ملا عطا ہوئی۔

محاصل اس ملک کا قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ ہے راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور وہ خراج نہین دیتا۔

شاہپورا

راجہ دہیراج شاہپورا خاندان لیسوڈیا راجپوت سے ہے اور اولاد رانا اودے پور کی ہے بانی اس خاندان شاہپورا کا مسمی سوجن مل پسر ذرانا کا تھا اوسکی دسمین پشت مین راجہ حال ہے سوجن مل نے اپنے حصے مین پرگنہ کھیرار واقع میواڑ مین پایا تھا اور اوسکے بیٹے کو بجلدوے خدمات دلیرانہ پرگنہ پھولیا واقع علاقہ شاہی اجمیر مین شاہجہان بادشاہ دہلی نے عطا کیا تھا اور شرط یہ تھی کہ کچھ سوار اور پیادہ خدمتگزاری مین حاضر شاہ رہا کرین اوسنے شہر پھولیا چھوڑ کر شہر شاہپورا جدید آباد کیا۔

پس راجہ حال کے پاس کھیرار رانای اودیپور کی طرف سے اور شاہپورا واقع اجمیر گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ہے تشخیص اوسکے علاقے کی قریب تین لاکھ روپیہ سالانہ ہے

بیچ سنہ ۱۸۵۷ء کے اوسکو سرکار سے سند نمبر ۱۹ ملی تھی اوسکی رو سے دس ہزار روپیہ مالگزاری سرکار اوسپر مقرر ہوا اس شرط پر کہ اگر محصول پرمٹ اجمیر مین موقوف ہوگا تو بنظر نقصان

اوسکی مالگزاری کم ہوکر دو ہزار روپیہ رہے گی وہ مطیع عدالت اجمیر نہین ہے مگر ازروی سند کے اوسکو واجب پڑتا ہے کہ رپورٹ اون جرائم کی افسران اجمیر کو کیا کرے جسمین سزاے قتل یا حبس دوام ہوسکتی ہو اور اونکا فیصلہ باستصلاح اور اتفاق راے اوسکے ہوا کریگا۔

بماہ مارچ ۱۸۶۲ء اوسکو بھی سند نمبر ۱۰ ملی بعوض اوسکے اوسکو بھی اختیار ملنے کرنے کا حاصل ہوا۔

۱۶

سند جو راجہ گھڑوال کو مہری اور دستخطی گورنر جنرل بہادر مرقومہ ۱۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ دی گئی

چونکہ وہ اضلاع جو سابق راج گھڑوال کہلاتے تھے اب قبضہ گورنمنٹ انگریزی مین آگئے اور راجہ سودرسن شاہ نے جو اولاد اور اجگان قدیم اس ملک کا ہے گرمجوشی اور اخلاص نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے گورنر جنرل باجلاس کونسل سودرسن شاہ اور اوسکی اولاد اور جانشین کو واسطے دوام کے تمام علاقہ گھڑوال اس شرط پر مندرجہ دفعہ ۲ پر باستثنا علاقجات مفصلہ ذیل دیتے ہین۔

اول اضلاع واقع بجانب مشرق دریاے الکنندا اور دریاے منداکنی اوپر کی جانب اوس مقام کے جہان یہ دونون دریا ملتے ہین دوم پرگنہ دون سوم پرگنہ رام گڑھ راجہ کو لازم ہے کہ ایسا بندوبست اور انتظام اوس ملک کا کرے گا اوسکو اب ملا ہے جس سے خوشی اور بہبودی رعایا متصور ہو اور ازروی انصاف حکومت کرے اور تحصیل محصول کرکے اپنے خرچ مین لاوے اور وہ مالغت خرید و فروخت غلامان کرے کیونکہ اسکی ممانعت ازروی قوانین گورنمنٹ انگریزی ہے جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو ضرورت بیگار اور رسد کی ہو تو راجہ اوسکا سرانجام کرے جہان تک اوسکے امکان مین ہو اور رعایاے گورنمنٹ انگریزی اور دیگر مردمان کو جو اوسکے علاقے مین یا کسی اور علاقے مین تجارت کرتے ہون اونکو ہر طرح کی سہولت اور آسایش دے اور جو احکام گورنمنٹ انگریزی اوسکے حکام سے ہونگے اونکی تعمیل کرے گا اور راجہ مجاز نہین کہ کوئی جزو علاقہ بغیر اطلاع اور مرضی گورنمنٹ انگریزی کے علیحدہ کرے یا رہن کرے جب یہ شرائط عمل مین لینگے

اوسوقت تک گورنمنٹ انگریزی راجہ اور اوسکے وارثون کو قبضہ محفوظ علاقۂ عطیہ کا رکھنے دیگی اور اوسکی حفاظت اور حمایت بخلاف اوسکے دشمنون کے کریگی۔

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

نمبر ۱۷

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ گھڑوال راجہ بھون سنگھ کو تاریخ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ مین دیا گیا

چونکہ ہرین وقانونگویان وزمینداران علاقہ گھڑوال معلوم کرو

کہ رئیس گھڑوال مرگیا اور کوئی اولاد اصلی اوسکی نہین رہی پس علاقہ مع تمام حقوق مالکانہ ضبط سرکار گورنمنٹ ہوگیا مگر بلحاظ استحاق و دوستی راجہ مرحوم اور اوسکی خدمات لائقہ کے جو اوسنے سنہ ۱۸۵۷ء مین کین تھین گورنمنٹ نے تجویز کی ہے کہ علاقہ گھڑوال جو راجہ مرحوم کے پاس تھا بھون سنگھ اور اوسکی اولاد اصلی کو دیا جاوے مین اوسواسطے بھون سنگھ اور اوسکی وارثان اصلی کو خطاب راجگی اور علاقہ گھڑوال عطا کرتا ہون۔

یہ بھی واضح ہو کہ رعایا انگریزی ہندوستانی یا یورپ بلامزاحمت علاقہ راجہ مین آمد و رفت اور تجارت کیا کرینگے اور اونکی اوسیطرح کی رعایت اور حفاظت ہوگی جیسی رعایا راجہ مذکور کی ہوتی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اوسکے علاقہ گھڑوال مین راستہ بنائین اور یہ عطیہ بشرط نیک چلن رہنے راجہ کے اور اوسکے مدد کرنے کے سپاہ ہنگام خوف و فساد اور امور پولیٹکل مین دی گئی ہے۔

نمبر ۱۸

بنام راجہ بھون سنگھ راجہ گھڑوال المرقوم ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان و رئیسان ہند جواب حکمرانی اپنے اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے تاکہ اطمینان تمھارا ہو کہ درصورت ہونے

خواہ بلا توسط اوسکے

شرط پنجم

یہ کہ رئیس شاہ پورا بلا عذر خرابی یا بربادی فصل وغیرہ کی اور اقساط مفصلہ ذیل مین دس ہزار روپیہ سالانہ خزانہ گورنمنٹ مین داخل کیا کرینگے یعنی پانچ ہزار روپیہ ماہ اگہن مین اور پانچ ہزار روپیہ ماہ بیساکھ مین رئیس شاہ پورا اس تحریر کو بطور سند دوامی بابت پرگنہ پھولیا تصور کرکے شکر گزار گورنمنٹ کا رہے اور شرائط مرقومہ بالا کو اپنے اوپر فرض تصور کرکے بموجب اونکے تعمیل کیا کرے

اودہ

یا نی خاندان اودہ سعادت خان نامی تھا جو صوبہ دار اودہ بیچ عہد سلطنت عیش پسند محمد شاہ بادشاہ کے صوبہ دار اودہ مقرر ہوا تھا اوسکے بعد اوسکا داماد صفدر جنگ صوبہ دار ہوا اور ۱۷۵۴ء مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار ہوا اس شجاع الدولہ کو شاہ عالم بادشاہ نے وزیر کا خطاب دیا تھا۔

بعد شکست بکسر ۱۷۶۴ء مین جسکا حال دہلی کے نیچے درج ہے وزیر اپنے علاقے مین بھاگ آیا اور ایک گروہ مرہٹہ نے اوسکی مدد بھی قبول کی اس فوج کو بھی بمقام کوڑہ شکست نصیب ہوئی اور وزیر نے لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ گورنمنٹ انگریزی کردیا جو انتظام ۱۷۶۴ء مین بادشاہ کے ساتھ ہوا تھا جسکی رو سے غازی پور اور بنارس کمپنی کو ملے تھے اور باقی ملک زیر تخت بادشاہ رکھا گیا تھا صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹر نے نامنظور کیا کیونکہ یہ ضروری معلوم ہوا کہ ملک وزیر ایک طرح کا سدراہ بمقابلہ مرہٹا قائم رہنا مناسب ہے لہذا از روے عہدنامہ ۱۷۶۵ء نمبر ۲ وزیر کو تمام اوسکا علاقہ دوبارہ ملگیا بجز الہ آباد و کوڑہ جو دونون علاقے بادشاہ کو واسطے قائم رکھنے اوسکے مرتبہ کے اور واسطے خرچ ضروریات کے دیے گئے تھے۔

کچھ اندیشہ باعث نیت وزیر کے اب بھی پیدا ہوا کیونکہ بادشاہ اوسکے اختیار مین تھا اور یہ شخص چاہتا تھا کہ الہ آباد اور کوڑہ اوسکے قبضے مین آجانے واسطے یہ امر ضروری متصور ہوا کہ ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲ ۱۷۶۸ء مین قرار پائے جسکی رو سے فوج وزیر ۳۵۰۰ نفری سے زیادہ رہنے کی ممانعت ہو اور کوئی وردی اور قواعد وغیرہ سے مثل فوج انگریزی آراستہ نہو

تفصیل فوج کی یہ ہے۔

سوار ..... ۳۵۰۰ نفری

پیادہ ..... ۱۴۰۰ نفری

شجیب ..... ۴۰۰ نفری

سپاہ توپخانہ ..... ۶۰۰ نفری

رگولر ..... ۱۴۰۰ نفری

اسوقت مین مرہٹہ لوگ اوس حال مین تھے کہ اونسے اندیشہ پیدا ہوتا تھا پادشاہ اونکے
اختیار مین تھا اور اونکی ہی معرفت تخت دہلی پر بیٹھا تھا اور اوسکا نام صرف ایک بچاؤ کے
واسطے تھا ورنہ مرہٹے ملک چھینتے جاتے تھے جب پادشاہ ۱۷۷۱ء مین الہ آباد سے روانہ
ہوا تو اونسے وزیر کو قلعہ مین چھوڑا مگر جب مرہٹہ نے بادشاہ سے کوڑہ اور الہ آباد زبردستی
اپنے نام کرالیا تو یہ ضروری متصور ہوا کہ اوسکی مدد بمقابلہ مرہٹہ کیجاے اسواسطے تجویز ہوئی کہ
فوج انگریزی قلعہ جونار اور قلعہ الہ آباد مین رہے اور عہدنامجات نمبر ۲۲ و نمبر ۲۳ اس غرض سے
بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۷۷۲ء قرار پائے دیدینا کوڑہ اور الہ آباد کا نام مرہٹہ خلاف منشاء عہدنامہ ۱۷۶۵ء
منظور ہوا کیونکہ اسکی رو سے یہ دونون مقام واسطے قائم رکھنے مرتبہ کے اور واسطے اخراجات
ضروری کے بادشاہ کو دیے گئے تھے اور جب وہ چھوڑ گیا تو پچاس لاکھ روپیہ پر وزیر کے ہاتھ
فروخت ہوے اور اقرارنامہ نمبر ۲۴ قرار پایا وزیر نے فوراً اقرار کیا کہ وہ دو لاکھ دس ہزار روپیہ
ماہواری بابت خرچ بریگیڈ فوج انگریزی کے جب سے وہ اوسکی مدد کیواسطے کوچ کرینگے دینا کرینگے
بیچ ۱۷۷۳ء کے وزیر شجاع الدولہ نے قضا کی اور اوسکا بیٹا آصف الدولہ بجاے اوسکے
جانشین ہوا وقت جانشینی کے اوس سے عہدنامہ نمبر ۲۵ قرار پایا جسکی رو سے منظوری اوسکے
قبضہ کوڑہ اور الہ آباد کی ہوئی اور خرچ بریگیڈ فوج انگریزی دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری فی بریگیڈ
قرار پایا اور بنارس اور جونپور اور غازی پور اور علاقہ راجہ چیت سنگھ گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ ہوے
بباعث اسقدر صرف کثیر کے جو گورنمنٹ انگریزی کو دینا پڑتا تھا نواب مفروض ہو گیا جب نہایت
تنگ ہوا تو اونسے ارادہ کیا کہ والدہ شجاع الدولہ اور اپنی والدہ بہو بیگم کا علاقہ جو اونکو دیا گیا تھا
چھین لے بیچ ۱۷۷۵ء کے بہو بیگم نے نالش کی کہ اوسکا چھبیس لاکھ روپیہ اونسے چھین لیا
عہدنامہ نمبر ۲۶ فیما بین اوسکے اور اوسکے بیٹے آصف الدولہ کے قرار پایا اور گورنمنٹ انگریزی
طرفین کی ضامن ہوئی جسکی رو سے بہو بیگم کی بحالی اپنے علاقے اور جائداد پر قائم رہی
بیچ ۱۷۸۱ء کے جب ملاقات نواب کی وارن ہیسٹنگ صاحب سے بمقام جونار ہوئی
تو ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲۷ قرار پایا اوسمین یہ شرط قرار پائی کہ تمام فوج انگریزی برخاست کیجاے
تاکہ نواب کو خرچہ زیادہ نہ پڑے صرف ایک بریگیڈ اور ایک رجمنٹ اوسکی مدد کو رہے اور نواب کو

یہ بھی اجازت ہوئی کہ تمام جاگیرات ضبط کرے مگر اس شرط پر کہ اوسکے عوض اوسیقدر روپیہ نقد بطور پنشن جاگیرداروں کا مقرر کردے جنکے درمیان گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوے ہین اوسکو ایک ذریعہ مفید قرار دیکر اوسنے جاگیرات محلات ضبط کرلین گو چند اومنین کی بعدازان واپس ہوئی تھین اور زر نقد بھی ضبط اس حیلے سے کرلیا کہ وہ شریک بادہ چیت سنگھ تھے وارین ہیسٹنگ صاحب کے حصے مین بھی اس حکم کے دینے سے الزام عائد ہوا۔

باعث ضعف انتظام نواب درخواست کرنا فوج انگریزی کا حسب عہدنامہ ۱۷۸۱ء مناسب متصور نہین ہوا جب لارڈ کورنوالس صاحب ۱۷۸۶ء مین حکومت ہند پر مامور ہوے نواب نے بہت عرض کیا کہ اوسکا بار کم ہوا اور یہ مناسب نہ تھا کہ فوج انگریزی کم کیجاے لہذا اقرارنامہ نمبر ۲۸ ہوا کہ نواب بابت تمام اخراجات کے مبلغ پچاس لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرے اور بہت سا زر بقایا یا فتنی گورنمنٹ انگریزی ادا ہوا۔

بسال دیگر ایک عہدنامہ تجارت نمبر ۲۹ وزیر کے ساتھ قرار پایا جسکی رو سے ایک محصول فیصدی قیمت اجناس پر لینا تجویز ہوا اور زمینداران وغیرہ کو ممانعت ہوئی کہ محصول گذرات کا نہ لیا کرین کچھ روپیہ وزیر کو ہر سال ملتا تھا صرف بباعث اوکی نالیاقتی اور بدانتظامی کے تھی بیچ ۱۷۹۶ء کے سرجان شور صاحب لکھنؤ مین اس غرض سے آئے کہ وہ وزیر کو تفہیم کرین کہ اپنا انتظام درست کرے اور کچھ روپیہ فوج کو دے جو بضرورت زیادہ کی گئی تھی ایک عہدنامہ نمبر ۳۰ اب قرار پایا جسکی رو سے وزیر نے وعدہ کیا کہ وہ خرچ ایک اور رجمنٹ ولایتی اور ایک سواران ہندوستانی کا دیگا بشرطیکہ سالانہ خرچ اوسکا ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہو

بیچ ۱۷۹۷ء کے آصف الدولہ مرگیا اور اوسکا مشہور فرزند وزیر علی بجاے اوسکے جانشین ہوا مگر بعدازین دریافت ہوا کہ اوسکا ہونا مفضول ہے لہذا اوسکو برخاست کرکے پسر کلان شجاع الدولہ و برادر آصف الدولہ یعنی سعادت علی کو جانشین کیا جب سعادت علی جانشین ہوا تو ایک عہدنامہ نمبر ۳۱ اوسکے ساتھ منعقد ہوا جسکی رو سے ماورا اور شرطون کے ایک یہ تھی کہ وزیر چھتیس لاکھ روپیہ سالانہ گورنمنٹ انگریزی کو دے اور فوج انگریزی تمار اوسط دس ہزار رہا کرے گی وزیر نے ایک اور عہدنامہ نمبر ۳۲ بہو بیگم کے ساتھ قرار دیا جسکی رو سے بہو بیگم کو جاگیر گونڈہ اور فیض آباد مین بضمانت گورنمنٹ انگریزی دی

فوج وزیر صرف ایک گروہ مسلح تھی کچھ انتظام اوسمین نہ تھا اور اگر زمان شاہ افغانستان سے ہندوستان پر حملہ آور ہوتا جسکا اندیشہ اکثر ہندوستان میں رہتا تھا تو یہ فوج زیادہ وقت بجاے مدد کے وبال اوسطے ہوتی سنہ ۱۷۹۹ع کے مارکیس اوف ولسلی نے وزیر کو اس نیت سے ایک تحریر کی کہ اوسکو ترغیب اپنی فوج کی موقوف کرنیکی اور اونکی عوض فوج انگریزی کے رکھنے کی ہوئی اور اوس تحریر کے لیجانے کو اودھ پر کی تقسیم کرنے کو کرنیل سکاٹ جاے دینے نقدی کے کہ ملک واسطے خرچ اس فوج انگریزی کے دیدے میجر سکوٹ صاحب تجویز ہوئے وزیر کی بالکل مرضی اسکے قبول کرنے کی نہ تھی مگر اوسکو خوف دیا کہ وہ اپنے فرزند کو ملک دیدے آخرکار بعد گفتگو سے بسیار اور آنے ہنری ویلسلی صاحب برادر گورنر جنرل بہادر کے مقام لکھنؤ عہدنامہ نمبر ۳۳ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ عیسوی قرار پایا جسکی رو سے وزیر نے ملک دوآب گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا جسکی آمدنی مبلغ ۱۴ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ تھی یہ ملک بالعوض تمام اخراجات فوج وہ مگر اخراجات کے دیا گیا اور اپنی فوج کم کرکے چار پلٹن پیادگان اور ایک پلٹن نجیب و ہزار سوار اوسمین سوگولہ انداز رکھے اور اقرار کیا کہ باقیماندہ ملک مین وہ انتظام قرار واقعی رکھے گا بموجب عہدنامہ مذکور کے یہ بھی قرار پایا کہ دریاے گنگ و دیگر دریا مین جہاز رانی انگریزی بلامزاحمت ہوا کرے گی اور یہ دریا سرحد ممالک انگریزی اور اودہ قرار پایا بعد ازان گورنر جنرل نے خود لکھنؤ مین جاکر وزیر سے ملاقات کی اور گفتگو سے باب اس عہدنامہ کے بہت کی اور اکثر امور جو عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سے صاف نہ تھے اونکی تصریح کردی اور اکثر ایسے امور کی تقسیم اور تصریح کی جنسے اتحاد اور رسم دونون گورنمنٹ کی قائم اور جاری رہین اس تصریح اور تقسیم کے نتایج ایک یادداشت نمبر ۳۴ مین درج ہوئی اور اوسکی ایک نقل دستخطی اور مہری گورنر جنرل وزیر کو دیگئی

بیچ سنہ ۱۸۱۲ کے عہدنامہ نمبر ۳۵ نواب سعادت علیخان سے اس سبب سے منعقد ہوا کہ جو اکثر تکرار درباب سرحد کے باعث تغیباتی یا فرو ہونے دریا کے واقع ہوتی تھین دفع ہون اس عہدنامہ مین صرف اس تکرار فیابین ہر دو گورنمنٹ کے تھا اور کچھ مضمون درباب حقوق زمینداری نہ تھا۔

سعادتعلیخان نے بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ وفات پائی اور اوسکے بعد غازی الدین حیدر پسر کلان سعادتعلیخان جانشین ہوا بروقت اسکی جانشینی کے عہدنامہ نمبر ۳۶ فیابین اوسکے

اور گورنر جنرل کے قرار پایا جسکی رو سے تمام عہدنامجات سابق جو حاکمان سابق کے ساتھ قرار پائے تھے کلیتہً بحال اور برقرار رہے۔

درمیان اوس گفتگو و مصلحت کے جو سعادت علیخان کے ساتھ ہوئی تھی اور جسکے سبب سے جہلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی ہوا تھا بہو بیگم نے درخواست کی تھی کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کو اپنا وارث قرار دے گی اگر وہ اپنے پوتے کی اطاعت سے بری کیجائے اور اوسکے رشتہ دار اور وکلا اور امراء اپنی اپنی جائداد کا قبضہ رکھیں اور یہ تصور کیا گیا تھا کہ عذرات ذیل سے وہ اوسکے جہلکھنڈ کے سوجہ سے تھے کہ اوسکو امید پانے دولت عظیم کی بعد وفات بیگم کے تھی اس لیے گورنر جنرل نے اپنی مرضی درباب منظوری درخواست بہو بیگم کے دی مگر تاہم بیری ختم نہوئین اور باعث اسکے کہ فیما بین وزیر اور بہو بیگم کے رشتہ داری بہت بڑھ گئی ہوگئی اس نظر سے اس دیہ کو سرکار نے منظور نہین کیا۔

۱۸۱۳ء مین بیگم نے ایک وصیت نامہ درست کیا اور اوسمین گورنمنٹ انگریزی کو وارث اپنے باقیماندہ متعلقات کا کیا یعنی وہ علاقہ جو بعد دینے چند سالگیرہ اور نقدی کے اور بعد اخراجات مقبرہ وغیرہ کے بچا تھا مگر گورنمنٹ نے اپنی مرضی اسطرح پر بیان کی کہ وہ چاہتی ہین کہ وزیر الدولہ ولی رہے اور باقیماندہ علاقہ اوسکے پاس رہے آخر کار وصیت نامہ مذکور منسوخ ہوا اور ایک کاغذ امانت نمبر ۳ تحریر ہوا اوسکی تعمیل کی ضمان گورنمنٹ انگریزی ہوئی کہ جہان تک اوسکے متعلق ہوگا تعمیل اوسکی ہوگی تدابیر معوزہ کا افشا مرضی بہو بیگم اور وزیر سے کیا گیا اور اوسکا اطمینان کیا کہ بعد وفات بیگم کے گورنمنٹ اوسکو وارث منظور کریگی بشرطیکہ تمام عہود وصیت نامہ کی تعمیل وہ کریگا اس تحریر کی نسبت غازی الدین حیدر نے اپنی رضامندی بذریعہ تحریر مرقومہ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۱۴ء صاحب رزیڈنٹ پر ظاہر کی

بیگم نے بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ء وفات پائی اور جائداد قیمتی مدعا علیہ کی چھوڑی بعد وفات اوسکی یہ تجویز ہوئی تھی کہ جو شرائط قابل تعمیل فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور وزیر کے درباب جائداد بہو بیگم مرحوم کے ہون وہ عہدنامہ تحریر ہون مگر نواب اسپر راضی نہوا اور اوس نے بیان کیا کہ جو ایک عہدنامہ ۱۸۱۴ء مین ہو چکا ہے اب اور عہدنامہ کیا ضرور ہے لہذا گورنمنٹ نے بے اصرار اس امر مین نہین کیا تمام ذاتی جائداد بہو بیگم کی سپرد وزیر کے ہوئی اور اوسنے مبلغ مدعا علیہ کی خزانہ

انگلریزی مین داخل کیا کہ اوسکے سود سے اکثر پنشن جنکی ادائی موجب کاغذ امانت داری کی جائداد سے علاقہ ہو بیگم سے مشروط تھی ادا کیجائین اس قسم کی پنشن کو امانتی کہتے ہین ماورا اونکے اور اکثر جاگیر اسی طرح پر تھین کہ اونکا ادا کرنا بھی خزانہ اودھ سے مشروط تھا اور اگر وزیر اودھ نہین کبھی کرتا یا اونکو موقوف کرتا تو گورنمنٹ انگریزی اوس قدر روپیہ وثیقہ دارونکو جائداد واپس ماندہ بیگم سے دلوا دیتی اور اس قسم کے وثیقے سے متعلق وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین مینیجر تھا اور اسطرح خاص محل کا تھا وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین مینیجر تھا آخر کار شامل اوس انتظام کے ہوگیا جو وزیر سعادت دریاب اول نے ذریعہ اودھ کے عمل مین آیا تھا وثیقہ خاص محل جو بنام لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر اور اونکی اولاد کے ہے اور تعداد جسکی سے روپیہ ماہواری ہے از روی ضمانت گورنمنٹ انگریزی کے اونکے تعلق ہوا یہ وثیقہ اب ضمانتی کہلاتا ہے۔

۱۸۱۴ء مین جب لارڈ موریا اضلاع مغرب کی طرف آئے تاکہ قریب جنگ گاہ نیپال کے رہین اودھ سے نواب سے مقام کانپور ملاقات کی اور بیان کیا کہ وہ ایک کرور روپیہ پیشکش کرتا ہے یہ نامنظور ہوا مگر بسلغ سے کرور روپیہ بطور قرض لینا منظور ہوا اور سود اوسکا حساب سلغ شش روپیہ فیصدی سالانہ قرار پایا اور یہ وعدہ ہوا کہ جو روپیہ سود مبلغ دو لاکھ روپیہ ہوتا ہے وہ باولے اول تاریخ کے بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ء سے موجب تحریر منشور ۳۸ کے دیا جائیگا جسکی ضمانت گورنمنٹ انگریزی نے کی ہے اور جو وثیقہ ضبط ہو جائیگا اوسکا اصل روپیہ گورنمنٹ اودھ کو واپس ملیگا اس سود کا روپیہ سے ۱۸۵۵ء تک مبلغ [illegible] لاکھ ادا ہو چکا ہے اور حساب [illegible] چھ روپیہ مبلغ [illegible] لاکھ باقی رہا

بعد اختتام جنگ نیپال کے باعث کثرت مصارف جنگ نیپال ایک کرور روپیہ اور قرض سودی فیصدی چھ روپیہ سالانہ نواب طلب ہوا مگر جب جنگ ختم ہوئی تو قرضے کی عوض حسب عہد نامہ نمبر ۳ کے ضلع کھیری گنڈہ اور ملک ترائی جو گوکیون سے لیا تھا واپس کر دیا گیا۔ علاقہ درمیان دریاے گھاگرا جانب مشرق اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اور عہد نامے کی رو سے ایک حصہ ضلع گورکھپور کا عوض اوسکے ملنے کے بعد درمیان ضلع مذکور اور مرزا پور اور الہ آباد کے واقع ہوا دیا گیا

۱۸۵۵ء مین وزیر نے درخواست کی کیونکہ اب اوسکو ۱۸۱۶ء مین گورنمنٹ نے بادشاہ

بنایا تھا کہ کچھ ملک سابق اوسکا روپیہ لیکر واپس دیا جاے اسس امر مین نہایت تامل واقع ہوا کیونکہ یہ امر ازحد عذرانگیز تھا کہ علاقہ یا جزو علاقہ انگریزی چھوڑا جاے مگر چونکہ گورنمنٹ کو تنگی روپیہ کی بباعث طول کھینچنے جنگ برہما کے تھی اور خزانہ بادشاہ پر تھا اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ ایک کرور روپیہ سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ بادشاہ سے لیا جاے اور اسس روپیہ کا سود موجب عہدنامۂ نمبر ۴ کے گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ تاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۸۲۵ء سے بادای بعض وثیقہ کے دیا جائیگا اور گورنمنٹ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ یا بندگان وثائق کی حفظ حرمت اور بہبودی ہوگی بسال آیندہ چہارم مرتبہ قرضہ نصف کرور روپیہ کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ لیا گیا اوسکے ادا کرنے کا وعدہ دو سال کا قرار پایا مگر قبل وفات کے ۱۸۳۷ء مین بادشاہ غازی الدین حیدر نے درخواست دی کہ یہ قرضہ بھی دوامی ہوجاے اور اوسکا سود بعض وثیقہ داران کو ملا کرے اور گورنمنٹ وثیقہ داران مذکور سے اقرار کرلین مگر ضمانتہاے سابق کی تعمیل مین بھی گورنمنٹ کو بسبب دقت عامہ ہوتی تھی اسواسطے یہ درخواست منظور نہین ہوئی۔

غازی الدین حیدر کے بعد اوسکا بیٹا نصیر الدین حیدر تخت نشین ہوا نصیر الدین حیدر کی خواہش یہ تھی کہ چند عورات خاندان کی تنخواہ دوامی بطور وثیقہ ملا کرے اور اوسنے اسی نظر سے تحریر اسس امر مین کی کہ جو نصف کرور روپیہ سابق قرض کیا گیا ہے وہ بھی دوامی ہوجائے اور بارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ اور لیا جائے یہ قرضہ بموجب عہدنامہ نمبر ۴ کے منظور ہوا مگر یہ شرط قرار پائی کہ جو تنخواہ داران وثیقہ وارفوت ہوگا اوسکا حصہ بموجب منظوری واپس ملیگا ضمانت دیا بہ حفاظت وثیقہ داران کے معین ہی کی گئی مگر اقرار ہوگیا کہ فوج نظامی کیجانے کی بسبب مہمات ملک اس قرضہ کا سنہ ۱۸۳۷ء مین وثیقہ داران اسی کو واپس دیا گیا منجملہ اسکے نقد اور باقی سب کا روپیہ کا کاغذ بدلا گیا اور سود چار روپیہ فیصدی ہی قرار پایا۔

بیچ سنہ ۱۸۳۳ء کے حسب خواہش بادشاہ گورنمنٹ نے تین لاکھ روپیہ اور قرض لینا منظور کیا اسس وعدہ پر کہ اوسکا سود فیصدی چار روپیہ کے حساب سے بموجب عہدنامہ نمبر ۴۲ کے بازوار غربای شہر لکھنؤ مین بقسط دیا جاے گا۔

۱۸۳۷ء مین نصیر الدین حیدر نے وفات پائی اور اوسکا عم محمد علی شاہ تخت نشین ہوا

اوسکی تخت نشینی کے وقت ایک عہدنامہ بنمبر ۴۳ قرار پایا فیما بین اوسکے اور گورنر جنرل ہاجلاس کونسل کے اس عہدنامے کی تحریر مین مشکل رضامندی بادشاہ کی حاصل ہوئی گورنمنٹ ولایت نے اسواسطے اس عہدنامے کو نامنظور فرمایا اور حکم دیا کہ جسطرح کا ربط اب تک اوس ملک کے ساتھ جاری رہا ہے وہی آیندہ بھی جاری رہے اسپر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ گورنمنٹ کا ارادہ یہ ہے کہ جو امر خلاف مرضی بادشاہ عہدنامے مین ہون اونکی تعمیل نکرائی جائیگی یعنی درباب تقرری فوج انکی وغیرہ وغیرہ سے عہدنامہ مذکور قرار پایا تھا اوسکی تعمیل ہوگی اور جس وقت روپیہ فوج بھرتی ہوچکے اوسکا خرچ ذمہ انگریزی سے دیا جائیگا مگر اسکی اطلاع منجانب عہدنامہ بادشاہ کی مرضی پر نہین تھی

محمد علی شاہ کی مرضی یہ ہوئی کہ چند نوا حتیان خاندان کا وثیقہ مادام حیات اوسکے اس نظر سے ۱۸۳۷ء مین درخواست دی کہ وہ سترہ لاکھ روپیہ سودی فیصدی چار روپیہ پر سرکار کو دیگا اور یہ بھی درخواست کی کہ جسکے نام وثیقہ ہوگا اونکی حفاظت کے ضامن زیادتی حاکمان آیندہ اودھ سے گورنمنٹ انگریزی ہو بموجب عہدنامہ بنمبر ۴۴ کے قرضہ منظور ہوا مگر جیسا نصیر الدین حیدر سے ۱۸۳۰ء مین وعدہ ہوا تھا ویسا ہی اب بھی بسبب وثیقہ داران کے ہوا یعنی ضمانت نامہ نہین ہوتا مگر وعدہ کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اونپر مہربانی رکھے گی۔

۱۸۳۹ء مین محمد علی شاہ نے بارہ لاکھ روپیہ سودی چار روپیہ فیصدی کا اور جمع کیا اور ازروے کاغذ امانت داری نمبر ۴۴ کے درخواست کی کہ سود اوسکا مصارف امام باڑہ حسین آباد مین خرچ ہوا کرے اس امر کو واسطے لیجانے اودھ کے بھی روپیہ بقدار دس لاکھ روپیہ بادشاہ نے جمع کیا اور بعد وفات اوسکے اور روپیہ مدت لگھمان معتمان سود نے سود کی آمدنی سے جو زیادہ ہوا جمع کرادیا تھا۔

۱۸۴۰ء مین بادشاہ نے بذریعہ کاغذ امانت داری نمبر ۴۶ کے سولہ لاکھ روپیہ اور جمع کیا تفصیل اسکے سود کی اس طرح پر ہے کہ مبلغ مدت لگھمان کا سود فیصدی پانچ روپیہ اور مبلغ مدت لگھمان کا سود فیصدی چار روپیہ قرار پایا یہہ روپیہ واسطے شاہ خانہ لگھنو کے جمع کیا گیا تھا اسکے بعد اکثر بادشاہون نے مختلف اوقات مین روپیہ جمع کیا مگر یہ روپیہ کسی شرط

یا عہدنامے کی رو سے نہین جمع ہوا صرف بطور قرضہ سودی کے جمع ہوا الا بعض بعض معاملون مین فرق ہوا ہے کہ کاغذات نوٹ خزانہ گورنمنٹ مقام لکھنو مین کر لیے گئے اور انکا سود ما بہ ما بہ سہ ماہی کے ملتا ہے مثلاً ماہ فروری ۱۸۴۲ء مین لکھ روپیہ جمع ہوا اور شرط یہ قرار پائی کہ منجملہ اس روپیہ کے بارہ لاکھ کا سود ماہ بماہ ملا کریگا اور ماہ جولائی ۱۸۴۲ء مین لاکھ روپیہ جمع ہوا اور اسمین سے آٹھ لاکھ کا سود ماہ بماہ ملنے کا وعدہ ہوا اور ماہ ستمبر ۱۸۴۲ء بارہ لاکھ روپیہ اور اسی شرط پر جمع ہوے —

۱۸۴۲ء مین محمد علی شاہ نے وفات پائی اور امجد علی شاہ اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اسکے بعد تاریخ ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء مین واجد علی شاہ تخت نشین ہوا —

حال بدنظمی ملک اودھ کی جانب توجہ مدت سے بعد عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے اس ملک کے ساتھ چلی آتی ہے اور منشا ایک شرط مندرجہ عہدنامہ ۱۸۰۱ء کا یہ ہے کہ نواب بصلاح گورنمنٹ انگریزی ایسا انتظام اپنے ملک کا کرے جس سے بہبودی رعایا مقصود ہو اور جس سے حفاظت جان و مال باشندگان عمل مین آوے مگر باوجود آگہی اور نصیحت متواتر صاحبان رزیدنٹ انتظام مین کچھ بہتری نہوئی ۱۸۳۷ء کو لارڈ ولیم بینٹنک صاحب کو ضرورت آگہی معلوم ہوئی کہ بادشاہ کو اطلاع اس امر کی کرین کہ اگر اہلکاران شاہی انتظام اچھا نکرینگے اور بدنظمی کو رفع نکرینگے تو بندوبست ملکی سپرد صاحبان انگریزی کے ہوجائیگا مگر اس اطلاع کا نتیجہ کچھ پیدا نہوا اور بدانتظامی ملک قائم رہی ماہ نومبر ۱۸۴۷ء چند ماہ بعد تخت نشینی واجد علی شاہ کے لارڈ ہارڈنج صاحب خود مقام لکھنو آئے اور دوبارہ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اگر دو برس کے عرصے مین انتظام نیک نہوگا تو بمجبوری گورنمنٹ انگریزی مداخلت کرکے حکومت اودھ کی اپنے ذمہ کریگی اس دو سال مین بھی کچھ صورت بہتری کی انتظام مین پیدا نہوئی مگر اس نظر سے کہ ایسے سنگین امر مین دست اندازی مناسب نہین گورنمنٹ نے ایک مدت اس امر کا کرنا مناسب بتصور نفرمایا جو لارڈ ہارڈنج صاحب فرما گئے تھے اور جنگ دوم برہما کے سبب بھی انتظام اودھ کی جانب توجہ نہوئی —

۱۸۵۴ء مین حال ملک اودھ مین کچھ بہبودی نظر نہ آئی جو گورنمنٹ نے بار ہا ضروری تصور کرکے تفہیم کی تھی بنا بر آن صاحب رزیدنٹ کو حکم ہوا کہ وہ رپورٹ اس بارہ مین کرین کہ آیا جو امر

ازروے عہدنامہ ۱۸۰۱ء کے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے اوسمین اور بھی تامل ہوسکتا ہی
جواب تک امرتسکین کے اختیار کرنے مین ازروی ناگوارائی طبیعت ہوا ہے صاحب رزیڈنٹ
کی تحقیقات مین پایا گیا کہ حال ملک اودہ نہایت زبون ہے اور جس بہتری کے واسطے
لارڈ ہاروینج صاحب نے سات برس کا عرصہ گذرتا ہے کہا تھا وہ کچھ بھی اب تک نہین ہوئی ہے
لہذا گورنمنٹ انگریزی نے قطعی یہ تجویز کی کہ انتظام اودہ اپنے ذمہ کرلیا جاوے۔

عہدنامہ ذیل بادشاہ کو دکھایا گیا جسکا منشا یہ تھا کہ کل ملکی اور جنگی حکومت اودہ کی گورنمنٹ
انگریزی کے اختیار مین واسطے ہمیشہ کے رہے اور خطاب شاہی بادشاہ حال تک رہے
اور اوسکی اولاد کو صلبی تک بادشاہ کی عزت اور توقیر قائم رہے اور اوسکا کل اختیار محل مین اور
دلکشا مین اور موضع بی پر مین رہے مگر اونکو اختیار رہنے کے قصاص دینے کا نہوگا اور بادشاہ واجدعلیشاہ
بارہ لاکھ روپیہ سالانہ واسطے مصارف کے پائیگا جس سے حیثیت شاہی قائم رہے اور سوائے
اسکے تین لاکھ روپیہ واسطے خرچ سپاہ چوکی پہرہ محلات کے اونکو ملیگا اور اونکے جانشین کو
صرف بارہ لاکھ سالانہ ملیگا اور اونکے ہم جدی واسطہ دارون کو گذارہ گورنمنٹ انگریز سے ملیگا

بادشاہ کو اجازت ہوئی کہ تین روز مین خوب سمجھکر اسپر دستخط منظوری کرین اونھون نے
اسکے دستخط کرنے سے انکار کیا اور اسواسطے بماہ فروری ۱۸۵۶ء گورنمنٹ انگریزی نے کل حکومت
اودہ کی واسطے ہمیشہ کے اپنے تعلق کرلی اور بارہ لاکھ روپیہ سالانہ بادشاہ کو کہا کہ اونکو ملا کرے گا
اونھون نے آخرکار بماہ اکتوبر ۱۸۵۹ء منظور کیا اور اونکے ہم جدی واسطہ دارون کے لیے گذارہ
جداگانہ مقرر ہوا واجدعلیشاہ کے حین حیات خطاب شاہی رہیگا اونکی وفات کے بعد موقوف ہوگا اور
تنخواہ بھی اسی شرح سے رہے گی گورنمنٹ نے ایک مکان اونکے رہنے کے واسطے قریب کلکتہ کے
خرید کیا ہے بادشاہ کو کچھ اختیار اپنے بازار وغیرہ مین نہین ہے مگر یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو احکام عدالت
اونکے مکانات متعلقہ مین کسی کے نام جاری ہون وہ معرفت ایجنٹ کے جو اونکے پاس منجانب گورنمنٹ
مامور ہے اجرا ہوا کرین بماہ مارچ ۱۸۶۲ء ایک ایکٹ اس مضمون سے جاری ہوا کہ بادشاہ عدالت فوجداری
کے احکام سے بری رہے مگر جرائم سنگین مین بری متصور نہونگے درصورت ضرورت کے کوئی اہلکار
جاکر بادشاہ سے جو تحقیق کرنا ہو کرلیا کرے اور کسی گواہی مین بھی اونکو عدالت آنے سے بری

کیا گیا ہے اور اوسنے جو کچھ تحقیقات معاملہ کرنی ہوگی تو معرفت ایجنٹ گورنر جنرل کے ہوا کریگی

عہدنامہ جو واجد علی شاہ کو دیا گیا تھا

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابو المنصور ناصیر الدین سکندر جاہ محمد امجد علیشاہ بادشاہ اودہ قرار دادہ فیما بین منجانب ہنوربل کمپنی بوساطت میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی ریزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس مارکوئس ہسٹنگس ایرل مارکوئس اوف ونیلیوسی ناٹ اوف دی موسٹ نوبل انشنٹ اوف موسٹ نوبل اوڈر اوف دی تھسٹل وان اوف ہر میجسٹی موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل جو منجانب ہنوربل کمپنی واسطے انتظام اور حکومت ہندوستان کے مقرر ہین اور منجانب شاہ اودہ معرفت۔

چونکہ سنہ ۱۸۰۱ء مین ایک عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے قرار پایا ہے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ مذکور مین شرط ہے کہ حاکم اودہ ہمیشہ بصلاح اور استصواب اہلکاران ہنوربل کمپنی انتظام ملک کریگا اور اپنے علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام اپنے اہلکاران کی معرفت کریگا کہ جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے حفاظت جان و مال شاہنشاہگان ملک ظہور مین آئے۔ اور چونکہ شکستگی اس عہد کی ہر ایک حاکم اودہ سے چلی آتی ہے اور مشہور ہے اور چونکہ مدت دراز تک اس شکستگی مین عہد کا جاری رہنا منجانب حاکمان اودہ باعث بدنامی گورنمنٹ انگریزی ہے کہ وہ اپنے فرض کو جسکا وعدہ بہ نسبت باشندگان ملک کے اونھون نے کیا ہے ادا نہین کرتے اور چونکہ اب گورنمنٹ پر فرض ہوا کہ ایسی تدابیر صایبہ انتظام ملک مین کرین جس سے اوسطرح کا انتظام بضعف الیتام اور اعانت انجام بہ نسبت باشندگان کے عمل مین آئے جسطرح کے بندوبست کا وعدہ عہدنامہ ۱۸۰۱ء مین ہوا ہے اور اب تک ظہور مین نہین آیا ہے لہذا عہدنامہ مندرجہ ذیل جسمین سات شرط تحریر ہین تجویز ہوا اور ایک فریق موسٹ نوبل مارکوس ہسٹنگس ایرل مارکوس اوف ونیلیوسی کونسلی گورنر جنرل ان کونسل جسکو ہنوربل کمپنی نے واسطے انتظام اور حکومت کل امور متعلقہ ہندوستان کے مقرر کیا ہے بوساطت میجر جنرل اوٹرم سی بی ریزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر موصوف ہین اور فریق ثانی شاہ ابو المنصور ناصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب اپنے اور اپنے

ورثا کے معرفت ——— ہین ——

شرط اول

اسکی زبردست یہ شرط ہے اور مشروط رہتا ہے کہ کل انتظام ملکی و جنگی ممالک اودہ کا آیندہ واسطے ہمیشہ کے متعلق ہز مجسٹی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوگا مع کل حقوق مالی کے اور کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ سر انجام کافی واسطے قائم رکھنے مرتبۂ شاہی کے جیسا اس عہدنامے مین آیندہ درج ہے کیا جائیگا اور نیز واسطے بہبودی ملک کے تدابیر عمل مین آئینگے۔

شرط دوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ خطاب شاہی اودہ بادشاہ کا قائم رہے گا اور اوسکی اولاد صلبی اصلی کو بھی یہی خطاب رہیگا۔

شرط سوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ بادشاہ اور اوسکے جانشینو کا ہر موقع پر ویسا ہی لحاظ اور رتبہ رہیگا جیسا بادشاہ ہوسکتا ہوتا ہے۔

شرط چہارم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ باوجود منشا شرط اول عہدنامۂ ہذا کے بادشاہ اودہ اور اوسکے جانشین کل اختیار مکانات محلات اودہ لکشا اور بی بی پور مین رکھینگے مگر سزاے قصاص بادشاہ کے حکم سے ان مقامون مین بھی عمل مین نہ آئے گی جب تک کہ اول منظوری گورنر جنرل یا جلاس کونسل حاصل نہو جائیگی۔

شرط پنجم

چونکہ یہ ضرور ہے کہ تخت و تاج بادشاہ اودہ اوسی حیثیت اور توقیر سے قائم رہے لہذا یہ مشروط اور منظور ہے کہ ہز مجسٹی ایسٹ انڈیا کمپنی شاہ موصوف محمد واجد علی شاہ کو مالگزاری ملک سے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور نیز کمپنی ممدوح واسطے اخراجات سپہرہ و چوکی محلات کے تین لاکھ روپیہ سالانہ اور بھی دینا منظور کرتے ہین۔

اور کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ بادشاہ کے بعد جو تخت نشین ہوگا اوسکو بارہ لاکھ روپیہ سالانہ

دیا جاے گا۔

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کوئی دقیقہ فیضرسانی جو بنسبت شاہ اودہ کے منوربل کمپنی عمل مین لاتی ہی باقی نہ ہے یہ بھی کمپنی ممدوح شرط کرتی ہی کہ جو رشتہ داران ہم جدی کو بادشاہ آپ تنخواہ دیتے ہین انکو کمپنی ممدوح جداگانہ روپیہ گذارہ کا دینگے۔

شرط ہفتم

تمام عہدنامجات جو سابق ہوے ہین اور اب تک قائم ہین اور جو اس عہدنامہ کے خلاف نہین ہین وہ سب اسکی رو سے بحال اور برقرار رہینگے۔

یہ عہدنامہ سات شرط کا میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنؤ نے باختیارات عطیہ موسٹ نوبل گورنر جنرل ان کونسل کے ساتھ بادشاہ ابوالمنصور نصیرالدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ماہ ۱۲۵۶ مطابق

نمبر ۲۰

عہدنامہ فیما بین نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ع کے قرار پایا۔

مہری اور دستخطی بادشاہ

چونکہ رابٹ منوربل رابرٹ لارڈ کلایو بیرون کلایو اوف پلیسی نایٹ کمپانیون اوف ڈی کوٹ منوربل اور ڈراوف ڈی باتھ میجر جنرل اور سپہ رفوج وپریسیڈنٹ کونسل وگورنر فورٹ ولیم اور تمام آبادیہا متعلق کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو تجارت ہندوستان کے اضلاع بنگالہ وبہار واوڑیسہ مین کرتے ہین اور جان کارنیک سیمور بگیدیر جنرل کرنیل ملازم کمپنی مذکور اور کمانڈنگ افسر افواج متعینہ بنگالہ کو کل اختیارات اور حکومت منجانب نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ وبہار واوڑیسہ اور نیز منجانب کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو ہندوستان مین تجارت کرتے ہین عطا ہوئی ہے کہ صلح دوامی و مستحکم

ساتھہ نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے تجویز کرکے منعقد کرین اون لوگون کو واضح ہو جنسے وہ متعلق ہے یا آیندہ متعلق ہوگی کہ مختاران کل مذکورہ بالا نے شرائط ذیل نواب مسطور سے قرار دین ہین اور منظور کین ہین۔

شرط اول

ایک دوامی اور عام صلح اور دوستی پیدا اور اتفاق مستحکم فیما بین نواب شجاع الدولہ اور اوسکے وارثون کے ایک فریق اور نواب نجم الدولہ اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فریق ثانی قائم ہوگا اور فریقین معاہد ہمہ تن مصروف ہوکر استحاد باہمی فیما بین مین اور اپنے اپنے ممالک مین اور رعایا مین قائم رکھینگے اور آیندہ کسی حیلے یا سبب سے اجازت برخلافی یا برعکسی کی نہ دینگے کہ کوئی یہ امر ظاہر کرے اور باحتیاط تمام امر مشتبہ اور مشکوک کا لحاظ رہے گا جسن سے خلل بعد ازین اس اتفاق مین واقع نہو۔

شرط دوم

درصورتیکہ ملک شجاع الدولہ پر کبھی بعد اسکے حملہ کسی دشمن کا ہوگا تو نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی اوسکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے جیسی ضرورت وقت ہوگی اور جس قدر حفاظت ضروری ممالک اپنے سے بلا دقت ممکن ہوگی اور اگر ملک نواب نجم الدولہ پر یا کمپنی انگریزی کے ممالک پر حملہ آور ہوگا تو نواب اوسیطرح اونکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے درحالیکہ فوج انگریزی کمپنی نواب کی خدمت مین رہیگی تو جسقدر خرچ عظیم اونکا ہوگا اوسکی کفالت نواب پر ہوگی۔

شرط سوم

نواب بصدق دل وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز اپنے یہان نہ رکھے گا اور نہ آنے دے گا قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ وغیرہ اور شر و قاتل انگریزان اور کسی مفرور انگریز کو اور نہ کسیطرحکی مدد یا رعایت یا حفاظت اونکی کرے گا اور وہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جو انگریز فراری ہوکر اوسکے ملک مین آئیگا اوسکو بھی وہ حوالہ کردیگا۔

شرط چہارم

شاہ عالم بادشاہ قابض کوڑہ پر اور اوس قدر جزو اضلاع الہ آباد پر رہیگا جو اب اوسکے قبضے مین ہین اور جو اوسکو واسطے قائم رکھنے حیثیت بادشاہی کے دیا گیا ہے۔

شرط پنجم

نواب شجاع الدولہ یہ بھی بصدق دل ونیت درست وعدہ کرتا ہے کہ وہ بلونت سنگھ کو زمینداری بنارس اور غازی پور اور اون اضلاع پر جو اوسکے پاس تھے جب وہ نواب جعفر علیخان مرحوم اور انگریزون کے پاس حاضر ہوا تھا بشرطیکہ جسقدر مالگزاری وہ دیتا تھا اوسقدر دیتا رہیگا۔

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کمپنی انگریزی کا جنگ گذشتہ مین صرف کثیر ہوا ہے لہذا نواب اقرار کرتا ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ حسب تفصیل ذیل دیگا یعنی بارہ لاکھ نقد اور آٹھ لاکھ کے جواہرات جب یہ عہدنامہ بتصدیق اور منظور ہوگا اور پانچ لاکھ بعد ایک مہینے کے اور باقی پچیس لاکھ باقساط ماہواری اس طرح پر کہ عرصہ تیرہ مہینے مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے سب ادا ہو جاوے گا۔

شرط ہفتم

یہ تجویز قرار پائی کہ ملک بنارس اور جس قدر بلونت سنگھ نے مالگذاری مین لیا ہے نواب وزیر کو دیا جاوے گو بادشاہ نے وہ ملک کمپنی انگریزی کو دیا ہے لہذا یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ ملک مذکور حسب ذیل اوسکو دیا جائیگا یعنی وہ سب ملک انگریزون کے پاس اوسوقت تک رہے گا جب تک میعاد عہدنامہ جو بلونت سنگھ اور کمپنی کے ساتھ ہوا ہے منقضی نہو جائے اور تاریخ انقضا اوسکی ۲۷ ماہ نومبر سنہ آئندہ ہے بعد ازان نواب کو دخل دیا جائے گا مگر قلعہ جونار پر دخل اوسکا اوس وقت تک نہوگا جب تک شرط ششم عہدنامہ ہذا کی بالکل تعمیل نہو جائے گی۔

شرط ہشتم

نواب کمپنی انگریزی کو اجازت دیگا کہ وہ تجارت بلا محصول تمام ممالک نواب مین کیا کرین

شرط نہم

تمام واسطہ داران اور رعایاے نواب جسنے کچھ بھی مدد یا اعانت انگریزی جنگ گذشتہ مین کی ہوگی اوسکے قصور معاف ہونگے اور اسیطرح اونسے مزاحمت اس بارہ مین نہوگی۔

شرط دہم

جسوقت یہہ عہدنامہ دستخط ہوگا اوسیوقت فوراً فوج انگریزی ملک نواب سے روانہ ہوگی صرف فوج قلعگی جو نا رہا باقی رہے گی اور اوس قدر فوج شہر الہ آباد مین رہے گی جسقدر واسطے حفاظت بادشاہ کے ضروری متصور ہوگی بشرطیکہ بادشاہ ضرورت اوسکی بیان کرینگے۔

شرط یازدہم

نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ صدق نیت سے تمام شرائط مندرجہ و مقبولہ عہدنامہ ہذا کا لحاظ اور اعانت رکھینگے اور وہ خفیہ یا صریحاً اپنی رعایا سے بھی شکستگی عہد روا اور جائز نہ رکھین گے اور فریقین معاہدہ ضامن ایک دوسرے کے ہوتے ہین کہ تمام شرائط عہدنامہ حال کی تعمیل ہوگی۔

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہدہ نے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶۔ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ء روبرو ہمارے کی۔

ایڈمنڈ مسکلائین — کالیو (مہر)

آرچیبالڈ سنومٹن — جان کانیک (مہر)

جارج وینسٹارٹ — (مہر) مہر بتصدیق شجاع الدولہ

مرزا قاسم خان

راجہ شتاب رائے

میر مشعلہ

مقام فورٹ ولیم تاریخ ۳۰۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط الگزنڈر کیمپل ایسکوائر سی

نمبر ۲۱

عہدنامۂ فیابین کمپنی اور شجاع الدولہ ۱۷۶۵ء

چونکہ افواہ نا ملائم مشہور ہوے ہین جنسے خلل بیچ دوستی اور اتفاق اور اعتبار کے جو فیابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور رابٹ ہنوربل رابرٹ لارڈ کلایو اور جنرل جان کارنیگ منجانب نواب نجم الدولہ مرحوم سابق صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی فریق ثانی قرار پایا تھا واقع ہوا ہے لہذا ہنری ورلسٹ پریسیڈنٹ گورنر فورٹ ولیم اور کونسل نے بنظر رفع کرنے تمام سبب رشک اور نا اتفاقی کے اور قائم کرنے استحاد و توثیق کے جان کارنیگ صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب اور کلاڈرسل صاحب کو جو تینون صاحب ممبر کونسل کلکتہ ہین بھیجا ہے کہ زبانی گفتگو نواب کے ساتھ کرین اور چونکہ جان کارنیگ صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب اور کلاڈرسل صاحب کو بعد گفتگو کرنے نواب مسطور سے دریافت ہوا کہ نواب منتقل بیچ استحاد انگریزون کے ہے لہذا وہ صاحبان منجانب نواب شجاع الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی عہد سابق کو حرف بحرف عہدنامہ تازہ اور مستحکم کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ بھی اسیطرح عہدنامہ مذکور کو حرف بحرف تازہ اور مستحکم کرتا ہے اور بنا آنے بنظر رفع کرنے تمام شبہات اور شک کے اور قائم کرنے [illegible] کو اوپر بنیاد مستحکم تر کے اور مستحکم عہدنامہ سابق کے برضامندی اقرار کرتے ہین کہ عبارت ذیل واسطے وضاحت شرط عہدنامہ مذکور کے مرقوم کیجاے یعنی اصطلاح اور مرضی پریسیڈنٹ اور کونسل مجمع کے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ نواب بیستیس ہزار فوج سے زائد نہ رکھینگے جسمین سپاہ اور سوار اور چپراسی اور توپخانہ وغیرہ سب آگیا اور اسمین دس ہزار سوار ہونگے اور دس پلٹن سپاہ پیدل کی جنمین سب صوبہ دار اور جمعدار اور حوالدار وغیرہ لیکر دس ہزار نفری ہوگی [illegible] کے پانچ ہزار نفری سے زائد نہوگی انکے پاس بندوق ہوگی اور پانچ سو سپاہ توپخانے مین رہینگے اس سے زیادہ نہوگی اور باقی نو ہزار پانچ سو کشتا فوج ہوگی انکی وردی اور اسلحہ مانند سپاہ انگریزی کے یا بجنسہ [illegible] کے ہونگے اور نواب یہ بھی عہد کرتے ہین کہ سوائے دس ہزار نفری مذکورہ بالا کے اور کسی کے پاس اسلحہ مانند فوج انگریزی کے نہون گے اور اونکے قواعد مثل انگریزی ہوگی فقط بنظر اسکے جان کارنیگ صاحب و کرنیل رچارڈ

اسمتھ صاحب اور کلایورنسل صاحب منجانب نواب سیف الدولہ اور کمپنی انگریزی کے وعدہ کرتے ہین کہ جب تک نواب شجاع الدولہ مسطور اور اسکے ورثا مطابق شرائط اس عہدنامے کے کاربند ہونگے اوسوقت تک کونسل فورٹ ولیم حال اور نہ کونسل آیندہ بعد ازین کوئی معاملہ جدید اس بارہ مین پیدا کرینگے سوائے اونکے جو سابق مشروط ہوچکے ہین اور اب منظور ہوے اور فریقین اس عہدنامے کو فرض اور واجب تصور کرینگے نواب ممدوح قرآن پر اور جان کارتر صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب اور کلایورنسل صاحب انجیل پر قسم کھائینگے کہ کوئی ایک حرف بھی اس عہدنامے کا فروگذاشت نہوگا اور خود اوسکی تعمیل کرینگے اور اپنی اولاد پر اوسکو فرض کر جائینگے۔

دستخط جان کارتر

دستخط رچارڈ اسمتھ

دستخط کلایورنسل

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہد نے بمقام بنارس تاریخ ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ ہمارے روبرو کی۔

دستخط گبریل ہاپر

دستخط سی ڈبلیو ہوگلٹن

دستخط ڈبلیو ایم کوکس

(مہر)

مین وعدہ کرتا ہون کہ جسقدر فوج اب میرے پاس زائد پینتیس ہزار سوار و پیادہ سے ہے اوسکو برطرف کرونگا اور مابقی شرائط کی تعمیل تین مہینے کے عرصے مین تمام و کمال کرونگا۔

المرقوم ۱۹ ماہ رجب سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ع

نمبر ۲۲

عہدنامہ فیما بین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور بریگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو ہندوستان مین اپنی پریسیڈنسی بنگالہ مین منجانب

کمپنی مذکور تجارت کرتے ہین فریق ثانی درباب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قابض رہے گی اوپر قلعہ چنار گڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگھ کے اون سب پر واضح ہو جنکے متعلق اب یہ ہے یا آیندہ متعلق ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط مندرجۂ ذیل ساتھ نواب وزیر کے درباب قلعۂ مذکور کے منظور کیین —

شرط اول

یہ کہ بنظر اسکے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو سہولت بیچ مدد دہی نواب کے واسطے حفاظت ملک کے بموجب عہدنامہ صلح جو فیما بین رابرٹ ہنوربل لارڈ کلایو اور جان کارنیک صاحب کے منجانب نواب سجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ع کے قرار پایا تھا حاصل ہو نواب نے اونکو قلعۂ چنار گڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگھ دیا کہ اونکے قبضے مین رہے اور صرف اونکی فوج اوسمین رہے اوسوقت تک کہ جب تک ضرورت اوسکی واسطے مدد دہی نواب کے یا واسطے ضرورت کمپنی کے بنظر حفاظت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مناسب و ضروری متصور ہو —

شرط دوم

یہ کہ اگر کسی موقع پر ضرورت کمپنی انگریزی کو واسطے لیجانے اپنی فوج کے اور خالی کرنیکے قلعۂ چنار گڑھ کے ہو تو قلعۂ مذکور نواب شجاع الدولہ کے حوالہ ہوگا اور اسیطرح جب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بجانب مغرب دریاے کرمناسا کے کوچ کرے گی تو قلعۂ مذکور بروقت اونکے واسطے خالی رہیگا کہ اپنی مطلب براری یا اپنا قبضہ اوسپر کرین —

شرط سوم

یہ کہ جسقدر خرچ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ اوسکی مرمت یا بیچ تیار کرنے بروج یا مرمت میگزین یا سلحہ خانہ و بارک وغیرہ کی کرینگے وہ سب روپیہ جب قلعہ حوالہ ہوگا تو نواب ادا کریگا مگر یہ شرط ہے کہ خرچ چار لاکھ روپیہ سے زائد نہوگا اور اوسکے حساب کی جانچ اور صحت اشخاص مامورہ فریقین کرینگے —

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈسی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۷۳ء عین ہمارے روبرو کیے۔

دستخط گبریل ہارپر
دستخط جان کوک ریل
دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۳

عہدنامہ فیابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور برگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان دوسرا فریق کمپنی مذکور ہندوستان مین اپنی پرسیدنسی بنگالہ مین تجارت کرتے ہین فریق ثانی دربارہ قلعہ الہ آباد تمام اون لوگون پر واضح ہو جسنے یہ متعلق ہے یا کسی امر مین ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط ذیل ساتھ نواب کے ورباب قلعہ آ الہ آباد کے منظور کین۔

شرط اول

یہ کہ شاہ عالم پادشاہ کی خوشی یہ ہوئی کہ نواب شجاع الدولہ بہادر وزیر الممالک کو قلعہ الہ آباد دیا جائے جب کبھی وزیر کو مطلوب ہو تب شجاع الدولہ طلب کریگا تو اوسکے دس روز کے بعد فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قلعہ مذکور خالی کرکے حوالہ نواب کرے گی۔

شرط دوم

یہ کہ فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی قلعہ الہ آباد اوسیطرح منجانب وزیر رہیگی جسطرح منجانب پادشاہ رہا کرتی تھی جب تک کہ نواب شجاع الدولہ اوسکے طلب نکرے یا جب تک کہ کمپنی مذکور کو ضرورت اوسکے خالی کردینے کی باعث روانہ کرنے فوج کے قبل طلب کے ہو اگر ایسا موقع ہوگا تو اوسکی اطلاع نواب کو وقت مناسب پر دیجائے گی۔

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۷۳ء روز دوشنبہ کیے

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوکریل

دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۴

عہدنامہ ساتہ شجاع الدولہ کے ۱۷۷۳ء

وزیر الممالک اتصاف جاہ شجاع الملک نواب شجاع الدولہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار ایک فریق اور وارین ہیسٹنگ صاحب پریسیڈنٹ کونسل و گورنر فورٹ ولیم و سپہ سالار افواج کمپنی انگریزی باضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ منجانب دیگر کمپنی انگریزی فریق ثانی کے شرائط ذیل کو منظور کرتے ہیں۔

شرط اول

چونکہ عہدنامہ الہ آباد مورخہ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء میں ہوا ہے وزیر اور کمپنی میں درج ہے کہ اضلاع کوڑہ والہ آباد بادشاہ کو واسطے اونکے خرچ کے دیئے گئے ہیں اور چونکہ بادشاہ نے قبضہ اضلاع مذکورہ کا چھوڑ دیا بلکہ ایک سند کوڑہ و کڑہ کی نام مرہٹہ لکھدی جس سے نقصان وزیر اور کمپنی انگریزی متصور اور خلاف منشاء عہدنامہ کے ہے اس سبب سے بادشاہ کا استحقاق بابت اضلاع مذکور کے معدوم ہوگیا اور وہ دوبارہ کمپنی کے قبضہ میں آنے جنے اونکو دیے تھے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ اضلاع مذکور وزیر کے قبضے میں بشرائط مفصلہ ذیل دیئے جائینگے اور یہ کہ جسطرح اوسکے پاس ملک اودہ ہے اوسیطرح یہ اضلاع کوڑہ و کڑہ والہ آباد بھی اوسکے پاس ہمیشہ رہینگے اوسیطرح اور کسی حیلے سے اوس سے مزاحمت ان اضلاع کے بارہ میں کمپنی اور اونکے افسران نکرینگے اور نیز جو روپیہ اب مشروط ہوتا ہے اوسسے زیادہ ہرگز کسی حیلے یا سبب سے طلب نکیا جائیگا اس عہدنامہ کی پابندی تمام افسران انگریزی و اہالیان کونسل اور کمپنی کرینگے اور ہرگز اوس سے انحراف نکرینگے۔

تفصیل شرائط

روپیہ پچاس لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودھ بتفصیل ذیل ادا کرے۔

نقد ۵۰ لاکھ

دو برس بعد تاریخ اس عہدنامہ سے

اول سال ۲۵ لاکھ

دوم سال ۲۵ لاکھ ۵۰ لاکھ

کل پچاس لاکھ روپیہ

شرط دوم

بتقریب [illegible] نواب مذکور بہادر اظہار جانثاری کمپنی جواد کی مدد کو آئین بااقرار [illegible] کہ ایک کمپنی توپخانہ دلائیگے کہ چار روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودھ ہوگا اور تفصیل اسکی [illegible]

دو ہلکن ولایتی

چھ ہلکن سپاہ ہندوستانی

ایک کمپنی توپخانہ

اس فوج کا خرچہ [illegible] سے اس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ سے وہ اودھ میں پہونچیگی اور اوس تاریخ تک ہوگا جس تاریخ تک وہ واپس چھاؤنی ہمارہیں آوے اور سوائے زر نقد کوڑ بالا اور کچھ مطالبہ بابت خرچ مذکور کے کسی وجہ سے نہوگا اور اگر کمپنی یا افسران انگریزی فوج ذریر کو طلب کرینگے تو کمپنی بھی اوسیطرح اوسکا خرچہ ادا کرے گی۔

مہر اور دستخط اور قسم فریقین بعاہدہ سنے بمقام بنارس تاریخ ۔ ستمبر سنہ ۱۷۹۷ء مین ہمارے روبرو کیے۔

دستخط جان شور

دستخط ولیم ایڈمزن

نمبر ۲۵

ترجمہ شرائط مجوزہ عہدنامہ جو ساتھ نواب آصف الدولہ کے تجویز ہوا ۱۷۹۵ء

نواب آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزہز جنگ ایک فریق اور منوربل وارین ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل اور ممبران سوپریم کونسل فورٹ ولیم سنجاب اور بنام انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی فریق ثانی شرائط ذیل منظور کرتے ہیں۔

شرط اول

[illegible] اور اتفاق کامل واسطے ہمیشہ کے رہیگا بین نواب آصف جاہ بہادر اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے تمامہ معاہدہ فریقین معاہدہ بنظر جاری رکھنے والے ہمیشہ کے ہونگے اگر کبھی کسی وجہ یا کسی سبب سے رعایا اور ساکنان ملک کو بغض اور فساد کرنے دینگے اور جب ایسے امر سے کچھ خلاف وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اونکو واقع ہونے دینگے فریقین کے دوست اور جنکو صاحبیت سے منظور ہونگے اور اگر کوئی ایک کے ملک سے فرار ہو کر دوسرے کے ملک میں آئے تو وہ فوراً گرفتار کیا جاوے اور اسکے حکیم کے حوالہ کیا جاوے گا۔

شرط دوم

نواب معہ موصوف وعدہ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز تابعہ محمد خان صوبہ دار سابق بنگالہ اور جعفر قابل انگریزوں کو اپنے ملک میں آنے نہ دینگے اور نہ اپنے پاس رکھینگے اور اگر وہ اوسکے قابو میں آجائینگے تو حمایت دیتی اونکو نہ کرینگے سوپریم کونسل انگریزی کے کہ دینگے اور وہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ کسی اور قوم ولایت کو وہ اپنی ملازمت میں بغیر رضامندی کمپنی انگریزی کے نہ رکھینگے اور جو کوئی بغیر رضامندی کمپنی انگریزی کے اوسکے ملک میں آئیگا یا اوسمن گذر کرے گا یا رہے گا یا معلوم ہوگا کہ ملک میں ہے اوسکو وہ آنے نہ دینگے بلکہ اوسکو آنے میں مانع ہونگے اور اگر آبھی جائیگا تو اوسکو واپس بھیجدینگے تمام یورپ کی کسی قوم کے جواب نواب کرکے ملازم ہیں اس عہد کی رو سے برخاست ہوئے اور اب اور آیندہ وہ وعدہ کرتے ہیں کہ اونکو ملازم نہ رکھینگے اور جو کمپنی انگریزی سے مفرور ہو کر آیا ہے یا آیندہ آئے گا بشرط گرفتار ہونے کے حوالہ کمپنی انگریزی کے کر دیا جائے گا۔

شرط سوم

اگر بادشاہ کوئی امر نسبت امورات نواب آصف الدولہ کے سرداران انگریزی کو لکھیں گے
[illegible] سب متفقہ ارادہ نواب کرینگے اور جو کچھ بادشاہ کی تحریر اور تقریر پر
[illegible] اسی طرح اگر بادشاہ آصف الدولہ کو کوئی امر نسبت امور سرداران انگریزی کے
[illegible] سب متفقہ ارادہ کونسل کے کاروائی آویگا اور کچھ خیال تحریر و تقریر
[illegible]

شرط چہارم

[illegible] واقع الہ آباد ہمیشہ اور واسطے دوام کے قبضہ نواب آصف الدولہ بہادر اور موروثی ملکیت
[illegible] ملک اور [illegible] کے پاس رہے اور بہادر انگریز خلل اندازی نہ کرینگے اور نہ ایک
[illegible] اطاعت طلب کرینگے سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہیں کہ وہ صوبہ اودہ
[illegible] حفاظت کرینگے جب تک کہ سرکار اودھ سے کمپنی کو زر کثیر دریافت ہوگی

شرط پنجم

نواب مذکور بابت حفاظت اپنے ملک کے حسب شرائط مذکورہ بالا بیان کرتے ہیں کہ
[illegible] اپنی مرضی اور خواہش سے انگریزی کمپنی کو تمام اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگھ کے
[illegible] محصل کی دریا برد حکومت اضلاع مذکور کی واسطے ہمیشہ کے دیتے ہیں اور انگریزی کمپنی
بعد [illegible] کے تاریخ عہدنامہ ہذا سے حکومت اور قبضہ اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگھ کی اپنے
[illegible] کرانے کی تفصیل اضلاع یہ ہے۔ یعنے

سرکار بنارس

سرکار جونار

سکنیسر گڑھ

اضلاع جونپور

بجے پور بہار

ملبوس خاص

سرکار غازی پور

پرگنہ سکندرپور خرید شاہی آباد پتہ سرونج وغیرہ مثل سابق اور یکسال ور کوتوالی بنارس

شرط ششم

نواب آصف الدولہ بااعوض مدد اور اعانت فوج انگریزی کے جو اوسکے ہمراہ رہے گی تاریخ عہدنامہ ہذا سے ایک بریگیڈ کے خرچ کے واسطے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سکہ اودھ سونہ الیچ الوقت پائینگے اور اگر اس سے کم یا زیادہ فوج ہمراہ رہیگی تو بہ پایا وہ جو کچھ ہوگا حساب سے دیا جائیگا اور لیا جائیگا تفصیل بریگیڈ کی یہ ہے دو پلٹن یا ایک جمعیت دلایتی ایک کمپنی توپخانہ اور چھ پلٹن سپاہیان ہندوستانی۔

نواب مذکور کہ جب سے فوج انگریزی اطلاع کمپنی کی سرحد سے حسب درخواست اوسکے باہر آئیگی اور جب تک وہ واپس سرحد ملک کمپنی میں نہ جائیگی اوسوقت تک یہ روپیہ ماہواری دیتا ہوگا۔

شرط ہفتم

اگر نواب مذکور کو کبھی حاجت مدد انگریزی کمپنی کی واسطے حفاظت کسی اور اپنے علاقہ کے سوا اوسکے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہو کریگا تو وہ سب موقع وقت قرار داد کریگا۔

انگریزی کمپنی اور سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہیں کہ جو شرائط اب باہم قرار ہوئی ہیں اونکی تعمیل ہوگی اور آئندہ تا حین حیات نواب آصف الدولہ وہ ہرگز اسکو تبدیل نکرینگے اور نہ اس سے انحراف کرینگے اور وہ کسی طرح پر یا کسی سبب سے کوئی مطالبہ جدید یا خلاف منشاء عہدنامہ ہذا نکرینگے۔

فریقین باہم اپنی اپنی تحریر پر قسم کرتے ہیں کہ مطابق اس عہدنامہ کے کاربند ہونگے

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۹۵ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودھ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب سے ہوا اور دریافت ہوا کہ ترجمہ درست اور مطابق ہے صرف نام بندی فہرست اضلاع مین فروگذاشت ہوا تھا وہ مین نے درج کردیا

دستخط جی ایچ ڈی اویلی
اکیڈنٹ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

اگر کسی شخص کی ریاست یا تنخواہ حسب الحکم ہمارے اوپر راجہ چیت سنگھہ یا اوسکے اضلاع کے ہوئی ہے تو ایسی ریاست اور تنخواہ راجہ سے یا اوسکے اضلاع سے نہ ملیگی وہ مجھسے ملنی چاہیے۔

قبضہ اور حکومت واسطے ہمیشہ کے اضلاع پرگنات ماتحت راجہ کے بلا رسوم اور قرضہ اور تنخواہ وغیرہ مین بالکل بعد ڈیڑہ برس کے انگریزی کمپنی کو دونگا۔

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۵ ہجری مطابق ۱۲ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۱ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے۔

دستخط جی ایچ ڈی اویلی
اکیڈنٹ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

زر بقایاے انگریزی کمپنی بابت اضلاع کوڑہ اور الہ آباد و روہیلکھنڈ و تنخواہ فوج حسب عہدنامہ نواب شجاع الدولہ بلا عذر و تکرار بروقت وجوب ہوسکے ادا ہوگا۔

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۹۰ ہجری مطابق ۱۲ ماہ مئی ۱۷۷۶ عیسوی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل مصدقہ اور مراسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے۔

دستخط جو ایچ ڈی اویلی

اکمٹنگ مترجم فارسی

شرائط مجوزہ عہدنامہ پر جو ساتھ نواب آصف الدولہ کے ہوگا غور کی گئی

اول شرط منظور ہوئی

دوم ایضاً

سوم ایضاً

چہارم ایضاً

پنجم ایضاً

ششم ایضاً

ہفتم ایضاً

حکم ہوا کہ عہدنامہ کا مقابلہ فارسی نقل سے کیا جائے اور اگر درست ہو تو دو نقل اسکی حسب ضابطہ تحریر ہو کر واسطے مہر کرنے کے اور دستخط بورڈ ہذا کے پیش ہوں اور بعد ازاں برسٹو صاحب کے پاس بھیجی جائیں کہ اسیطرح تصدیق یعنی مہر اور دستخط منجانب نواب کرا کر ایک نقل واپس کریں۔

اور دو اقرارنامجات بھی برسٹو صاحب نواب سے لکھائے تھے منظور ہوئے

نمبر ۲۶

نمبر ۱

۱۷۷۵ء

نقل مسودۂ قولنامہ مہری نواب آصف الدولہ مرقومہ ۱۹ ماہ شعبان ۱۱۸۹ھ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر

مین آصف الدولہ بہادر اقرار کرتا ہون اور یہ قولنامہ لکھدیتا ہون یعنی

مین نے اپنی والدہ سے تیس لاکھ روپیہ بابت قرضۂ حال اور چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضۂ سابق کے کچھ نقد اور کچھ اسباب و جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ ورثۂ پدری لیا اور اب کچھ دعوی میرا اوسپر باقی نہین رہا یہ سب مین نے بوساطت ولیان انگریزی کے لیا اور اب مطالبہ زیادہ اس سے ترک کیا اور یہ بھی پیمان و عہد کرتا ہون کہ مین مزاحمت اپنی والدہ سے بابت جاگیر اور کیفیات و بارہ دری و باغات وغیرہ و نکسال اودہ و فیض آباد کے جو اسکو نواب متبرک نے دیا ہے نکرونگا اور اسکے مین حیات اوسکو قابض ان سب پر رہنے دونگا اور جب تک میری والدہ زندہ رہے گی اوسوقت تک مین اوسکو ان سب کی نسبت دق نکرونگا وہ اپنی جاگیر مین اپنے ملازمین کی معرفت تحصیل زرکرین مین اونکو نہ روکونگا اگر میری والدہ حج کرنے جائین تو اونکو اختیار ہے جسے چاہین اپنی جاگیر وغیرہ مین بطور متہتم چھوڑ جائین یہ کلیتہً اونکے اختیار مین ہے مین اسمین مزاحم نہونگا خواہ وہ یہان رہین یا حج کو جائین یہ سب جاگیر وغیرہ اونکے قبضے مین متصور ہون گی اور کوئی شخص اونسے مزاحم نہوگا جس کسیکو میری والدہ متہتم جاگیر وغیرہ قرار دینگی اوسکی مین مدد اور حفاظت کرونگا اور جب وہ حج کو جائین تو اونکو اختیار ہے جب ملازم مذکور و اناث کو چاہین اور جو اسباب چاہین اپنے ہمراہ لیجائین مین مزاحم اوسکا نہونگا اور مین کچھ وقت کسی قسم کا مطالبہ کرکے جواہر علیخان اور بہادر علیخان اور نشاط علیخان اور شکوہ علیخان اور تحویلدارنیون کو نہ دونگا میری والدہ کو اختیار ہے اپنی جاگیر وغیرہ مین جو چاہین کرین وہ مالک ہین و بابت لحاظ رکھنے ان سب شرائط کے خدا اور اوسکے رسول اور دوازدہ امام اور چہاردہ معصوم اور سرداران انگریزی کو گواہ دیتا ہون سرداران انگریزی اس قولنامہ مین شریک میرے ہین —

دیگر یہ کہ مین زر قرضہ اپنی والدہ سے طلب نکرونگا میرا کچھ دعوی اب اوسپر نہین ہے اور مین ہرگز اس عہدنامہ سے انحراف نکرونگا اگر مین احیاناً خلاف ورزی اس عہدنامہ کی کرون

تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ مین سرداران انگریزی کمپنی سے منحرف ہوگیا لہذا یہ قولنامہ مین نے لکھدیا کہ سند ہو۔

فہرست جاگیرات وغیرہ

سلون	محال سالم
دوا	ایضاً
پرسیپور	ایضاً
رتناہ	ایضاً
سمروتہ	ایضاً
تلوئی	ایضاً

جائس مع عدالت وسائر محال سالم

کوڑہ	ایضاً
تانڈا	ایضاً

ایک مکان گورکھپور مین

نواب گنج مع دیہات دوسری جانب گھاگھرا کی محال سالم

اسمعیل گنج مع دیہات سہ کروہی لکھنؤ

اسمعیل گنج واقع لکھنؤ

بارہ دری صوبہ داران

مکسال اودہ وفیض آباد

بیگم گنج وگولہ گھاٹ

وزیر گنج

باغ ہری سنگھ واقع اودہ مع زمین تین باغ نکے

عیش باغ واقع لکھنؤ

روضہ گھاٹ واقع لکھنؤ

بیگم باڑی مع بازار
باغ پھاٹرال

نمبر ۲

نقل مسودہ قولنامہ مہری جان بہستو صاحب منجانب کمپنی وسرداران انگریزی مرقومہ ۹ شعبان سنہ ۱۱۸۹ھ مطابق ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۷۷۵ء

مین یہ شرط بطور قولنامہ دیتا ہون اور اسپر مینے اپنی مہر منجانب کمپنی وسرداران انگریزی کی ہے

نواب آصف الدولہ بہادر اور مسٹر بلنگ نے اپنی والدہ سے اپنا وراثت پدری کا مبلغ

[illegible]

اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ لیکر بتصرف مین لائے اور رخصتی بوقت نواب آصف الدولہ نے

اپنی والدہ کو دی وہ سند زنگی میری مہر بھی اوسپر لگی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ امر کمپنی اور سرداران

انگریزی کے علم مین ہوا درباب جاگیرات وتنخیات وبارہ دری وباغات وٹکسال اودہ وفیض آباد

جو نواب مرحوم نے بیگم کو دیے تھے اونکے قبضے مین نواب آصف الدولہ مزاحم اوس سے نہونگے

مگر اسین حیات اوسکا قبضہ اور دخل بحال رکھینگے اور بیگم اپنے ملازمین سے روپیہ جاگیر وغیرہ کا

تحصیل کرے سرداران انگریزی ضامن تحصیل شرائط ہذا کے ہین کوئی مزاحم بیگم سے نہوگا

جب بیگم حج کو جائیگی کوئی سد راہ اوسکا نہوگا بیگم کل مالک اپنے لوگون کی ہے کوئی شخص

کسیطرح کا مطالبہ اوسکے خواجہ سرا یونسے یا خدمہ سے نکرے گا اوسکو اختیار ہے اونکی

نسبت جو چاہے کرے۔

جب بیگم حج کو جائے تو وہ جسکو چاہے مہتمم اپنی جاگیرات وغیرہ کا چھوڑ جائے سرداران

انگریزی اسکے شاہد ہین۔

تفصیل جاگیرات وتنخیات وغیرہ وہی یہان بھی درج ہے جو نمبر اول کے آخر مین

درج ہے۔

نمبر ۲۷

نقل عہدنامہ گورنر جنرل جو ساتھہ وزیر کے ہوا بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۷۸۱ء

نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ خان بہادر نے مکرر اور عین خواہش سے ظاہر کیا ہے کہ وہ خرچ بریگیڈ و سواران و افسران انگریزی مع اونکے پلٹن اور دیگر صاحبان بنام نہاد سہ بندی وغیرہ کا جنکی تنخواہ وہ دیتا ہے اوس سے نہین دیا جاتا اور اکثر درخواست اس بارہ مین اور دیگر امورین کی اور چونکہ دوستی اوسکی دوامی اور مستحکم نسبت کمپنی کے ہے تو وہ مستحق ہر قسم کی اعانت اور سبکدوشی کا ہمسے ہوسکتا ہے لہذا مین وارین ہیسٹنگ گورنر جنرل عماد الدولہ جلادت جنگ بہادر منجانب گورنر جنرل اور کونسل شرائط ذیل منظور کرتا ہون — ۱۹ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء

مطابق آخر رمضان ۱۱۹۵ھ

شرط اول

جو بریگیڈ مستعار اور تین رجمنٹ سواران نواب کے فوج مین تھے وہ اب ۱۱۹۸ فصلی سے اونکے خرچ مین نہ پڑین صرف میعاد ڈھائی مہینے کی دیجاے جس عرصے مین وہ نواب کی حدود سے پار ہو سکتے ہین اس عرصے کی تنخواہ اور بقایا وغیرہ جو کچھہ ہوگا سب دیا جائیگا اور نیز دیگر صاحان پلٹن بندی باستثناء دفتر صاحب رزیڈنٹ جنکا خرچ بھی نواب دیتا ہے اب ۱۱۹۸ فصلی سے اوسکے ذمہ نہ رہین بقایا تنخواہ وغیرہ اوسکا دیا جاے اور دو مہینے کی تنخواہ پیشگی دیجائیگی معنی اس شرط کے یہ ہین کہ سوائے اوسقدر سپاہ کے جنکا وعدہ بنام نہاد بریگیڈ کے نواب شجاع الدولہ مرحوم نے کیا ہے اور جنکی تنخواہ دو لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ ہے اور سپاہ کی تنخواہ نواب نہ دے اہین ایزادی ایک رجمنٹ سپاہ کی ہوگی جسکی ضرورت واسطے حفاظت دفتر اور خزانہ اور حشم صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنؤ کی ہے اور جسکی تنخواہ پچیس ہزار ماہواری قرار پایا ہے یہ رجمنٹ تین مہینے بعد تبدیل ہوا کرے اور یہ بریگیڈ حسب مرضی نواب کوچ مقام کیا کرے گی جیسا عہدنامہ قرارداد نواب وزیر مرحوم مین درج ہے اور آخری شرط یہ ہے کہ اگر نواب کو ضرورت مدد یازدہ فوج کمپنی کی ہوگی تو اونکی تنخواہ وغیرہ اوس تاریخ سے شروع ہوگی جس تاریخ وہ عبور دریاے کرمناسا کرینگے اور اگر کمپنی کو ضرورت نواب کی فوج کی ہوگی تو جسقدر مقرر ہو جاے گا اوس قدر ماہواری

اوسکو دیا جائیگا جب تک وہ خدمتگاری مین حاضر رہینگے۔

شرط دوم

چونکہ انتظام ملک مین نواب کو نہایت دقت بواسطہ طاقت فوجی وحکومت جاگیرداران ہوتی ہے لہذا اوسکو اختیار دیا جاے کہ جسکو وہ مناسب تصور کرے اوسکی جاگیر ضبط کرے صرف یہ خیال رہے کہ جنکی جاگیرات کی بابت کچھ ضمان ہے اگر اونکی جاگیرات ضبط کرے تو جسقدر آمدنی اوسکی جاگیر کی ہوگی اوسقدر نقد اوسکو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے دینا ہوگا۔

شرط سوم

چونکہ مبین اللہ خان نے بسبب شکست کرنے عہد کے حقوق حفاظت وحمایت گورنمنٹ انگریزی ضبط کرا دیے اور اپنی خودسری سے بہت دقت اور تکلیف نواب کو دیتا ہے لہذا نواب کو اجازت ہو کہ جب موقع دقت ہو اوسکی جاگیر ضبط کرکے اوسکو نقد دیوے یہ مشروطہ عہدنامہ معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر کے دیا کرے گا جسقدر روپیہ اوس فوج کا ہوگا جو اوسنے ازروے عہدنامہ شرط سر انجام کرنے کا لیا تھا اور روپیہ اوسکی نقدی مین سے منہا ہوکر حساب کمپنی مین تا قائم رہنے جنگ حال کے محسوب ہوگا۔

شرط چہارم

کوئی صاحب رزیڈنٹ فوج آباد مین مقرر نہوا و صاحب رزیڈنٹ حال طلب کرلیا جاے۔

شرط پنجم

جو عہدنامجات فیما بین انگریزان اور نواب شجاع الدولہ کے ہوے ہین وہ فیما بین قرار یقین معاہدہ حال تصدیق کیے جائین وہان تک کہ جہان تک موافق شرائط مذکورہ بالا کے ہون اور کوئی افسر یا فوج یا دیگر اشخاص نواب کے دفتر مین سے تنخواہ پائین صرف وہ جنکی بسبت اسمین شرط ہوئی ہے۔

دستخط دارین ہستینگ [مہر]

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط آئی ہے سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

نقل قولنامہ جو وزیر نے گورنر جنرل بہادر سے کیا

چونکہ درخواست نواب وزیر کی بلا کمی و تامل منظور ہوئیں مین اب مکرر وہ درخواست گزارش کرتا ہون کہ مین نے زبانی عرض کی تھی اور امید ہے کہ آپ میری تمام معروضات پر لحاظ فرمائینگے اور یقین ہے کہ انکی منظوری بلا تامل فرمائی جائیگی کیونکہ اونمین صرف آپکی مہربانی درکار ہے اور کمپنی کو کچھ تعلق اونسے نہین ہے صرف اس قدر کہ جو روپیہ نواب سے یعنی مجھے لینا ہے وہ کمپنی کو دیا جائے۔

مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جو تعداد نفری سہ بندی و دیگر فوج کثرت سے ہوگئی ہے وہ کم کیجائے اور ایک حد مقرر ہو جاسے اور اونکی تنخواہ آمدنی پر نہ دلائی جاے بلکہ خزانہ سے نقد ادا کرے اور اوسکی تعداد نفری اوسیقدر روپیہ خزانہ سے مل سکتا ہو مگر چونکہ یہ امر بہت مشکل ہوگا جب تک کہ میرے خانگی اور علاقے کے اخراجات جدا نہون مین یہ بھی عرض کرتا ہون کہ محکمہ کچھ روپیہ مقرر ہوکر اخراجات خانگی کے واسطے ملا کرے اور باقی آمدنی علاقہ خزانہ عامرہ مین اوسکے اہلکاران کی معرفت رکھا جایا کرے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اوسکا ملاحظہ کرلیا کرین اور اوسمین سے اخراجات سپاہ و دفاتر ہوا کرین

اس صلاح سے مراد یہ نہین ہے کہ سالانہ ادائی سرکار مین تخلل واقع ہو بلکہ وہ یعنی ادائی قرضہ سابق و مطالبہ حال کمپنی ہر سال بعد اوضع مختلف دیا جائیگا۔

دستخط اردھر نواب کے ہوئے اور اقرار اور منظوری مطابق صلاح بالا ہوئی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

نمبر ۲۸

تحریر جو آصف الدولہ نواب اودھ کی ساتھ ۱۷۸۷ء مین ہوئی

منجانب لارل کورنوالس بنام وزیر مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۷۸۷ عیسوی

جو عہدنامہ فیما بین انگریزی کمپنی اور نواب شجاع الدولہ کے ہوا تھا اوسمین نفع طرفین ملحوظ رکھا گیا ہے اور وہی مطلب انکی اور کمپنی کی دوستی اور اتفاق مین ملحوظ رہا ہے پس جو اتفاق واسطے رفاہ اور بہبودی طرفین کی ہوا اوسکو دوامی اور مستدامی ہونا چاہیے اس سبب سے جیسے کہ میری تقرری واسطے انتظام امورات یہانکے ہوئی ہے میری نیت ہمیشہ متوجہ اسکی رہی ہے یہ اتفاق دوستانہ مضبوط اور مستحکم ہو۔

چونکہ مین ملک کمپنی اور اپنے ملک کو یکسان تصور کرتا ہون تو حفاظت انکے ملک کی ضروری ہوئی اس سبب سے کہ وہ سرحدی ملک ہے اور اوسمین حملہ غیر ممکن ہے اور یہ حفاظت بخوبی بغیر مدد فوج کمپنی کے نہین ہوسکتی اسواسطے مین آپ کے روبرو ظاہر کرتا ہون وہ امور جو بعد غور و تامل بسیار میرے نزدیک مناسب ہین۔

درباب فوج مقیم فتح گڑھ کے جسکی برخاستگی از روے عہدنامہ مقام جنوار ۱۷۸۷ء کی ہوئی ہے مین صلاح دیتا ہون کہ وہ برخاست نکی جائے بلکہ وہان مقیم رہے مین یہ صلاح اسوجہ سے دیتا ہون کہ اسکا ملک وسیع ہے اور جو فوج وہان مقیم ہوگی وہ انکے ملک کی حفاظت کے واسطے ضرور کارآمد ہوگی اگرچہ بالفعل کوئی فوج کسی کے ملک پر خیال مین نہین ہے مگر آخر کار حفاظت انکے ملک کی منحصر اوپر فوج موجودہ ملک کے ہوگی اور جبتک فوج انکی ملک مین رہے گی اوسوقت تک کوئی خیال فوج کشی بھی اونکے اوپر نکرے گا اور یہ امر ظاہر ہے کہ دلاوری اور قوت فوج کمپنی کی اکثر جنگ گاہون مین آزمائی گئی ہے حتی کہ جب اونکے دشمن کی فوج اونسے بیس مرتبہ زیادہ بھی تھی تاہم اونکی قوت اور طاقت ظاہر ہوئی ہے اور برکت خدا وہ ہمیشہ اپنے دشمن پر ورر رہینگے اور فتحیاب ہونگے مگر چونکہ ہمیشہ واقعات جنگ مین شبہہ رہا کرتا ہے تو حزم اور عقل مقتضی اسکی ہے کہ ہر ایک تدابیر ممکن الوقوع عمل مین آئے تاکہ یقین فتح ہماری طرف عائد ہو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ کچھ نسبت کمپنی کی فوج مین اور اپکی فوج مین نہین ہے اور یہ کہ بغیر مدد فوج کمپنی کے آپ کی حکومت اور آپکا ملک محفوظ نہین رہ سکتا مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میری راے پر غور کرینگے تو آپ کو راستی میرے بیان کی معلوم ہوگی اور آپ قیام فوج کو منظور کرینگے جسکی دلاوری اور قواعد پر اعتبار کلی ہے بمقابلہ اونکے جو کچھ قواعد جنگ نہین جانتے اور مجھے شک نہین کہ آپ خرچ زائد اس فوج کارآمد کا

منظور کرینگے کیونکہ غرض اونسے حفاظت ملک ہے اسواسطے مین بلاتامل صلاح دیتا ہون کہ آپ اوسقدر اپنی فوج کو برخاست کرینگے جسقدر بکفی واسطے خرچ قیام اس زائد فوج کارآمد کے ہوگا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ جسقدر روپیہ واسطے خرچ اس فوج کے ضروری ہے وہ آپکے ملک مین صرف ہوتا ہے —

اصل مطلب اس صلاح کا یہ ہے کہ آپکے ملک کی حفاظت کی تدبیر کامل ہو اور آپ کو یقین اس امر کا ہو گا کہ ہماری حمایت کا فائدہ کیا ہے کیونکہ تمام ملک ہندوستان مین بکھیڑا ہو رہا ہے اور خرابی ہو رہی ہے مگر آپکے ملک مین امن وامان جاری ہے میری اس صلاح کی تائید مین اور بہت سے دلائل قوی تر بیان ہو سکتے ہین مگر میری راے مین جسقدر مین نے بیان کیا ہے اوسکا نتیجہ بھی کم نہین اور اوس سے آپ کی راہی مین بھی میری صلاح قرین مصلحت ہوگی اسواسطے زیادہ طول دینا ضرورت نہین رکھتا —

میرا ارادہ مصمم یہ ہے کہ آپ کو تکلیف خرچ زائد اوس سے جو کمپنی کا باعث آپ کی دوستی اور حفاظت آپکے ملک کی ہوتا ہے ندی جاے اور جو حساب میرے پاس ہے اوس سے واضح ہے کہ پچاس لاکھ فیض آبادی سکہ سولہ سنہ کا سالانہ خرچ ہوتا ہے اسی روپیہ مین وثیقہ نواب سعادت علیخان اور تنخواہ روہیلہ اور اخراجات زائد انسی منجانب گورنمنٹ ہذا کے شامل ہین القصہ میری تجویز اور نیت یہ ہے کہ تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا آپ سے زیادہ اوس پچاس لاکھ سے نلیا جاے اور کسیطرح کا مطالبہ نہو —

اگر آپ بعد ازین زیادہ فوج کمپنی سے طلب کرینگے تو اوسکا خرچہ واجبی سوای اسکے آپ کو دینا ہوگا اور اگر کوئی ہر دو برگیڈ یا رسالہ سواران مین سے واپس طلب کی جائیگی یا زیادہ کمی فوج مین ہوگی مین اوسیقدر حساب واجبی کرکے کمی آپ کو دلاؤنگا بنظر اسکے کہ کوئی وجہ اختلاف راے درباب مطالب اس عہدنامہ کے باقی نرہے مین آپ کو اطلاع دہی ضروری لقصور کرتا ہون کہ اگر کسی ضرورت پر کچھ تبدیلی اس فوج مین واقع ہو خواہ بازیادی یا کمی رسالہ و پیادگان کے تو یہ شرط مانع اوسکی نہوگی اگر کل فوج مین زیادہ کمی واقع نہو اور یہ بھی واضح ہو کہ اس تبدیلی کی عوض کچھ زیادہ آپ سے مطالبہ نہوگا —

ایک صاحب رزیڈنٹ جیسا اب ہے آپ کے دربار مین رہیگا مگر چونکہ یہ رائے کمپنی کی اور میرا ارادہ ہے کہ آپ کی حکومت مین کسیطرح کی مداخلت نہ کیجاے لہذا احکام تاکیدی اوسکے نام جاری ہونگے کہ وہ مداخلت خونکریگا اور کسی رعایای انگریزی کی طرف سے دعوی معافی محصول وغیرہ کا یا کسی اور طرح کا بدون حکم گورنمنٹ ہذا سپیش کرا لینگے حاصل کلام یہ کہ تمام انتظام آپ کے ملک کا آپ کے اور آپ کے اہلکاران کے سپرد رکھکر مین اسمین مداخلت غیر کرونگا اور تاکہ یہ امر بلاحجت وقوع مین آوے مین مصلحت دیتا ہون کہ آپ کسی یورپ زا کو اپنے ملک مین بغیر میرے حکم تحریری کے رہنے نہ دین اور اگر مین کسیکو ایسی اجازت یا حکم دونگا تو اوسکی بفصل آپ کے پاس بھیجدی جائیگی۔

اگر کوئی یورپ زا بغیر میری اجازت مستحریر کے آپ کے ملک مین جا رہے تو آپ اوسکو زبردستی اوٹھا دین اور اگر طلبی دہلی ہو تو آپ صاحب رزیڈنٹ کے پاس جو بجانب کمپنی رہے گا اوسکو بھیجدین۔

مین نے جو حالات گذشتہ ملاحظہ کیے اور آپ کی دوستی کا حال جو فیما بین آپکے اور کمپنی کے ہے مشہور عوام ہے دیکھا تو مجھے حال ذیل لکھنا مناسب معلوم ہوا کہ چند سال گذشتہ مین آپ کے ملک کے لوگون نے خود غرضی سے اکثر استغاثہ گورنمنٹ ہذا کو کیے ہین جسکی سبب بدنامی آپ کے انتظام کی ہوئی ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ اسکا انسداد ہو اور مین نے کچھ توجہ اونکے استغاثہ پر نہین کی ہے مگر چونکہ دوستی باہم مشہور ہے لہذا آپ اگر انصاف کرکا نہ فرمائین تو موجب نیکنامی اور شہرت طرفین کا ہے۔

درباب فرخ آباد کے شرط چہارم عہدنامہ جو ہار گڑھ کا لحاظ رہیگا اور انگریزی رزیڈنٹ وہان سے اب خواہ بعد اختتام ۱۲۰۹ فصلی طلب کر لیا جائیگا اور بعد اوس سنہ کے وہ وہان نہ رہیگا اور نہ دوسرا مامور ہوگا اس بارہ مین بسبب اسکے کہ اب تک مداخلت اس گورنمنٹ کی اوس ضلع کے بندوبست مین تھی لہذا مین آپ کو اطلاع چند امور کی دینی مناسب اور ضروری تصور کرتا ہون اول یہ کہ آپ لحاظ حقوق نواب مظفر جنگ کا رکھینگے اور اگر کسی وجہ سے انتظام امور فرخ آباد آپ کو کرنا پڑی تو آپ وعدہ کرین کہ آپ آمدنی علاقہ مذکور سے روپیہ کافی واسطے گذر لائقہ نواب مظفر جنگ کے

علیحدہ کردینگے اور چونکہ مادر و برادر مظفر جنگ اور دل دلیر خان اور دیپ چند دیوان سابق نے
وجہ دوستی گورنمنٹ ہذا ظاہر کین ہین لہذا یہ امر ضروری ہے کہ کچہ گذارہ بلا واسطہ مظفر جنگ
اوسکے واسطے تجویز ہو۔

یہ مشہور ہے کہ مظفر جنگ اوسکو اپنا دشمن تصور کرتا ہی اور جو اعتبار کہ دل دلیر خان پر اس
گورنمنٹ کا ہے اسلیے اندیشہ ہے کہ اگر اوسکی حفاظت قرار واقعی نہوگی تو وہ مظفر جنگ کی
خفگی سے نقصان اوٹھائیگا لہذا مجھے امید ہے کہ آپ وعدہ کرین کہ پنشن خاص اون
لوگون کی مظفر جنگ کے خرچ مین سے اونکو علیحدہ معرفت صاحب رزیڈنٹ گورنمنٹ ہذا کے
دلوادیا کرین۔

از روے حساب کے جو فیصلہ ہین اونکے اور کمپنی کے ہے واضح ہوتا ہے کہ اسکے
ذمہ بہت باقی ہے مگر حسب نیت مذکورہ بالا مین نہین چاہتا کہ آپ کو تکلیف زیادہ دینے کی
ہو مگر جو ضروری اخراجات ہون اونکا ادا کرنا ضروری ہے مین اسواسطے صلاح دیتا ہون کہ اب
جس تاریخ سے یہ عہدنامہ قرار پائیگا اوس تاریخ کو تمام بقایاے تنخواہ فوج جو انکے ملک ہین موجود ہے
اور خرچ رزیڈنسی اور نواب سعادت علیخان اور سرداران روہیلکا اور نیز زر بقایاے مستر اندرسین
ادا کردین اور باقی جو کچہ رہے گا وہ کواغذ حساب سے حک ہوگا اور بطور قرضہ گورنمنٹ ہذا
ذمہ آپ کے لکھوا لیا جائیگا۔

جو مطالب کہ اسمین لکھے گئے ہین اونکے بارہ مین اکثر گفتگو حیدر بیگ خان سے بمیان
آئی وہ آپ کا بڑا خیر خواہ ہے اور دوست سرکارین کا ہے اور چونکہ وہ آپ کے کل امور سے
بخوبی واقف ہے اور آپ کا معتبر ملازم اور وزیر اعظم ہے لہذا مین نے اوسکو مجاز قرار دینے
امور فوائد باہمی کا تصور کرکے بلا تامل اوس سے سب حال کہا ہے جو میری راے مین مناسب اور مفید
واسطے ترقی فوائد طرفین کے متصور ہوے اور اوس سے کہنا ہماری راے مین بمنزلہ آپ کے ساتھ
کہنے کے ہے مگر تاہم چونکہ آپ کی منظوری بھی شرائط مقبولہ حیدر بیگ خان کی ضرور ہے
لہذا مین نے مناسب تصور کیا کہ علت غائی اوسکی اس تحریر مین درج کرکے باقی حال مفصل
حیدر بیگ خان آپ سے بیان کرینگے۔

اور آپ اطمینان رکھین کہ نہایت ایمانداری سے جمیع شرائط کی تعمیل منجانب منہور بل پسنی کرونگا۔

جواب نواب وزیر بنام ارل کورنوالس
موصولہ ۱۲ ماہ جولائی ۱۷۸۷ عیسوی

آپ کی دوستانہ تحریر کہ ہر حرف اوسکا قوت جان دوستی اور ہر لفظ اوسکا لوازم یکجہتی اور اتفاق صمیمی سے بھرا ہوا اختتام ہنگام خوشی مین پہونچکر باعث خوشی بے اندازہ کی ہوئی مضمون اوسکا یہ ہے کہ کمپنی کا ارادہ ہے اور آپ کا بھی یہ ارادہ مصمم ہے کہ میری حکومت اور انتظام مدین مداخلت نہوگی اور رزیڈنٹ لکھنو کو حکم تاکیدی ہوگا کہ وہ نہ آپ دخلت کرینگے اور نہ اور صاحب یا اور شخص زیر حکومت آپ کے کسیطرح کا مداخلت کرنے پائیگا اور حکومت میرے ملک کی تعلق میرے اور میرے اہلکارون کے رہے گی اور مداخلت غیر بالکل مسدود ہوگی اور جو مکنون خاطر تھا وہ سب بیان کیا گیا تھا۔

نواب حیدر بیگ خان نے مفصل اون سب امور کا بیان کیا جو آپ کی مہربانی اور الطاف کے سبب باعث انکے بندوبست کرنے میرے امور کا ہوا مجھے نہایت خوشی اور خرسندی حاصل ہوئی مین کہ ہمیشہ اونکی نیک نیتی کے تصور مین خوش تھا اب اوسکے نتیجے دیکھکر خوش ہوتا ہون اور اسقدر شکر گزار ہون کہ اوسکی ایک شمہ بیان کرنے کے واسطے دفتر چاہیے یہ مشہور ہے کہ حین حیات نواب مرحوم مین اور اونکے انتقال کے وقت اور میری جانشینی اور حکومت کے ہنگام مین دوستی انگلیزان کامل اور مستحکم اور بیریا رہی ہے اور بعنایت ایزدی آیندہ یوما فیوما ترقی پر ہوگی۔

اسوقت مین ایسا رئیس کلان با علم و با خبر باختیارات کل و حکومت کامل میرے ملک کے انتظام کے واسطے آیا یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ ایسے رئیس کا ورود صرف میری خوشنصیبی سے ہوا اور مجھے امید قوی اور اطمینان کامل ہے تمام امور میرے موافق میری مرضی کے سرانجام پائینگے و رباب حاری اور قائم رہنے فوج مقیم فتح گڑھ کے جو آپ نے بعظمت اور بزرگی تحریر فرمایا ہے کہ وہ مثل سابق قائم رہین مین نے بخوبی غور کیا اور سمجھا با وجودیکہ میرے ملک کا

بڑا صرف اس فوج کے سب سال بسال ہوتا ہے اور مشہور ہے سابق سرداران کے ساتھ
اس بارہ مین خاص کر ہوے ہین اور جس طریق پر یہ معاملہ گفتگو سے بسیار طی ہوا ہے
اوس سب سے آپ بخوبی واقف ہین مجھے امید بہتری اور بہبودی ہر حال آپکی توجہ سے
ہے اور مجھے لازم آیا کہ اوسکا اصل اور مفصل بیان کرون مگر مین نے سنا ہے کہ آپ
اسطرف تشریف لاتے ہین یہ میری عین خوشی قلبی ہے اور آپکی ملاقات سے مجھے نہایت
خوشی حاصل ہوگی اسواسطے اس مطلب کو اوس وقت خوش پر منحصر رکھا اور یہ ضروری تصور کیا
کہ اول انکی مہربانی حاصل کرون بعد ازان آپ از راہ مہربانی و الطاف کے جو مشہور عام ہے
اور باعث خوشی و آرام دل وہ تحریر فرمائین جو باعث میری بہبودی اور خوشی کا ہو اور آپکو
بھی منظور ہو لہذا انتظار قائم رکھنے آپ کی خوشی اور رضامندی کے مین منظور کرتا ہون کہ جو فوج
اب فتح گڑھ اور کانپور مین ہے وہ بدستور قائم رہے اور تنخواہ اپنے بھائی سعادت علیخان کی
اور سرداران روہیلہ کی اور اخراجات رزیڈنسی لکھنؤ اور دیگر صاحبان اور صاحب رزیڈنٹ ہمراہ
مہارانجہ سیندیہا اور خرچ ڈاک وغیرہ بھی جو آپنے پچاس لاکھ روپیہ مقرر کردیا ہے کہ مین دونگا کرون
یہ بھی مجھے منظور ہے اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میرا خرچ اس پچاس لاکھ سے
زیادہ نہوگا اور کسیطرح کا مطالبہ سوا اسکے نہوگا اور یہ بھی درج فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی ان دو
برگیڈ مین سے یا رسالہ سواران واپس طلب کیے جائینگے یا کمی زیادہ اس فوج مین ہوگی تو سب خرچ
کمی روپیہ کمی کا اس پچاس لاکھ روپیہ مین سے مجرا ہوگا مین یہ بھی منظور کرکے فروقتا بندی ادا کرتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیشہ مہربان اور عنایت فرما میرے حال پر رہین گے
جسمین میری بہبودی اور آسایش کا باعث ہوگا۔

آپ کی تحریر مہربانی کے ہر امر کا جواب مین نے نہین دیا ہے اسوجہ سے کہ مین نے
سنا ہے کہ آپ ضرور اس نواح مین تشریف لائینگے پس بروقت ملاقات ہر امر مین گفتگو دوستانہ
کیجاے گی اب یہ خیال کرکے کہ آپ کے حکم کی تعمیل اور آپ کی رضا جوئی اہم مراتب دوستی
تصور کرکے مین نے منظوری اپنی تحریر کی۔

درباب فرخ آباد کے آپ تحریر فرماتے ہین کہ وہ مثل سابق ماتحت میرے رہے گا اور

صاحب رزیڈنٹ جو وہان ہے وہ خواہ اوسوقت خواہ بعد اختتام ۱۱۹۴ فصلی کے برخاست ہوگا اور بعد سنہ مذکورہ کے وہ وہان نرہے گا اور نہ کوئی اور بجاے اوسکے مامور ہوگا اور آپ حکم دیتے ہین کہ مین مظفر جنگ سے مہربانی سے پیش آؤن اور اونکی حقوق کا لحاظ رکھون اور جس طرح انتظام امور متعلق مذکور مناسب متصور ہو مین نشین لائقہ واسطے نواب مظفر جنگ کے مقرر کرون اور رباب والدہ اور برادر نواب مسمی دل دلیر خان اور رائے دیپ چند دیوان سابق کے جنھون نے خواہش دلی سنبت گورنمنٹ اور کمپنی کے ظاہر کی ہے یہ ضرور ہے کہ کچھ گذارہ اوسکا بلا واسطہ نواب مظفر جنگ کے مقرر ہو اور چونکہ دشمنی نواب کی سنبت اونکے ظاہر ہے اور باعث اعتبار گورنمنٹ جو اوپر دل دلیر خان کے ہے یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اوسکی حفاظت نہوگی تو سنبت دشمنی کی مظفر خان سے اوسے تکلیف ہوگی مین اوسکے واسطے کچھ گذارہ مظفر جنگ کے رزنشین مین سے مقرر کرکے معرفت صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ کے اوسکو دلایا کرون ان سب امور مین بتعمیل آپ کے حکم کی کرونگا اور والدہ اور برادر دل دلیر خان اور رای دیپ چند کو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے گذارہ دلوایا کرونگا اور اونکی حفاظت مین رہونگا امید کہ تا دست داد ملاقات کی تحریرات دوستانہ سے مغرز اور مسرور رہوتا رہون ۔

ملفوفہ

فرد قسط بندی روپیہ کمپنی بابت اخراجات فوج مقیم کانپور و فتح گڑھ و لکھنؤ اور تنخواہ نواب سعادت علیخان و اخراجات صاحب رزیڈنٹ و دیگر صاحبان مقیم لکھنؤ خرچ ڈاک اور صاحبان ہراہی مہاراجہ سندھیا فقط ماہ مارچ ۱۷۸۸ء لغایۃ ماہ فروری ۱۷۸۹ء بمہر وزیر ۔

بماہ مارچ ۱۷۸۸ء ..... ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

ماہ اگست — نقد — صد ے لکھ

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ ..... صد ے لکھ

ماہ ستمبر ..... صد ے لکھ

ماہ اکتوبر ..... صد ے لکھ

ماہ نومبر ..... صد ے لکھ

ماہ دسمبر ..... صد ے لکھ

ماہ جنوری ۱۸۰۸ء ..... صد ے لکھ

ماہ فروری نقد بمقام لکھنؤ — صد ے لکھ

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ ے لکھ صد لو لکھ

کل سیزان

ے لکھ

نقد ہنڈوی

لو ے لکھ ل صد ے لکھ

یہ سیاہہ ۱۸ لاکھ روپیہ ۳۴ و ۳۴ و ۲۵ و ۱۶ سنہ کا ہوگا۔

از حیدر بیگ خان موصولہ ۱۴ ماہ جولائی ۱۸۰۸ء

سابق میں نے ایک عریضہ مشعر حال اپنے پہونچنے کے بمقام لکھنؤ ارسال خدمت کی ہے یقین کہ ملاحظہ میں گذری ہوگی اب جواب حضور کی تحریر دوستانہ کا منجانب نواب وزیر ارسال خدمت ہے اوس سے حال رضا جوئی حضور منجانب نواب وزیر واضح راے عالی ہوگا حضور نے اونکے امور میں از حد مہربانی ظاہر فرمائی ہے اور یقین ہے کہ آیندہ بھی وہی عنایات نسبت اونکے مرعی رہینگی کیونکہ اوسکو نہایت توقع حضور کی ذات سے ہے۔

ایک فرد قسط بندی زر اخراجات فوج وغیرہ ملفوف خط نواب صاحب مرسل خدمت ہے اور میں ایک ہنڈوی اوسقدر روپیہ کی جسقدر دومینول صاحب نے فرمایا تھا کہ لغایۃ ماہ فروری ۱۸۰۸ء

فوج کو چاہیے بھیجتا ہون اور دو ہنڈوی بابت روپیہ جو شاہزادہ کو چاہیے اور بابت تنخواہ نواب سعادت علیخان تعلقہ لغایت ماہ فروری ۱۸۰۸ء یہ سب ملاحظہ حضور مین گذرینگی۔

چونکہ مجھے سفر مین بہت عرصہ ہوگیا ہے انتظامی اکثر طریق کارروائی مین واقع ہوئی ہے اور توقف اور تساہل بھی بیچ ادائے زر سرکار کے ہوگیا اور اب کہ مین یہان آگیا ہون اور وقت تردد فصل وغیرہ کا ہے مین سرکار کے کام مین مصروف ہون اور بعون ایزدی اور عنایات حضور ہر ایک امر کا انتظام ہوجاے گا اور جو زر یافتنی کرنیل باربر صاحب اور دیگر صاحبان کا ہے وہ حسبقدر بعد تحقیقات لغایت آخر ماہ فروری ۱۸۰۸ء ہوگا بنگام وجوب تک ادا ہوجائیگا۔

روپیہ قسط بندی بابت اخراجات فوج وغیرہ ۱۸۰۷ء ماہ مارچ ۱۸۰۸ء لغایت ماہ جون ۱۸۰۸ء خزانہ سرکاری مین داخل ہوگیا اور آیندہ بعنایت ایزدی ماہ بماہ حسب قسط بندی ادا ہوتا رہے گا امید کہ تحریرات عالی سے سرافراز ہوتا رہون گا۔

ملفوفہ

ہنڈوی لکھی ہوئی کشمیری مل اور بچھراج کی نام شیوپرشاد و بشیشر داس بابت بقایاے تنخواہ فوج مقیم کانپور و فتح گڈھ و پٹالن لکھنؤ ۲۵ ماہ فروری ۱۸۰۸ء اسین ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا روپیہ ہے۔

ہنڈوی ایضاً نام ایضاً بابت روپیہ شاہزادہ اسین روپیہ سکہ لکھنؤ ہے

ہنڈوی ایضاً نام ایضاً بابت روپیہ نواب سعادت علیخان بابت بقایاے لغایت ماہ فروری ۱۸۰۸ء اسین سکہ لکھنؤ ہے۔

نمبر ۲۹

عہدنامہ تجارت ساتھ نواب آصف الدولہ کے ۱۸۰۸ء

عہدنامہ تجارت فیمابین چارلس اول کورنوالس نایٹ آف دی موسٹ نوبل ورڈ اوف دی

کارٹر کی از ہنوربل پریوی کونسل شاہ انگلستان لفٹننٹ گورنر افواج شاہی گورنر جنرل دسپہ سالار تمام ممالک وافواج شاہ انگلستان وہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان وہندوستان وغیرہ منجانب ہنوربل کمپنی اور نواب وزیرالممالک ہندوستان آصف جاہ نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ظہیر جنگ —

رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی ٹی گورنر جنرل اور نواب وزیر بہادر کے پاس اکثر استغاثہ تجاران کے جو فیمابین ممالک کمپنی وممالک نواب وزیر تجارت کرتے ہین اس مضمون کی آئے ہین کہ انکی بڑی دقت ہوتی ہے اور نقصان بھی انکا سہت باعث محصول سنگین جو انکی اشیاے تجارت پر لیا جاتا ہے اور نیز طریق تحصیل محصول مذکور ہوتا ہے لہذا لارڈ صاحب منجانب ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب وزیر بنظر رفع کرنے باعث استغاثہ اور ترقی بہبود ہر دو سلطنت کے شرائط ذیل منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ اون پر اور اونکے ورثا اور جانشینون پر فرض متصور ہونگے —

شرط اول

فریقین معاہدہ دعوی بریت محاصل ہر ملک کا خواہ اپنے واسطے خواہ اپنی رعایا اور متوسلین کے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے نکرینگے —

شرط دوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ وہ رونہ مہر ودستخط اہلکاران بابت تمام اجناس کے جو اوسکے ملک سے ممالک کمپنی کو جاوینگے مع اونکی قیمت کے جسکے مطابق اوسکے ملک کا محصول اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس بھی اسیطرح اقرار کرتے ہین کہ اوسی قسم کے رونہ بابت تمام اجناس کے جو ممالک کمپنی یعنی اضلاع بنگالہ وبہار واوڑیسہ واضلاع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جاوینگے مع فروقیمت جسکے مطابق محصول اونکے ممالک اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے —

شرط سوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا جو ممالک کمپنی سے اونکے ملک مین آئینگے مطابق قیمت مندرجہ روئداد عطیہ کمپنی کے لیا جائیگا اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا ملک نواب وزیر سے اونکے ممالک مین آنیکے مطابق قیمت مندرجہ روئداد عطیہ نواب وزیر کے لیا جائیگا۔

شرط چہارم

اجناس تجارت جو ممالک کمپنی سے ممالک نواب وزیر مین آئینگے اگر وہ براہ دریا یہ گنگ آئین تو اونکا محصول بمقام بچپنا گریا چھولپور کے لیا جائیگا اور اگر براہ دریاے گومتی آئین تو بمقام گڑہ مبارکپور مین اور اگر دریا یہ گھاگرا سے آئین تو مقام دوریہی گھاٹ اور اگر براہ خشکی آئین تو مقام کیوہی میدنی گنج چانچ پرتاب پور مویا مہاراج گنج مین اور اگر براہ سرکار گورکھپور آئین تو بمقام گھاٹ دریاے گنڈک یا بمقام گورکھپور منجھولی یا چولوبارہ کے لیا جائیگا اور جو سودا گر یا خاص ہمراہ اسباب مذکور کے ہوگا اوسکو بروقت ادا کرنے محصول مندرجہ دفعات ذیل کسی مقام مذکورہ بالا مین ایک روپیہ تحصیلدار محصول سے مع مہر کھری ملیگا اور اوسکی رو سے اجناس مذکور کی بربیت زیادہ طلبی اور ضرا حمت آیندہ سے ہوگی پھر کہین وہ ملک نواب وزیر مین آمد و رفت کرین اونپر اور محصول نہ لیا جائیگا۔

اور اجناس جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین خواہ ازراہ تری یا خشکی جائیگا اونکا محصول چوکیات مقررہ ضلع بنارس اور ضلع بہار مین لیا جاے گا اور رونہ حسب مضمون بالا دیا جاے گا۔

فریقین معاہدہ اختیار تبدیل کرنے مقامات چوکیات تحصیل محصول پر بمٹ جہان اونکو مناسب متصور ہو اپنے اختیار مین رکھتے ہین مگر اوسکی اطلاع بذریعہ اشتہار باہم کرتے رہا کرینگے۔

شرط پنجم

مانات آہن تانبا شیشہ اور اسباب آہنی تانبا و شیشہ طلا و نقرہ ابریشم خام یا پارچہ ریشمی یا پارچہ سوتی و پارچہ ریشم و سوت یعنی ٹسر جو ممالک کمپنی سے ملک وزیر مین آئے اوسپر محصول

دہائی فیصدی بموجب قیمت مندرجہ روٹہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ششم

نمک جو ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین آئے گا اوسپر محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت مندرجہ روٹہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

پنبہ جو جالون حیدرنگر اور مراوتی ناگپور یا کسی ملک دکن سے نواب وزیر کے ملک سے گذر کر ملک کمپنی مین آتی ہو اسکا محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت چھ روپیہ فی من چھیانوے سیر کے نواب وزیر کو دیا جائیگا اور روٹہ اسکا اوس مقام چوکی سے ملیگا جہان محصول لیا جائیگا وہ پنبہ جب ضلع بنارس مین آئے گی تو دہان دہائی فیصدی اوسی قیمت کے بموجب لیا جائیگا اور دہائی فیصدی اور جب وہ صوبہ بہار مین آئے گی بموجب اوسی قیمت کے جو اوپر مذکور ہوئی ہے اور اگر یہ روئی بنارس سے ہوکر نہ آئے گی تو ممالک کمپنی کی چوکی پرمٹ پر پانچ فیصدی اوسکا محصول لیا جائیگا۔

شرط ہشتم

پارچہ ریشمی اور پارچہ سوتی اور پارچہ تسر یعنی ریشمی و سوتی جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین آئینگے دہائی فیصدی اونپر بموجب قیمت مندرجہ روٹہ نواب وزیر لیا جائیگا اور یہی محصول مقام پرمٹ بنارس مین لیا جائیگا اگر وہ ضلع بنارس مین آئین گے اور جب کمپنی کے ممالک مین آئین گے تو تحصیلداران پرمٹ اوسکا روٹہ بلا محصول واسطے گذرنے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین دینگے اور اگر اسباب مذکورہ بالا بغیر گذرنے ضلع بنارس سے ممالک کمپنی مین آئے تو دہائی فیصدی اول مقام پرمٹ ممالک کمپنی مین لیا جائیگا۔

شرط نہم

تمام اجناس جو شرائط مذکورہ بالا مین درج نہین ہین جب ایک ملک سے دوسرے ملک مین واسطے تجارت کے جائیگا اوسپر محصول پانچ روپیہ فیصدی اوس قیمت پر لیا جائیگا جو درج روٹہ ہوگی جو روٹہ اونکو اوس مقام سے ملا ہوگا جہانسے وہ اول روانہ ہوے ہین

اگر اجناس ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین جائیگا تو اوسپر محصول ایک مقام چوکی مذکورہ شرط سوم مین لیا جائیگا اور اگر نواب وزیر کے ملک سے ممالک کمپنی مین جائیگا تو اول چوکی ضلع بنارس پر ڈھائی روپیہ منصدی لیا جائیگا اور ڈھائی روپیہ منصدی اول چوکی ضلع بہار پر اور اگر یہ اسباب ضلع بنارس ہوکر نہ آیا ہوگا تو کل پانچ روپیہ منصدی اول چوکی ضلع بہار پر لیا جاے گا۔

شرط دہم

اجناس جو اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ یا ضلع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جائیگا اور محصول اوسپر حسب شرح و طریق مذکورہ شرائط بالا لے لیا گیا ہو تو اگر وہ اجناس گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر اوس گنج کا محصول بھی لیا جائیگا مگر درصورتیکہ اجناس مذکور واسطے روانگی دوسرے مقام بیرون ملک نواب وزیر کے گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر محصول گنج نہ لیا جائیگا اور نہ کوئی اور محصول اوسکے واسطے تحصیل ہوگا مگر رونہ جو اجناس کے ساتھ ہوگا وہ فروشندہ سے لیکر اہلکار پرمٹ اپنے دستخط اوسپر کرکے خریدکنندہ کو دیگا اور یہ اجناس بلا کسی محصول یا مزاحمت کے ملک نواب وزیر سے گذر کرے گا اور اگر خریدکنندہ مذکور مہر اوس اجناس کو واسطے صرف کے کسی گنج متعام عملداری نواب وزیر مین فروخت کرے گا تو اوس گنج کا محصول اوسپر لیا جائیگا اوسیطرح اگر اجناس ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین جائیگی اور محصول معمولی شرح مذکورہ کی شرائط کی موافق اوسپر ادا ہوچکا ہے تو جس گنج مین وہ فروخت ہوگی اوس گنج کا محصول بھی حسب شرح مذکورہ لیا جائیگا اور یہ محصول گنج شرح سابق کے زیادہ نہوگا اور نہ کچھ اوسپر بغیر رضامندی طرفین کے ایزاد کیا جائیگا۔

شرط یازدہم

اگر کوئی مالگذار یا زمیندار یا متاجر یا جاگیردار یا معافیدار کچھ محصول ایسے اجناس پر لیگا جو ممالک فریقین معاہدہ سے آئے ہون اور اوسپر محصول معمولی ادا ہوچکا ہو اور روپیہ حاصل ہوچکا ہو تو ایسے مجرم سے واسطے اول مرتبہ کے بیس روپیہ فی روپیہ جو اوسنے تحصیل کیا ہو لیا جائیگا اور مرتبہ ثانی چالیس روپیہ اور اگر تیسری مرتبہ پھر جرم تحصیل محصول ناجائز اوسپر ثابت ہوگا تو اگر مجرم

مالگذار یا ستاجر ہے تو اوس سے سو روپیہ فی روپیہ لیا جائیگا اور اپنی مالگزاری یا ستاجری سے موقوف ہوگا اور اگر زمیندار یا جاگیردار یا معافیدار ہے تو اوسکی زمین ضبط ہوگی اور اگر کوئی اہلکار پرمٹ زیادہ محصول جائز سے لیگا تو اول جرم کے واسطے اوسپر جرمانہ وہ چند رقم ناجائز سی کیا جائیگا اور نوکری سے برطرف ہوگا فریق مظلوم کی نقصانی کا معاوضہ اس رقم جرمانہ سے کیا جائیگا اور فریقین معاہدہ کو اختیار حاصل ہوگا اس رقم جرمانہ سے جسقدر کافی معاوضہ واسطے تکلیف اور وقت مظلوم کے مناسب متصور کرینگے اوسکو دینگے۔

شرط دوازدہم

بنظر اسکے کہ کوئی شخص ارادہ غصباً محصول نہ دینے کا کرکے چوکی پرمٹ سے متصل اگر روانہ نلیکر ارادہ گذرنے کا کرے تو اوسپر دوچند محصول لگایا جائیگا اور اسی نظر سے فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملک مین حکم جاری کرینگے کہ ہر ایک شخص قبل از متصل آنے کسی چوکی کے محصول حسب مندرجہ شرائط بالا ادا کرکے روانہ حاصل کرلے۔

یہ شرط متعلق محصول گنج کی نہین ہے اور محصول گنج حسب قاعدہ اور شرح مندرجہ شرط دہم جب اجناس گنج مین آئے گی تحصیل ہوگا۔

شرط سیزدہم

فریقین معاہدہ یہ امر اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ اجناس پیداوار علاقہ پرداونکے ملک مین صرف ہو اور اون اجناس پر جو اونکے ملک مین اور ممالک غیر ملک کمپنی و نواب وزیر سے آئین جو مناسب تصور کرین لیا کرین اور پیداوار دکن وغیرہ سوائے ہمسائے جو ممالک کمپنی مین آئین نواب وزیر محصول حسب مندرجہ شرط ہفتم لیا کرینگے۔

شرط چہاردہم

اگر نزاع فیما بین تجاران ممالک فریقین معاہدہ کے پیدا ہو تو اوسکا فیصلہ اوس ملک کے رواج کے موافق ہوگا جس ملک مین مدعا علیہ رہتا ہوگا اگر مدعا علیہ ساکن ممالک کمپنی کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ وکیل یا مختار وزیر روبرو سے گورنر جنرل بہادر یا جاہس کونسل کے پیش کرے اور بہادر ممدوح مقدمہ کو سپرد اوس مقام کے حاکم کے کرینگے جہاں تنازع

پیدا ہوگا یا مدعا علیہ رہتا ہوگا اور اسیطرح اگر مدعا علیہ ساکن ملک نواب وزیر کا ہو تو مدعی کو اختیار ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ منسٹر انگریزی کے روبرو نواب وزیر پیش کرے اور نواب جس حاکم کو مناسب تصور فرمائینگے اوسکے سپرد مقدمہ واسطے فیصلہ کے کرینگے یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی تحصیلدار پرگنہ یا زمیندار یا کوئی اور شخص رعایاے سرکارین کا کوئی امر خلاف منشای وعہدنامہ بسبب کسی تاجر کے کرینگے تو مظلوم کو اختیار حاصل ہوگا کہ حسب طریق مذکورہ بالا داد خواہی اپنی کرے۔

شرط پانزدہم

یہ عہدنامہ تعلق اضلاع روہیلکھنڈ اور کوتیار سے نہیں رکھتا وہان نواب وزیر کو اختیار حاصل ہے کہ محصول شرح سابق تحصیل کرے یا بیشی یا کمی حسب مناسب وہین کرے۔

شرط شانزدہم

نواب وزیر نے استرضا نواب فوج آباد کی حاصل کی کہ اوسکا ملک بھی شامل اس عہدنامہ کے ہو اور وعدہ کیا کہ جو نقصان اوسکا بابت واگذار کرنے محصول جداگانہ کے اوپر اجناس دکھن وغیرہ کے وپتبہ کے جو ملک کمپنی مین آئے گی اور اجناس کی جو کمپنی کے ممالک سے آئے گی ہوگا وہ اوسکو دیا جائیگا لہذا علاقہ نواب مذکور بھی جہان تک منشا اس عہدنامہ کا ہوگا اوسی نسبت پر تصور کیا جائیگا جس صورت پر علاقہ نواب وزیر اس عہدنامہ کی رو سے ہے

شرط ہفدہم

اس عہدنامہ کی تعمیل یکم ماہ ستمبر آیندہ مطابق ۲۹ ذیحجہ ۱۲۰۰ ہجری کے ہوگی یا اگر تصدیق اور سپردگی اسکی فریقین کو قبل اوسکے ہوئی تو اوسوقت سے تعمیل ہوگی تصدیق اوزنظور بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۲۵ ماہ جولائی ۱۷۹۸ع ہوا

مہر کمپنی انگریز بہادر

دستخط گورنر اس

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سکرٹری گورنمنٹ

مہر فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے | بحروف مہر بنگالہ | بحروف مہر بنگالہ

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

نمبر ۳۰

عہدنامہ جو نواب وزیر کے ساتھ بابت دینے تنخواہ ایک اور رجمنٹ سواران کے کیا گیا

ترجمہ عہدنامہ جو نواب وزیر نے ہز اوبل گورنر جنرل بہادر سے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۹ء کے کیا۔

گورنر جنرل بہادر نے نواب وزیر سے بیان کیا کہ عرصہ قلیل سے فوج کمپنی میں کئی رجمنٹ سواران ولایتی و ہندوستانی زیادہ ہو گئے ہیں اور حسب الحکم کمپنی مدد نواب وزیر سے درباب ادائے اخراجات فوج مذکور چاہیئے اور نواب وزیر کو چونکہ اطمینان کلی اور اعتبار کامل حاصل ہے کہ فوج کمپنی ہر وقت مستعد اور آمادہ حسب شرائط حفاظت ملک نواب وزیر ہی بمقابلہ اوسکے دشمنان کے ہے لہذا شرط ذیل منظور ہوئی ہے یعنی

نواب وزیر ہر سال اصل خرچہ ایک رجمنٹ ولایتی اور رجمنٹ ہندوستانی کا دیا کریگا یعنی دو رجمنٹ کا خرچ دیگا گو گورنر جنرل بالفعل تعداد خرچ ہر دو رجمنٹ بیان نہیں کر سکتے بشرطیکہ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہوگا اور یہ روپیہ باقساط ماہواری ادا ہوگا اور قسط اول ماہ

بیساکھہ سنہ حال فصلی سے شروع ہوگی

ترجمہ صحیح ہے
دستخط این بی ایڈنبرس
مترجم فارسی گورنمنٹ

نمبر ۳۱

عہدنامہ ساتھہ نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے ہوا ۱۷۹۹ء

چونکہ اکثر عہدنامجات باوقات مختلف فیمابین نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم اور نواب آصف الدولہ بہادر کے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کے قرار پائے ہین جنکی رو سے مفاد ممالک طرفین منظور لہذا نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور سر جان شور بارونٹ منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر مداومت دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین کے جاری ہے اور بلحاظ مفاد باہمی جو اوسسے پیدا ہوتا ہے اب شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

صلح و دوستی و اتحاد جو اسقدر عرصہ دراز سے فیمابین سرکارین جاری ہے دوامی ہوگا دوست اور دشمن ایک کے اوسی ہیئت مین دوسری جانب سے گردانی جائینگے اور فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ تمام عہدنامجات و اقرارنامجات سابق جو فیمابین سرکارین اب تک قائم ہین اور جو خلاف منشاء عہدنامہ حال کے نہون اس عہدنامے سے مستحکم ہونگے

شرط دوم

ازروے عہدنامجات سرکارین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی پر فرض ہے مقابلہ تمام دشمنان کی حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کرین اور بنظر اسکے کہ عہدنامے کی شرائط بخوبی تعمیل ہون اور نیز بحال رہے حفاظت اپنے ملک کے انگریزی کمپنی نے اپنی فوج کو بہت ایزاد کیا ہے اور رسالہ کے جدید سوار و پیادہ ملازم رکھے ہین لہذا نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ [illegible] چھ سو اڑتیس روپیہ سالانہ کے جو نواب آصف الدولہ نے انگریزی کمپنی کو

منظور اور قبول کیا ہے وہ مبلغ اڑتیس لاکھ بائیس ہزار تین سو باسٹھ روپیہ اور بھی ادا کیا کرینگے یعنی کل روپیہ چھتیس لاکھ ادا کیا کرینگے اور یہ روپیہ سکہ اودھ رائج الوقت ہوگا۔

شرط سوم

یہ روپیہ مع لگان تاریخ ۱۰ ماہ جنوری ۱۸۰۱ء سے جس تاریخ نواب سعادت علیخان مسند نشین اودھ ہوا شروع ہوگا اور نواب وعدہ کرتے ہیں کہ یہ روپیہ حسب وعدہ جب وجوب ہوگا بتعداد چھ لاکھ تینتیس ہزار تین سو اونتالیس پانچ آنہ پائی سکہ اودھ کے ماہ بماہ بموجب فرد قسط بندی مسلکہ ادا ہوگا۔

شرط چہارم

جو بقایا سے مبلغان حسب اقرارنامجات سابق تا ۲۱ ماہ جنوری ۱۸۰۱ء ہوگا وہ فوراً ادا کیا جاوے گا۔

شرط پنجم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہیں کہ سالانہ گذارہ وزیر علیخان کو ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کا دیا جائیگا اور اقرار کرتے ہیں کہ یہ روپیہ باقساط ماہواری بتعداد بارہ ہزار پانچ سو روپیہ کے کمپنی انگریزی کو دیا جاوے گا اور انگریزی کمپنی مذکور وزیر علیخان کو جب تک وہ اونکے ممالک میں رہے گا دینگے۔

شرط ششم

تنخواہ بیگم اور سات ہزار گان بنارس کی بتعداد دو لاکھ چار ہزار روپیہ سالانہ اور نشین فرخ آباد بتعداد تین ہزار چھ سو ستائیس روپیہ رقم چھتر لاکھ روپیہ سکہ اودھ مذکورہ بالا میں شامل ہیں

شرط ہفتم

گورنر جنرل سر جان شور بارونٹ پنجاب ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہیں کہ فوج انگریزی جو ملک اودھ میں واسطے حفاظت کے رہیگی ہرگز کم و بیش ہزار سپاہ ولایتی و ہندوستانی سے نہوگی اسمیں پیادہ و سوار دونو شامل ہونگے اور اگر کسی وقت ضرورت پر فوج انگریزی و ایسٹ ہندوستانی پیادہ و سوار دونو خانہ ملک اودھ میں تیرہ ہزار سپاہ سے زیادہ کیجاویگی تو اس

سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ جو سپاہ زیادہ تعداد مذکورہ بالا سے ہوگی اوسکا خرچہ وہ علاوہ دینگے اور اسیطرح اگر فوج انگریزی ولایتی وہندوستانی پیادہ وسوار توپخانہ ملک اودھ مین کسی ضرورت سے آٹھ ہزار نفری سے کم ہوجائیگی تو جسقدر اس تعداد سے کم ہوگی اوس قدر فوج کا خرچہ چھپتر لاکھ روپیہ مین سے اونکو مجرا ملیگا۔

شرط ہشتم

چونکہ انگریزی کمپنی کے پاس کوئی قلعہ ملک اودھ مین نہین ہے اور نواب سعادت علیخان کو اطمینان کلی اوپر دوستی انگریزی کمپنی کے ہے لہذا وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ قلعہ الہ آباد مع تیرات وگھاٹ وغیرہ جو اوسکے متعلق ہین اور اوسقدر زمین جسقدر اونکو واسطے چاندماری وغیرہ کے مطلوب ہوگی دینگے اور انگریزی کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ذمہ دار نواب کی بابت محصول گھاٹ کے ہونگے اور نواب مذکور یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جسقدر روپیہ واسطے مستحکم کرنے اور مرمت کرنے قلعہ مذکور کے صرف ہوگا وہ بھی وہ دینگے بشرطیکہ تعداد اوسکی آٹھ لاکھ روپیہ سکہ اودھ سے زیادہ نہوگی اور یہ روپیہ یا جسقدر حقیقت مین اس سے کم صرف ہوگا دو سال مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے انگریزی کمپنی کو ادا کردینگے یعنی جسقدر ایک سال صرف ہوگا اوس قدر اوس سال مین دیا کرینگے اور نواب سعادت علیخان بہادر اوسی نظر سے یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ انگریزی کمپنی کو روپیہ واسطے مرمت قلعہ فتح گڈھ کے چھ مہینے کے عرصہ مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے دینگے جو زائد از تین لاکھ روپیہ نہوگا۔

شرط نہم

اگر واسطے بہتر حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کے یہ مصلحت ہو کہ چھاؤنی کانپور اور فتح گڈھ مین فوج کسی اور مقام مناسب پر جاوے تو نواب سعادت علیخان اسکو رضا اپنی ظاہر کرتے ہین کہ وہ خرچ نقل مقام فوج یعنی خرچ راہ فوج اور صرف تعمیر چھاؤنی مقام مجوزہ کا دینگے۔

شرط دہم

چونکہ انگریزی کمپنی کا صرف کثیر بیچ قائم کرنے حق نواب سعادت علیخان کے ہوا ہے

بنظر اوسکے نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ بارہ لاکھ روپیہ انگریزی کمپنی مذکور کو دینگے —

شرط یازدہم

چونکہ تقسیم تنخواہ فوج انگریزی کمپنی مقیم ملک اودھ منحصر اوپر ادائے بروقت افتادہ شرط دہم وسوم عہدنامہ ہذا کے ہے لہذا نواب ممدوح اقرار کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ کرینگے کہ قسط بقسط ادا ہو لیکن اگر احیانًا خلاف کوشش و نیت نواب قسط بروقت ادا نہو اور باقی رہ جاوے تو نواب سعادت علیخان وعدہ اور اقرار کرتے ہین کہ وہ اسطرح کی ضمانت بابت ادائے بقایا و اقساط آیندہ داخل کمپنی کرینگے جس سے اطمینان اوسکا ہوگا —

شرط دوازدہم

چونکہ از روی عہدنامہ جواب فیمابین نواب وزیر اور کمپنی کے ہوا ہے اور یہ ادائی بہت زیادہ ہوگیا اور دیگر اخراجات بھی نواب پر لازم اور فرض ہین لہذا بمقابلہ جمع وخرچ ملک یہ ضروری متصور ہوا کہ اوسقدر کمی اخراجات مقبول دفاتر و ملازمین وغیرہ مین کیجائے جسقدر ضروری اور مناسب متصور ہو پس اس باب مین نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کمپنی سے مشورہ کرکے اونکی رائے کے مطابق اخراجات وصول کی کمی عمل مین آئے گی —

شرط سیزدہم

چونکہ معاملات الکذاری یعنی پولیٹکل نواب سعادت علیخان اور انگریزی کمپنی کے واحد ہین لہذا یہ ضرور ہے کہ جو تحریرات نواب سعادت علیخان اور رئیسان غیر کے ساتھ ہو وہ باطلاع اور استرضا کمپنی کے ہو اور نواب سعادت علیخان منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ کوئی تحریر بخلاف منشاء اس عہدنامہ کے اونسے ظہور مین نہ آئے گی —

شرط چہاردہم

چونکہ شرائط مندرجہ عہدنامہ تجارت کے جو فیمابین سرکارین کے قرار پایا ہے اب تک قرار واقعی بقبول سے ملک نواب وزیر مین نہین ہوتی لہذا منظور یہ ہوا کہ فریقین معاہدہ کوشش بلیغ اونکی تعمیل مین کرین —

شرط پانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی یورپ زا کو کسی نوکری پر اپنے یہان ملازم نر کھینگے اور نہ کسیکو اپنے ملک مین آباد ہونے دینگے بغیر مرضی کمپنی کے۔

شرط شانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ گذارہ معقول واسطے مشہورا ولاد برادر یعنے نواب آصف الدولہ مرحوم کے مقرر ہوا ور بخوشی ورضامندی اقرار کرتے ہین کہ وہ اونکی پرورش کرینگے۔

شرط ہفدہم

نواب وزیر الممالک سعادت علیخان بہادر منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے اور گورنر جنرل سرجان سور بارونٹ صاحب بہادر منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ تمام شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کا لحاظ بایمانداری اور مصروفیت تمام ہوگا اور دونون اقرار کرتے ہین کہ وہ خود اور اپنے ممالک اور رعایا مین اس عہدنامے کو اور تمام شرائط عہدنامہ کو جاری اور بحال رکھینگے اور تمام امورات سرکارین نہایت یکجہتی اور اتحاد سے طرفین مین سرانجام پایا کرینگے اور نواب ممدوح کو کل اختیار اپنے امورات خانگی پر اور اپنے ملک موروثی پر اور اپنی فوج پر اور رعایا پر حاصل رہیگا۔

فرد قسط بندی بابت ادای سالانہ

اول قسط ماہ جنوری تاریخ یکم فروری واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
دوم قسط ماہ فروری تاریخ یکم مارچ واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
سوم قسط ماہ مارچ تاریخ یکم اپریل واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
چہارم قسط ماہ اپریل تاریخ یکم مئی واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
پنجم قسط ماہ مئی تاریخ یکم جون واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
ششم قسط ماہ جون تاریخ یکم جولائی واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
ہفتم قسط ماہ جولائی تاریخ یکم اگست واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
ہشتم قسط ماہ اگست تاریخ یکم ستمبر واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
نہم قسط ماہ ستمبر تاریخ یکم اکتوبر واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک
دہم قسط ماہ اکتوبر تاریخ یکم نومبر واجب الادا ہوگی۔	۰۰۰ سہ پائی ۰۰۰ سیسا ۰۰۰ لک

یازدہم قسط ماہ نومبر تاریخ یکم دسمبر واجب الادا ہوگی ۔ ۔ ۔

مبارز جنگ دربارہ شامل کرنے واسطے ہمیشہ کے بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر بابت معاوضہ رسالانہ جو وزیر کو دینا ہے

چونکہ عہدنامہ جواب نمبر ۱ دیا ہین نواب وزیر اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے جاری و قائم ہوا اوسکی روسے کمپنی نے وعدہ کیا ہے کہ حفاظت ملک نواب وزیر بمقابلہ اوسکے دشمنان کے کرینگے اور واسطے اسکے کہ کمپنی بتعمیل اس شرط کی کر سکے نواب وزیر پر ازروے عہدنامہ مذکور فرض ہے کہ وہ کمپنی کو ہمیشہ چھتیس لاکھ روپیہ سکہ اودھ سال بسال دیا کرے اور یہ بھی اوسپر ازروے عہدنامہ سے واجب آیا ہے کہ جسقدر فوج سوائے فوج شرائط عہدنامہ کمپنی کو اوسکی حفاظت کے واسطے ضرورت ہوگی اوسکا خرچ نواب وزیر دیگا اور چونکہ مصلحت وقت یہ قرار پائی کہ روپیہ ایسے طور پر قرار دیا جاے جس سے اطمینان ادائے صرف فوج وغیرہ مقصور ہو اور اوسمین وہم کمی و بیشی کا باقی نہ رہے اور کمپنی کو اطمینان کلی اوسکے ادا ہونے کا بروقت وجوب حاصل ہو لہذا عہدنامہ ذیل جسمین دس شرطین ہین فیما بین جزایکس لینسی مرسٹ نوبل مارکیوس ولسلی کی پی گورنر جنرل امورات ملکی و جنگی قوم انگلستان جو ملک ہندوستان مین بوساطت ہنوربل ہنری ولسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ جنکو اختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر دربارہ تقرری عہدنامہ نواب وزیر سے منجانب و بنام گورنر جنرل حاصل ہین فریق اول و نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ فریق ثانی منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشین کے درمیان اسکے قرار پایا کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر کے بابت سالانہ گذشتہ اور دیگر رقومات جواب دعہ نواب کے مابعوض کمپنی کے عہود حفاظت کے باقی ہین دیے جائین۔

شرط اول

نواب وزیر ازروے اسکے علاقجات ذیل دیہی ملک کے واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو بالعوض سالانہ اور اخراجات ایزادی فوج اور پشن نبارس و فرخ آباد کے دیے ہین جنکی آمدنی کی تعداد ایک کروڑ تینتیس لاکھ روپیہ مع خرچہ تحصیل کے ہے۔

تفصیل جمع

چکلہ کوڑہ کڑہ و چکلہ اٹاوہ۔

کھر وغیرہ۔

فتح آباد وغیرہ —

کھیری گڑھ وغیرہ —

اعظم گڈھ وغیرہ — اعظم گڈھ موضات بیچن —

گورکھپور وغیرہ وبٹول — گورکھپور وغیرہ

بٹول —

صوبہ الہ آباد وغیرہ —

چکلہ بریلی آصف آباد کیلپوری —

نواب گنج کہلی وغیرہ —

محال وغیرہ بستثنا متعلقہ ارول —

کل جمع سکہ لکھنؤ

محالات مذکورہ بالا اوس نیت پر منورہل کمپنی کو دیے گئے جس صورت پر وہ سنہ ۱۲۰۶ فصلی میں ماتحت عاملان تھے پس کوئی دعوی نسبت دیہات یا قطعات زمین کے جو سابق شامل یا علیحدہ محالات مذکورہ سے ہو گئے ہوں نہوگا۔

شرط دوم

جو سالانہ ازروے شرط دوم عہدنامہ سنہ ۱۷۹۸ء کے نواب وزیر نے کمپنی کو دینا منظور کیا تھا جسکے عوض اور بالعوض اخراجات ایزاد فوج کے یہ علاقہ دیا گیا اب واسطے ہمیشہ کے موقوف ہوگیا اور نواب اب ادائے اخراجات ایزاد فوج سے جو بروقت ضرورت واسطے حفاظت اودہ اور اوسکے تعلقات کے ہوگی (خواہ حفاظت ملک جو اب علاقہ کمپنی میں

شامل ہو اور خواہ جو باقی نواب کے پاس رہا ہے ہو) ہوئی ہوگی۔

شرط سوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ جو ملک نواب وزیر کے پاس باقی رہا ہے حفاظت بمقابلہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک وہ کرینگے بشرطیکہ یہ امر گورنمنٹ انگریزی کے اختیار مین رہے کہ جہان اونکو ضرورت معلوم ہو وہان اپنی فوج علاقہ نواب وزیر مین رکھین اور یہ بھی شرط ہے کہ نواب چار پٹالن پیادگان کی اور ایک پلٹن سنجیب اور میواتیون کی اور دو ہزار سوار اور تین ہزار گولہ انداز تک اپنے ملازم رکھین اور باقی فوج کو برخاست کردین باستثنا اوسقدر مسلحہ چپراسیون کے واسطے تحصیل مالگزاری کے ضروری متصور ہون اور تھوڑے سے سوا اور سنجیب کے جو عاملان کے ہمراہ رہینگے۔

شرط چہارم

ایک ڈیسچمنٹ انگریزی فوج کا اور تھوڑا توپخانہ ہمیشہ نواب کی اردلی مین رہے گا۔

شرط پنجم

تاکہ اصل منشا اور معنی شرط اول و دوم و سوم و چہارم عہدنامہ ہذا کی واضح ہون یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جو ملک سپرد ہوا ہے وہ بعوض سالانہ اور تمام اخراجات کے جو کمپنی کے بیچ حفاظت ملک وغیرہ نواب وزیر کے ہوتے تھے دیا گیا ہے پس آیندہ اب کچھ مطالبہ بباعث اخراجات کے جو ہنوربل کمپنی کا بیچ فراہم کرنے فوج کے واسطے رفع کرنے حملہ یا روکنے توہم حملہ دشمن غیر کے ہوگا یا بسبب ڈیسچمنٹ فوج انگریزی کے جو ہمراہ نواب کے رہیگا یا بابت اوس فوج کے ہوگا جو بوقت ضرورت واسطے فرو کرنے سرکشی یا بدانتظامی کے فراہم ہوگی یا واسطے صرف کسی مقام چھاونی کی ہوگا یا بباعث کمی آمدنی علاقہ سپرد کردہ کے بوجہ آفات ارضی و سماوی یا جنگ یا کسی اور وجہ کے ہوگا خزانہ نواب پر نہوگا۔

شرط ششم

جو علاقہ از روے شرط اول عہدنامہ ہذا کے ممالک کمپنی مین شامل کیا گیا ہے وہ کلیتہً زیر انتظام اور حکومت کمپنی مذکور کے اور اونکے افسران کے رہے گا اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی

اس تحریر سے ذمہ کرتے ہین کہ قبضہ اوس علاقے کا جو اب بعد سپردگی علاقہ کے رہیگا پاس نواب اور اوسکے وارثا کے رہیگا اور اونکے یعنی نواب اور اوسکے وارثا کی حکومت اوسمین بلا مزاحمت ہیگی اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ باتیماندہ مین ایسا انتظام بندوبست اپنے اہلکاران کرینگے جس سے بہبودی رعایا اور حفاظت جان و مال باشندگان مقصود ہوگی اور نواب ہمیشہ حسب ہدایت اور صلاح افسران ہز میجسٹی کمپنی کے کاربند رہینگے۔

شرط چہارم

علاقہ سپرد شدہ حسب شرط اول عہدنامہ ہذا افسران ہز میجسٹی کمپنی کو شروع ۱۲۱۹ فصلی سے جو مطابق ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۹ ع کے ہوگا دیا جائیگا اور نواب اسوقت تک زر سالانہ اور صرف ایزادی فوج انگریزی اپنے خزانے سے دینگے جب تک افسران انگریزی بخوبی قبضہ ملک سپرد شدہ کا اہلکاران نواب سے نہ لینگے اور کمپنی بہادر نے قبضہ ملک سپرد شدہ کے بعد نواب سے کچھ مطالبہ نکریگی۔

شرط پنجم

فریقین معاہدہ بنظر قائم کرنے ایسی رسم تجارت فیمابین ممالک سرکارین کے جس سے فائدہ رعایا ے جانبین متصور ہو اقرار کرتے ہین کہ ایک ملحقہ تجارت بداگانہ قرار دیا جاے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ چہارانی دوپائی گنگ مین اور دیگر دریاے سرحدی ممالک طرفین مین بلا محصول اور مزاحمت ہوا کرے یعنی کسی کشتی سے جو دریاے گنگ اور دیگر دریا ہاے سرحدی جانبین مین مزاحمت نہوگی اور نہ وہ واسطے طلبی محصول کے روکی جائیگی اور نہ اوس کشتی سے محصول طلب ہوگا جو فریقین معاہدہ کے ملک مین کسی مقام پر اس نیت سے قیام کرین کہ وہ اپنا اسباب وہان نہ اوتارینگے مگر یہ سرکارین کو اختیار حاصل رہے گا کہ اوس اجناس پر جو اونکے ملک مین آئیگا یا اونکے ملک سے جائیگا محصول کی تعداد رواج اور نرخ حال سے زیادہ نہوگا لیکن اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ جو شے ملک نواب مین واسطے صرف فوج مقیم علاقہ سپرد شدہ کے خریدکیجائیگی اوسکی نسبت دعوی مستثنا ہونیکا پیش نکیا جائیگا اوسوقت مین بھی جب شی مذکور افسران کمپنی کو دیجائیگی۔

شرط نہم

تمام عہود عہدنامجات سابق جو بابت قائم کرنے اور متفق کرنے رسوم دوستی و اتفاق کے فیمابین کارین ہوئی ہین قائم رہینگے اور تمام شرائط عہدنامہ ۱۷۹۳ عیسوی کے جو فیمابین گورنر جنرل سرجان شور صاحب منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر کے ہوے ہین اور اس عہدنامے سے منسوخ نہین ہوئے وہ سب قائم اور جاری رہینگے اور اونکی تعمیل طرفین پر فرض ہوگی۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ دس شرط کا معرفت ہنوربل ہنری ویسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ صاحب کے با مختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر کے ساتھ نواب وزیر کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ ع مطابق دوم ماہ رجب سنہ ۱۲۱۶ ہجری کے قرار پاکر منعقد ہوا۔

دستخط دیسلی

مہر

مہر سعادت علیخان

بتصدیق اسکی گورنر جنرل بہادر نے بمقام لب دریاے گنگ متصل بنارس بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ ع کے کی۔

دستخط این بی ایڈمنسٹن
سکرٹری گورنمنٹ سکرٹ اور پولیٹکل و پارمنٹ

نمبر ۳۴

یادداشت نتیجہ گفتگو فیمابین ہنر ایس یعنی موسٹ نوبل گورنر جنرل اور نواب وزیر بتاریخ ۱۵ ماہ فروری نواب وزیر نے ایک کاغذ پر چند درخواست لکھکر پاس گورنر جنرل بہادر کے واسطے منظوری کے بھیجا اور گورنر جنرل بہادر نے بعد غور و تامل جوابات مناسب ہر ایک درخواست کے درج کرکے واپس کیا بعد ازان نواب وزیر نے بتاریخ ۲۲ ماہ مذکور چند جوابات گورنر جنرل اور اپنی درخواست کی ترمیم چاہی اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور بروقت ملاقات گفتگو اس معاہدہ مین

زبانی بیان آئی اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض درخواست اصل کاغذ کی بالکل موقوف کیجائین اور درخواست سوم کے جواب گورنر جنرل مین حسب درخواست نواب وزیر ترمیم کیجاے اور اسی گفتگو مین نواب وزیر نے بجواب گورنر جنرل بہادر جو اوسکی دوسری درخواست کے جواب مین اس مضمون کی تھی کہ نواب وزیر کوئی شخص بطور وزیر واسطے اجراے کار معمولی ملک مقرر کرین بیان کیا کہ وہ اپنے پیشرو مرزا احمد علیخان نامے کو اوس کام پر مقرر کرنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے اس گفتگو مین یہ بھی مناسب تصور کیا کہ بیان اون عقاید کا کیا جاے جو مدت قیام و ثبات دوستی و اتفاق سرکارین مقصود تھے اور جو موافق نتیجۂ عہدنامہ جو نیابت ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر کے تاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ع تھی اور بنظر اسکے کہ آیندہ کسیطرح کا شک و شبہہ در باب مطالب و نتیجہ اس تحریر اور گفتگو کے باقی نرہے گورنر جنرل جو دانستے ماحصل ہمضامین گفتگو کا جو نیابتین اونکے اور نواب وزیر کے ہوے تھے تحریر کرکے اپنے دستخط اور مہر اوسپر کرتے ہین اور اپنے سکرٹری پولیٹکل ڈپارٹمنٹ کو جو اس تمام گفتگو مین پاس اونکے موجود تھے اور جو ترجمہ گفتگو ہی طرفین یعنی نواب وزیر اور گورنر جنرل کرکے ہر ایک کی زبان مین فریقین کو سمجھاتے جاتے تھے ہدایت کی کہ وہ بھی اپنے دستخط اس کاغذ پر کرین —

درخواست	جواب
کوئی شخص جیسا اب تک ہوتا ہے آیندہ	اسمین عہد نہین ہے اور اسکا لحاظ رہے گا
محافظ اور معتمد کسی شخص کا ہو نامزد کیا جاے	فرمایا وزیر صاحب پریزیڈنٹ کے پاس اطلاعاً
ہمارے کے طریق وصول ہین سر رشتہ ہو	دلائل اور اسناد و ثبوت راستی معاملہ کے بھیجدیا کرین
بخلاف اسکے وہ یعنی صاحب پریزیڈنٹ کا کہ	
بدوجہ تحصیل بقایا یا مالگزاری کے دین اگر صاحب	
پریزیڈنٹ کی خواہش یہ ہو کہ وہ کسی مقدمے مین	
منع کیا جاہین تو اونکو لازم ہے کہ مجھے خلوت	
مین اوسکا ذکر کرین اور چونکہ میری نیت ہرگز نہین	
کہ بے انصافی ہو لہذا یا تو مین صاحب پریزیڈنٹ کو	
اوس مقدمہ سے آگاہ کردونگا اور یا وہ مجھے	

قائل کرو نگے اگر وہ مجھے قائل کرینگے تو مین
حسب فہمایش اونکے معاملہ سے کنارہ کرونگا
اور کسی پر نا اتفاقی رائے ہمارے کا اظہار نہوگا

عدالتمآب باقاعدہ جسمین میری اپنی غرض
بالکل متعلق نہین ہوگی صرف واسطے جاری
کرنے شرع محمدی کے اور داد رسی دعاوی رعایا
کے اور حفاظت جان و مال رعایا مقرر ہونگی
پس یہ لازم ہے کہ ہر ایک شخص اونکی متابعت
کرے

یہ فعل نہایت عقل اور دانائی کا ہے اور بہت مناسب ہے

اور اگر کوئی خلاف وزری اونکی حکومت کی
کرے یا اونکی حکومت منظور نکرے تو افسران
کمپنی امداد کرکے اونکے حکم کی تعمیل کراوین
مین نواب بیگم صاحبہ کو اپنا بزرگ سمجھتا
ہون اور میری مین خواہش یہ ہے کہ اونکی توقیر
اور مرتبہ اور اونکی آسایش ایزاد ہو

مجھے کچھہ تعلق اونکی جاگیر کی آمدنی اور پیداوار
سے نہین ہے اور نہ کسی اور جاگیردار کی مگر
حکومت عدالت بعد تصفیہ تنازعات داد دہی
مظلومان اور تعمیل کرانا دیوانی و فوجداری کے
سزا دینگا اور دیگر مقامات متعلق داد دہی کے
میرے حکم کے بموجب شہر لکھنؤ اور فیض آباد
مین ہونے چاہیین اور اسیطرح تمام جاگیرات

نصف دہی جاگیر بیگم صاحبہ مین یہ حکم نواب کے
رہے گی اور بلازمین بیگم صاحبہ اوسکے مطیع
رہینگے اور حکومت عدالتمآبی نواب کی بذریعہ
قوت انگریزی تعمیل ہوگی

مین بھی کیونکہ یہ امور متعلق بادشاہ کے ہوا کرتے ہین
جسکا کام ہی ہوتا ہے کہ ظلم اور زیادتی ہوئے
سے بیگم صاحبہ کے آسمین کہ جا ہے کہ ایسے
معاملات مین داخلت کرین اسواسطے حکومت
مین شرکت غیر ممکن ہے خود بیگم صاحبہ کی نیکنامی
اسی مین ہے کہ وہ مجھے لیکے معاملات مین اتنا
نیکون بیان کردیا کرین تاکہ حسب مرضی اونکے حکم
میرے اہلکارون کے وقوع مین آیا کرے
اب تک یہ حال رہا ہے کہ اکثر خود بیگم اور فیض
فیض آباد مین اور نواب بیگم صاحبہ کی جاگیر مین
رہا کرتا ہے اور میری تحریر اور تقریر پر کچھ خیال
بیگم صاحبہ نے نہین کیا بیچ عہد سلطنت میرے
برادر مرحوم کے دقیقہ تنازعات جاگیر متعلق سرکار
کے تھا ان امور سے میری حکومت

مین چاہتا ہون کہ گورنر جنرل بہادر ازراہ مہربانی
داراب علیخان کو طلب فرماوے اور میری خواہش
یہ ہے کہ سوائے جاگیر کے اور جو جائداد منقول
زمین اور بازار و باغ سرکار بلکہ ملک ان بیگم صاحبہ
نے بلا استحقاق اور بغیر موجودگی سند ضروری
کے چار سال کے عرصے سے لے لیے مین
(اس حال سے میر منشی صاحب اور مولوی غلام قادر خان
منشی موصوف اور دیگر معتبرین مثل الہاس علیخان
اور داراب علیخان اور اونکے وکلا بخوبی واقف ہین

نواب گورنر جنرل بہادر فرماتے ہین کہ تمام مقدمات
مو قیا ہین نواب اور بیگم کے ہین اور لحاظ
کامل ہوگا اور معاملہ اسطرح فیصلہ ہین اونکے طے
کیا جائیگا جو عقائد انصاف اور عدل ابد دوامی
پر مبنی ہوگا۔

اور تصدیق اسکی کر سکتے ہین اور سابق خود بیگم صاحبہ سے اقبال اسکا کیا تھا اور اس حال و مآل کو بنام اہلکاران معتبرین سرکار مثل جسیکہ ایسی وغیرہ جانتے ہین اور اونکے کواغذ سے تفصیل ایسی جائداد کی حاصل ہوسکتی ہے اور اس جائداد کے لے لینے سے میرا نہایت نقصان متصور ہے خصوصاً ایسے وقت مین کہ جب مین متحمل ایک ذرہ بھی نقصان کا نہین ہوسکتا مجھے واپس ملے اور جو نفع اس جائداد کا اونکو وصول ہوا ہے وہ بھی واپس مجھے دیا جائے تاکہ میری نقصان کا معاوضہ ہو اور یہ امر طابق اقرار بیگم صاحبہ کے ہے اور مین چاہتا ہون کہ گورنر جنرل بہادر حکم بنام سنوبرلی ہنری ایلیٹ صاحب اوپر مراسلہ مندرجہ ذیل کے صادر فرماین —

میرے ملک کے مفرور کو پناہ نہ دی جائے بلکہ جب مین طلب کرون مجھے ملجائین وہ ملک سے خارج کیے جائین —

تمام مجرم حوالہ ایک دوسرے کے کیے جائینگے مگر رعایاے سرکارین جنکی نسبت کوئی جرم عائد نہوگا اونکو اختیار حاصل رہے گا کہ وہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین بلا مزاحمت سفر کرین اور جہان چاہین آباد ہون

اگر کوئی متوسلین سرکار بہادر خواست مستاجری

تمام بقایاے حال یا جو آیندہ باقی سرکار کے

علاقہ سپرد شدہ مین وہی اوس سے تحریر لکھائی جاکر
کہ مستاجری اوسکو اس شرط سے مل سکتی ہے
اور تمام باقیداروں سے اقرار لکھائے جائین
اگر وہ ثابت کرے کہ وہ باقیدار سرکار نہین ہے
کہ میعاد مقررہ مین باقی ادا کرین۔

دے گی اور اسکے واسطے ایک میعاد مقرر کیجاے
کہ میعاد مقررہ مین باقی ادا کرین۔

اکثر ہمارے عامل جنکی زمین علاقہ سپرد شدہ
مین ہے وہ اسکا رکے کہ باقی ادا مین یا تو مقدمہ
اوسکے فیصلہ کے روپیہ کی حکومیجاے اور یا
عاملان مذکورین ہمارے سپرد کیے جائین
تاکہ زر باقی واجبی روسے بہ وصول کرکے
اونکو رہا کرین اور جب وہ اپنا حساب کتاب
جیسے طے کرلین بعد اوسکے سترد یسی حساب
کو اختیار ہے اونسے اپنا معاملہ جسطرح چاہین
کرین۔

کسی عامل نواب کے ساتھ علاقہ سپرد شدہ مین
معاملہ نہین ہوا۔

اکثر باغات اور دیگر جائداد سرکار کی
اوس علاقے مین واقع ہے جو بابت مصالحت
فوج کے دیا گیا ہے اور جائداد مذکور مالگذاری
سے جدا ہے جیسے مثلاً اب بنارس مین
ایک جائداد میرے قبضہ مین ہے مین چاہتا
ہون کہ لارڈ صاحب حکم اس مضمون کا صادر
فرمائین کہ اسطرح کی جائداد واقعہ علاقہ مذکور سپرد
ہمارے آدمیون کے کیجاے ایک فہرست
اس طرح کی جائداد اور باغات وغیرہ کی
داخل کیجاے گی۔

کوئی جائداد اس قسم کی جسکا ثبوت حسب اطمینان
نواب وزیر الارڈ صاحب کو دینگے واگر البتہ
اوسکے عاملین کے سپرد کیجاے گی۔

مین نے اضلاع معلومہ واسطے مصارف	احکام اسکے مطابق صادر ہونگے —
فوج کے صرف بہ نیت رضاجوئی لارڈ صاحب	
سپرد کیے ہین اور یہ امر ہمکو مناسب معلوم ہوا	
جب ویسلی صاحب آئے ہمکو خوشی خاطر	
اور تعمیل حکم لارڈ صاحب ضروری متصور ہوا	
پس اب اس مضمون کے احکام جاری ہون	
کہ کوئی شخص ساہوکار اور متعاہد اور اہلکار یا غیرہ	
سے جو علاقہ سپرد شدہ مین واقع ہین متعرض	
اور مزاحم نہوا اور کوئی اونکو خراب اور ستمار	
نکرے —	
ایک وعدہ ہوا تھا کہ جو پیداوار آباد کے	اس حساب کے طے کرنے کو حکم صادر ہوگا
گھاٹ پہنچے گا وہ سرکار کو دیا جائے گا	
عرصہ اب چار برس کا گذرا ہے اور ہر	
متواتر تحریرات اس بارہ مین صاحب رزیڈنٹ کو	
بھیجی گئین مگر آج کی تاریخ تک کچھ نہین دیا گیا	
اس سے ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہے احکام صادر	
ہون کہ حسب وعدہ روپیہ دیا جائے —	
مسٹر ویسلی صاحب نے وعدہ کیا تھا	عہدنامہ مرسل ہوچکا ہے —
کہ عہدنامہ بھیجا جائیگا مگر اب تک میرے پاس	
نہین آیا لارڈ صاحب یا مسٹر ویسلی صاحب کو	
یاد دہی کرتا ہون کہ وہ بھیجدیا جائے —	
نواب وزیر چاہتے ہین کہ اونکا فرزند	گورنر جنرل بہادر بالبقت رائے اس سے کرکے
مرزا احمد علیخان وزیر واسطے انتظام کار ریاست	تقرری مرزا احمد علیخان کو منظور کرتے ہین —

کے مقرر کیا جاوے۔

عنایات گورنر جنرل بہادر سے مجھے امید ہے کہ گورنر جنرل بہادر میرے رو برو مراتب مذکورہ بالا صاحب رزیڈنٹ کو تفہیم فرمانگے اور حکم دینگے کہ اوس مطابق کام کیا کرین اور لازم و صلاح یہ بھی حکم صاحب رزیڈنٹ کو دینگے کہ بعد اونکے رخصتی کے وہ میری دوانگی کی نسبت کچھ تساہل یا ہرج نکرینگے بلکہ امداد و طیاری سامان سفر میں کرینگے۔

حسب درخواست نواب وزیر کے احکام اور طاہع مراتب بالا کی رو برو نواب کے صاحب رزیڈنٹ کو دی گئی تاریخ ۲۴ ماہ فروری۔

اب نواب گورنر جنرل بہادر اون مراتب عالیہ کا بیان کرتے ہین جنکے بموجب رسم اتفاق اور مراسلات قیام ہین سرکارین کہ بعد ازین ترتیب اجرا پائیگا۔

اوپر کے مشرائط عہدنامہ جو قیام ہین گورنمنٹ انگریزی اور نواب وزیر کے جو تاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ کے قرار پایا ہے نواب وزیر کی حکومت کلیہ درمیان علاقہ باقیماندہ کے مقرر ہوئی ہے اور اوسکے اپنے اہلکار اور ملازم کارروا رہینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ نواب کی حکومت اور اوسکے علاقہ باقیماندہ مین قائم کرادینگے اور اوسکے اہلکاران کی معرفت انتظام ملک کرادینگے اور گورنر جنرل بہادر اس سے ہرگز انحراف نکرینگے نواب وزیر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے ملک باقیماندہ مین ایسا انتظام کریگا جس سے

بہبودی رعایا مقصود رہو اور جس سے حفاظت
جان و مال باشندگان ملک میں آسکے اور
یہ انتظام نواب وزیر کے اہلکاروں اور رعایا میں
کی معرفت ہوگا۔

نواب وزیر نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ
وہ ہمیشہ مطابق صلاح اور نصیحت افسران ہنورایل
کمپنی کے کارروائی کرینگے۔

اسواسطے جو قائم کرنے انتظام نیک
درمیان علاقہ ہا قیماندہ کے اور جو چیز تمام
امور متعلقہ انتظام علاقہ مذکور اور عہد کی کارروائی
اور انتظام کے نواب وزیر سے بصلاح گورنمنٹ
انگریزی کے اور مطابق اونکی نصیحت کے کام کرینگے
یہ نصائح اور صلاح ہمیشہ نواب وزیر کو بطریق
صلاح دوستانہ اور احتیاط اور خاطر جمعی سے
دیجائیگی جب کبھی کسی امر عظیم میں صلاح قائم
گورنر جنرل بہادر کی درکار ہوگی اور ضرورت وقت
ایسی ہوگی کہ اونکی تحریر پر برادران نواب وزیر کو
جلدی کرنی ہوگی تو گورنر جنرل صلاح جو
گورنمنٹ انگریزی کی اسس بارہ میں ہوگی براہ
راست بذریعہ تحریر یا ملاقات خود دینگے۔

صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنؤ بطور وکیل
گورنمنٹ انگریزی ہے اور واسطے تحریرات
باہمی بیچ تمام مقدمات کے ہوگا۔

اسواسطے صاحب رزیڈنٹ بیچ عام طرز
کارروائی کے نواب وزیر کو صلاح جو گورنمنٹ
کی ہوگی بنام گورنر جنرل دیا کرینگے اور جس مقدمے
مین صاحب رزیڈنٹ صلاح دینگے وہ بطور صلاح
گورنر جنرل بہادر تصور ہوگی —

یہ صلاح صاحب رزیڈنٹ تمام مقدمات معمولی
مین حسب احکام عام یا خاص گورنر جنرل بہادر
کے دیا کرینگے —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب کو صلاح
یکدلی اور نیکنیتی سے دین اور کوشش تمام اتفاق
نواب کے ساتھہ اجراے کار مین کرین اور نواب
کے ساتھہ اتفاق کرکے اونکے اہلکاران کی
معرفت اون تدابیر کا اجرا کرائین جو بصلاح
گورنمنٹ انگریزی قرار پاوے بیچ اون مقدمات
کے جنمین ضرورت اعانت گورنمنٹ انگریزی کی
یا امداد فوج انگریزی کی ہوگی اونمین حسب ضرورت
وقت اعانت اور امداد کیجاے گی —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب وزیر
کی نسبت تمام امورمین بدرجہ غایت تعظیم اور
اتفاق اور لحاظ کے ساتھہ پیش آئین اور تمام
امورمین اوسکے ساتھہ دلی اتفاق اور دوستی
رکھین اور کوشش کرکے اوسکی حکومت کو قیام
اور استحکام دین —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ہرگز کسی امر
متعلقہ علاقۂ باقیماندہ مین بغیر اول مشورہ کرنے
نواب وزیر سے یا اوسکے اہلکاران سے دست انداز
نہون اور صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ مشورے
مین نہایت رازداری کیا کرین اور جب تک کوئی
امر مشورے مین قرار نپائے اوسوقت تک اوسکے
افشا نہونے مین جہد بلیغ رکھین۔

بموجب ان عقائد کے گورنر جنرل بہادر کو
امید ہے کہ نواب وزیر بموجب صلاح اور مشورے
صاحب رزیڈنٹ کے کام کرینگے اور چونکہ کوئی
امر وقت طلب بہ مشکل پیدا ہین گورنمنٹ انگریزی
اور نواب وزیر کے باقی نہین رہے اسواسطے
گورنر جنرل بہادر کو امید یقینی ہے کہ آیندہ کچھ
دقت اجرائے امور مین واقع نہوگی۔

دستخط ولیسلی

مہر گورنر جنرل

دستخط این بی ریڈمیس
سکرٹری گورنمنٹ
سکریٹ اور پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ

نمبر ۳۵

چونکہ تکرار اور نزاع فیما بین رعایاے ہنوربل کمپنی اور رعایاے حکومت نواب وزیر کے
درباب حدود اونکے دیہات کے اور قبضہ زمین دریا برامد اور جزائر کے جو دریاے سرحدی

ممالک سرکارین مین پیدا ہوتے ہین واقع ہوتی ہے لہذا بنظر فیصلہ کرنے اور رفع کرنے ایسی تکرار اور نزاع کے حال اور استقبال مین یہ عہدنامہ فیما بین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور اوسکے ورثا اور جانشین کے اور میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ منجانب رابرٹ ہنوربل گلبرت لارڈ میسو کے جو شاہنشاہ انگلستان کا ایک موسٹ ہنوربل پیر یوی کونسل مین سے ہین اور گورنر جنرل خاص ممالک ہندوستان منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہین اور اونکے ورثا اور جانشینون کے قرار پائے

شرط اول

ہر ایک جزیرہ یا قطعہ زمین جو آئندہ سنہ فصلی بتعلق علاقہ سپرد شدہ سے رکھتے ہونگے گورنمنٹ انگریزی سے متعلق رہین اور ہر ایک جزیرہ یا قطعہ زمین جو بتعلق علاقہ باقیماندہ سے رکھتے ہونگے وہ متعلق وزیر کے رہینگے کوئی جزیرہ جو در اصل کسی علاقہ سے متعلق ہوگا اور طغیانی دریا سے غرقی مین آئیگا اور بعد فرو ہونے طغیانی کے پھر ظاہر ہوگا وہ اوسی علاقے سے متعلق تصور کیا جائیگا جس سے وہ در اصل بتعلق رکھتا تھا گو اوسکی ہیئت تبدیل ہوگئی ہو اور تمام جزائر اور قطعات زمین جو سر حد پر ہونگے اور جو جسکے متعلق وقت مذکورہ بالا نہین ہونگے اوسی کے متعلق تصور کیے جائینگے

شرط دوم

اگر کوئی دریا یا ندی سرحد علاقجات سرکارین پر واقع ہوگی اور اپنی جگہ چھوڑدیگی اور جسکی حدین وہ بدین یا پرلے اوس سے پیدا ہوگی وہ زمین اوسی سرکار کی تصور کی جائے گی جسکا علاقہ اوس کنارے پر ہوگا جس سے دریا دور ہوگیا ہوگا گو کیسا ہی نقصان اوس سرکار کا ہو جسکے علاقہ مین دریا چلا گیا ہو

شرط سوم

تمام جزائر جو دریاے سرحدین پیدا ہونگے یا سنہ فصلی سے پیدا ہوے ہین وہ اوسی سرکار کے متعلق تصور کیے جائینگے جسکے علاقہ سے دریا اون جزائر تک پایاب ہوگا اور اگر دریا دونون طرف یکسان ہوگا تو وہ اوس سرکار کے تصور ہونگے جنکے علاقے سے کہین وہ کسی مقام پر شامل یا نزدیک ہونگے

شرط چہارم

درحالیکہ آیندہ دریاے سرحدی کی دہار تبدیل ہوجاے یعنی اگر دھار دریاے مذکور کی دونون جانب جزیرہ کے سابق عمیق تھی اب پایاب ہوگئی ہو اور دوسری جانب عمیق رہے تو اس حالت مین حق اوسی سرکار کا جزیرہ مذکور پہونچے گا جسکے علاقے کی جانب دریا پایاب ہوگیا ہوگا اور یہی قاعدہ درباب تمول اور نزدیکی جزیرہ کے مرعی رہے گا یعنی جسکے علاقہ کے شامل یا نزدیک ہوجاے گا اوسکا استحقاق پہونچیگا اور چونکہ تحقیق کرنا عمق یا فاصلہ کنارہ دریا کا جزیرہ دریا برآمدہ سے مقتضی اسکا ہے کہ کوئی وقت واسطے دریافت اس حال کے معین ہو لہذا فریقین منظور کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وقت تحقیقات اور تصفیہ ایسے امور کا شروع فصل ربیع قرار دیا جاے۔

شرط پنجم

اگر کسی وقت مین درحالیکہ دریاے سرحدی بہت پیچ کھاکر روان ہوتا ہو اور اس پیچ کے سبب کہین زمین بباعث بالکل ترک کرنے کنارے کے برامد ہو تو یہ زمین کلیتہ اوسی سرکار کی تصور کیجاے گی جسکے علاقے مین یہ زمین شامل ہوگئی ہو گی لو کسیقدر نقصان فریق ثانی کا اس سے متصور ہو۔

شرط ششم

جو کچھ شرائط مذکورہ بالا مین منظور ہوا ہے وہ صرف اس نظر سے ہوا ہے کہ تکرار اور تنازعات آیندہ درباب اوس قسم کی زمین کے جسکا ذکر شرائط مذکورہ مین ہے مسدود ہون اور کچھ تعلق حقوق زمیداری سے نہین رکھتا۔

شرط ہفتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۱۲ع مطابق ۱۰ ماہ ذیحجہ ۱۲۲۶ھ کے قرار پایا اور میجر جان بلی صاحب رزیڈنٹ نے ایک نقل اوسکی فارسی اور انگریزی مین کرکے مہری اور دستخطی اپنی نواب وزیر کو دی اور اقرار کیا کہ عرصہ تیس روز مین ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی وہ اونکو دینگے پھر یہ نقل اونکی

دستخطی اور مہری واپس لیجائیگی۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر رزیڈنٹ

مہر سعادت علیخان

اس عہدنامہ کو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تصدیق اور منظور کیا

نمبر ۲۰

اقرارنامہ نواب وزیر ملک اودھ مرقومہ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء

دوستی اور اتفاق جو اسقدر استحکام اور خوشی طبیعت سے فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ نظام الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ بدست نصیب اور ہنوربل کمپنی گورنمنٹ کے جاری اور قائم ہے اونکو ثابت اور سالم رکھنا اور زیادہ تر کرنا چاہیے اور تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات مجایہ کلیتہً مشروط اور منظور نواب وزیر کے ہونگے اور ہم ظاہر کرتے ہیں کہ ہم پابند شرائط اور اقرارنامجات مذکورہ کے رہینگے اور بفضل الٰہی شرائط اور عہدنامجات مذکور کی تعمیل تا یوم القیام ہوا کرے گی۔

مہر اور دستخط بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۲۲۹ھ نواب فخر الدولہ رفیع الممالک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نواب ملک اودھ ہوئے اور بدست خاص نواب نے بتاریخ مذکور دو نقل کرا کر عماد الدولہ افضل الملک میجر جان بیلی صاحب بہادر ایلچی رزیڈنٹ دربار لکھنؤ کر دیئے۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر

نقل قرارنامہ جو نواب وزیر ملک اودھ کے ساتھ بتاریخ ۳ ماہ مئی ۱۸۱۴ء ہوا

دوستی اور اتفاق [illegible] استحکام اور خوشی طبیعت کے ساتھ فیابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے جاری رہی ہے اسیطرح اور اسی استحکام سے بلاد عمدہ فیابین فرزند و جانشین نواب مرحوم نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شمشاد جنگ اور ہنوربل کمپنی کے جاری رہینگی اور عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیابین نواب وزیر مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے قائم ہوے ہین وہ سب حرفاً حرفاً جاری اور قائم رہینگے اور رابت ہنوربل گورنر جنرل بہادر منجانب ہنوربل کمپنی ظاہر کرتے ہین کہ گورنمنٹ انگریزی عہد اور شرائط مذکور کو اپنے اوپر فرض تصور کرتے ہین اور عہد و شرائط مذکورہ تا یوم القیام قائم اور جاری رہینگے۔

بہر اور دستخط رابت ہنوربل گورنر جنرل بہادر بمقام دونگیر واقع صوبہ بنگالہ تاریخ ۳ ماہ مئی ۱۸۱۴ء کے دی گئی۔

مہر

دستخط میرا

حسب الحکم گورنر جنرل بہادر

دستخط جارج سونٹن

پرانویٹ سکریٹری گورنر جنرل

نمبر ۳۷

مہر بیگم

گواہان

مہر بوبو سدہ بچن

مہر داراب علیخان

یہ عہدنامہ دیانت نامہ نواب بہو بیگم دختر مہتمن الدولہ اسحاق خان مرحوم زوجہ نواب شجاع الدولہ مرحوم و والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم بنام گورنمنٹ ہنوربل کمپنی جسکا وعدہ بابت حفاظت اور مہنیت

نواب مسطورہ اور اوسکے عزیز اور لواحقان کے بدین مضمون مدت سے قائم ہے یعنی
میری جاگیر مکانات جائداد اور اسباب ہر قسم کا تاحین حیات میرے میرے قبضہ اختیار رہیگا
اور مجھے ہی صرف اختیار اوسکے صرف کرنے کا بیچ پرورش اور پرداخت اونکے جو
میرے عزیز ہین اور میرے وابستہ ورشتہ دار و خواجہ سرا اور خدمہ وغیرہ ہین حاصل رہیگا جس طرح
مجھے مناسب معلوم ہوا اوسطرح اوسکو صرف مین لاؤن مگر بخیال اسکے کہ زندگی چند روزہ ہے اور
بنظر اسکے کہ آیندہ کا بندوبست تا ہونے حی القائم اور صحیح النفس و اعقل ضرور لہذا مین تمام جائداد
و اسباب نقد و جنس ظروف و جواہرات وغیرہ جو اب میرے قبضے مین ہین بعدادی و تعینی ستر لاکھ
روپیہ بموجب بند علحدہ مہری و دستخطی میرے حوالہ بطور امانت گورنمنٹ بمبئی کے کرتی ہون
اور جو بعد اسکے تا ایام زندگی میرے پاس جمع ہوگا اوسکا بھی اختیار گورنمنٹ مذکور کو دیتی ہون
کہ اس غرض اور نیت سے کہ ہا ایان گورنمنٹ مذکور بنظر بوسیع قدیمہ جو اونھون نے بنسبت میرے
میرے مین حیات مین مرعی رکھی ہے وہ میرے بعد بھی مرعی رکھکر محافظ میرے اون تمام
لوگون کے ہونگے جو میرے عزیز اور برادر یا ہمشیرہ زادہ اور رشتہ دار اور خواجہ سرا اور متوسلین ہین
اور اونکی جاگیرات اور تنخواہ نقدی فرداً فرداً کی اور اونکے ورثا کی میرے ذاتی روپیہ کی آمدنی
سے قائم اور جاری رکھینگے اور بمقدار جسقدر مین سے علحدہ فرد منسلکہ مہری مین درج کی ہے تاکہ
اس ذریعہ سے اونکو مستغنی الاحتیاج رکھین۔
ماورا اسکے گورنمنٹ انگریزی میرے رشتہ داران اور متوسلان مذکورین کی حفاظت بخلاف
ظلم و زیادتی غیر کرینگے اور اونکی اعانت بیچ قبضہ اون مکانات اور باغات اور بازار اور دوکان وغیرہ
کی کرینگے جو میرے حین حیات مین اونکے قبضے مین ہونگے اور اسکا بھی لحاظ رکھینگے جو کوئی
شخص اونکو یا اونکے ورثا کو تکلیف اونکے مقبوضات کی نسبت نہ دین اور چونکہ میرے ایماندار ملازم
داراب علیخان ناظر نے اور دیگر ملازمین و خواجہ سرایان و متوسلان ہماری سرکار نے ہمکو اب تک
رضامند رکھا ہے اور آیندہ بھی تاحین حیات ہمارے ہمکو خوش اور رضامند رکھینگے لہذا مین
چاہتی ہون کہ اونسے کچھ مطالبہ نکیا جاے اور نہ اونسے کچھ حساب کتاب لیا جاے صرف یہ امر ہو
کہ بعد میرے فوراً اونسے حسب الحکم میری تمام جائداد نقدی و اسباب مذکورہ بالا جواب میرے

قبضے مین ہے اور بعد ازین میرے پاس جمع ہوگا ہنوربل کمپنی کو دلوادین اور اس تمام جائداد وغیرہ کا حساب وہ بایمانداری دینگے۔

ماسوای رقوم پرورش مندرجۂ فرد منسلکہ کے میرے ملازم داراب جانیخان کو بتین لاکھ روپیہ سکہ واسطے تعمیر میرے مقبرے کے اور ایک لاکھ روپیہ واسطے نذرانہ کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ کے دیا جائے اور اوسکے صرف مین اختیار اوسکا ہے اور چونکہ وہ ایماندار اور راست کردار ہے ہذا وہ روپیہ مذکور کو بیچ امور مذکورہ مین صرف کریگا اور واسطے صرف سالانہ مقبرہ مذکور کے نہایت پرگنہ کچھ راٹھ جنکی آمدنی دس ہزار روپیہ سکہ ہے دیے جائین اور جو کچھ آمدنی مین بچے وہ صرف خیرات خواہ برہمنان کے صرف مین آئے جو مقبرہ مذکور مین رہتے ہون تاکہ بہتدل وہ وہان رہین۔

زر تنخواہ میرے عزیزان اور برادر یا ہمشیرہ زادہ و خواجہ سرایان و بوبو و خدمہ و دیگر متوسلین وقت پر میری جاگیر کی آمدنی سے اور میری ذاتی جائداد کی آمدنی سے داراب جانیخان کربایا اور وہ زر مذکور کو اونمین بقسیم کریگا اور اوسکی سفارش اور بیانات نسبت اوسکے جس قسم کی ہون اوس مطابق اونکا لحاظ کیا جاے اور بعد تمام کرنے اور دینے تنخواہ وغیرہ مذکورۂ بالا کے اور دینے رقوم مذکورۂ بالا کے جو کچھ فاضل میری جائداد مین سے نقد و جنس رہے اوسکا اختیار کل گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو ہے جو چاہین کرین اور جسطرح چاہین اوسے صرف مین لائین۔

مگر چونکہ چند میرے واسطہ دار و رشتہ دار جنکا نوکر فرد منسلکہ مین درج ہے قابض جاگیر اور نقدی وغیرہ عطیۂ سرکار غیر کے ہین اور یہ جاگیر وغیرہ اونکی وفات پر بخلاف رسم میری سرکار کے ضبط ہوجائیگی تو یہ امر گورنمنٹ انگریزی ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ بعد دینے تنخواہ وغیرہ مندرجۂ فرد تفصیل کے اسقدر روپیہ اپنے خیر امکان مین رکھین کہ وہ کافی واسطے پرورش دوامی اون رشتہ داران اور واسطہ داران پس ماندگان کے ہو جنکی جاگیر وغیرہ بعد وفات ضبط ہوگی تاکہ کوئی میرے متوسلین وغیرہ مین سے محتاج ہو کر خوار نہو۔

مہر

بیلیم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

فرد مہری بہو بیگم اوس نقد وجنس کی جو خزانہ اور دیگر مقامات محل نواب بہو بیگم میں موجود ہے

مہر

مع لکہ

در مکان جواہر علیخان مرحوم

مع لکہ

نقد — اشرفی و طلا

مع لکہ — مع لکہ

نقد — اشرفی — طلا

مع لکہ — مع لکہ — مع لکہ

توشہ جواہر علیخان میں جمع ہو کر بیچ مکان کلان متصل آبدارخانہ کے مقفل اور مہر بگیصاحبہ سے لگایا

مع لکہ

نقد — اشرفی و طلا

مع لکہ — مع لکہ

نقد — اشرفی — طلا

مع لکہ — مع لکہ — مع لکہ

رقم جو بعد وفات جواہر علیخان کے جمع ہوئی

نقد — اشرفی وطلا — مہر اجمالہ سکہ

روپیہ سکہ حال — اشرفی — طلا

سکہ — دفعہ ۲ — ۱۴ — سکہ

اشرفی سرکاری — ۸ ماشے ۵ لولہ

روپیہ — اشرفی — طلا

۱۳۰۰ — ۱۲ — ۲۲ دفعہ

کورا وکلدار روپیہ

۱۱۰۰ — ۷۰ — ۱۰۰ — ۴ — ۱۰۰

مقامات مخزن جمع حال — واضح ہو کہ یہ روپیہ صندوقوں میں رکھکر فرش مکانات میں غار کرکے دفن کیا گیا ہے اور اوپر پھر فرش بنا دیا گیا ہے تاکہ نشان دفینہ معلوم نہو نقط دستخط جی بلی صاحب بندوبست

مہر اجمالہ سکہ

اشرفی و روپیہ تہ خانہ — کمرہ خرد متصل کچہری قدیم — بمکان کچہری قدیم — ایک کمرہ خرد مکان میں بارہ دری میں

کورا وسکہ روپیہ — اشرفی وطلا وسکہ وکلدار روپیہ — اشرفی وسکہ وکورا روپیہ

۸۰۰۰ — ۴۰۰ — ۱۵۰۰ — ۹۰۰

مقامات مخزن محل بیگم صاحبہ معروف موتی محل

~~کمرہ خرد متصل خوابگاہ بیگم صاحبہ~~ ~~برکان توشہ خانہ~~ ~~برکان صینی خانہ طرف طلائی~~

جواہرات جواہرات ونقرہ وشیشہ آلات

واضح ہو کہ ان مقامات مین سب نقد و جواہرات وغیرہ کی قیمت تخمیناً چھہ لاکھہ روپیہ کے ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

فرد قوابض داراب علیخان موصولہ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۳ عیسوے

مہر	گواہان	مہر
داراب علیخان		بوبو سدھو بخش
		مہر
		میر امیر حیدر

چونکہ میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے آج کی تاریخ نواب بہو بیگم کے پاس آکر اونکے ہاتھہ سے فرد جمع خزانہ تفصیلی چوسٹھہ لاکھہ روپیہ کی حاصل کی اور یہ بھی بیگم صاحبہ نے اوسکو اطلاع دی کہ سوائے رقوم مذکورہ بالا کے اونکے پاس ایک لاکھہ روپیہ نقد اور پانچ لاکھہ روپیہ کا جواہرات وغیرہ اونکے مکانات مذکورہ بالا مین موجود ہے مین اسواسطے جسکا ذکر اسمین ہے اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون بیچ مقابلہ میرے بہو بیگم صاحبہ موجودہ کے کہ تمام روپیہ مذکورہ بالا ستر لاکھہ نقد و جواہرات حسب فرد بالا مع تمام نقد و جنس کا جو بعد ازین تا وفات بہو بیگم صاحبہ جمع ہوگا حساب صحیح داخل کیا جائیگا بقید وقت اور گواہی اس امر کے مین یہ اقرارنامہ قوابض بتاریخ ۲۵ ماہ رجب سنہ ۱۲۲۸ھ لکھدیا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخطی جی بیلی
رزیڈنٹ

فرد مفصل تنخواہ ماہواری رشتہ داران و وابستگان و خواجہ سرایان و ملازمان و متوسلان و غلامان نواب امت الزہرا بنت اسحاق خان مرحوم بتفصیل دیگر اخراجات جو لوگوں کو واسطے امور مشرحہ فرد کے واسطے دوام کے دیے جائینگے اصل وسود جائداد سے جس کے متعلق ہے مندرجہ امانت نامہ مہری مرقومہ ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۹ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۸۱۴ء بنام گورنمنٹ ہنورابل کمپنی اوریہ تنخواہ وغیرہ علاوہ ادن پنشن کے ہے کہ قدیم سے گورنمنٹ ذیرکی طرف سے اکثر لواحقان خاص محل اور خاندان مرزا علیخان اور سالار جنگ اور سالار جنگ کے تینوں بیٹوں کو یعنی مرزا قاسم علیخان اور اکبر علیخان اور صغر علیخان کو ملتی ہے۔

کل دو لاکھ چھیانوے ہزار نوسو چھتر روپیہ سالانہ یا چوبیس ہزار سات سو اٹھاسی روپیہ ماہواری ہوا۔

مہر بیگم	گواہان	مہر	بوبو سید بیگم
		مہر	دارا بعلیخان

بنام بی بی لطف النسا و دیگر سولہ نفر مبلغ دس ہزار نوسو روپیہ ماہوار سے۔

بی بی لطف النسا —	ا حلہ
مرزا محمد تقی خان شوہرش —	ا حلہ
مرزا حیدر پسرش —	ا
فاطمہ بیگم دخترش —	ا
مرزا شاہ میر داماد ش و ولد مرزا نصیر —	ا حلہ
مہولا بیگم دختر مرزا نصیر —	ا حلہ

اولاد دیگران مرزا تقی و مرزا تقیم

نواب مرزا —	ماہ
نواب بی بی —	ماہ
عباس مرزا —	ماہ
نادر مرزا —	ماہ
صاحب مرزا —	ماہ
حضرت بیگم —	ماہ
نواب سادر —	ماہ
جعفری بیگم —	ماہ
علیجان —	ماہ
سیان جنو —	ماہ

سماہ

بنام مرزا قاسم علیخان و غیرہ سات نفر مرزا در باہمشیرہ زادہ او و یک ہمشیرہ زادہ دی سماہ

قاسم علیخان —	سال
مرزا اکبر علیخان —	سال
مرزا اصغر علیخان —	سال
مرزا چوہر —	ماہ
مرزا حیدر —	ماہ
مرزا عباس —	ماہ
مرزا سلطان علیخان —	ماہ
جانی خانم صاحبہ —	ماہ سماہ

محمدی بیگم زوجہ مرزا جعفر علی ولد مرزا علی احمد

نبیرہ مرزا اکبر علیخان صاحب — ماہ سماہ

بنام بوبو سدہ بچن وغیرہ چار نفر مبلغ چار سو پچاس روپیہ

بوبو سدہ بچن —	۱۸۰
بوبو الماس کنور —	۹۰
بی بی فیض النسا —	۱۸۰
مبارک النسا —	۱۸۰

——— ۴۵۰

بنام محمد داراب علیخان وغیرہ مبلغ نو ہزار آٹھ سو اٹھاون روپیہ

داراب علیخان کہ میرا ایماندار اور فرمانبردار ملازم ہے
اور جسنے مجھے اپنی خدمت گزاری سے رضامند کیا ہے
جاگیر سے نہ دکھا واقع جاگیر سلون باچار ہزار روپیہ سالانہ ہے

امیر النسا بیگم —	۱۸۰
بنو صاحبہ —	۹۰
میر محمد علی و احمد علی —	۱۸۰
میان طرب —	۹۰
میان محبوب کلان —	۹۰
میان خوش چشم —	۹۰
میان سعادت —	۹۰
میان بشارت —	۹۰
میان دلاور —	۹۰
میان دولت —	۹۰
میان محبوب خرد —	۹۰
میان بختاور —	۹۰
میان پکھراج —	۹۰

میان نشاط —	۵
میان معقول —	۵
میان یعقوب —	۵
میان منظور —	۵
میان خورشید —	۵
میان بشیر —	۵
میان الماس —	۵
میان ذوالفقار —	۵
میان دوست —	۵
میان شوکت —	۵
سیدی محبوب قلندر —	۵
میان [illegible] —	۵
میان [illegible] —	۵
قنبر —	۵
سلطنہ —	۵
میان عنبر —	۵
میان نسیم —	۵
بنگڑ —	۵
بلال —	۵
لطافت —	۵
سیدی محبوب خرد —	۵
سلطان چلیخان —	۸
سلطان خرد —	۵

میر جان کلان — سے

خواصان و خدمہ صد نفری مہ — ۱۸۱

سہ صد نفری مہ — ۱۸۰

دو صد سپاہیان پہرہ چوکی وغیرہ نفری مہ — ۱۸۱

میر جان خرد — سے

امام علی — ۱۰۰

نذر علی — ۱۰۰

جعفر علی — ۱۰۰

ہدایت حسین — ۱۰۰

عابد علی — ۱۰۰

بندہ علی — ۱۰۰

مہدی حسن — ۱۰۰

پناہ علی وکیل — ۱۸۱

منشی سبحان علی — ۱۸۱

سید نواب علی — ۱۸۱

مرزا کوچک — ۱۸۰

بی بی خیر النسا — ۱۸۰

خرد غرت النسا — ۱۸۰

۱۸۰ ماہ

کل روپیہ ۱۸۰ ماہ

داراب علیخان کو واسطے تعمیر میرے مدفن کے دیے جائیں — ۳ لک روپیہ

داراب علیخان کو واسطے نذرانہ کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ — ۱ لک روپیہ

داراب علیخان کو واسطے مصارف سالانہ مقبرۂ مذکور و دیہات پرگنہ بچھیم ۱۲ جملہ — ۶ لاکھ روپیہ

تنخواہ خاندان برادران میرے نواب مرزا علیخان اور نواب سالار جنگ کے ویسی ہی رہے گی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورنمنٹ انگریزی اونکی رعایت اور اعانت ہر موقع پر کیا کریگی۔ اور اگر آیندہ بعد مرگ قابضان حال کے تنخواہ مذکور یا جزو تنخواہ اونکی وزیر ضبط کریگی تو گورنمنٹ انگریزی بموجب درخواست مندرجہ امانت نامہ کے اوسکی نسبت عمل کریگی یعنی میری جاگیر کی آمدنی مین سے یا میری جایداد مین سے جو اونکے سپرد ہوگی تنخواہ معقول اونکی مقرر کردینگے

تنخواہ مرزا قاسم علیخان کی بھی اوسی حال پر رہے گی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورنمنٹ انگریزی اوسکی اعانت ہر موقع پر میرے سبب اور سب درخواست میرے کیا کرینگے اور اگر آیندہ بعد وفات مرزا قاسم علیخان کے وزیر اوسکی تنخواہ کل یا جزو تنخواہ ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کریگی یعنی اونکے ورثا کی تنخواہ معقول میری جاگیر یا جایداد امانت سے دیا کریگی —

تنخواہ خاص محل کی حال کی گونڈا سے مثل سابق ملا کرے گی اور اہلکاران محال مذکور بموجب فرمنسلکہ تنخواہ دیا کرینگے اور اگر آیندہ کل یا جزو تنخواہ لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر یا اونکی اولاد کی وزیر ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی موجب تحریر امانت نامہ کے عمل کرے گی یعنی میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے اونکی تنخواہ معقول دیگی —

تنخواہ اولاد مرزا جعفر کی بعد وفات میرے مثل سابق جاری رہے گی اور اگر ضبط ہوجائیں تو گورنمنٹ انگریزی اونکو واسطے گذارہ معقول کے میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے مقرر کردیگی —

تنخواہ ماہیانہ جو ظفر الدولہ مرحوم کی بالعوض جاگیر کے مقرر ہوئی تھی اوسکی اولاد اور متوسلین کو دیجائیگی و نہ گورنمنٹ انگریزی تنخواہ معقول اونکے واسطے میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے دیگی — الاعلم ۲۶ ماہ رجب سنہ ۱۲۷۳ھ

مہر

بیگم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی رزیڈنٹ

مہر پشن خاص محل ادائی محال گونڈہ

	ماہواری	سالانہ
آغا تقی خان —	[illegible]	[illegible]
لطف النسا بیگم	[illegible]	
ذات خاص مرزا حیدر پسر	[illegible]	
فاطمہ بیگم دختر	[illegible]	
	[illegible]	[illegible]
آغا غیاث —	[illegible]	[illegible]
آغا نصیر —	[illegible]	[illegible]
آغا جمو —	[illegible]	[illegible]
خیر النسا —	[illegible]	[illegible]
مرزا جعفر حکیم —	[illegible]	[illegible]
واسطہ داران وغیرہ مرزا علی و مرزا جعفر حکیم —	[illegible]	[illegible]
بندی بیگم —	[illegible]	[illegible]
امینا بیگم —	[illegible]	[illegible]
بیگم صاحبہ —	[illegible]	[illegible]
نوگل صاحبہ —	[illegible]	[illegible]
بخشی خانم —	[illegible]	[illegible]
انجم النسا —	[illegible]	[illegible]
صابرہ خانم —	[illegible]	[illegible]
عمدہ بیگم —	[illegible]	[illegible]

	ماہواری	سالانہ
قدسیہ بیگم —	ماصہ	اے لاکھ
مسیتی بیگم —	ہزار	اے اسی
سنگی بیگم —	ہزار	اے اسی
جنی بیگم —	ہزار	اے اسی
والدہ حسن علیخان —	صد	اے سو
متوسلان بی بی ساہ —	ہزار	اے لاکھ
بیوگان مرزا جعفر —	ہزار	سے ساٹھ
بیگم صاحبہ —	اسی	سو سو
امامی بیگم —	ماصہ	اے لاکھ
فاطمہ بیگم —	ہزار	اے اسی
ہینگا بیگم —	اسی صہ	صہ اسی
حسن علیخان —	ہزار	سے ساٹھ
پسران ایضاً —	ہزار	سے ساٹھ
مرزا اعزاز —	ہزار صہ	سے ساٹھ
مرزا [illegible] —	ہزار	ڈیڑھ لاکھ
محمد علیخان —	ہزار	اے اسی
مرزا ابو طالب —	ہزار صہ	سے ساٹھ
مرزا بزرگ —	ہزار سو	اے لاکھ سو
مرزا حسین الدین حیدر —	ہزار	سے ساٹھ
محرم علیخان —	ہزار	اے لاکھ
مرزا ابراہیم —	ہزار صہ	سے ساٹھ
عباس قلی خان —	ماسو	اے ہزار

	ماہواری	سالانہ
میان بسنت —	۴	۴۸
میان نوروز —	۴	۴۸
میان محبت —	۴	۴۸
میان حیدر علی —	۲	۲۴
میان بہادر علی —	۱۰	۱۲۰
ہرسکھ رای متصدی —	۳	۳۶
مرزا روشن علی موذن —	۳	۳۶
میر مرتضی حکیم —	۴	۴۸
خواص پورہ —	۱۶	۱۹۲

مہر

داراب علیخان ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

نمبر ۵

بنام نواب بیگم المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر ۱۸۱۳ء

میرے پاس آپکا خریطہ کہ بنام ارل منٹو صاحب گورنر جنرل سابق تھا اور جسمین سجوالہ نتیجہ گفتگو میجر بیلی صاحب کے جب وہ فیض آباد واسطے حاصل کرنے آپ کی احکام کے گیا تھا پہونچا اور میجر بیلی صاحب نے بھی مطلب گفتگو جو بہنگام ملاقات فیابین آپ کے اور انکے بمقام فیض آباد بمیان آئے تھے تحریر کیا ہے۔

۲ جو تدابیر آپ نے واسطے حاصل کرنے اطمینان کے درباب تعمیل ہونے آپ کے مطالب دلی نسبت آپ کے واسطہ داران و متوسلان کے کین وہ لائق دال ہونے کے اوپر آپ کی ہوشیاری اور تیز فہمی کے ہین اور وہ باعث تزاید شہرت دانائی و خداترسی آپکی ہونگی

اور میری رائے مین وہ وسیلہ کلیتہً تعمیل ہونے آپ کے ارادہ دلی کی ہون گی مین یہ آپ سے مخفی نہین رکھتا کہ مجھے زیادہ تر اعتبار اس بارہ مین ہوتا اگر آپ یہ مناسب تصور کرتے کہ اوسقدر روپیہ بلا توقف سپرد گورنمنٹ انگریزی کے ہو جائے جسقدر کافی اوس مراد کیواسطے ہو اور یہ ہی میجر بلی صاحب نے بھی آپ سے عرض کیا ہے آپ بہرحال اطمینان رکھین کہ گورنمنٹ انگریزی جو اعتبار آپ نے اوسپر رکھا ہے اوسمین ہرگز تفاوت نکریگی اور یہ بھی آپ کو اطمینان رہے کہ وہ ہر امر مین آپ کی نیکنامی اور شہرت کو مدنظر رکھیگی اور رفاہ اور امنیت اون لوگون کی ملحوظ رکھیگی جو خوش نصیبی اپنی سے مورد الطاف اور پرورش آپکی ہوے

واسطے زیادہ تر اطمینان آپکے مین ایک مسودہ اقرارنامہ بھیجتا ہون میجر بلی صاحب رسیدہ لکھنو آپ کو دینگے اوسمین بتصدیق اور منظوری گورنمنٹ انگریزی کی نسبت صرف کرنے جائداد ذاتی آپ کے جو فرد مہری آپکی اور مصدقہ بگواہی داراب علیخان اور بوبو سدہ بچن کے مین درج ہے تحریر ہے۔

۳ آپ کو معلوم ہے کہ درباب عطاے دیہات پرگنہ پچھم راٹ کے رضامندی وزیر کی حاصل ہونی چاہیے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ نواب وزیر فوراً آپ کی مرضی کے موافق اپنی رضامندی ظاہر کریگا اور خصوصاً ایسے امر مین کہ جسمین رضامندی آپ کی اور نیکنامی اونکی متصور ہو مگر یہ آپ پر بھی روشن ہے کہ گورنمنٹ انگریزی صرف اسقدر وعدہ کر سکتی ہے کہ وہ بکوشش تمام رضامندی وزیر بنسبت تجویز دلی آپ کے حاصل کردیگی لہذا مین نے میجر بلی صاحب کو ہدایت کی ہے کہ وہ موقع سے رضامندی اونکی حاصل کردین اور مجھے شک اس امر مین نہین ہے کہ وہ بہت جلد اس بارہ مین آپ کو حسب مرضی آپ کے طے کرکے تحریر کرینگے جس سے آپ کی خوشنودی ہوگی۔

۴ مین چاہتا ہون کہ آپ اطمینان کلی بنسبت ارتباط واثق اور اتحاد صادق گورنمنٹ انگریزی کے رکھینگے اور آپ اعتبار رکھین کہ وہ ہمیشہ آپ کی بہبودی اور آسایش کی فکر اور خیال رکھتے ہین۔

مسودہ اقرارنامہ جو نواب بہوبیگم صاحبہ کے پاس بھیجا گیا تھا

نواب بہوبیگم صاحبہ نے بذریعہ ایک تحریر کے جسپر اونکی مہر ہوئی ہے اور گواہی گواہان بھی ہوئی ہے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ تمام جایداد ذاتی اپنی اس مراد سے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرینگی اور گورنمنٹ مذکور پرورش اونکے واسطہ داران اور متوسلین کی حسب تعداد اور طریق مندرجہ تحریر ثانی کے جسپر بھی مہر اور گواہی موجود ہے کریگی اور جو جو مصارف اوسمین درج ہین اونمین آمدنی جائداد مذکور اونکی معرفت صرف ہوا ورنہ ماورا اسکے نواب بہوبیگم صاحبہ نے صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ کو ایک فرد مفصل مرحمت اپنی تمام روپیہ اور جواہرات اور زیور کی دی ہے اور اوسمین تفاصیل مخزن بھی جہان وہ موقوف رہین نشان دیے گئے ہین گورنر جنرل بہادر بذریعہ اس تحریر کے صرف جائداد ذاتی نواب صاحبہ حسب تحریر کو اغذ مذکورہ بالا منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ جب جائداد مذکور حوالہ ہوگی تو تمام ہدایات نواب صاحبہ کے نسبت اونکی وابستگان اور متوسلین کے تعمیل ہوگی اور دیگر امور مندرجہ کو اغذ مذکورہ بالا کے حسب گورنمنٹ انگریزی سے متعلق ہوگا اور سقدر تعمیل فوراً اور بلاکم وکاست ہوگی اور گورنر جنرل بہادر یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ سے حاصل کرینگے رضامندی نواب وزیر کے دربارہ دینے دیہات پرگنہ چھیم راٹ جمعی دس ہزار روپیہ کے بنام داراب علیخان حسب خواہش نواب صاحبہ کرینگے اور گورنر جنرل یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اعانت اور حفاظت گورنمنٹ انگریزی کی نسبت واسطہ داران اور متوسلین نواب صاحبہ کے مرحمت رکھینگے اور اونکی اولاد کے نام اوسقدر زر پرورش بحال رکھینگے جسقدر نواب صاحبہ نے اونکے نام رکھی ہے۔

المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر ۱۸۱۳ء

نمبر ۲

بنام نواب رفعت الدولہ المرقوم ۱۹ ماہ جولائی ۱۸۱۴ء عیسوی

عرصہ دراز گذرا کہ میرے نام احکام گورنمنٹ اس مضمون کے آئے تھے کہ مین عرض اور نتیجہ گفتگو جو بروقت میرے فیض آباد جانے کے حسب استدعای نواب بہوبیگم صاحبہ

ماہ جولائی واگست بیان آئے تھے اونکے والد مرحوم کی اطلاع کے واسطے ارسال
کردن اسمین تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ اول تو اکثر کو اغذ رازداری ومطالب عظیم کی نقل
کرنی تھی اور ایسے کاغذ صرف اون لوگون کو نقل کرنے کو دیے جاتے ہین جو نہایت معتبر
ہوتے ہین اور ثانیاً باعث علالت طبیعت آپکے والد کے کیونکہ اوسوقت مین مین نے
مناسب ایسے کو اغذ کا بھیجنا نہ سمجھا اور مین نے ایک خط بھی بنام نواب وزیر مرحوم جو بنیاد اس
تحریر کا لقمہ ہو سکتا ہے تیار کیا تھا اور ارادہ تھا کہ جو ۱۲ تاریخ ماہ حال واسطے ملاقات کے
مقرر ہوئی ہے اوس روز یہ کاغذ بھی دیا جاے

جو کو اغذ مین اب آپ کے پاس بھیجتا ہون اسی طرح کے مفصل اور کامل ہین کہ میرے
کچھ اور مطالب مندرجہ کے بارہ مین تشریح کرنی یا اسے دینی ضرور نہین معلوم ہوتی اور جس
تفصیل کے بیان کرنے کا مجھے حکم گورنمنٹ ہوا ہے وہ بنظر اسکے کہ صرف نسبت اون امور
تحقیقات طلب کے ہے جو نواب وزیر مرحوم کی جانب سے استفسار ہوے تھے اور اونمین
کچھ غرض ہمارے گورنمنٹ کا اس تحریر مین نہین ہے لہذا اوسکو بروقت ملاقات منحصر
رکھا اگر اوسکی رائے مین بھی کو اغذ مرسلہ کے ملاحظہ سے ضرورت ایسی تفصیل کی باقی ہو

غالب ہے کہ آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ اصل ارادہ نواب بہو بیگم کا جو تحریر وصیت کے ذریعہ
سے میجسٹ نوبل گورنر جنرل مارکیس ولسلی صاحب کے پاس معرفت کرنیل اسکوٹ صاحب کے
مرسل ہوا تھا یہ ہے کہ تمام جائداد منقولہ وغیر منقولہ مع آمدنی جاگیر جسکو نواب صاحبہ بخشیدہ شوہر خود
نواب شجاع الدولہ اس قسم کی تصدیق کر چکی ہین کہ وہ ہمیشہ معاف رہے گی اور کوئی اوسکو
ضبط نہین کر سکتا گورنمنٹ ہنوبل کمپنی کے حوالہ ہو اور گورنمنٹ مذکور کو اپنا وارث اور منصرم بنائے

درباب استحقاق بہو بیگم صاحبہ کے پیچ دینے اور گورنمنٹ ہنوبل کمپنی کے پیچ قبول
کرنے وراثت اور منصرمی بہو بیگم صاحبہ کے کچھ شک وشبہہ عقلی نہین ہے اور آپ اون وجوہ
عجیب کو منظور کرینگے جسکے باعث ہمارے گورنمنٹ کو ترغیب انکار کرنے ایسے عزت بخش
اور فائدہ بخش تحریر نواب بہو بیگم صاحبہ کے ہوے اور اگر ایسے امر کی تفہیم اوسکو دی گئی کہ جس سے
اسکا نفع اصلی متصور ہوا اور جس سے اونکے حقوق کی نسبت پیچ تکمیل تجویز مصالح ورعایتی نسبت اوسکے

رشتہ داران اور متوسلین کے لحاظ رکھا جاے

آپ یہ بھی تصور کرین کہ یہ تمام مطالب میرے فیض آباد جانے سے حاصل ہوے جنکا ذکر کاغذ منسلکہ مین درج ہے اور وہ خوشی اب آپ کو ہوگی جسکا وعدہ مین نے آپ کے والد سے کیا تھا جب مجھے احادیث تحریر کرنے اون تجویزون کی ہوئی جو مین نے نواب بہو بیگم صاحبہ سے کی تھین اور جواب راجٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل منظور کی ہے مجھے شک نہین کہ آپ بخوشی تمام اوس تجویز کو منظور کرینگے جو درباب مقبرہ نواب بہو بیگم صاحبہ کے درج ہے جب نواب صاحب بمرضی خدا اس جہان فانی سے انتقال کرینگے اور بسبب اوس شرط اقرارنامہ مہری نواب بہو بیگم صاحبہ کے اور بسبت دیگر شرائط کے جو درباب پرورش کی ہین اور جنکی بسبت آپکی طبیعت ذاتی سے مجھے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعد وفات پرورش فرمانیوالی زیر پرورش لواحقان بیگم صاحبہ جو آپ کی سرکار سے اونکو ملتا ہی ضبط کرلینگے مجھے حکم نواب گورنر جنرل بہادر کا باجلاس کونسل یہ ہے کہ آپ جلد اون امور پر غور کرکے اپنی راے اور تجویز درباب اونکے بہت جلد تحریر کرین —

چونکہ یہ کواغذ خاص قسم کے ہین جو مین اونکے پاس ارسال کرتا ہون اور نیز حسب درخواست نواب بہو بیگم صاحبہ جو ایک خط مین درج ہے مجھے شک نہین کہ آپ کو بھی دریافت ہوگا کہ اون کا مضمون بالفعل مشہور نہو اور آپ مضمون وصیت نامہ بہو بیگم صاحبہ کو اوسیقدر پوشیدہ رکھینگے جسقدر مین نے اب تک رکھا ہے —

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

منجانب نواب وزیر — موصولہ ۴ ماہ اگست ۱۸۱۴ع

میرے پاس آپ کی چھٹی مرقومہ ۱۹ ماہ گذشتہ مع ملفوفات کے پہونچی نہایت خوشی ہوئی آپنے لکھا ہی کہ آپ کے پاس حکم بہز ایکسیلنسی ایٹ ہنوربل گورنر جنرل کا پہونچا ہے کہ آپ مجھے معاملہ فیض آباد

وغیرہ سے اطلاع دین اور مین نے تمام کو اخذ مرسلہ نہایت غور اور خیال سے پڑہے
سچ تو یہ ہے کہ اس سرکار کا کبھی کوئی ایسا دوست صمیمی اور رفیق دلی نہ تھا اور نہ آیندہ ہوگا
جو ایسی بغیر ضمانہ و بے یاد دستی رکھتا ہو جیسی گورمنٹ ہنوربل کمپنی ہے جسنے بغیر لحاظ اپنے
فائدے کے اسقدر قیمتی جائیداد کے لینے سے انکار کیا جو نواب بہو بیگم صاحبہ اونکے نام کرتی
تھی اور یہ قرار دیا کہ وہ سب جائداد بعد ادا کرنے تنخواہ و سالانہ وغیرہ کے جو بہو بیگم صاحبہ نے
صدق نیت سے اپنے رشتہ داران و متوسلان کے نام کیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے
اوسکے ادا ہونے کا وعدہ کیا ہے مجکو دیجاے جو میرے دلپر اسکا اثر پیدا ہوا ہے اوسکے
بیان مین بطق قاصر ہے اور بے تامل مین بنہایت خوشی اون تجویزون کو منظور کرتا ہون جو گورنر جنرل
بہادر نے درباب عطا کرنے دیہات پچھم راٹ کے واسطے مصارف مقبرہ بیگم صاحبہ کے اور
دربارہ دیگر اخراجات مندرجہ وصیت نامہ کے میرے تعین لکھے ہین بموجب اوسکے مین اس
تحریر کی رو سے اقرار کرتا ہون کہ جب بقضای الہی میری جدہ امجدہ اس جہان فانی سے انتقال
کرے گی تو دیہات ضلع پچھم راٹ جمعی بس ہزار روپیہ سالانہ کے علیحدہ ہوکر واسطے مصارف مقبرہ
بیگم صاحبہ کے عطا کیے جاینگے اور ماورا اسکے تمام تنخواہات و زر پرورش جو رشتہ داران مگیصاحبہ
کے نام ہے اور اب تک اونکو اس سرکار سے ملتا ہے وہ واسطے ہمیشہ کے اونکو اور اونکے
ورثا کے نام قائم اور جاری رہے گا اور کچھہ کمی اوسمین نہوگی آپ کو اپنا دوست صمیمی اور خیر خواہ
تصور کرکے مین چاہتا ہون کہ آپ بلا توقف یہ سب مراتب واسطے خوشنودی نواب گورنر جنرل بہادر
کے اطلاع تحریر فرمائین —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جان بیلی
رزیڈنٹ

نمبر ۳۸

منجانب نواب وزیر —— موصولہ ۲۸ نومبر ۱۸۱۴ عیسوے

میری چٹھی مرقومہ پنجم ماہ ذی الحجہ مطابق ۱۹ ماہ حال مین مین نے آپ کے پاس دو پنشن جو میرے خزانہ سے دیجائیگی بھیجی ہے اوسمین پنشن طیبہ بیگم امراو سکے رشتہ داران کی درج نہین ہے اب جو مین نے غور کیا تو مناسب معلوم ہوا کہ بموجب آپ کی تحریر کے طیبہ صاحبہ بھی شامل فرد ہونی مناسب ہے اور اب یہ بھی میری مرضی ہے کہ رمضان علیخان کی تنخواہ بھی اوسمین شامل ہو یہ سب شامل ہوکر بموجب فرد ملفوفہ مہری کے چھہ لاکھ اکیاون ہزار روپیہ سالانہ ہوتا ہے اسکی تعمیل کیجائیگی مین اسواسطے چاہتا ہون کہ آپ اس چٹھی کا مضمون اور فرد میرے عموی بزرگ یعنی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے پاس بھیجدین اور درصورت منظوری لارڈ صاحب بہادر کے تنخواہ ماہانہ اشخاص مندرجہ فرد بعد ازین خزانہ ہنوربل کمپنی سے شروع ماہ حال ذیحجہ ۱۲۲۹ ہجری مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ع سے دیجاے اور اونکی رسید میرے پاس بھیجدی جاے اور میری فرد مہری سابق واپس ہو۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

فرد حساب پنشن ادائی ایک کرور آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ سے دیجائیگی چھ روپیہ بطور قرض سودی فیصدی چھہ روپیہ سالانہ گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو دیا گیا ہے اور پنشن مذکور یکم ذیحجہ ۱۲۲۹ھ مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ع سے شروع ہوگی اور سود ماہواری جسکا چون ہزار دو سو پچاس اور سالانہ چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ ہونگے۔

نام پنشن داران	تعداد رپنشن ماہواری	تعداد رپنشن سالانہ
شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ		
نواب شمس الدولہ مع خاندان و متوسلان		
تنخواہ سابق		
اضافہ		
		لکھنا

نام پنشن داران	تعداد زر پنشن ماهواری	تعداد زر پنشن سالانه
متعلقان شمس النسا بیگم ۰۰ نفر	۰۰	۰۰
مرزا شهامت علیخان	۰۰	۰۰
مرزا امید ۰۰	۰۰	۰۰
خاندان مرزا علیخان مرحوم و سالار جنگ منهابابت تنخواه والد مرزا تقی و مظفر علیخان	۱۳۰۰ ۹ پاؤ	
و مرزا اسمعیل و غیره بنو بیگم شمس النسا فرزانه خانم	۰۰	۱۳۰۰ ۹ پاؤ
مرزا قاسم علیخان تنخواه سابق	۱۰۰ ۶ پاؤ	
اضافه	۵۰ ۶ پاؤ	
اکبر علیخان و اصغر علیخان	۰۰	۰۰
طیبه بیگم ۰۰ نفر تنخواه	۲۰ ۶ پاؤ	
منهاشیس خزانه	۲۰ ۶ پاؤ	۰۰
مرزا رمضان علیخان	۰۰	
منهاشیس خزانه	۰۰	
حسین علیخان ولد حیدر بیگ خان مرحوم ۰۰ نفر	۰۰	۰۰
متوسلان و متعلقان تحسین علیخان مرحوم ۰۰ نفر	۰۰	۰۰
سیزان کل	۰۰ ۹ پاؤ	۰۰
فاضل	۱۵ ۳ پاؤ	۰۰
کل روپیه	۰۰	۰۰

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی بیلی
رزیڈنٹ

مقام کرنال تاریخ ۲ ماہ جنوری ۱۸۱۵ء

بذریعہ اس تحریر کے مین قبول کرتا ہون کہ نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک مرزا غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نے خزانہ ہنوربل کمپنی مین بمقام لکھنو سکہ لکھنو اٹھاون لاکھ پچاس ہزار روپیہ داخل کیا اور یہ روپیہ بنام نواب صاحب یا بموجب اوسکے حکم کے اسطرح جمع ہوگا سود اصل کے اوپر بحساب فیصدی چھہ روپیہ سالانہ تاریخ اوخال سے ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ء تک خزانہ کمپنی سے بمقام لکھنو نواب صاحب کو دیا جائیگا یا حسب مرضی اونکی شامل سود ہوگا مگر نواب صاحب کو جسقدر روپیہ کم سود روپیہ سے منجملہ سود کے رہے گا وہ دیا جائیگا تاکہ رقم اونکی پوری سیکڑا رہے اور بابت اصل کے یا اگر اوسکا سود بھی شامل ہوجاے گا تو مع سود ایک کاغذ نوٹ مرقومہ ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ء دیا جائیگا اور روپیہ حسب شرائط اشتہار مجریہ کلکتہ گورنمنٹ گزٹ مرقوم یکم ماہ جولائی ۱۸۱۴ء ادا ہوگا۔

مہر دستخط میرا
منجانب ہز اکسیل لنسی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل
دستخط سی ایم رکٹس
سکرٹری گورنر جنرل
منجانب ہز اکسیل لنسی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل
دستخط جی سنوٹس
پرنسپل سکرٹری گورنر جنرل

باقی نصف کرور کی تحریر دستیاب نہین ہوئی

نمبر ۳۹

عہدنامہ فیابین نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور گورنمنٹ انگریزی بابت دینے ضلع کھیری گڈھ و دیگر چند مقامات جو گورنمنٹ انگریزی نے راجہ نیپال سے لیے ہین بالعوض قرضہ دوم جو نواب صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا اور درباب تبدیل کرنے پرگنۂ مہدیا جو نواب وزیر کا ہے بالعوض نواب گنج کے جو گورنمنٹ انگریزی کے قبضے مین ہے یہ عہدنامہ منعقد کیا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور رچارڈ مسٹر بجی صاحب رزیڈنٹ انگریزی بدربار نواب صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ ہز ایکسیلنسی رائٹ ہنوربل ارل میرا کی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل —

شرط اول

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اس تحریر کے علاقہ کھیری گڈھ اور زمین ترائی جو درمیان کھیری گڈھ اور کوہ کے واقع ہے اور نیز وہ علاقہ جو درمیان علاقہ نواب وزیر کے بجانب مشرق اور کوہستان واقع ہے دیتے ہین اپنے تمام علاقہ کو رکھا جو اس کوہ دریا سے گھاگھرا جانب مغرب سے ضلع انگریزی گورکھپور تک بجانب مشرق واقع ہے اور جسکے جنوب مین علاقہ نواب صاحب اور ضلع کھیری گڈھ اور شمال مین کوہستان واقع ہے وہ تمام کو رکھا بابت حوالہ کر دینے اوس علاقہ کے نواب وزیر کو دے جائینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ حکومت نواب وزیر کی علاقہ مذکورہ بالا مین قائم کر دینگے —

شرط دوم

نواب وزیر بالعوض سپردگی مذکورہ دفعہ بالا بذریعہ اس تحریر کے اپنا قرضہ واجبی گورنمنٹ انگریزی ایک کرور روپیہ کا جو کل رقم دوم قرضہ نومہ ہنوربل کمپنی سال گذشتہ کے ہے منسوخ کرتے ہین اور سود اوسکا اوس تاریخ سے موقوف ہوگا جس تاریخ سے نواب وزیر قبضہ کھیری گڈھ و علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا کا حاصل کرینگے اسوقت رسید جو نواب وزیر کو بابت قرضہ مذکور کے دی گئی ہے واپس ہوگی —

شرط سوم

بذریعہ اس تحریر کے نواب وزیر گورنمنٹ انگریزی کو پرگنہ مہدیا معروف کیوی جو شامل ضلع پرتاب گڑھ علاقہ نواب وزیر کے ہے اور جو درمیان اضلاع انگریزی جونپور مرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے دیتے ہین اور گورنمنٹ انگریزی تبادلہ مین نواب وزیر کو پرگنہ نواب گنج دیتے ہین جو جزو ضلع گورکھپور ہے محاصل جسکا مساوی پرگنہ مہدیا کے ہوگا۔

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی اقرار کرتے ہین کہ بعد قائم کرنے حکومت نواب وزیر کے ضلع کھیری گڑھ اور علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا مین اگر کوئی فساد کسی سبب سے پیدا ہو تو وہ اوسکو رفع کرینگے اور اگر باوجود شرکت اور مدد گورنمنٹ انگریزی کے علاقجات مذکور نواب وزیر سے چھن جائین تو اور علاقجات اوسیقدر آمدنی کے نواب وزیر کو دیے جائینگے۔

یہ عہدنامہ چار شرائط کا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور احیاج مسٹر سجی صاحب پریذنٹ دربار لکھنؤ نے منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا اور پریذنٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مع مہر اور دستخط اپنے کے نواب وزیر کو دی اور نواب وزیر نے ایک نقل اوسکی اپنی مہر اور دستخط سے اونکو دی صاحب پریذنٹ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی ہز ایکسیلنسی رائٹ ہنوربل گورنر جنرل کی نواب وزیر کو منکا دینگے اوسوقت یہ نقل پریذنٹ کی مہری اپس لے لی

بمقام لکھنؤ تاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۱۶ء مطابق دوم جمادی الثانی ۱۲۳۱ ہجری

مہر	مہر
غازی الدین حیدر	گورنر جنرل

دستخط میرا

دستخط این بی ایڈمنسٹن

دستخط ای سیٹن

دستخط جی ڈوسرل

تصدیق اور منظور کیا بتاریخ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۱۶ء ہز ایکسیلنسی رائٹ ہنوربل لارڈ میرا کی جی گورنر جنرل انڈیا کونسل

دستخط جان ایڈم سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۴۴

عہدنامہ فیابین بادشاہ ابوالمظفر معزالدین غازی الدین حیدر شاہ بادشاہ اودہ اور گورنمنٹ انگریزی درباب قرضہ جو بادشاہ نے ہنوبل کمپنی کو دیا اور یہ عہدنامہ بادشاہ نے اپنی طرف سے اور ایم اکٹ صاحب رزیڈنٹ بدربار شاہ اودہ کے منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ رابٹ ہنوبل ولیم پت اور ایمہرسٹ گورنر جنرل بہ جلاس کونسل قرار پایا۔

شرط اول

بادشاہ اودہ نے قرضہ واسطے ہمیشہ کے ہنوبل کمپنی کو ایک کرور روپیہ دیا جسکا سود پانچ لاکھ روپیہ سالانہ یکم محرم ۱۲۴۱ھ ہجری باقساط ماہواری ادا کیا جائیگا جو بعد ازین تحریر ہونگے اور اس روپیہ کا سود ہمیشہ پانچ روپیہ فیصدی ہوگا گورنمنٹ انگریزی سود کم یا زیادہ شرح بالا سے کریں۔

شرط دوم

یہ قرضہ ہمیشہ کے واسطے دیا گیا ہے شاہ اودہ کو اختیار حاصل نہوگا کہ زر اصل دوبارہ لیں یا اوسکے سود میں کچھ مداخلت کریں۔

شرط سوم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ماہ بماہ روپیہ کو ذیل شرائط بحساب سود مذکورہ اون لوگون کو دیا کرینگے جنکا نام اس سند میں درج ہے اور اوسی سکہ میں یہ روپیہ ادا کیا جائیگا جو سکہ رائج ملک سکنی اوسکا ہوگا اور اوسمیں کچھ کمی نہوگی۔

شرط چہارم

ہنوبل کمپنی ہمیشہ محافظت عزت اون پابندگان رسم ماہواری کی کرینگے جنکو اس روپیہ میں سے ملیگا اور کمپنی اونکے مقبوضات مثل مکان وباغ وغیرہ کے بھی بادشاہ اور اونکے دشمنون سے رہے گی گو یہ مکان وباغ وغیرہ اونکو شاہ اودہ نے عطا کیے ہون یا اونھون نے خود تعمیر یا خرید کیے ہون اور جہان اور جس شہر میں وہ ہونگے وہان اونکی یہ تنخواہ دیا جائیگی۔

شرط پنجم

یہ عہدنامہ شاہ اودہ نے اپنی طرف سے اور ایم رکیٹ صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ نے

منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا رزیڈیٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہری اور دستخطی اپنی شاہ اودہ کو دی اور شاہ اودہ نے ایک نقل اپنی مہری اور دستخطی رکیٹ صاحب کو دی صاحب رزیڈیٹ نے اقرار کیا کہ ایک نقل مہری اور دستخطی رابٹ ہنور بل گورنر جنرل باجلاس کونسل کے وہ شاہ اودہ کو منگا دینگے اوسوقت اوسکی مہری اور دستخطی نقل واپس ہوگی۔

لتفصیل پانچ لاکھ روپیہ سالانہ زرسود

بارہ ماہ فی ماہ اکتالیس ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی انگریزی ۴۱۶۶۶ ۱۰ ۸ ماہوار

بنام اشخاص متعینہ امام باڑہ جدید یعنی امام باڑہ نجف اشرف حسب تفصیل علیحدہ ۴۱۶۶۶ ۱۰ ۸ ماہوار

یہ روپیہ ہمیشہ اوس شخص کو دیا جائیگا جسکے ذمہ اہتمام امام باڑہ کا منجانب بادشاہ رہے گا اور عملہ وہانکا مصنف مہتمم پر موقوف رہے گا جسے چاہے رکھے جسے چاہے موقوف کرے

بنام نواب مبارک محل دس ہزار روپیہ ۱۰۰۰۰

یہ روپیہ تاحین حیات نواب مبارک محل کے اوسکو دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے ایک ثلث جسکا نام یا جس کام کے واسطے وہ وصیت کر جائیگی دیا جائیگی اور دو ثلث باقی اور جسقدر بعد خرچ حسب وصیت ثلث اول سے باقی رہے گا یا اگر وہ کچھ وصیت نکر جائینگی توکل وہ ایک ثلث بھی اسمین شامل ہوکر سب روپیہ کے دو حصے ہونگے ایک حصہ نجف اشرف مین دیا جائیگا اور دوسرا حصہ کربلا معلی کے واسطے امام باڑہ اور مجاوران کے یا اون اشخاص کے جو منجانب بادشاہ اوسکے متہتم ہونگے دیا جائیگا تاکہ بادشاہ کو اوسکا ثواب نصیب ہو۔

بنام سلطان مریم بیگم ۱۰۰۰۰

یہ روپیہ بھی تاحین حیات سلطان مریم بیگم کو مثل نواب مبارک محل کے دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے حسب شرح ذیل مبارک محل صرف ہوگا۔

بنام متاز محل ۱۰۰۰۰

بنام سرفراز محل ۱۰۰۰۰

حسب شرح بالا

حسب شرح بالا

بنام ملازمان و متوسلان سرفراز محل موجب تفصیل علیحدہ ۱۰۰۰۰

یہ روپیہ ہمیشہ حسب تفصیل علحدہ دیا جائیگا اور جو وفات پائیگا اوسکا حصہ نجف اشرف اور کربلا میں دیا جائیگا

بنام نواب معتمد الدولہ بہادر —

یہ روپیہ ہمیشہ نواب اور اونکے ورثا کو دیا جائیگا بعد وفات نواب کے بموجب وصیت نامہ نواب اوسکے پسران اور دختران وزوجگان ومتوسلان کو دیا جائیگا اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ وہ وصیت نامہ نہ کرے تو یہ روپیہ اوسکے ورثاے شرعی کو بموجب حصص شرعی مذہب شیعہ دیا جائیگا اور ہر روپیہ اوسکی تنخواہ میں سے حسب شرح ذیل واسطے اوسکی زوجہ اور ایک فرزند اور دختر نواب مقرر واسطے ہمیشہ کے اوسکو سواے اپنے قولی حصہ کے ملیگا اور جو کچھ نواب سوا اونکو دے جائیگا وہ بھی اونکو ہمیشہ علحدہ ملا کریگا اور اگر وصیت نامہ نواب نکل جائے کی بھی بتقسیم ان تینوں میں حسب حصص معینہ شرع ہوگی۔

بنام نواب بیگم زوجہ معتمد الدولہ —

یہ روپیہ تاحین حیات بیگم کے اوسکو ملیگا اور بعد وفات اوسکے ورثاے شرعی کو حسب حصص معینہ شرع بقاعدہ مذہب شیعہ ملیگا۔

بنام نواب عالیہ بیگم دختر نواب مذکور —

حسب شرح بالا

بنام امین الدولہ بہادر پسر نواب ممدوح —

حسب شرح بالا

بمقام لکھنؤ تاریخ یکم محرم ۱۲۴۱ ہجری مطابق ۱۰ ماہ اگست ۱۸۲۵ عیسوی

دستخط مورونت رکس ریزیڈنٹ

دستخط ایمہرسٹ

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

دستخط ڈبلیو بی بیلی

بتصدیق اور منظور کیا راست ہونبل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم

واقع بنگالہ تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ء

دستخط جارج سوئین
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۴

عہدنامہ آٹھ شرائط کا فیما بین شاہ اودھ و گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بذریعہ ایم اکس صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ رباب قرضہ جو بادشاہ نے دیا ہے۔

شرط اول

شاہ اودھ نے دیا اور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول کیا زر قرضہ ہفت لاکھ چالیس ہزار سکہ لکھنؤ۔

شرط دوم

اس روپیہ کا سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ مطابق انگریزی سہ ماہی کے خزانہ صاحب رزیڈنٹ سے ادا ہوا کریگا۔

شرط سوم

اس کل روپیہ کا سود سالانہ تین لاکھ بارہ ہزار روپیہ ہوا یہ اور چار اقساط مساویہ حسب تعداد ذیل اشخاص مذکورہ کو تاحین حیات اونکے بسید پر دیا جائیگا۔

	ماہواری	سالانہ
نواب ملکہ زمانیہ	۔۔۔	۔۔۔
تاج محل	۔۔۔	۔۔۔
مخدرہ علیا	۔۔۔	۔۔۔
سلطان عالیہ ہمشیرہ شاہ	۔۔۔	۔۔۔
	۔۔۔	۔۔۔
	۔۔۔	۔۔۔

شرط چہارم

جب کوئی پنشن داران مذکورہ بالا سے وفات پائے اور وارث یا ورثا اوسکے ہوں تو

گورنمنٹ انگریزی اگر چاہے گی تو پنشن مذکور اونکو دے گی یا اوسیقدر روپیہ منجملہ اصل روپیہ کے حسب شرح مذکورۂ بالا دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی پنشن دار مذکور یا کسی کا وارث تا حین حیات بادشاہ لاولد مرجائیگا تو پنشن مضبطہ بادشاہ کو ملے گی۔

شرط ششم

اگر کوئی پنشن دار مذکورۂ بالا علاقۂ انگریزی کمپنی میں رہے گا تو رزیڈنٹ لکھنؤ اوسکی پنشن مقررہ وہاں بھی اوسکے پاس بھیجدیا کرینگے۔

شرط ہفتم

پنشنداران مذکورین اور بعد اوسکے جو اولاد اول اونکی پنشن پر قابض ہوگا اوسپر خاص عنایت اور مہربانی گورنمنٹ انگریزی کی رہے گی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہے کہ اونکی نسبت یکسان مراعات اور لحاظ رکھیں اونکی نسبت ہر موقع پر اپنے کام کیا کریں۔

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست بخدمت گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل اس مضمون کی کرینگے وہ ایک سند مضمون بالا کی اپنی مہری اور دستخطی عنایت کرین اور بروقت وصول صاحب موصوف بادشاہ کو وہی تحریر دینگے۔

بتاریخ یکم ماہ مارچ ۱۸۲۹ء مطابق ۱۴ ماہ شعبان ۱۲۴۴ھ دی گئی۔

مہر مربعی گورنر جنرل

دستخط ایم رکٹس رزیڈنٹ
دستخط ڈبلیو سی بینٹنک
دستخط ڈبلیو ایچ ٹیلی
دستخط سی ٹی مٹکلف

تصدیق اور منظور کیا رابٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر نے با جلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۸ ماہ مئی ۱۸۲۹ء

دستخطی مسٹر لنگ
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۴۲

عہدنامہ فیابین شاہ اودھ و گورنمنٹ انگریزی درباب امانت تین لاکھ روپیہ کی جسکا سود مساکین لکھنؤ مین تقسیم ہوگا۔

اول بنظر اسکے کہ سخاوت اور رحم کرنیکا حکم شاہ شاہان وپیدا کنندۂ زمین وزمان کا واسطے ہر ایک فرد بشر کے ہے اور خاص کر واسطے پادشاہان وحاکمان کے ہے جو برگزیدہ اور عوام اشخاص سے ہین اور جنکو خدا نے دولت اور ثروت بخشی ہے اور اکثر موقع واسطے حفاظت اور رفع ضروریات اور آرام دہی خلق خدا کے اونکے حیز امکان مین ہین اور عالم الغیب تمام کا مروت اور سخاوت کو دیکھتا ہے اور بنظر اسکے کہ تکیہ زندگانی کا منزل پر ہے اور زائل ہوجاتا ہے اور نشان بھی اوسکا باقی نہین رہتا پس یہ صرف لائق اور شایان ہے نہین بلکہ باعث آرام و تشفی دلی ہے کہ کچھ یادگار انسان کی باقی رہے بقولیکہ آدمی کے واسطے نام نیک بہتر تعمیرات سے ہے لہذا شاہ اودھ ابو المنصر قطب الدین سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان حکم شاہ شاہان نسبت دینے خورش گرسنہ کو اور پوشاک برہنہ کو اور آرام ایذا رسیدہ کو یاد کرکے اوس خزانہ سے جو خدا نے اوسکو بخشا ہے نہایت خوشی دل اور طیب خاطر سے سخاوت مین خرچ کرنا منظور کرتا ہے جسکے ذریعہ سے مساکین شہر لکھنؤ کے حاجت روائی حال و آیندہ ہوگی یادگار اوسکے نام اور سلطنت کا زمانہ استقبال مین رہے گا۔

دوم اس غرض سے شاہ اودھ خزانہ رزیدنسی مین تین لاکھ روپیہ فیصدی چار روپیہ کے لون گورنمنٹ انگریزی مین جمع کرتے ہین جسکا سود بارہ ہزار روپیہ سالانہ مساکین و غربا کو باقساط ایک ہزار روپیہ ماہواری واسطے دوام کے دیا جائیگا۔

سوم کسی حاکم مستقبل ملک اودھ کے یا کسی اور حاکم کے اختیار مین نہوگا کہ یہ روپیہ واپس کرے یا کسی اور مطلب مین صرف کرے بخلاف اسکے کہ یہ روپیہ بضمانت گورنمنٹ

انگریزی کے خاص اس غرض کے واسطے رکھا گیا ہے کہ ہمیشہ غربا و مساکین مین یادگار شاہ حال تقسیم ہوا کریگا اور اسکا نام سخاوت نصیر الدین حیدر شاہ اودھ رکھا گیا۔

چہارم شاہ اودھ نہایت اعتبار استقلال اور وفاداری گورمنٹ انگریزی پر رکھتا ہے لہذا اس امر خیر کا انتظام اور اہتمام حوالہ رابٹ ہنوربل بورڈ ولیم کیونڈس سمک جی سی بی گورنر جنرل اور سپرنٹنڈنٹ گورنر جنرل صاحبان ہندوستان جس خطاب سے وہ ہندوستان مین حکمرانی کرین کیا گیا اور درخواست یہ ہے کہ وہ ازراہ مہربانی صاحبان رزیڈنٹ وغیرہ مامورہ دربار لکھنؤ کو حکم دین کہ وہ اس زر سود کو اوسکے خاص مطلب مین صرف کرینگے یعنے ایسے شخصون کو دینگے جو لنگ اور معذور اور نابینا اور بیکس معمر وغیرہ ہونگے اور یہ امر خیر منظور خدا و پسندیدۂ انسان ہوگا پس یہ زر سخاوت حوالہ حفاظت حافظ حقیقی اور سپرد اعتبار و ایمانداری گورمنٹ انگریزی کے کرکے امید ہے کہ بعنایت اوسی خدای پاک کے تمام آیندہ پشت ہا پشت مین جب تک کہ زمین و آسمان قائم ہے یہ روپیہ صرف بیچ پرورش غربائے خدا مین تقسیم ہوگا۔

پنجم رابٹ ہنوربل بورڈ ولیم کیونڈش بینٹنک جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان منجانب گورمنٹ انگریزی بخوشی تمام اس عزم سخاوت بادشاہ کو منظور کرکے وعدہ کرتے ہین کہ سود تین لاکھ روپیہ کا فیصدی چار روپیہ کے حساب سے جو ایک ہزار روپیہ ماہواری ہوا وہ یکم ماہ مئی ۱۸۳۳ء سے آیندہ واسطے دوام کے مساکین لکھنؤ مین حسب خواہش سخاوت آمیز شاہ اودھ مندرجہ شرائط بالا تقسیم ہوا کریگا۔ المرقوم ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۳۳ء مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ۔

نمبر ۴۳

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابوالفتح معین الدین نوشیروان عادل سلطان زمان محمد علی شاہ بادشاہ اودھ۔

چونکہ از روی دوستی و اتفاق جو فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور ملک اودھ کے قائم اور برقرار ہے گورمنٹ انگریزی پر فرض ہے کہ ملک اودھ کو بخلاف دشمنان غیر ملکی کے حفاظت کرین اس سبب سے شاہان اودھ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی ملازم فوج بہت کم رکھینگے اور چونکہ جب کہ گورمنٹ انگریزی نے اپنے فرض کو بوفاداری و بلا تامل ادا کیا تو منجانب ملک اودھ

عہود کی شکستگی ہمیشہ ہوتی رہی اور اب شاہ اودہ کی ملازم فوج بخلاف اوسکے بہت کثرت سے ہے اور چونکہ تجربہ سے دریافت ہوا کہ تعمیل تمام شرائط عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء کی خالی از دقت نہیں مگر بخواہش دلی ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ کچھ ترمیم مناسب ہو کر عقائد عہدنامہ مذکور ملحوظ رہیں جسسے رفاہ و بہبود ممالک سرکار میں منظور ہو اور چونکہ صدوحصر نفری سپاہ ملازم شاہ اودہ میں بنظر مناسب کچھ تجاوز کیا جاتا ہے اس شرط پر کہ کافی نفری سپاہ اوس فوج ایزادشدہ میں سے زیر حکومت اور انتظام انگریزی سے رکھی جاسے تاکہ عام فائدہ اوسسے متصور ہو اور نیز مرتبہ اور حفاظت شاہ کی حفاظت رہے اور خرچ تخفیف کے ساتھ واسطے آراستگی فوج ملک کے دیا جاسے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء کا منشا یہ ہے کہ شاہ اودہ اصلاح امور سے افسران مہمول کمپنی کے اپنے باقیماندہ علاقے میں ایسا بندوبست معروف اپنے اہلکاران کے کرینگے جس سے بہبودی رعایا متصور ہوگی مگر اوسمیں کچھ یہ درج نہیں ہے کہ اگر خلاف اوس عہدوپیمان کے عمل میں آئے تو اوسکا کیا علاج کیا جاسے اور چونکہ خلاف ورزی اوس عہدنامہ کی اور کمزوری بہبودی رعایا کا لحاظ شاہان جانب اکثر حاکمان ملک اودہ عمل میں آئی ہے اور بہت تاخیر ہوئی ہے اور اوسکے سبب گورنمنٹ انگریزی پر بھی الزام عائد ہوتا ہے کہ اوسنے اپنا عہد بہبودی رعایا ملک اودہ پورا نہیں کیا اور یہ نہایت مناسب اور واجب ہے جو نقص شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا میں درج ہیں اونکی درستی عمل میں آئے لہذا شرائط ذیل قرار پائیں ایک فریق یعنی گورنمنٹ کرنیل جان لوسا صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ نمائندہ منجانب رابرٹ ہنری ہملٹن گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل اور فریق ثانی ابوالفتح معین الدین سلطان زمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب ذات خاص و ورثا اور یہ عہدنامہ پشت در پشت تا یوم القیام قائم رہے گا۔

شرط اول

شرط سوم عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ء اس تحریر سے منسوخ ہوئی اور شاہ اودہ کو اختیار حاصل ہے کہ جسقدر فوج واسطے بندوبست ملک کے اوسکے نزدیک ضروری متصور ہو اوسقدر ملازم رکھیں اور شاہ اودہ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو از روے کمی مدنی ملک یا کسی اور سبب سے واضح ہو کہ فوج بہت ہے تو وہ کمی مناسب فوج میں کرینگے۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین جیسا سابق اقرار کیا گیا ہے کہ وہ ملک اودھ کے مخالف و دشمنان غیر وملکی کے حفاظت کرینگے مگر یہ مناسب اور مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ شاہ اودھ اپنے فوج ایذا دشدہ مین سے فوج ایسی جس کو باقاعدہ آراستہ رکھین تاکہ انکی حکومت ملک مین مستحکم رہے۔

شرط سوم

شاہ اودھ اقرار کرتا ہین کہ بموجب شرط بالا کے وہ اپنی فوج مین سے کم از کم دو رجمنٹ سواران و پانچ پلٹن پیادگان موجود کمپنی کو اندازان آراستہ کرینگے اور انکی تقسیم تنخواہ باقاعدہ کے واسطے انتظام مناسب کیا جائیگا۔

شرط چہارم

سرکار اودھ سوا لاکھ روپیہ سالانہ واسطے فوج مشروحہ شرط سوم عہدنامہ ہذا کے مقرر کرینگے اسمین سب پرچ تنخواہ و اسلحہ و مرمتی تعمیر چھاؤنی وغیرہ شامل رہیگا اور چونکہ یہ فوج ایسی آراستہ ہوگی کہ بوقت ہر قسم کے کام مین موجود رہے لہذا اس بارہ مین آئندہ تجویز کیجائیگی کہ آیا یہ ہتراضی طریق مناسب ہوگا کہ تنخواہ پنجانہ اسپی بھی بالعوض چند سواران کے ملازم ہو یا تھوڑی سپاہ سفر نیاکی بجائے سپاہ پیادہ کے بھرتی ہون مگر یہ شرط سرکار مین قرار پائی ہے کہ کسی ہی فوج ہو یا کیسا ہی بندوبست اسکا ہو مگر خرچ سالانہ اسکا سوا لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا اور امسال مین امساک باران رہا اور مصارف سرکار اودھ کے بہت زیادہ ہوے اس سبب سے کہ جو بقایا ے تنخواہ فوج وغیرہ ملازمین کی تھی وہ ادا کی گئی تو امسال ہمیشہ کی نسبت زیادہ خرچ ہوا اس سبب سے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ تاریخ یکم ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء سے اٹھارہ مہینے تک آراستگی فوج جدید کی عمل مین نہ آئے گی لہذا یہ کہنہ مالیہ سرکار اودھ سے واسطے ادا کرنے فوج مذکور کے یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ء تک کیا جائیگا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ افسران انگریزی واسطے قائم رکھنے اور بہتری

انتظام کے دینگے اور شاہ اودھ اونکو اپنی سرکار مین ملازم رکھنے کا وعدہ کرتے ہین

شرط ششم

یہ فوج کمکی ایسے مقامات پر درمیان ملک اودھ کے تعینات کیجائیگی جہان برضامندی سرکار مین مناسب متصور ہوگا اور ایسے امور مین مصروف ہونگے جسمین مرضی شاہ اودھ کی باتفاق رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہوگی مگر یہ واضح رہے کہ یہ فوج واسطے تحصیل زر مالگزاری بلا وقت مین باہر نہ جایا کرے گی

شرط ہفتم

ترمیم شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا اب یہ شرط ہوتی ہے کہ شاہ اودھ باتفاق صاحب رزیڈنٹ کے فوراً متوجہ ہوکر بقصد انتظام پولیس کا علاج کرین اور نیز انتظام امور مالی و ملکی اور اگر شاہ اودھ بیچ منظور کرنے مصلحت اور مشورہ گورنمنٹ انگریزی اور اونکے رزیڈنٹ کی پہلو تہی و تساہل کرینگے اور اگر انکے استمرار زیادتی اور ظلم متواترہ اور ناپرسانی اور بدانتظامی ملک اودھ مین کسیوقت مین ایسی ہوگی کہ باعث خلل امنیت عامہ ہوگی تو گورنمنٹ انگریزی اختیار رکھتے ہین کہ تمھارے ملک مین وہ اپنے اہلکار ایسے علاقون مین خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا جسمین بدانتظامی وغیرہ واقع ہوگی مقرر کرینگے اور اوسوقت تک اہلکاران مذکور وہان رہینگے جسوقت تک ضروری متصور ہوگا اور اس سال مین بعد اخراجات کے جو کچھ باقی روپیہ علاقے کا فاضل رہے گا وہ خزانہ سے اسی مین جمع ہوگا اور حساب صحیح اور درست و اصلباقی علاقہ مقررہ کا شاہ اودھ کو دیا جائیگا

شرط ہشتم

اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ ایسے حال مین کہ گورنر جنرل ہندوستان کو باجلاس کونسل موجب اختیارات مندرجہ شرط ہفتم عہدنامہ ہذا کے انتظام کرنا لازم متصور ہوگا تو حتی الامکان وہ حکم دینگے کہ طریق انتظام ہندوستانی بعد کچھ مدت مناسب بحال رہنے کے قائم رہے تاکہ جب وقت مناسب ہو ملک کا انتظام کچھ وقت عائد ہو

شرط نہم

تمام شرائط اور عہود عہدنامجات سابق کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار

اودھ ہوے ہین اور جن پر شرائط اس عہدنامہ کے موثر نہین ہوے ہین وہ سب بحال اور برقرار رہین گے —

عہدنامہ بالا جسمین یہ شرائط مندرج ہین بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء مطابق ۱۰ ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ ہجری قرار پایا —

مہر مربع فارسی
گورنر جنرل

دستخط اگلنڈ
دستخط ای آر سی
دستخط ولیم مورسن
دستخط ایچ مبکیر

التصدیق اور منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل نے بمقام عوث ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۴۱

عہدنامہ آٹھ شرائط کا ساتھ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان کیوان حشمت عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ کے اور گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے لیفٹنٹ کرنیل جان لو صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنؤ کے درباب رقم زر جو بادشاہ نے بطریق سود واسطے ہمیشہ کے دیا —

شرط اول

شاہ اودھ نے واسطے ہمیشہ کے ستر لاکھ روپیہ سکہ لکھنؤ دیا اور اس کا ہنوربل گورنر جنرل ہند نے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول پایا —

شرط دوم

اس اصل روپیہ کا سود بحساب پچاس فیصدی چار روپیہ سالانہ سہ ماہی بموجب مہینے انگریزی کے

خزانہ صاحب رزیڈنٹ لکھنو سے ادا ہوا کریگا۔

شرط سوم

کل سود سالانہ اس روپیہ کا اڑسٹھ ہزار روپیہ سکہ لکھنو ہوتا ہے روپیہ چار ساوی اقساط مین بطور پنشن مقدار مفصلۂ ذیل اشخاص مرقومۂ ذیل کو واسطے ہمیشہ کے دیا جائیگا اور انکی رسید مہری لیجائیگی۔

سات بیگمات محل شاہی

	ماہوار	سالانہ
ملکۂ جہان فخر الزمان نواب حمیدہ سلطان بیگم۔	اشرفی	روپیہ
نواب حضور خانم۔	ماہ	سال
نواب امیر خانم۔	ماہ	سال
نواب امراؤ خانم۔	ماہ	سال
نواب وزیر خانم۔	ماہ	سال
نواب نور وزیر خانم۔	ماہ	سال
نواب بادشاہ خانم۔	ماہ	سال

آٹھ شاہزادگان مع انکی محلات

مرزا خرم بخت۔	ماہ	اشرفی سالانہ
نواب امراؤ بہو	ماہ	
مرزا عظیم الشان	ماہ	
نواب امیر بہو	ماہ	اشرفی سالانہ
مرزا رفیع الشان۔		ماہ سال
مرزا فرخندہ بخت۔		ماہ سال
مرزا ہمایون بخت۔		ماہ سال
نواب وزیر بہو۔		ماہ سال

سات شاہزادیہا

	ماہوار	سالانہ
نواب سلطان عالیہ بیگم —	اسمار	سمعہ لاکھ
نواب سلطان روشن آرا بیگم —	اسمار	سمعہ لاکھ
نواب زینت النسا بیگم —	سمار	سمعہ ساکھ
نواب گوہر آرا بیگم —	سمار	سمعہ ساکھ
نواب سلطان بیگم	سمار	سمعہ ساکھ
نواب فخر النسا بیگم —	سمار	سمعہ ساکھ
نواب زیب النسا بیگم —	سمار	سمعہ ساکھ

آٹھ متفرق اشخاص

پوتی خانم —	سمعہ	اسمار
نوبہار —	سمعہ	اسمار
حمیدہ خانم —	سمعہ	اسمار
پیاری خانم —	سمعہ	اسمار
وفاتی خانم —	سمعہ	اسمار
گلچہرہ —	سمعہ	سمار
شرف الدولہ محمد ابراہیم خان —	ماسمعہ	اسمار سمعہ
عظیم اللہ خان	ماسمعہ دو سو روپیہ	اسمار سمعہ
	—	—
	سمعہ دو سو روپیہ	سمعہ

شرط چہارم

جب کوئی ان پنشنداروں میں سے مرجائے تو اوسکی پنشن شاہ اودھ کو سپرد ضبط ہوگی

شرط پنجم

اگر کوئی ان پنشنداروں میں کا یا اونکا کوئی وارث علاقہ گورنمنٹ انگریزی میں رہتا ہوگا

تو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ اور ملکوں ہی کا پیش مقرر بھیجوا دیا کرینگے۔

شرط ششم

پنشداران مذکور اور انکے ورثا جو بعد اونکے قابض پنشن ہونگے اون پر گورنمنٹ انگریزی کی ولایت اور بہبودی برپا کرے گی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہوگا کہ اون لوگوں کے حقوق کا لحاظ رکھیں اور اون پر توجہ کیا کریں اور انکی نسبت ہر موقع پر کارپردازی اونکی کیا کریں۔

شرط ہفتم

چونکہ سریر الدولہ حفظ الملک محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ اور عظیم اللہ خان بہادر قدیم اور وفادار ملازمت اودھ کے ہیں شاہ اودھ کی یہ رائے ہے کہ اونکی خدمتگاری ان شرائط کی تعمیل کیواسطے مناسب معلوم ہے اور یہ اونکی نسبت بدانتظامی بھی منظور نہیں لہذا اونھوں نے شرف الدولہ بہادر کو وکیل مختار پنشنداران مقرر کیا کہ اونکی طرف سے جو کچھ گفتگو ہو کیا کریں اور مراسلہ رزیڈنسی سے اونکی پنشن وصول کیا کرے اور عظیم اللہ خان کو یہ کام تفویض کیا کہ وہ ہر سہ ماہی پنشن کا پنشنداروں میں تقسیم کر دیا کرے۔ ہر پنشن پنشنداران مذکور بالا کا بعد وضع خرچہ وکالت شرف الدولہ بہادر کو ملا کرے گی اور پنشنداران مذکور بالا کا یہ کام ہے کہ اپنی عرضداشت وصول کیا کریں اور پنشن بذریعہ ان دو وکلا کے وصول کیا کریں۔

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست رابت ہنوابل گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمت میں ارسال کرینگے کہ مضمون شرائط بالا کی تحریر میری اور دستخطی عنایت کریں اور جب وہ وصول ہوگی تو حوالہ ادشاہ کیجائے گی۔

بمقام لکھنؤ بتاریخ ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۳۷ء مطابق ۲۴ رمضان ۱۲۵۳ھ دی گئی۔

دستخط جی لوئنسٹ کرنیل
پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنؤ۔

نمبر ۴۵

امانت نامہ جناب بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام افسران گورنمنٹ ہنوربل کمپنی بمضمون ذیل۔

شرط اول

بارہ لاکھ روپیہ سکہ لکھنو بحساب سوا چار روپیہ فیصدی سالانہ جسکے ہنوربل کمپنی کے خزانہ زیدہ نمی لکھنو میں سے ادا ہوا اور سکا کہ اکتالیس ہزار روپیہ سکہ لکھنو سالانہ ہوتا ہے اسمیں سے مفصلہ ذیل کو اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک وغیرہ کے دیا گیا ہمنی رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کو جو ہمارے قدیم اور معتبر ملازم ہیں اور بعد ان کے انکی اولاد کو پشت در پشت واسطے انتظام اور معتمد معتبر مقرر اور نامزد کیا اور شرف الدولہ مظفر الملک محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ اور بعد ان کے انکی اولاد کو وکیل بالشرط پنشنداران مقرر کیا انکو کمپنی کا حسین آباد مبارک سے یا دوسرے جاید داد انکے متعلقان سے تعلق نہ ہوگا۔

افسران گورنمنٹ ہنوربل کمپنی پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ خزانہ زیدہ نمی سے رفیق الدولہ بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کو اور بعد ان کے انکی اولاد کو پشت در پشت بالشرکت شرف الدولہ روپیہ اخراجات حسین آباد مبارک بموجب تفصیل ذیل سہ ماہہ یعنی چار اقساط مساوی ہمیں ہر سال بموجب مہینہ انگریزی کے دیتے رہیں اور نزاہ پنشنداران کی معرفت شرف الدولہ کے تقسیم ہو اور پنشنداران دوپشت رسید کی مہری اپنی دیا کریں اور رسید اخراجات حسین آباد مبارک کی اور صرف رسید جدید مہر رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کے بعد ان کے انکی اولاد کے داخل ہونگے اور جو امور درباب حسین آباد مبارک اور رسید جدید کے رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر بغیر مداخلت شرف الدولہ بہادر کے عرض کریں اور درباب پنشنداران کے بمداخلت شرف الدولہ بہادر معروض کیا جاوے انکی تعمیل ہوگی سب سے ضروری یہ ہے کہ تمام پنشنداران جب کبھی متمان امر وکیل کے کاربند ہوں اور اسمیں اپنا فائدہ مضمر کریں اور اگر کوئی پنشنداران مذکورہ تحریر بالا یا بعد ان کے اوسکا وارث کسی علاقہ ہنوربل کمپنی میں جاکر آباد ہو تو جو پریزیڈنٹ اوسوقت ہوگا وہ اوسکی پنشن اوسی

مقام پر اونکے پاس روانہ کرے گا۔

بنام سات وارثوں کے	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب محسن الدولہ منتظم الملک محسن علیخان بہادر غضنفر جنگ	۱۰	۱۲۰	
نواب منیر الدولہ مختار الملک ابوالحسن خان بہادر دلاور جنگ	۱۰	۱۲۰	
نواب اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدی علیخان بہادر صمصام جنگ	۵	۶۰	
نواب محترم الدولہ رستم الملک باقر علیخان بہادر مہابت جنگ	۵	۶۰	
نواب مجاہد الدولہ سیف الملک زین العابدین خان بہادر جلادت جنگ	۵	۶۰	
نواب عضنفر الدولہ منیر الملک سلطان مرزا خان بہادر سلامت جنگ	۵	۶۰	
نواب جرار الدولہ صمصام الملک ہادی علیخان بہادر قائم جنگ	۵	۶۰	
			۵۴۰

ممتاز الدولہ مبارز الملک مرزا حسین علیخان بہادر تہور جنگ نبیرہ

شاہ اودھ — ۵ — ۶۰ — ۶۰

بنام تین بہوان	ماہواری	سالانہ
ملکۂ مزہر نواب خاقان بہو —	۱۰	۱۲۰
ملکۂ عصر نواب قیصر بہو —	۵	۶۰
ملکۂ عالم نواب خسرو بہو —	۵	۶۰
		۲۴۰

بنام تین بیگمات محل		
نواب عمدہ خانم —	۴	۴۸
موتی خانم —	۳	۳۶
محبوبا خانم —	۳	۳۶
		۱۲۰

بنام اشخاص مفصلۂ ذیل

نواب منور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان بہادر ذوالفقار جنگ	۱۰	۱۲۰
افتخار النساء زوجۂ نواب منور الدولہ احمد علیخان بہادر —	۱۰	۱۲۰

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر			
ضیغم الدولہ محمد تقی علیخان بہادر ولد رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر			
عطاء اللہ خان بہادر			
بابت مصارف حسین آباد مبارک و سرائے تالاب و متعلقان و غیرہ حسب تفصیل ذیل			
بابت مصارف حسین آباد مبارک مع متعلقان مقبرہ مذکور			
بابت مرمت راستہ جدید			
بنام فضہ حبشن و امامن و دجگان عظیم اللہ خان بہادر حسب ذیل			
فضہ حبشن			
امامن			
میزان کل			

شرط دوم

چونکہ پشندار ان مذکورہ کا غذہا کی نسبت ہماری خاص توجہ اور لحاظ مبذول ہے لہذا ہر ایک رزیڈنٹ کو جو یہاں مقرر ہو لازم ہے کہ بنظر دوستی و اتفاق سرکارین اوسی مہربانی سے پیش آئین اور اونکو ہمیشہ مورد پرورش گورنمنٹ انگریزی تصور کرکے اونکی اعانت اور امداد کیا کرین —

شرط سوم

اگر ایسا اتفاق ہو کہ کوئی پشندار یا بعد اوسکے اوسکا وارث لاولد مرجاے تو زر پنشن شخص مرحوم کی صاحب رزیڈنٹ واسطے مصارف حسین آباد مبارک وغیرہ کے مہتمم مقبرہ کو یعنے رفیق الدولہ بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر یا اونکی اولاد کو دیا کرین —

شرط چہارم

چونکہ تمام آمدنی اور اخراجات حسین آباد مبارک کے اور راستہ جدید کے اور اوسکے متعلقان کے تمام و کمال باختیار رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کے بلا شرکت شرف الدولہ رکھا گیا ہے تو یہ ضرور ہے کہ کل روپیہ حسین آباد مبارک کا اور اوسکی آمدنی اور اوسکی

متعلقان کی اونکو دیجاے اور وہ اوسکو ساتھہ دیانت اور کفایت کے خرچ مین لاوین اور ہمیشہ
تمام کل اسباب حسین آباد مبارک کا بحفاظت رکھین تاکہ اونکی کوشش بلیغ سے کچھ رسید نہ کم ہونے پاوے
تلف اور خراب ہوجاے اور اگر کوئی اولاد متولی یا معتمم مقرر کا باقی نرہے اور نہ توسط یا وکالت
قصاحب ریزیڈنٹ جو اوسوقت ہو باتفاق راے تین ربع پنشداروں کے ایک پنشدار کو
بجاے شخص متوفی کے جو لاولد مرگیا ہو مقرر کرین۔

شرط پنجم

رقوم مفصلہ ذیل آمدنی کی دیجاتی ہین اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک اور اوسکے
متعلقان کے بطور عطیہ دوامی دی جاتی ہین پر کسی شاہ اودھ کے انتقار مین کبھی نہوگا
وہ کسی حیلے سے اسمین دست اندازی کرین اور صاحب ریزیڈنٹ جو اوسوقت ہین ہو بحیثیت
متولی یا معتمم مدد اور اعانت کرے تاکہ یہ کارخیر واسطے ہمیشہ کے قائم اور موجود رہے
رقم مذکورہ بالا ہمیشہ خزانہ ہنوبل کمپنی سے دیجائیگی

کرایہ دکانات متعلق حسین آباد مبارک۔

آمدنی نذر مقرر

المرقوم ۱۵ ماہ رمضان ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۳۹ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط وی دلکی
اسسٹنٹ دوم

نمبر ۴۶

ترجمہ امانت نامہ مجوزہ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل
محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام ہنوبل کمپنی در باب شفاخانہ کے جو لکھنو مین مقرر ہوا آئین
چار شرائط ہین۔

شرط اول

سود کا نمبر نوٹ تعدادی تین لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو روپیہ سکہ کلکتہ کا یعنی سو ایک نوٹ
تعدادی دو لاکھ ستاسی ہزار کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ ادائے سہ ماہی اور دوسرا نوٹ
تعدادی ترپن ہزار آٹھ سو روپیہ کا سودی چار روپیہ فیصدی سالانہ ادائے شش ماہی کا جو زر اصل
خزانہ ہنوبل کمپنی مین جمع کیا گیا ہے مین عطا کرتا ہون واسطے مصارف دار الشفا کے جو بادشاہ
مرحوم نے مقام لکھنؤ مین مقرر کیے ہین یہ بہت ضرور ہے کہ افسران گورنمنٹ مذکور بالا سوا مذکور
جو تعدادی سولہ ہزار پانچ سو روپیہ سکہ کلکتہ برابر ستہ ہزار دو سو پچاس روپیہ ۹ چھ پائی
سکہ لکھنؤ کے ہوتا ہے ہمیشہ جب میعاد مقررہ بالا خزانہ ہنوبل کمپنی مقام لکھنؤ سے ظفر الدولہ بہادر
کو اور بعد اوسکے جو شخص مہتمم دار الشفای مذکور کا اس سرکار سے مقرر ہو اوسکو دیا کرین اور رسید
اوسکی مہری لیا کرین —

شرط دوم

یہ ضروری امر ہے کہ تمام آمدنی سود زر اصل مذکورہ بالا کی بیچ خرید ادویہ اور خوراک غریب
بیماروں کے صرف ہو جو بیمار ہندوستانی دوا کرنی چاہینگے اونکی دوا ہندوستانی حکیم
جو اس سرکار سے مقرر ہونگے کیا کرینگے اور جو بیمار انگریزی دوا کرینگے اونکی دوا ڈاکٹر ہیوٹن
صاحب کیا کرینگے اور بعد اوسکے جو صاحب اس سرکار کی نوکری قبول کرے گا وہ دوا
انگریزی دیا کریگا —

شرط سوم

ہر چند متولی یا مہتمم دار الشفا اور حکیم ہندوستانی اس سرکار سے مقرر ہونگے تاہم کل
روپیہ سود زر اصل مذکورہ بالا کا خاصکر بیچ امور دار الشفا کے اب اور آیندہ صرف ہوا کریگا اور کوئی
نقص اس عہد مین واقع نہوگا لہذا صاحب رزیڈنٹ پر جو اوسوقت ہین ہو فرض ہے کہ بنظر دوستی
اور اتفاق سرکار مین ہمیشہ مدد اور اعانت کرتا رہے تاکہ یہ کار خیر ہمیشہ قائم اور جاری رہے

شرط چہارم

ہر مہتمم دار الشفا پر فرض ہوگا کہ ماہوار اور سالانہ حساب آمدنی اور خرچ وغیرہ کا
اس سرکار دفتر دیوانی مین داخل کیا کرے اور جو کچھ رسیدات و اسناد و حساب کتاب

ہوگا وہ بھی داخل کیا کریگا اور اپنے تئین ذمہ دار نیک چلنی ملازمین دارالشفا کا تصور کرے

المرقوم ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۴۰ء

مہر بادشاہ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط دی ڈگلی

اسسٹنٹ ریذیڈنٹ

نیپال

از روے رپورٹ صاحبان رزیڈنٹ

اول معاہدہ جو گورنمنٹ انگریزی کا نیپال کے ساتھ ہوا تالیف تجارت کے باب مین تھا اور پولیٹکل واسطہ جو کمپنی کے ساتھ ہوا تاریخ اوسکی اوس فوج کشی سے ہے جو گورکھیون نے سخت حکومت راجہ پرتھی نرائن کے اونھون نے جبال کو ہڑپ لی تھی سنہ ۱۷۶۰ع کے جب نواب اجمۃ الدولہ گورکھیون سے تنگ ہوا تو اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی سے چاہی مدد مطلوبہ دی گئی اور کپتان کنٹک صاحب کو تھوڑی فوج ہمراہ دے کر وسط ہمالہ برشکال مین روانہ کیا یہہ صاحب آب وہوا سے ملک ترائی سے مجبور ہو کر واپس چلے گئے گورکھیون کا مقابلہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہوا تو اونھون نے نیپال کو غارت کیا اور نشان توپ کو معدوم کر دیا اور آخر کار گورنمنٹ انگریزی نے بھی اونکو راجہ نیپال منظور کیا۔

اب تک کوئی ملک کماؤں کو فتح کرنے گورکھیون نے دعوی اوس پرگنہ کا بھی کیا جو راجہ کماؤں کے پاس تھا اور بیان کیا کہ یہہ پرگنہ راجہ کماؤں کو دیتا تھا اور سفارت روپیہ وہ بھی پہلے یہ دعوی اونکا منظور ہوا اور تیس سال تک گورکھہ نے خراج مین ہر سال ایک ہزار روپیہ اس زمین کے دیا مگر بمزاج آخر کار حسب شرط ہفتم عہدنامہ سنہ ۱۸۱۴ موقوف ہو گیا۔

بعد مرحوم ہونے کنٹک صاحب کے نہایت جزوی واسطے نیپال سے باقی رہ گیا تھا اور اسی طرح انتظام رہا جب تک گورکھیون سے معرفت ونکن صاحب کے جو اوقت مین رزیڈنٹ بنارس کے تھے ایک عہدنامہ تجارت ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۲ع بعہدہ میر مقرر پایا کئی سال سے قبل سنہ ۱۸۱۴ کے گورکھہ سوداگر سامان ملک سر کرتے جاتے تھے حتی کہ وہ مقام دکارچی تک جا سکا لاہا گروشاہ چین کا تھا پہونچ گئے تھے شاہ چین نے جب سنا کہ گورکھیون نے اوسکی پاک عبادتگاہ مقام دکارچی کو لوٹا تو اوسنے ایک فوج کلان بھیجی کہ راجہ نیپال کو سزا دہی کرے پس اس نظر سے کہ چین والے نیپال پر حملہ آور ہوون رئیس گورکھہ نے انگریزون کے ساتھ عہدنامہ تجارت کیا اور درخواست مدد کی بھی کی۔

لارڈ کورنوالس نے تجویز کرکے لکھا کہ صلح فیما بین نیپال اور چین کے ہونی مناسب ہے مگر قبل اسکے کہ میجر کرگیا ترک ہلکو اس غرض سے روانہ کٹمنڈو کیا تھا سرحد نیپال تک پہونچا گورکھیون نے مجبور ہوکر کیونکہ جرنیل چین چندسیل کے فاصلے تک مقام نیپال سے پہونچ گیا تھا عہدنامہ زبون اونسے کرلیا۔

جو مطلب بزرگ کرگیا ترک صاحب کے جانے مین تھا وہ جاتا رہا مگر چونکہ اوسکو ہدایت ہوئی تھی کہ جو فوائد تجارت ازروے عہدنامہ کے قرار پائے تھے اونکی بہتری مین کوشش کرے لہذا وہ تا بمقام کٹمنڈو گئے مگر گورکھیون نے جو کچھ اونھون نے کہا اوسکو ٹال دیا اور ارادہ اتفاق مضبوط ظاہر نکیا اور میجر صاحب بہادر مارچ ۱۷۹۳ء نیپال سے روانہ ہوے۔

اسوقت سے ۱۸۰۰ء تک ہماری تحریرات سے نیپال سے صرف گاہ گاہ خطوط دوستانہ رہ گئے تھے اور نیپال والے خراج علاقہ کمپنی دیا کرتے تھے اس سال مین رن بہادر راجہ نیپال مین جسنے ۱۷۹۵ء مین زبردستی انتظام ملک اپنے اختیار مین کرلیا تھا اور اپنے عم کو جو متہتم راج تھا قتل کیا تھا اور پانچ سال تک نہایت ظلم کے ساتھ حکمرانی کی تھی مجبور ہوکر ملک اپنے پسر غیر شکوہ کے نام کیا اور اپنی ایک رانی کو متہتم قرار دیا اسی پسر غیر شکوہ کا نام گروان جو وہ بکرماساہ تھا اور خود بنارس چلا گیا اسکے ہمراہ بطور پولیٹکل ایجنٹ کپتان نوکس صاحب بنارس گئے گورنمنٹ انگریزی نے رن بہادر کی نہایت خاطر داری کی اور بہت سا روپیہ واسطے صرف ضروریات کے دیا اوسکی موجودگی علاقہ انگریزی مین واسطے دوبارہ تحریک کرنے بعادہ قائم کرنے اتفاق مضبوط من قبیل معتمات نیپال سے متصور ہوی اور واسطے دونون مطالب کے یعنی دربار بعد ر کرانے وجہ معقول واسطے راجہ معزول کے اور عہدنامہ ۱۷۹۲ء کے تعمیل کرانے کے جواب حکم تقویم پا رہنے کا رکھتا تھا اور دربار انتظام گرفتاری و سپردگی ڈاکوان مفرور جو علاقجات سرحدی کو نہایت تنگ کرتے تھے کپتان نوکس صاحب روانہ سرحد نیپال کے کیے گئے کہ وہان کٹمنڈو کے مرسلون سے ملاقات کرین۔

یہ مطالب اور نیز تقرری رزیڈنٹ ازروے عہدنامہ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ء نمبر ۴۴ کے قرار پایا اور کپتان نوکس صاحب اول رزیڈنٹ مقرر ہوے۔

نوکس صاحب کا استقبال رانی متمانے بخوبترین وجہ کیا اور تدابیر درباب تعمیل عہدنامہ کے سب پختہ ہوچکین تھین کہ یکایک رانی کلان رن بہادر کی جو چہرہ اونکے نبارس گئی تھی کمنڈو مین آئی اور رانی مختار کو دور کرکے حضور راجہ صنعرسن کو اپنے پاس رکھا اور حکمرانی کرنے لگی درباب ان اب یہ صلاح قرار پائی کہ تعمیل عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ نکیا چاہیے اور اونکی عدم رضا درباب قیام رزیڈنٹ کے اسقدر فاش ہوئی کہ کپتان نوکس صاحب بماہ مارچ ۱۸۱۴ء نیپال سے چلے آئے اور بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۱۵ء لارڈ مسٹلی صاحب نے برخلاف دوستی دربار ترک کی۔

ایک نتیجہ اس ترک دوستی کا یہ پیدا ہوا کہ رن بہادر کو اجازت ہوئی کہ نیپال واپس جاے اور اوسنے وہان جاکر سرغنہ گروہ مخالف کو قتل کرکے دوبارہ راجگی اختیار کی عرصہ قلیل کے بعد کچھ تکرار اوسمین اور اوسکے بھائی مین ہوئی اور موقع پاکر اوسکے بھائی نے اوسکو قتل کیا اور ایک بلند قومیت آدمی بھیم سین یا جو اوسکے ہمراہ جلاے وطنی مین تھا راجہ بینیرسن پر کہ رن بہادر فرزند غیر منکوحہ تھا حاوی ہوا اور رانی کلان رن بہادر نے اوسکی تائید کی پس حاکم ہوگیا۔

بعد از ترک دوستی ۱۸۱۴ء کے تا ۱۸۱۲ء ہمارا اسہ وکا نیپال سے صرف اسقدر تھا کہ ادہر سے بیغامات گفتگو درباب زیادتی کہ ہماری سرحدی علاقے کے باشندگان پر ہوتی درمیان آتے تھے اور لاحاصل کوشش درباب ترغیب دہی گورکھا واسطے امداد ہمارے افسران کے بنابر انسداد ڈکیتی و دزدی جو ہماری سرحدی علاقے مین ہوتے تھے عمل مین آتے تھی ۱۸۱۴ء مین نیپالی نے پرگنہ بوٹول بشیوراج کو جو وزیر اودے نے گورنمنٹ انگریزی کو دیے تھے اس حیلے سے لے لیا کہ وہ متعلق علاقہ راجہ پالپا کے تھے اور راجہ مذکور کو اونھون نے فتح کیا تھا ۱۸۱۴ء مین مورنگ کے حاکم گورکھا نے کل زمینداری بھیم نگر واقع سرحد پورنیا پر قبضہ کرلیا مگر مقدمہ ایسا سنگین تھا کہ گورنمنٹ نے ارادہ اوسکے معاوضہ کا بتہ دل کیا اور بماہ جون ۱۸۱۴ء ایک دستہ فوج انگریزی سرحد کو روانہ ہوا کہ زمینداری سنگینون کی نوک سے حاصل کرین یعنے جنگ کرکے چھین لین یہ تجویز قطعی کافی تھی کیونکہ گورکھیون کی مرضی نہ تھی کہ انگریزون کے ساتھ تلوار برابر کرین لہذا اونھون نے ۱۸۱۴ء مین زمین مذکور خالی کردی ۱۸۱۵ء مین گورکھا پھر ہمارے سرحد کے اندر آئے اور تھوڑی زمین بٹول اور بتیا پر قابض ہوے اس دست درازی کا مقابلہ

سرحدی بٹیا والون نے خوب کیا اور اسکے سبب اول جنگ سرحدی نیپال سے پیدا ہوئی

افسران انگریزی اور نیپالی مقرر ہوے کہ تنازعات سرحدی کا فیصلہ کرین تحقیقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ حق سرکار انگریزی اور بہ اصلاح متنازعات کے ثابت ہوا مگر نیپالیون نے اوسکے دوبارہ پانے سے انکار کیا اسپر لارڈ ہسٹنگ صاحب نے حکم دیا کہ اگر اندر میعاد معینہ کے اضلاع مذکور نیپالیون نے خالی نکر دیے تو زبردستی قبضہ کر لیا جائیگا جب اس تحریر کا جواب بھی اندر میعاد مقررہ کے نہین آیا تو واسطے ماہ اپریل ۱۸۱۴ء اوپر قبضہ کر لیا گیا۔

اب جنگ لابد ہوئی اور بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۱۴ء حکم عام جنگ کا دیا گیا جنگ سخت واقع ہوئی اور نیپالی خوب لڑے اور نتیجہ نیک اور ہمارے قبضے مین کوہستان مغربی دریاے کالی باقی رہے اب نیپالیون نے صلح چاہی گو کمیونر نے دو مرتبہ شکست عہد کیا اور ترائی ہمکو دینے پر راضی نہین ہوے اسلیے دوبارہ فوج کشی کی ضرورت ہوئی اور لارڈ ہسٹنگ صاحب نے درخواست کی کہ سالانہ روپیہ شحنہ آبادی ترائی اور کچھ اور ملک مالگزاری ترائی دینگے اسپر افسران نیپالی نے عہدنامہ سگولی بتاریخ ۴ ماہ نومبر دستخط کیے اور اقرار کیا کہ راجہ کے دستخط اوسپر بتاریخ ۱۰ دسمبر کو ہو جائینگے۔

مگر دربار نے تصدیق اور منظوری اس عہدنامہ کی نہین کی اور ظاہر کیا کہ اوسکا ارادہ ہے کہ نتیجہ فوج کشی دوم دیکھ لین اب فوج کشی گورنمنٹ انگریزی نے نہایت زور کے ساتھ اور بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ء افسران نیپالی نے آخر کار صلحنامہ سگولی نمبر ۹ دستخطی اور مرتب سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب کو دیا اور روے اس عہدنامہ کے کوہستان مشرقی نیچے اور ترائی درمیان نیچے اور بٹیا تک کو دیے گئے بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر شرط چہارم عہدنامہ سگولی جسکی روے ہمکو دو لاکھ روپیہ بطور پیشکش سرداران نیپال کو دیا تھا بوجب عہدنامہ نمبر ۵ کے بالعوض زمین ترائی کی واقع درمیان راپتی و کوری جو نیپال والون کو واپس دی گئی منسوخ ہوے اور ترائی واقع مغرب کالی اودھ مین شامل کی گئی۔

اول رزیڈنٹ جو از روے عہدنامہ سگولی مقرر ہوے مسٹر کار وینر نامہ صاحب تھے اونکو دریافت ہوا کہ بھیم سین تھاپا وزیر کل محیط ملک مین ہے اور اوسکے سبب سے دربار کا حال

مشتبہ اور معزور رہتا مہاراجہ گردان جودھ بکرم ساہ اٹھارہ سال کی عمر مین چند روز بعد کارونر صاحب کے کمشنڈو پہونچنے کے مرگیا اور اوسکا جانشین اوسوقت مین صرف دو سال کی عمر کا تھا وزارت بھیم سین کی اوسکی صغرسنی مین بھی قائم رہی اور اوسوقت سے ۱۸۳۷ء تک اوسکا کل اختیار رہا اور اس عرصہ مین نیپالی کی کونسل مین جنگی تدبیرین جاری رہین۔

۱۸۳۲ء مین علامات برخلافی سبب کل اختیار بھیم سین کے جسکے خاندان سے کہ آدمیون کو ہرقسم کی حکومت ملک تفویض تھی پیدا ہونی شروع ہوئی قوم پانڈے جنکی قوم کا سردار بروقت واپس آنے رن بہادر کے بمقام نیپال قتل ہوا تھا دوبارہ بابت عنایات مہاراجہ پرسرافراز ہوے کیونکہ مہاراجہ جانتا تھا کہ حکومت وزیر مین رخنہ پڑے اور برخلافی ہر سال زیادہ ہوتی گئی ۱۸۳۷ء مین راجہ کا پسر کو چک یکایک مرگیا اور مشہور یہ ہوا کہ بترغیب بھیم سین یا اوسکے رفقا کے اوسکو زہر دیا گیا ہے اس شبہہ مین بھیم سین اور معتبر سنگھ گرفتار ہوکر پابجولان اور مقید رہے اور اونکے متعلق بھی نظربند شدید ہوے مگر چند عرصے کے بعد بھیم سنگھ اور معتبر سنگھ رہا ہوے اور بھیم سین تو بعزت اپنے گھر مین خانہ نشین ہوا اور معتبر سنگھ پنجاب گیا اور دربار لاہور مین جاکر نوکر ہوا۔

دو سال کے بعد تکلیف دہی خاندان تھاپا کو دربار کی مفسدون کے مطلب براری کے واسطے پھر شروع ہوئی وزیر سابق گھر سے گرفتار ہوکر آیا اور پھر مقید ہوا جہان اوسنے بسبب ایذا اور تکلیف کے خودکشی کی بعد ازان اوسکی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے شہر مین پھینک دیے تاکہ طمئہ سگان بازاری اور زاغ وزغن ہو۔

درمیان آخر عہد وزارت بھیم سین کے اکثر تجویزین درباب بہتری ہمارے نیپال کے ہوئین مگر کوئی کارگر نہوئی بیچ ۱۸۳۳ء کے تجویز درباب تحقیقات مقدمات رعایاے انگریزی متعلق رزیڈنسی بے سود ہوا کیونکہ دربار نے انکار کیا کہ وہ کوئی عہد درباب حقوق سزا دہی مجرمان حسب قاعدہ انگریزی نہین کرینگے بیچ ۱۸۳۵ء کے تجویز دوبارہ قائم کرنے عہدنامہ تجارت ۱۷۹۲ء کے بیکار رہوئی کیونکہ دربار نے اوسکے جواز ہونے سے انکار کیا اور عہود اونسے پیش کیے جو نہایت مضر مطالب انگریزی کے تھے ۱۸۳۶ء مین پھر ایک تجویز جو درباب بہبودی عہدنامہ تجارت کے ہوئی تھی شکست ہوگئی کیونکہ دربار نے کچھ التفات درباب مجصول اسباب انگریزی کے نکی مگر

دربار گرفتاری و سپردگی ٹھگ وڈکیت کے ایک عہدنامہ مفید بنبراہ قرار پایا جسکی رو سے فائدہ باہمی متصور تھا۔

بعد برباد ہونے بھیم سین تھاپا کی دشمنی بسبب سرکار انگریزی کے ظاہر ہونے لگی اور ہر ایک کوشش عمل مین آئی جس سے باعث کم کرنے خرچ ملکی کے اندیشہ دشمنی برملا پیدا ہوا اور اسقدر بھی دشمنی نیپالیون کی مخفی نرہی کہ اب گورنمنٹ انگریزی کو کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم کرنے کی ضرورت ظاہر ہوئی مدت سے سازش نیپالیون کے ساتھ روسائے ہند کے ہوئی بھی پیغام جودھپور اور گوالیار اور حیدرآباد اور ناگپور اور لاہور بھیجے جاتے تھے اور اس حیلے سے کہ شادی ولیعہد کی منظور ہے اکثر جاسوس اور پیغامبر ریوان اور راجپوتانہ کو بھیجے جاتے تھے اور سب طرح کی کوشش بجانب سکھ اور بھوپال اور اودے کے بھی کیجاتی تھی مگر فوج انگریزی کی جو فتح اول مرتبہ افغانستان مین ہوئی تھی اوسنے نیپالیون کے ارادے فسخ کر دیئے تھے اور ۱۸۳۹ء عہدنامہ نمبر ۲۰ دربار سے کیا گیا جسکی رو سے اونھون نے اقرار کیا کہ اسطرح کی سازش آیندہ وہ نہین کرینگے۔

اس اقرارنامہ کا لحاظ صرف برائے نام تھا سازش کی تجویز اب بھی ہوتی تھی مگر نہایت احتیاط اور پوشیدگی کے ساتھ ۱۸۴۱ء مین نیپالیون نے زبردستی اکثر دیہات رامنگر کے چھین لیے اور اوسوقت اوس سے دست بردار ہوے جب اونکو فوج کشی کا خوف دکھایا گیا اور اب پھر ضرورت اوسکی ہوئی کہ کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم ہوا اور یہ فوج اوسوقت تک برخاست نہین ہوئی جب تک اطمینان متواتر بجانب مہاراجہ اور اونکے سردارون کی بموجب نمبر ۳۰ کے حاصل نہوے

فضولی اور ظلم ولیعہد نے جسکی تائید مہاراجہ کرتے تھے ملک مین نارضامندی پیدا کی اسمین فریب اور دغا اوس رانی کی جو صرف رایون مین سے زندہ تھی اور جسکا ارادہ تھا کہ اپنے بیٹے کو کسیطرح تخت نشین کرے شامل ہوکر باعث تکرار متحد خاندان مین ہوے معتبر سنگھ جو ۱۸۴۳ء مین پنجاب سے واپس طلب ہوا تھا وزیر مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین بترغیب گیگن سنگھ جو برادر مہاراجہ رانی کا تھا معتبر سنگھ قتل ہوا اور گیگن سنگھ فوراً مشیر خاص مقرر ہوا اس شخص کے اور کہتیں اور رئیسونکے

قتل نے جو ۱۸۴۶ء مین قتل ہوے واسطے تقرری جنگ بہادر کے اوپر منصب وزارت کے راستہ صاف کردیا جب مہارانی کو دریافت ہوا کہ جنگ بہادر جیسا اول سمجھا گیا تھا اوسقدر اوسکے مطلب کا نہین ہے تو اوسنے اوسکے قتل کا بھی ارادہ کیا مگر یہ وقوع مین نہین آیا اور اوسکو حکم ہوا کہ مع اپنے دونون لڑکون کے خارج از ملک ہو وہ ملک سے نکلکر بنارس گئے اور وہان اب تک موجود ہے مہاراجہ بھی اوسکے ہمراہ بنارس گئے مگر دوسرے سال واپس نیپال مین آئے اس نیت سے کہ سورا ندر بکرم شاہ کے نام ملک کردین —

چند سال گذشتہ سے اور خصوصاً جب سے جنگ بہادر ۱۸۵۰ء مین انگلستان گیا دربار نیپال کی رنگت نہایت دوستانہ ہوگئی ہے ۱۸۵۲ء مین تجویز ہوئی کہ عہدنامہ قرار دیا جاے جسکی رو سے مجرمان سنگین حوالہ ہوا کرین بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۸۵۳ء عہدنامہ نمبر ۴۵ قرار پایا آخر ۱۸۵۴ء مین سرکار نیپال اور تبت مین تنازعہ پیدا ہوا مگر اس سے کچھ فتور دوستی انگریزی مین واقع نہین ہوا بعد جزوی لڑائی کے اور طول طویل تجویزون کے ایک عہدنامہ قرار پایا جسکی رو سے تبت والون نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ نیپال کو دیا کرینگے اور دونون ملکون کی تجارت کو ایزا کرینگے اور سفیر نیپال لاسا مین رہنے دینگے (عہدنامہ ذیل مین درج ہوتا ہے)

عہدنامہ صلح دس شرائط کا فیما بین سرکار کورکھا و تبت (بھوٹ) جسکو ہمنے یعنی سردار ان وہمارا اور ولایا سرکارین نے جنکے دستخط آخر مین موجود ہین تحریر کرکے منظور کیا خدا اسکا گواہ ہے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جیسا اب تک ہم دونون اطاعت شاہ چین کی کرتے ہین اوسیطرح آیندہ بھی کرتے رہینگے اور آپسمین بطور برادران ایک دوسرے سے پیش آئینگے جبتک کہ ہمارے کردار موافق اس عہدنامہ کے رہینگے اور اوس ملک کو خدا آباد نرکھے جو دوسرے پر فوج کشی کرے جب تک کہ دوسرے کے حرکات اور اطوار خلاف اس عہدنامے کے ثابت نہون جس حالت مین جو ملک فوج کشی دوسرے پر کریگا وہ الزام سے بری رہے گا

شرط اول

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ دس ہزار روپیہ سالانہ بطور خراج گورنمنٹ گورکھہ کو دینگے —

شرط دوم

ملک گورکھا اور تبت نے ہمیشہ دوستی اور اتفاق شاہ چین کے ساتھہ اب تک رکھا ہے اور ملک تبت صرف معبد لاما گورو کا ہے اس وجہ سے سرکار گورکھا آیندہ حتی المقدور والا امکان مدد تبت کی کرے گی اگر کسی اور راجہ کی اوسپر حملہ آور ہوئی۔

شرط سوم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ وہ لینا محصول کا جو اب تک رعایاے گورکھا اور تجاران وغیرہ سے جو تبت سے ملک مین آکر تجارت کرتے ہین لیا جاتا تھا موقوف کر دینگے۔

شرط چہارم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ گورنمنٹ گورکھا کے سپرد تمام قیدیان لشکر جو اب اونکے ملک مین قید ہین اور تمام سپاہی گورکھا اور افسران اور عورات جو جنگ مین گرفتار ہوے تھے اور تمام اثواب جو چھین لین تھین واپس کر دینگے اور گورنمنٹ گورکھا اقرار کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ تبت کو تمام سپاہی اور رعایاے کرونگ کوتی و جونگا و تانکلا کھار و چیور گومیا اور تمام اسلحہ و پاک یعنی بیل گاے جو گورنمنٹ مذکور کی اونکے قبضے مین ہین واپس کر دینگے اور جب یہ عہدنامہ کلیتہً تعمیل ہو جائیگا تو گورنمنٹ گورکھا دیہات تانکلا کھار و چیور گومیا و کرونگ و جونگا و کوتی دوہا کلنگ واپس کر دینگے اور جسقدر فوج اونکی اس جانب کوہستان بیرپ لنگور کے ہوگی وہ واپس طلب کر لیجائیگی۔

شرط پنجم

ایک افسر بہادر اور ارانہ صرف نیکیا یعنی نایک عہدہ دار کم رتبہ منجانب گورنمنٹ گورکھا لاسا مین رہا کرے گا۔

شرط ششم

سرکار گورکھا برضامندی گورنمنٹ تبت ایک کارخانہ بمقام لاسا واسطے فرود کرنے اسباب تجارت ہر قسم کے جواہرات سے لیکر پارچہ و اشیاے خوردنی تک مقرر کرینگے۔

شرط ہفتم

گورکھا سہارا اور جو بہام لاسا رہے گا ہرگز دست اندازی بیچ مقدمات منازعات رعایاے وشجاران وسوداگران سرکار تبت کے جو باہم تکرار کرین نکرینگے اور گورنمنٹ تبت بھی کسی مقدمہ رعایاے نیپال اور کشمیری وغیرہ مین جو اندر حد ملک لاسا کے رہتے ہون گے مداخلت نکرینگے مگر جب تکرار فیمابین رعایاے گورکھا اور تبت واقع ہوگی تو حکام سرکارین جمع ہوکر یکجا نشست کرکے تصفیہ اوسکا کرینگے اور تمام آمدنی جرمانہ وضبطی وغیرہ جو رعایاے تبت کی ہوگی وہ سرکار تبت مین جمع ہوگی اور جو رعایاے گورکھا وکشمیری وغیرہ کی ہوگی وہ سرکار گورکھا مین جمع ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے گورکھا جرم قتل حکومت مذکورین کرکے پناہ گیر ملک تبت مین ہوگا تو وہ فوراً حوالہ گورکھا گورنمنٹ کے کیا جائیگا اور اگر کوئی رعایاے تبت مجرم جرم قتل ہوکر ملک گورکھا مین پناہ گیر ہوگا تو گورنمنٹ گورکھا اوسکو حوالہ سرکار تبت کردینگے۔

شرط نہم

اگر کسی رعایا یا تجار گورکھا کا مال کوئی رعایاے تبت غارتگری کرکے لیجاے گا تو گورنمنٹ تبت اوسکو اوس سے واپس دلوادینگے اور اگر اوسکے پاس اسقدر مال واپس دینے کو نہوگا تو بہارا اور اوسکو مہلت مناسب دے کر اور تدبیر مناسب کرا کر اوس مہلت مین مال دلوادیگا اور اسیطرح اگر کسی رعایاے تجار تبت کا مال کوئی رعایاے گورکھا مین سے غارتگری کرکے لیجاے گا اوس سے حاکم گورکھا واپس دلوائینگے اور اگر وہ فوراً نہین دے سکیگا تو اوس سے تدبیر مناسب کرا کر اندر میعاد مناسب کے اوس سے دلوادینگے۔

شرط دہم

تمام رعایاے تبت جو لڑائی مین شریک گورکھا ہوے ہین اور تمام رعایاے گورکھا جو لڑائی مین شریک تبت ہوے ہون اس عہدنامہ کے بعد محفوظ جان ومال سے رہینگے اور کوئی اونکو ایذا یا تکلیف نکریگا۔

المرقوم چیت بدی تیج سمت ۱۹۱۲ روز دوشنبہ مطابق ۲۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۵۶ ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی رامیشری

رزیڈنٹ

دیگر یہ کہ ترجمۂ بالا مین مین نے نام تبت بجاے بھوٹ کے لکھا ہے زیرا کہ عہدنامے مین اوسی نام سے یہ علاقہ درج ہے۔

دستخط جے آر

باستثنا، چند ماہ ۱۸۵۶ء کے جنگ بہادر جسکو خطاب مہاراجگی کا مہاراجہ نیپال نے دیا اور راجگی دو اضلاع کی کلیتہً اوسکو بخشی اور جسنے ایک فرزند اور دو دختر کی شادی خاندان مہاراجہ نیپال مین کی وزیر نیپال کا رہا درمیان بلوہ ۱۸۵۷ء اور فوج کشی آیندہ کی اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی کی بیچ دوبارہ قبضہ کرنے گورکھپور اور فتح کرنے لکھنؤ کے اور گرفتاری مفسدان جبرائی مین چلے گئے تھے کی بنظر ان خدمات کے مہاراجہ جنگ بہادر کو خطاب نائٹ اوف دی گرینڈ کراس اوف دی نایتہ کا ملا اور از روے عہدنامہ نمبر ۵۵ منعقدہ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۰ء ملک سرحدی اودوہ جو شامل علاقہ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا واپس نیپال کو دیا گیا۔

درست تخمینا باشندگان نیپال کی نفری کا غیر ممکن ہے نیپال والہ تخمیناً باون لاکھ نفری یا چھپن لاکھ نفری کا کرتے ہین مگر غالبًا وہ بیس لاکھ سے زیادہ نہوینگے شہر کٹمنڈو مین تیس سے پینتیس ہزار نفری تک آباد ہین اور رقبہ ملک کا قریب چون ہزار میل مربع ہے آمدنی معلوم نہین مگر قیاساً قریب تینتالیس لاکھ روپیہ کے ہوگی گورکھا والہ خراج گورنمنٹ انگریزی کو نہین دیتے ہر پانچ سال کے بعد ایک سفیر مع تحائف کٹمنڈو سے پکن کو روانہ ہوا کرتا ہے۔

نمبر ۴۷

عہدنامۂ تجارت نیپال تاریخ یکم مارچ ۱۸۹۲ء عیسوی

عہدنامہ مصدقہ بمہر مہاراجہ رن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ مطابق عہدنامہ دیے ہوے

مسٹر جوفی لھن ولکن صاحب رزیڈنٹ بنارس منجانب رابٹ ہنوربل چارلس اسل کورنوالس کی جی گورنر جنرل ان کونسل با اختیارات عطیہ حاکم ممدوح درباب ختم کرنے عہدنامہ تجارت مہاراجہ موصوف سے اور تحریر کرکے مقرر کرنے محصول ادائی رعایاے سرکارین ہنوربل کمپنی انگریزی و نیپال وصاحب موصوف خود بتعداد محصول ادائی رعایاے نیپال یا فتنی کمپنی مقرر کرتے ہین اسیطرح مہاراجہ موصوف بتعداد محصول ادائی رعایاے گورنمنٹ انگریزی یا فتنی نیپال قرار دیتے ہین اور عہدنامہ مذکور مجکو یعنی مہاراجہ مذکور کو مولوی عبدالقادر خان وکیل صاحب موصوف نے دیا اسواسطے یہ نقل جو گورنمنٹ نیپال نے تیار کی خان مذکور کو دی گئی مضمون ذیل مین درج ہے

شرط اول

چونکہ توجہ بہبودی عام و آسایش اور اطمینان بخاران و سوداگران باعث انتظام سرکارین کمپنی و نیپال سے ہے اسواسطے اقرار اور مشروط ہوتا ہے دہائی فیصدی محصول دونون علاقون مین اسباب درامد پر لیا جائیگا اور یہ محصول بتعداد رونہ اسناد کے مطابق بسوداگران کے بھوگا لیا جائیگا اور بنظر اسکے کہ بخاران رونہ باطل پیش نکرین رونہ کی پشت پر مہر چوکی پرمٹ کی ثبت ہوا کرے گی اور اس رونہ کی نقل لیکر اصل سوداگر کو واپس ملا کرے گی اور اگر کسی سوداگر کے پاس رونہ اجناس نہوگا تو اہلکاران پرمٹ محصول دہائی فیصدی اجناس کی قیمت بازار پر لیا کرینگے۔

شرط دوم

مقامات مقابل جو اسمین مندرج ہین سرحد ہلک مین چوکی کے مقام مقرر ہونگے اور اون مقامون پر تجاران محصول ادا کیا کرینگے اور جب ایک مرتبہ ان مقامات مین محصول ادا ہو چکا تو پھر کسی اور مقام پر ہلک مین محصول نلیا جائیگا۔

شرط سوم

اگر کوئی اہلکار محصول زیادہ لیگا یا اور رقم لیگا بہ نسبت شرح مندرجہ کے اوسکو سزاے سخت دی جائیگی سرکار سے کی تاکہ اور نوکر عبرت ہون اور ایسا کام نکرین۔

شرط چہارم

اگر چوری یا دزدی اسباب تجارت کی ہوگی تو فوجدار موقع واردات اپنے افسر کلان یا گورنمنٹ کو اطلاع اوسکی دیگر فوراً مالک مقام یا زمیندار کو حکم دینے قیمت کا دیگا اور یہ روپیہ ہر مقدمے مین اسطرح سوداگر کو ملیگا۔

شرط پنجم

جب کسی ملک مین کچہ زیادتی یا سختی کسی سوداگر پر ہوگی تو اہلکار علاقہ جسمین وہ ہوئی ہے فوراً بلا توقف سماعت مقدمہ کیکے تحقیقات نالش مظلوم کرے گا اور اوسکی دادرسی کرکے مجرم کو سزا دے گا۔

شرط ششم

اگر کسی تجارنے محصول ادا کرکے کسی ملک مین اپنا مال اتارا ہو اگر وہ مال فروخت ہوگیا تو بہتر ورنہ درصورتیکہ سوداگر بندکورا وسے کسی اور مقام پر باہر علاقہ سرکارین مندرجہ عہدنامہ لیجانے تو رعایا یا اہلکار اوس مقام کے اوسپر اور محصول نہ لینگے جو اوسنے اول مرتبہ وقت درود کرنے اسباب کے دیا ہے وہی کافی ہوگا اور اوسپر دوبارہ محصول نہ لیا جائیگا بلکہ اوسکو اجازت ہوگی کہ بحفاظت بلا مزاحمت لیجاوے۔

شرط ہفتم

اس عہدنامہ کو کلیتہ جائز اور جاری حاکمان حال و استقبال سرکارین تصور کرین اور اوسکو عہدنامہ تجارت سمجھکر باعث بنیاد اتفاق سرکارین تصور کرکے بروقت آیندہ اوسکی تعمیل بنظر فائدہ عوام و برآمد دوستی ملحوظ رکھین۔ بتاریخ ۱۰ ماہ رجب ۱۲۰۶ ہجری سنہ ۱۱۹۹ فصلی مطابق یکم ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۱ء و مطابق ۱۲ پھاگن سمبت ۱۸۴۸ دونقل ایک مضمون کی طرفین معاہدہ نے تیار کین اور وعدہ کیا کہ موسم بیساکھ سمبت ۱۸۴۹ سے اہلکاران سرکارین حسب الحکم محکم ہر دو سرکار فوراً تعمیل اسکی کرینگے اور شرائط مندرجہ کا لحاظ رکھینگے اور ہدایت ثانی کے منتظر نہ رہینگے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ویکن

رزیڈنٹ بصیغہ مال

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ایچ بارلو
سب سکرٹری

نمبر ۴۴

عہدنامہ راجہ نیپال سنہ ۱۸۱۵ ع

چونکہ ارباب دانش روسائے دیشان و سرداران بلند مکان وحاکمان ذی اختیار مثل آفتاب نیم روز روشن اور ہویدا ہے کہ خدای تعالی نے حفاظت اور حکومت عالم کی قبضہ اقتدار سلاطین بصفت پناہ مین کی ہے اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ قرار پانے اتفاق دوستانہ باہم اونکے باعث حفظ بہبودی خوشنمائی کافہ انام ہے اور جسقدر زیادہ ارتباط و اتحاد ہوگا اوسیقدر امنیت خلائق ترقی پر ہوگی لہذا بنظر مراتب مذکورہ بالا نہز اکیسل لنسی دی موسٹ نوبل دی گورنر جنرل مارکیوس ویسلی اور مہاراجہ صاحب نے طریق دوستی فیما بین سرکار کمپنی و راجہ نیپال اقرار دیکر شرائط ذیل منظور کی ہین —

شرط اول

یہ امر سرداران و اہلکاران سرکارین پر فرض اور لازم ہے کہ ہمیشہ دوستی سرکارین کی ترقی مین کوشش کرین اور بعین خواہش دلی اونکی بیچ بہبودی و کامیابی سرکارین رعایا کے جانبین ہو —

شرط دوم

غرضگوئی اور مفسدہ انگیز گفتگوی غرض گویان پر جو باعث تخلل دوستی باہمی ہون بلا دیکھ و ثبوت اعتبار نکرنا چاہیے —

شرط سوم

سرداران و اہلکاران سرکارین بدل دوست اور دشمن ایک سرکار کو دوست اور دشمن ہی سرکار کا تصور کرین اور یہ لحاظ ہمیشہ دوامی اور مستحکم پشت در پشت رہے —

شرط چہارم

اگر کوئی حکومت ہمسایہ کسی سرکار کا کچھ تکرار یا ارادہ بلاوجہ پیدا کرے کہ اوسکے ملک پر متسلط ہو اور ارادہ مخالفت بغرض قبضہ کر لینے ملک کے ظاہر کرے تو وکیل سرکار دونون سرکار کے دربار مین حال مفصل عرض کریگا اور حاکم متحریک دوستی جو سرکارین مین جاری اور قائم ہے بعد سماعت حال مفصل جواب اصلاح مناسب دینگے۔

شرط پنجم

جب کوئی تکرار سرحدی فیما بین سرکارین کے واقع ہو تو اوسکا فیصلہ از روے انصاف اور درست کرداری کے معرفت وکلا و اہلکاران سرکارین ہوگا اور ایک نشان سرحد مذکور پر قائم ہوگا جو واسطے ہمیشہ کے قائم رہے گا تاکہ اہلکاران حال و استقبال کو ہدایت اوس سے ہوا کرے تاکہ وہ دست اندازی بیشتر نکریں۔

شرط ششم

اگر ایسے مقامات کی نسبت نزاع یا تکرار پیدا ہو جو سرحدی نواب وزیر اور نیپال کے ہون تو ایسے مقدمات متوسط وکیل کمپنی موجود گی وکیل سرکار نیپال اور وکیل نواب وزیر فیصلہ پائینگے

شرط ہفتم

کسیقدر ہاتھی ہابت نکیا سپور کے ہر سال راجہ نیپال کمپنی کو بھیجتے ہین اسواسطے گورنر جنرل بنظر زیادہ کرنے خوشی راجہ نیپال کے اور بباعث اتفاق و دوستانہ اور بحال عہدنامہ ہذا خراج مذکورہ بالا معاف اور فروگذاشت کرتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ اہلکاران کمپنی حال و استقبال پشت و پشت ہمیشہ قائم رہنے شرائط عہدنامہ ہذا ہاتھی راجہ سے نلین۔

شرط ہشتم

اگر کوئی متوسل یا باشندہ ایک ملک کا فراری ہوکر دوسرے ملک مین پناہ لے اور درخواست منجانب سرکار نیپال صدرت وکیل حاضر باش گورنر جنرل یا منجانب سرکار کمپنی بتوسط وکیل بدربار نیپال کیجاے تو ایسے حال مین یہ اقرار باہم ہوتا ہے کہ اگر فراری مذکور خلاف وزیر قوانین سرکار کرکے مقصور ہوا ہو تو سرداران سرکارین فوراً سپرد وکیل سرکار درخواست کنندہ

کیا جائیگا تاکہ بحفاظت تمام اونکے علاقے کی سرحد پر پہونچ جاے۔

شرط ششم

مہاراجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ ایک سالم پرگنہ مع زمین متعلقہ باستثناء زمین جاگیات وزمین جو واسطے امور مذہبی وجاگیر وغیرہ کے علیحدہ ہوچکی ہے اور جنکا ذکر کتاب آمدنی مین درج ہے سوامی جی کو بطور نذر واسطے اونکے مصارف کے دیا جائیگا شرائط منسوبہ سوامی جی کے یہ ہین کہ اگر وہ بنارس مین یا کسی اور مقام واقع ممالک کمپنی مین رہین اور جاگیر اپنے اہلکاران نیپال کی مستاجری مین دین تو اس حال مین روپیہ آمدنی کا بموجب اقساط کے جنکا ذکر ما بعد ہوگا اونکو دیا جائیگا اور یہ کہ وہ روپیہ مذکور کو اپنے تصرف مین لاکر امور مذہبی مین مشغول رہین بموجب اپنی شرائط کے جو اونھون نے پارۂ مسی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور اوسکو راجہ کے نام چھوڑ دینے کے لکھدہ کر دیا ہے اور اگر وہ خود اپنی جاگیر مین بود و باش اختیار کرین اور تحصیل مالگذاری معرفت اپنے کارندون کے کرین تو اونکو مناسب اور لازم ہوگا کہ کسی شخص مخالف کو اپنی ملازمی مین نہ رکھین اور سوائے ایک سو آدمی اور عورات وغیرہ ملازمون کے کوئی سپاہی واسطے تحصیل مالگذاری کے بھرتی نکرین اور واسطے حفاظت اپنی ذات کے دو دو سو نفر سپاہی فوج سرکار نیپال سے لیکر اپنے ہمراہ رکھین تنخواہ اونکی راجہ نیپال دینگے اس سے بھی اونکو مستغنی ہونا چاہیے کہ تقریر یا تحریر سے منا نکرین اور نہ مفسد اور مضر ملک نیپال کو پناہ دین اور نہ اوپر رعایاے نیپال کے غارتگری و لوٹ مار کرین اگر ایسی بے اعتنائی یا خلاف وضع لائق اطمینان سرکارین ثابت ہوگی تو اعانت اور حفاظت سرکار کمپنی اونسے علیحدہ کیجائیگی اس حالت مین پھر یہ امر باختیار راجہ نیپال ہوگا خواہ اونکی جاگیر ضبط کرین یا نکرین۔

مہاراجہ یہ بھی اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہین کہ اگر سوامی جی علاقہ کمپنی مین بود و باش اختیار کرکے اور زمین مستاجری اہلکاران نیپال مین دینگے اور اقساط بموجب عہد کے ادا نہون یا وہ بود و باش اپنی جاگیر مین اختیار کرین اور کوئی باشندۂ نیپال اونکو یا اونکی رعایا کی نسبت مزاحمت کسیطرح کی کرے تو گورنر جنرل کمپنی کے اوسکی کیفیت راجہ کو لکھینگے

اور گورنر جنرل ضامن ہین کہ راجہ اس شرط کی تعمیل کرینگے اور مہاراجہ فوراً تعمیل تحریر گورنر جنرل بموجب شرائط بالا کرینگے اگر نفع چالاکی اور ہوشیاری اہلکاران سے جمع پرگنہ مین ہوگا یا کمی اونکی غفلت سے واقع ہوگی تو ان دونون امور مین راجہ نیپال بالکل بلاواسطہ رہینگے۔

شرط ہشتم

بنظر تعمیل کرنے مراتب مندرجہ عہدنامہ کے اور واسطے ترقی دینے اتفاق اور دوستی کے تقریر زبانی سے گورنر جنرل اور راجہ نیپال بتحریک دلی وبخوشی اپنے ایک معتبر آدمی بطور وکیل مقرر کرتے ہین کہ دربار سرکارین مین حاضر باش رہ کر مراتب مفصلہ بالا کی تعمیل کرائے اور جس امر مین دوستی باہمی جو سرکارین مین جاری ہے تزاید پر رہے وہ امر ظہور مین لائین

شرط یازدہم

یہ امر اہلکاران وسرداران سرکارین پر فرض ہے کہ وہ اوسقدر عزت وتوقیر وکیل سرکار دولت کی کیا کرین جسقدر اوسکے رتبے کے موافق ہو اور جسقدر بموجب قانون قوم کے شایان ہو اور وہ حتی الامکان کوشش کرین کہ جو امر وہ کہین اوسکی کارروائی ہوا کرے اور اونکے آرام اور آسایش اور اطمینان کے اسباب کی ترقی رہے اور حفاظت ذات بھی ہو ان سب امور سے ترقی دوستی جو سرکارین مین جاری ہے ہوگی اور نام نیک سرکارین کا عالم مین مشہور ہوگا

شرط دوازدہم

یہ امر وکیل سرکارین پر فرض ہوگا وہ گفتگو کسی رعایا ساکن ملک کے ساتھ بغیر اجابت اہلکاران سرکار کے نکرین مگر اہلکاران سرکار کے ساتھ کیا کرین اور نرسم تحریر اونکے ساتھ جاری کرین اور اگر اونکے پاس کوئی تحریر یا خط ایسے شخصون کے پاس سے آئے اونکو لازم ہے کہ اوسکا جواب بغیر اطلاع حاکم ملک کے اور بغیر اوسکے سب مراتب مندرجہ کی تفصیل روبرو حاکم ممدوح کرینگے تدین یہ امر تمام اندیشہ وشبہہ باہمی کو رفع کریگا اور یکجائی اور دوستی کا اظہار کرے گا۔

شرط سیزدہم

سب سرداران واہلکاران سرکارین پر فرض ہے کہ مطابق اس عہدنامہ کے جواب

بموجب قواعد مذہب اور ایمان کے تحریر ہوتا ہے کاربند ہون اور اوسکو پشت در پشت قائم اور جاری تصور کرکے انحراف اوس سے نکرین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا خدا اوسکو اس دنیا و عقبیٰ مین سزا دیگا۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ہی رونسل
اسسٹنٹ مترجم فارسی

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء

شرط عہدنامہ مندرجۂ ذیل جداگانہ ساتھ راجہ نیپال کے بمقام دیناپور بماہ اکتوبر بتاریخ ۲۶ ۱۸۱۵ء مین ہوئی۔

اقرار جو مہاراجہ نے گورنر جنرل سے درباب تقرری گذارہ واسطے مصارف رہنے کاہرگوپند سوامی جی والد نامے مہاراجہ ممدوح کیا مضمون اوسکا ذیل مین درج ہوتا ہے۔

کہ ایک سالانہ آمدنی بیاسی ہزار روپیہ سکہ بنیا کے منجملہ جسکے بہتر ہزار نقدا اور دس ہزار کے ہاتھی آدھے نر اور آدھے مادہ جسمین کا کوئی سوا سو روپیہ سے کم قیمت کا نہو گا سوامی جی کو شروع ماہ اگہن ۱۸۵۵ء سے بطور نذر نیاز مندانہ واسطے مصارف خانگی کے دیا جائیگا اور بنظر اوس روپیہ کے پرگنہ بیجاپور مع زمین متعلقہ باستثنای زمین معافی بکار مذہبی و خیرات وغیرہ و جاگیرات وغیرہ حسب تفصیل مندرجہ کتاب آمدنی سوامی جی کے نام حسب شرائط ذیل دیا جاے کہ درحالت اونکے بنارس مین رہنے کے یا کسی اور مقام واقع علاقہ سرکار کمپنی کے بودوباش اختیار کرینگے اور اپنی مرضی سے تحصیل مال پرگنہ مذکور سپرد اہلکاران نیپال کے کرنے کے بہتر ہزار روپیہ نقدا و دس ہزار روپیہ کے ہاتھی سال بسال بلاتفاوت حسب اقساط مقررہ سوامی جی کو دیا جائیگا تاکہ وہ یہ روپیہ بتصرف مین لاکر اور رفع ضروریات اپنی کرکے عبادت باری مین بموجب اونکے رہنے یہان کے جو پارہ مسی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور راج دینے

مہاراجہ کے اونھون نے کندہ کیا ہے مصروف ہون اور درصورتیکہ وہ بودوباش اس جاگیر مین رکھین اور تحصیل مال اپنے اہلکاران کے معرفت کرین تو اونکو لازم ہے کہ مفسد اور خلل انداز آدمیون کو اپنی ملازمی مین نرکھین اور ایک سو مرد اور عورت سے زیادہ نرکھین اور اونمین بھی کوئی سپاہی نہو اور واسطے تحصیل مال وحفاظت ذات کے دوسو سپاہی تک فوج ملکی نیپال سے اونکو دیے جائینگے اور اونکی تنخواہ مہاراجہ خود دینگے اونکو لازم ہوگا کہ کسی تقریر یا تحریر سے تکرار یا نزاع پیدا نکرین اور نہ مفسد اور مفرور نیپال کو اپنے پاس رکھین اور نہ غارتگری رعایاے نیپال پر کرین اور اگر یہ امور ممنوعہ اونکے بنسبت حسب اطمینان وتیقین پایۂ ثبوت کو پہونچے تو امانت اور حفاظت ہنوربل کمپنی کی اونسے علیحدہ ہوگی اور یہ اختیار مہاراجہ کو حاصل رہیگا کہ جاہین اونکی جاگیر ضبط کرین اور یہ بھی مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ درصورتیکہ سوامی جی بودوباش اپنی علاقہ ہنوربل کمپنی مین قرار دین اور تحصیل مال جاگیر اہلکاران سرکار نیپال کے سپرد کرین تو اس حالت مین اگر اقساط موجب شرائط کے ادا نہون یا کوئی رعایاے نیپال اونسے یا کسی رعایاے اونکی سے کسیطرح مزاحم ہو تو گورنر جنرل اور ہنوربل کمپنی معاوضہ اوسکا مہاراجہ سے طلب کرین اور گورنر جنرل ضامن اس امر کے ہوتے ہین کہ مہاراجہ شرائط اپنے پورے کرینگے اور بتحریک گورنر جنرل مہاراجہ فوراً شرائط بالا کی تعمیل کرینگے اگر ازادی مالگزاری مین باعث ہوشیاری اہلکاران سوامی جی کے ہو یا کمی بسبب غفلت اونکے وقوع مین آئے تو مہاراجہ کو اس سے کچھ سروکار نہوگا اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ بروقت سپردگی علاقہ بیجاپور اہلکاران سوامی جی کو جمع مالگزاری اوسکی بہتر ہزار روپیہ سکہ بینیا ہوگی اگر اس سے کم ہو تو معاوضہ کمی کا کیا جائیگا اور اگر زیادہ ہوے تو سوامی جی کا مال ہے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو دی نوکس

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۳۰۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۵ء اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۸۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۵ء

نمبر ۴۹

صلحنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ بکرم ساہ راجہ نیپال بوساطت لفٹنٹ کرنیل بریڈشاہ منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیہ ہز ایکسیلنسی رائٹ ہنوربل فرانسس ارل اوف میرا کی جی ہر مجسٹر موسٹ نوبل پریوی کونسل مامورہ کورٹ اوف ڈائرکٹر ہنوربل کمپنی مذکور بنابر اجرائے امور سلطنت ہندوستری گرو گجراج مصر وچند سیکھر اوپادھیا منجانب مہاراجہ گرکھا جودھ بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ باختیارات عطیہ راجہ نیپال۔

چونکہ لڑائی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وراجہ نیپال پیدا ہوئی ہے اور طرفین بابستر ضائے باہمی واسطے صلح ودوستی دوبارہ قائم کیا چاہتے ہین جو سابق قبل ازیں اتفاقی گذشتہ مدت تک فیمابین سرکارین جاری اور قائم تھی شرائط صلح ذیل طرفین نے منظور کین۔

شرط اول

ہمیشہ صلح ودوستی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وراجہ نیپال جاری رہے گی۔

شرط دوم

راجہ نیپال اپنا دعوی اوس زمین کا جو باعث نزاع قبل جنگ گذشتہ فیمابین سرکارین تھی چھوڑتے ہین اور اوس زمین کی حکومت ہنوربل کمپنی کی منظور کرتے ہین۔

شرط سوم

راجہ نیپال ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے علاقجات مفصلہ ذیل دیتے ہین

اول تمام قطعہ زمین داہن کوہ جو درمیان دریاے کالی اور راپتی کے واقع ہے۔

دوم تمام قطعہ زمین داہن کوہ باستثنا مٹول خاص جو درمیان دریاے راپتی اور گنڈک کے واقع ہے

سوم تمام قطعہ زمین داہن کوہ جو درمیان دریاے گنڈک اور کوساہ کے واقع ہے جسمین حکومت گورنمنٹ انگریزی قائم ہوچکی ہے یا اب قائم ہوتی ہے۔

چہارم تمام قطعہ زمین داہن کوہ جو درمیان دریاے مشی اور ٹسٹا کے واقع ہے۔

پنجم تمام علاقہ درمیان کوہستان مشرقی دریاے مشی جسمین قطعہ وزمین نکرے ورستہ نگرکوٹ شامل ہے تا ستہ مونگ سے کوہستان کو جاتا ہے مع علاقہ درمیان رستہ مذکور اور

انگریزی کے اور یہ علاقہ فوج گورکھا بیچ عرصہ چالیس روز کے آج کی تاریخ سے خالی کردینگے۔

شرط چہارم

بنظر معاوضہ دینے سرداران اور برادران ریاست نیپال جنکا نقصان بباعث سپرد کردینے علاقجات مذکورۂ شرط بالا کے ہوگا سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ اون لوگون کی پنشن دو لاکھ روپیہ تک دینگے مگر اون شخصون کو یہ پنشن ملے گی جنکو راجہ نیپال تجویز کرینگے اور جس قدر فی کس تجویز کرینگے اوسقدر دیجائیگی اور جسوقت یہ تجویز پنشن وجمع پنشن ہوجائیگی اوسقدر سند اون لوگون کو دستخطی ومہری گورنر جنرل کی ملجائیگی۔

شرط پنجم

راجہ نیپال اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے تمام حقوق واسطے نسبت علاقہ واقع بجانب مغرب دریاے کالی چھوڑتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ وہ کچھ واسطہ اوس علاقہ سے یا وہان کے باشندون سے نہین رکھینگے۔

شرط ششم

راجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز مزاحم یا مخل راجہ سکم کے ہونگے بلکہ اقرار کرتے ہین کہ اگر کچھ تنازع فیما بین سرکار نیپال وراجہ سکم کے کسی سبب سے یا کسی کی جانب سے پیدا ہوگی تو اسطرح کی نااتفاقی کی ثالثی گورنمنٹ انگریزی مین پیش کیجائیگی اور راجہ نیپال وعدہ کرتے کہ جو فیصلہ وہ کردینگے اوسکو وہ منظور کرینگے۔

شرط ہفتم

راجہ نیپال یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایا سے انگریزی کو اور نہ کسی رعایاے یورپ یا امریکا کو ملازم رکھینگے بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے۔

شرط ہشتم

بنظر بہتری واسطے دوستی وصلح جواب فیما بین سرکارین قائم ہوئی ہے یہ اقرار ہوتا ہے کہ معتبر عہدہ داران کلان ہر ایک سرکار کے دوسری سرکار کے دربار مین رہا کرینگے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نوشرائط کا راجہ نیپال پندرہ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے تصدیق اور منظور کرینگے اور نقل مصدقہ لفٹنٹ کرنیل بریدشاہ صاحب کو دیجائیگی اور یہ صاحب وعدہ کرتے ہین کہ عرصہ بیس روز مین یا قبل اسکے اگر ممکن ہوگا وہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر راجہ کو دینگے

المرقوم مقام سگولی بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع

دستخط پارس بریدشاہ لفٹنٹ کرنیل و پولیٹکل ایجنٹ

یہ عہدنامہ معرفت چندرسیکھر اوپادھیا ایجنٹ راجہ نیپال کے بمقام جبل پکوانپور وقت نواحت دو گھنٹہ بعد سہ پہر بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ء وصول پائی اور مشتمل عہدنامہ کا منجانب سرکار انگریزی اوسکو دیا گیا۔

دستخط ڈیوڈ اوکٹرلونی

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۰

یادداشت جو واسطے منظوری راجہ نیپال کے بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ء پیش ہوئی

بلحاظ دوستی و اعتبار جو نسبت راجہ نیپال کے ہے گورنمنٹ انگریزی ارادہ کرتے ہین کہ حتی الامکان چند شرائط عہدنامہ سگولی حسب تفصیل ذیل جنکی تعمیل مین راجہ نیپال کو سختی معلوم ہوتی ہے متروک کیے جائین۔

شرط اول

بنظر رضامندی کرنے راجہ کے اوس امر مین جو اوسکے دلی آرزو ہے گورنمنٹ انگریزی کی عین خوشی ہے کہ وہ ملک ترائی جو بموجب عہدنامہ کے اوسکو ملا ہے راجہ کو دوبارہ دین یعنے تمام زمین ترائی جو درمیان دریاے کوسی اور گنڈک کے واقع ہے اور جو راجہ کے پاس قبل ناانصافی گذشتہ تھی باستثنا مذکور ذیل متعلقہ واقع پرگنات ترہت اور سارن اور باستثنا

اوسقدر علاقے کے جو جانبین کو واسطے قائم کرنے سرحد کے حسب تجویز کمشنران سرکارین ضروری متصور ہوا ورباستثنا اوس قطعہ زمین کے جو گورنمنٹ انگریزی نے اون لوگون کو دی ہے جنکا استحقاق قبل سپردگی ترائی مذکورہ گورنمنٹ ممدوح کو تحقیقات سے ثابت ہوا تھا اور درحالیکہ راجہ وہ زمین مستحقان مذکورین یعنی منظور کرتے ہین تو اوسکا بھی معاوضہ اور زمین سے ہوجائیگا اور یہ بھی واضح رہے کہ باوجود بہت سی زیادتی رہنے کے جو باعث نزاع مدت سے ہے جو بندوبست ۱۸۱۲ع مطابق سمبت ۱۸۶۹ ہوا ہے وہ منظور ہوگا اور باقی سب چھوڑ دیا جائیگا یعنے جو قرار وصلح اوسوقت مین ہوئی ہے وہ اب بھی قائم رہ کر مقرر کیجائیگی

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی اسمین بھی راضی ہین کہ زمین ترائی واقع درمیان دریاے گنڈک اور ہاتی یعنے دریاے گنڈک سے حدود غربی اضلاع گورکھپور مع بتول وشیوراج باستثنا رمقامات متنازعہ ترائی اور اوسقدر زمین جو برضامندی باہمی واسطے حدبندی جدید کے ضروری متصور ہو دی جاے۔

شرط سوم

چونکہ یہ ممکن نہین کہ حدود حسب مرضی سرکارین بغیر پیمایش کرنے کے مقرر کیجاے یہ مناسب اور ضروری متصور ہوگا کہ دونون جانب سے کمشنران واسطے مقرر کرنے حدود مناسبہ برضامندی طرفین اس غرض سے مقرر کیے جائین کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی بجانب جنوب اور علاقہ راجہ نیپال جانب شمال مقرر کرین درحالیکہ کوئی قطعہ زمین ایسے درمیان مین آجاے کہ جس سے خط کشی حدود سیدھی نہ بنتی ہو تو کمشنران کو چاہیے کہ ایسا معاوضہ اور سکا کرین جس سے نقصان کسیکا نہو۔

شرط چہارم

اور اگر ایسا ہو کہ کسی مالک کی زمین ایسی واقع ہو خواہ علاقہ انگریزی کی خواہ نیپال کی کہ جس سے وہ ماتحت سرکارین کے ہوتی ہو تو بنظر الفت اوتکرار ونزاع سرکارین کمشنران کو لازم ہوگا کہ وہ برضامندی باہمی ایسی تحریر اوسکی کرین کہ وہ ایک ہی سرکار کی مطیع رہے۔

شرط پنجم

جب ملک ترائی راجہ نیپال کو دوبارہ ملجائیگا تو وہ پہر مطالبہ اوس دو لاکھ روپیہ سالانہ کا نکرینگے جو گورنمنٹ انگریزی نے واسطے پرورش بعض برادران نیپال کے تجویز کیا ہے۔

شرط ششم

ماسوا اسکے راجہ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ بعد واپس ہونے ملک ترائی کے وہ کسی باشندہ ترائی کو اس مقصور کی بابت کہ وہ لڑائی مین شریک گورنمنٹ انگریزی رہا تھا سزا نہ دینگے اور اگر کوئی باشندگان مین سے سوائے کاشتکاران زمین کے چاہے کہ ترائی چھوڑکر علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین آباد ہو تو اوس سے مزاحمت نہوگی۔

شرط ہفتم

وبعد جیکہ راجہ ان شرائط کو منظور کرینگے تو تدابیر پیمایش اور تعین سرحدات حسب تحریر بالا عمل مین آئیگی اور بعد تعین ہونے حدود کے باستصواب طرفین اسناد حسب شرائط بالا سرکارین کی مہر اور دستخط سے محرر ہوکر حوالہ ایک دوسرے کے ہونگے اور منظوری اوسپر کیجائیگی۔

مہر

دستخط ریڈ وڈ کارونر

رزیڈنٹ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

مضمون چٹھی مہری راجہ نیپال موصولہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء

بعد القاب معمولی۔

مین نے چٹھی مرسلہ آپ کی مرقومہ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء مطابق ۴ ماہ پوس سمبت ۱۸۷۳ دربارہ وبارہ واپس دینے بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے ملک ترائی واقع درمیان دریاے

کوسی وراپتی بجانب جنوبی سرحد بالکل جسقدر میرے پاس قبل جنگ تھے بغور پڑھی اوسمین درج ہے کہ درصورت میرے منظور کرنے شرائط مندرجہ یادداشت کے جنوبی حدود ترائی کی جسقدر اس سرکار کے پاس تھی اوسیقدر مقرر ہوگی برطبق اوسکے مین نے شرائط مذکور منظور کرکے ایک عہدنامہ ملیف اسکے بھیجا ہے وہ غالب کہ پسند آپ کے ہوگا ماورا اسکے یہ بھی اوس تحریر مین مندرج تھا کہ وہ سب واپس ہوگا باستثنا رقطعات زمین متنازعہ اور اوسقدر زمین کے جو بندوبست کمشنران سرکارین واسطے حدبندی کے ضروری متصور ہوا و باستثنا اوسقدر زمین کے جو بعد سپردگی ملک ترائی کے ہنوربل کمپنی کو اشخاص حقدار ان کو کمپنی نے بعد تحقیقات دی ہے دوست من یہ سب امور آپ کے اختیار مین ہین اور چونکہ یہ بھی تحریر تھا کہ بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے چند شرائط عہدنامہ سگولی جنکی تعمیل مجکو ناگوار ہوگی متروک کیجائین مجھے یقین واثق ہے کہ آپ کے دلمین یہ ہے کہ جو مجھے ناگوار اور سخت معلوم ہو وہ رفع کیا جاے اور جو امر میرا دلی مفید اس ریاست کیواسطے ہوگا وہ آپ کرینگے اور وہی بات ہوگی جس سے زاید دوستی جو فیما بین سرکارین قائم اور جاری ہے ممکن ہو۔

اور مین رسیدا ون پروانجات کی ارسال کرتا ہون جو مہر سرخ ریاست ہذا بنام افسران ترائی ماموره علاقہ واقع درمیان دریاے گنڈک وراپتی واسطے سپرد کردینے ترائی کے اور برخاست کرآنے اونکے صادر ہوے تھے اور جو آپ کو بمقام تھالکوٹ دیے گئے تھے اور جو آپ نے اب واپس کیے ہین۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

مضمون تحریر مہر سرخ دربار موصولہ بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ عیسوے

مہر درگا بھوانی

بلحاظ دوستی و یکجہتی گورنمنٹ نیپال شرائط مندرجہ سند مرقومہ ۰ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء عیسوے مطابق ۴ ماہ پوس ۱۸۷۳ء جو ہنوربل ایڈورد کارونر صاحب نے منجانب ہنوربل کمپنی دربارہ واپس دینے ملک ترائی کے درمیان دریاے کوسی وراپتی مطابق جنوبی حدبندی سابق کے جو قبل از جنگ نیپال کے پاس تھے باستثناے قطعات زمین متنازعہ کے دربار بھیجے تھے منظور کرتے ہین —

المرقوم ۷ ماہ پوس ۱۸۷۳ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

نمبر ۵۱

سند پروانہ دربارہ سپردگی ٹمکگان موسومہ ۲۰ ماہ جنوری ۱۸۳۳ء

بجویز مضمون ذیل دربارہ سپردگی ٹمکگان ہوئی اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف ہوا

جب کوئی گوینده آکر بیان کرے کہ قتل بذریعہ زہر خورانی یا خفا گلو کسی شخص ساکن نیپال نے کیا ہے اور جب صلیہ مجرم کا اور اوسکے خاندان و برادران ورشتہ داران موضع سکنی کا یا مکان کا پتہ ونشان دیا جائیگا اور اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو کہ شخص مجرم ساکن دوامی مقام مذکور کا نہین ہے اور اوسکا خاندان اور رشتہ داران وغیرہ معلوم نہین ہوتے اور اوسکی بسر اوقات کا وسیلہ کوئی مشہور نہین ہے اور اوسکا گذر اچھی طرح ہوتا ہے یا یہ معلوم ہو کہ اوسکی عادت یہ ہے کہ تین چار مہینے مختلف مقامات قرب وجوار مین رہا کرتا ہے اور بغیر کسی وسیلہ روزی کے وہ بسر کرتا ہے اور جب یہ تمام امور یا اکثر ادنین کے مطابق بیان گوینده کے ہون تو البتہ سرکار نیپال شخص مجرم کو حوالہ مجسٹریٹ گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اور سزادہی کے سپرد کرینگے اور اسیطرح مجرمان نیپالی کو درصورت ثبوت امور مذکورہ بالا صاحب مجسٹریٹ گورنمنٹ انگریزی بھی ایسے مجرمونکو سپرد عاملان نیپالی مامورہ ترائی کے کردینگے تاکہ

تحقیقات اور سزادہی اونکی سرکار نیپال سے ہو۔

اور اگر تحقیقات بیان گوینده سے حکام سرکارین کے نزدیک وجوہ ثبوت مندرجہ بالا مطابق حالات شخص ملزم کے نہون یا اوسکی نسبت وہ سب عائد نہو سکتے ہون تو بہرحال یہ ضروری متصور ہوگا کہ شخص ملزم حوالہ نکیا جاے۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ای کیمپبیل
قائم مقام اسسٹنٹ

نمبر ۵۲

ترجمہ عہدنامہ مہر سنج جو بطور چھٹی مہاراجہ نیپال نے بنام صاحب رزیڈنٹ بتاریخ ۶ ماہ نومبر ۱۸۳۶ء ارسال کیا۔

بموجب انکی درخواست کے اور بہ نیت دینے استحکام اور قیام دوامی دوستی سرکارین کے اور نیز بنظر بہبودی اجراے کار کے شرائط مندرجہ ذیل تحریر ہوے۔

شرط اول

تمام مخفی سازش یا فریب بذریعہ پیغامبر یا تحریر کے یکقلم مسدود ہونگے۔

شرط دوم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ خط کتابت کسی رئیس علاقہ محفوظ کمپنی واقع آنروے دریاے گنگ سے جنکی نسبت بموجب عہدنامہ کے ممانعت تحریر کرنے کی ہے نکریگے ہان مگر بمنظوری و اجازت تحریری صاحب رزیڈنٹ کے۔

شرط سوم

خط کتابت اول زمینداران اور بابوان کے ساتھ جنکے ساتھ رسم شادی خاندان راجہ نیپال کا جاری ہے اور جو این روے دریاے گنگ رہتے ہین مثل سابق قائم اور جاری رہے گا۔

شرط چہارم

اور یہ واسطے ہدایت سرکارین کے منظور ہوا کہ مقدمات دیوانی جہان واقع ہونگے وہان فیصلہ پائینگے اور گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ آیندہ اوس رعایاے انگریزی کی طلبی واسطے جوابدہی مقدمات دیوانی کے عدالت نیپال مین نہوگی جنکا داوو ستد علاقہ دامن کوہ مین ہوگا

شرط پنجم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ بعد ازین رعایاے گورنمنٹ انگریزی دریاب رسائی اونکی عدالتہاے قانونی مین مثل رعایاے نیپال تصور کیے جائینگے اور اونکے مقدمات بلا انکار یا تساہل کے بموجب رسم نیپال کے فیصلہ ہونگے

شرط ششم

گورنمنٹ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ ایک صحیح نقشہ محصول کا جو نیپال مین لیا جاے گا ترتیب ہوکر صاحب رزیڈنٹ کو دیا جاے گا اور بعد ازین محصول درامد جو اوسمین درج نہوگا ہرگز رعایاے انگریزی سے وصول نکیا جائیگا

ترجمہ صحیح ہے

بدستخط آرکرشتی

قائم مقام اسسٹنٹ رزیڈنٹ

نقشہ محصول پرمٹ وغیرہ یعنی ٹیرف بیاد پرآمد ودرآمد کے جو زیر کوہ آبادی میدان کو جاوے یا وہاں سے براہ متوندا و بچیاکوہ کے آوے اور جو
وا کرآمد ہین لیا جاویگا صادر ہدایت کے ہمراہ ہدایت نامہ مورخہ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۸۳۹ء قومہ تاریخ مذکور کو آیا۔ محصول درآمد اشیاء

کس طرح لیا جاویگا	نام اشیا	کرایہ بھنسا	گرکی بھنسا	کپاس بھنسا	سادہ بھنسا	بھینسی بھنسا	کل	کیفیت
اول بگھنون یعنی فی بارآدمی	شال کمخواب اٹات ریشم پارچہ وغیرہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک بگھو	۲ بھنسا	+	—	۴ بھنسا	—	۱۵ سے ۳۲ پاؤ	دھارنی برابر تین سیر خام وزن کے ہوتی ہے اور ۳۲ دھارنی ایک آدمی کا بوجھ ہوتا ہے اوسپر محصول لیا جاتا ہے اور بعضے وقت ایک بار ۲۴ دھارنی کا بھی ہوتا ہے —
ایضاً	مصالح میوہ صندل تیل کراناوغیرہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک بگھو	۲ بھنسا	+	۴	۴ بھنسا	+	۱۱ سے ۳۲ پاؤ	ایک آدمی کے بوجھ کو بگھو کہتے ہین اور اوسکے محصول کو بگھوا ین یا بگھون کہتے ہین —
ایضاً	طاس گوطی پرولا ستارا گوکھرو بادلا میرمی تار گوٹہ کلابتون ریشم جواہرات وغیرہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک بگھو	۲ بھنسا	+	۴	۴ بھنسا	+	۱۱ سے ۳۲ پاؤ	

کس طرح لیا جائیگا	نام اشیا	کرایہ بھنسار	نرکچی بھنسار	کپاس بھنسار	سار بھنسار	بھینسی بھنسا	کل	کیفیت
ایضاً	باجہ تصویر شکر قند آئینہ پنبہ شانہ کانچ دھات مسی وغیرہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک بکھو	۲ من ۶ ماؤ	+	۴ سیر	۴ من ۹ پاؤ	+	۱۱ من ۳ پاؤ	
ایضاً	پنبہ مع دانہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک بکھو	۶ سیر	۲ سیر	۱ من	۱۲ سیر	+	۲ من	
ایضاً	سوت پنبہ ایضاً	۲ من ۲ پاؤ	+	۸ سیر	۱۲ من ۷ پاؤ	+	۳ من ۶ پاؤ	
ایضاً	پنبہ ایضاً	۲ من ۶ پاؤ	۶ سیر	۱ من ۶ سیر	۴ من ۹ پاؤ	+	۵ من ۳ پاؤ	
ایضاً	سنجد اجوائن سورنجی ہلکو ماہی شیرہ قند سیاہ کدو وغیرہ بشرح ۱۴ دھارنی ایک بکھو	۸ سیر	۴ سیر	۴ سیر	۱۲ سیر	+	۱ من ۴ سیر	
ایضاً	روغن بہی تیل وغیرہ بشرح ۲۴ دھارنی ایک بکھو	۸ سیر	+	۴ سیر	۱۲ سیر	+	۱ من ۴ سیر	
ایضاً	توری تل وغیرہ بشرح ۲۴ دھارنی کا ایک بکھو	۱ سیر	+	۶ ماؤ	۳ من ۶ ماؤ	+	۵ سیر	
ایضاً	بز بزغالہ بھیڑ نی شاخ	۱ سیر	+	۶ ماؤ	۱ سیر	+	۲ من ۶ ماؤ	

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	گراں بھنسار	کمتر بھنسار	کپاس بھنسار	سادہ بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	بھینس یعنی گاؤمیش فی شاخ	عدد	۶	۹	۱۲	عدد	۳۶	
ایضاً	چوب ستار کپاس حی جو قسم جنس	فی بوجھہ اچوب	+	+	فی بوجھہ اکمرہ	+	+	
ایضاً	ہرنا سوکا کبوتر وغیرہ قسم جنس فی ہر ایک	ایک فی بیس	+	+	+	+	قسم جنس	
ایضا	مرغابی وغیرہ قسم جنس فی دس ایک	ایک فی دس	+	+	+	+	قسم جنس	
ایضاً	ارہر اُرد چنا سور کچری مونگ دال ۳۲ دھارنی کا ایک بکھر قسم جنس	عدد سیر	بکھر	سیر	منوان	+	قسم جنس بکھر	
ایضاً	پان فی بوجھ بیش	عدد	+	+	۱۲ ڈھولی	+	عدد	۱۲ ڈھولی
ایضاً	طرف تانبہ و دیگر دھات	فی سیر ۱۶ ماشہ	+	۴ سیر	۴ سیر ۱۶ ماشہ	+	۱۱ سیر ۱۶ ماشہ	
ایضاً	بکری فی شاخ	+	+	+	فی قلیس ایک	+	فی قلیس ایک	
دوم سینکڑا	شال کمخواب باتات ریشم پارچہ دون وغیرہ	عدد	بھر	+	+	+	سیر	
ایضاً	مصالح میوہ صندل وغیرہ	سیر	بھر	+	+	+	صد	

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	ترکنی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھیتی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	طاس گوچلی پتو سلیہ ستار گودھڑ							
	بادلا ترمی تار گوٹہ کلابتون ریشم وغیرہ	فی صدی ۲	فی صدی ۲	+	+	+	فی صدی ۲	
ایضاً	جواہر وغیرہ —	+	فی صدی ۲	+	+	+	فی صدی ۲	
ایضاً	تصویر باجہ سنگ صفہ آئینہ شانہ							
	پوت سنگ کانچ دھات مسی وغیرہ	فی صدی ۲	فی صدی ۲	+	+	+	فی صدی ۲	
ایضاً	سوت —	فی صدی ۲	فی صدی ۲	+	+	+	فی صدی ۲	
ایضاً	تیل قسم جنس دس دھارنی فی سو دھارنی —	دس دھارنی	ایک دھارنی	+	+	+	گیارہ دھارنی	
ایضاً	تانبہ وغیرہ دھات —	فی صدی ۲	فی صدی ۲	+	+	+	فی صدی ۲	
سوم نکاسی	چور طوس مالیدہ وغیرہ ۲۲ دھارنی کا ایک بگھو	فی صدی ۲ ماہ	فی صدی ۲	فی صدی ۲	فی صدی ۲ ماہ	+	فی صدی ۲ پائی	
ایضاً	نکھا سلاجیت ہرتال سوہاگہ مالای صندل پتھری جاتہ سیسی پرس الائچی							
	جس پھل پیلہ تھہ تھا کوٹکی وغیرہ ۳۲ دھارنی کا ایک بگھو	فی صدی ۲ ماہ	فی صدی ۶	فی صدی ۲	فی صدی ۲ ماہ	+	فی صدی ۲ پائی	

جلد دوم

۲۱۴

کس طور لیا جائیگا	نام اجناس	کرایا بھنسار	ترکی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
سدا مکاسی	کاغذ پرتبیا [illegible] ۲۰۰ دہ بارفی کا ایک گٹھہ	۲ عدد ۵ ماہ	۶ سیر	۸ سیر	عدد ۵ ماہ	+	۵ عدد ۵ ماہ	
ایضاً	ناقہ فی سیر ۲ فی ۳۰ تولہ	۱۰ سیر	۱۰ سیر	+	+	+	۲ عدد	
ایضاً	تانبہ وغیرہ کے ظروف ۲۰۰ دہ بارفی کا ایک گٹھہ	عدد	عدد	عدد	عدد	+	۱ عدد	
ایضاً	آہن ظروف آہنی چھوٹے ٹوک لہاوی جنگا وغیرہ ۲۰۰ دہ بارفی کا ایک گٹھہ	۰ سیر	۲۰ سیر	۱۳ سیر	۱۲ سیر	+	۱۲ عدد	
ایضاً	فیل فی زنجیر	عدد	+	۲ سیر	۲ عدد	+	۲ عدد	
ایضاً	مانگھن فی راس	عدد	عدد	عدد	عدد	+	۲ عدد	
ایضاً	شاہین باز فی پہ	۰	عدد	۱ سیر	عدد	+	عدد	
ایضاً	چرہ باز فی پہ	۸ سیر	۸ سیر	۴ سیر	عدد	+	عدد	
ایضاً	کورجیا باز فی پہ	۴ سیر	۴ سیر	۲ سیر	۱ سیر	+	۱ عدد	
ایضاً	تر سنگھا فی	۱۰ سیر	۱۰ سیر	۹ سیر	۱۰ سیر		عدد	

عمدہ نامہ محمود خان

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	ترکیچ بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھدیسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	توری فی	۵ سے	۵ سے	۴ سے	۶ سے	+	۴ سے	
ایضاً	شاخ دیش ۴۲ دھارنی کا ایک بکھو	+	۶ سے	+	+	+	۶ سے	
ایضا	کوچین وغیرہ ۴۲ دھارنی کا ایک بکھو	۴ سے عدد ۴ ماڑ	۴ سے عدد	۴ سے	۴ سے عدد ۹ ماڑ	+	۱۵ سے عدد ۳ ماڑ	
ایضاً	جست ۴۲ دھارنی کا ایک بکھو	۲ سے عدد ۶ ماڑ	۱۲ سے	۸ سے	۴ سے عدد ۹ ماڑ	+	۱۱ سے عدد ۳ ماڑ	

تمام محصول رکھنے والا متعلقہ تحصیلدار یا سیالدار سے لگا

عہدہ نارنجیلان

محصول چوراستہ پر لیا جائیگا

محصول زمینداران جو بمقام مہسا پانی لیا جائیگا

محصول اشیاے درامد

سوت پنبہ ریشم آینہ صندل چندن پارچہ کرانا وغیرہ فی بار ۱ درام

اجوائن سورتی ماہی شکر تیل تمباکو روغن پنبہ بیج خشخاش وغیرہ فی بوجھ بشمار

توری تل فی بار ۳

بکری وحشی فی ۳

ظروف تانبہ وغیرہ فی دھارنی ۱ درام

گاو میش فی جوڑہ ۴

ادرہ پتا مسور مونگ بدل وغیرہ فی بار ۱

پان فی بار نرگا ۱ ڈھیلی

محصول اشیاے برامد

چور بکھما طوس مالا صندل اگر سلابیت کاغذ ہوم چوک شیشہ ناند وغیرہ فی بار ۱ درام

نرسنگھا فی ۱

توری ۲

تانبھن ۰

ظروف تانبہ فی دھارنی ۳ پائی

ہوس فی بار ۰۱

نمک فی بار ۰۱

حاضری یعنی چوکیدارہ بمقام سچیاکوہ

اشیاے درامد

پنبہ پارچہ کرانا وغیرہ فی بار نرگا ۲

اجوائن سورتی تمباکو ماہی توری تل شکر تیل روغن بنج فلوس فی بار ۱

باربرداری شتر فی شانخ — ۳ پائی
گاڑیش فی جبڑہ — ۱ —
پان فی بار زرگاؤ — ۲ دو پائی

اشیاے برامد

پور — بکھما — طوس — کاغذ — توم — چوک — شہد — پوس — ظروف تانبہ وغیرہ فی بار

شرح محصول

اگر کوئی سوداگر اپنا اسباب بمقام متعوندا فروخت کرکے اجناس

سوتی — تمباکو — اجوائن — روغن زرد — تیل — صابون — ماہی وغیرہ خرید کرے فی دہارنی ۲ پائی
پارچہ وغیرہ فی تھان — ۲ پائی
برنج — دال — وغیرہ — فی بار — ۲ —

محصول جو بمقام مکدانپور بموجب نرخ کے لیا جاتا

اشیاے

گاڑیش فی شانخ — —
کت کھاٹ فی کھاٹ یعنی چوب — ۰ —
چوب برائے کلیاری گاڑی وغیرہ فی — ۰ —
سوکا دمیتا فی ۲۵ — ۱ —
شہد و بہم فی روپیہ — ۰ —
پپلا نبل فی روپیہ — ۰ —
بانس — بیدہ — کھپا — وغیرہ فی بار — — —
ٹھاکری — بوتھی — فی بار — ۱ —
گھیرسال فی بھینگی — ۱ —
بار سوداگران فی تھیلہ — ۱ —
بار خرمداران فی تھیلہ — —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط آرکرسٹی
نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی زیمنی
رزیڈنٹ

نمبر ۵۳

ترجمہ اقرارنامہ دستخطی گوروان وچوتراپان وسرداران وغیرہ نیپال مرقومہ پوس سدی نومی سمت ۱۹۰۷ فوجدار مطابق دوم جنوری ۱۸۴۱ع

ہم گوروان وچوترایان وسرداران وغیرہ نیپال جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین بدل اقرار کرتے ہین کہ مضمون ذیل ہمکو منظور ہے یعنی

کہ یہ امر نہایت منظور اور مناسب ہے کہ دوستی مستحکم اور مضبوط فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نیپال قائم ہو اور روز ترقی رہے اس غرض سے ہر ایک تدبیر اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے واسطے یکجہتی ودوستی ترقی پذیر ہو اور جس سے بہبودی گورنمنٹ نیپال متصور ہو اور یہ کہ صاحب رزیڈنٹ سے طریق دوستی وآبرو مرعی رہے اور اگر احیانا کسیوقت کوئی امر اتفاقیہ یا دانستہ وقوع مین آئے جس سے رسوم دوستی مین جو فیمابین سرکارین قائم رہنی چاہیے تخلل واقع ہو یا جس سے شور وشر گورنمنٹ دومین واقع ہو تو ہم اوسکے ذمہ دار رہینگے

دستخط سب سرداران متفرق

نمبر ۵۵

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ومہاراجہ دھراج سوراندر بکرم ساہ بہادر راجہ نیپال

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ دھراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال منعقدہ وبجوزہ میجر جارج ریمنی صاحب رزیڈنٹ بدربار مہاراجہ باختیارات عطیہ موسٹ نوبل

جیمس اینڈرو مارکیوس اوف ڈلہوسی رابٹ اوف دی موسٹ نیشیٹ اور موسٹ نوبل اور وراوف دی مہسل یکی از جلیل القدران پریوی کونسل شاہزادی انگلستان وگورنر جنرل جنکو ہنوربل کمپنی واسطے اجرائے وسرانجام امور ہند کے مامور کیا ہے ایک فریق اور جنرل جنگ بہادر کو در اناجی وزیر اعظم نیپال منجانب اور بنام مہاراجہ دہراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال باختیارات عطیہ راجہ نیپال فریق ثانی —

شرط اول

بذریعہ اس تحریر کے سرکارین کہ بموجب مندرجہ شرائط ذیل کے کاربند رہین گے —

شرط دوم

دونون سرکارون مین سے کسی پر فرض نہین ہے کہ کسی شخص کو جو بھاگا ہے اوس گورنمنٹ کا نہو حوالہ اونکے کردین جنھون نے درخواست طلب کی ہو —

شرط سوم

دونون مین سے کسی سرکار پر فرض نہین کہ اشتہاس زمیندار یا جرمان دیوانی کو یا کسی شخص کو جو مجرم جرائم سوائے جرائم مندرجہ شرط چہارم کے ہون حوالہ کردین —

شرط چہارم

باتباع عقائد مذکورہ بالا کوئی شخص جسپر الزام جرائم مندرجہ ذیل کا عائد ہوا ور اوسنے علاقہ اپنے گورنمنٹ مین جرم کیا ہے جسنے درخواست طلبی کی ہو اور خود علاقہ گورنمنٹ ثانی مین موجود ہو تو وہ شخص سپرد گورنمنٹ جسکے علاقے مین جرم ہوا ہو کر دیا جاے گا جرائم یہ ہین —

قتل ارتکاب قتل بہ اجبر مجروحی ٹھگی ڈکیتی دزدی شارع عام زہر خورانی نقب زنی اور آتش زنی —

شرط پنجم

کسی اور حالت مین کسی گورنمنٹ پر فرض نہوگا کہ وہ مجرم جرائم کو سپرد کردین سوائے اسکے کہ درخواست حسب قاعدہ اوس گورنمنٹ سے کیجاے جسکے علاقے مین جرم سرزد ہوا ہو اور نیز اس حالت مین کہ جب گواہی اور وجہ ثبوت اوس تفتیش کے موجود ہون جنکی رو سے

اوس علاقے مین بھی جرم مذکور ثابت ہو جاے جسمین مجرم موجود ہے اور اس صورت مین اوسکو مجرم گرفتار ہوکر ملزم قرار دیا جائیگا اگر جرم وہان سرزد ہوا ہو۔

شرط ششم

اگر کوئی شخص متعلق رزیڈنسی یا ساکن درمیان حدود رزیڈنسی ہو اور رعایاے نیپال سے سوا کوئی جرم علاقہ نیپال مین بیرون حدود رزیڈنسی کرے اور وہ جرم ایسا ہو کہ اوسکی سزا دہی متعلق گورنمنٹ نیپال کے ہو تو شخص مجرم گرفتار ہوکر سپرد صاحب رزیڈنٹ واسطے سزا دہی کے ہوگا مگر درصورتیکہ ایسا مجرم رعایاے نیپال سے ہوگا تو وہ سپرد نکیا جائیگا اور اگر کوئی ہندوستانی سوداگر یا کوئی اور رعایاے ممنور بل کمپنی جو متعلق رزیڈنسی کے نہو اور جو علاقہ نیپال مین سکونت رکھتا ہو کوئی جرم بیرون حدود رزیڈنسی کرے جسکے سبب وہ سزایاب گورنمنٹ نیپال سے ہو سکتا ہو فرار ہوکر حدود رزیڈنسی مین پناہ گیر ہو تو ایسے شخص کو پناہ نہ ملے گی بلکہ حوالہ گورنمنٹ نیپال کے واسطے تحقیقات اور سزایابی کے کیا جائیگا۔

شرط ہفتم

جو اخراجات بیچ گرفتاری یا موجود رکھنے یا حوالہ کرنے مین حسب شرائط بالا ہوگا وہ اوس گورنمنٹ کو ادا کرنا ہوگا جو درخواست طلبی کی کرینگے۔

شرط ہشتم

عہدنامہ بالا اوسوقت تک قائم اور مرعی رہیگا جب تک کوئی فریق فریقین معاہدہ مین سے اپنی استدعا منسوخی اوسکی نکرینگے کہ آیندہ یہ قائم نرہے۔

شرط نہم

کوئی امر اس عہدنامہ کا مخل عہدنامہ سابق کا جو فیما بین فریقین معاہدہ جاری ہے تصور نکیا جائیگا صرف اوسقدر جسقدر خلاف عہدنامہ ہذا کے ہوگا۔

یہ عہدنامہ نو شرائط کا آج کی تاریخ فیما بین میجر جارج ریمیزی منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دھراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ کے منعقد اور مقرر ہوکر میجر ریمیزی صاحب نے ایک نقل اسکی انگریزی اور پرتیی اور اردو مین دستخط اور مہر اپنی کرکے مہاراجہ کو دی اور مہاراجہ نے

بھی ایک نقل اوسکی اپنے دستخط وغیرہ کے مرتب کرکے سیجر ریمیزی صاحب کو دی اور ریمیزی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر بالجلاس کونسل اٹھہ روز کے عرصے مین تاریخ بذا سے بنگالہ بھیجدیگا۔

اسپر دستخط اور مہر ہوکر آپسمین دیے گئے بمقام منڈو نیپال بتاریخ ۱۰۔ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۵ مطابق ۲۸ پھاگن سمبت ۱۹۱۱

مہر

دستخط جی ریمیزی سیجر۔
رزیڈنٹ دربار نیپال

مہر
سوریم کورٹ ہند

دستخط جی دوران
دستخط جی بی گرنیٹ
دستخط بی بیکوک

تصدیق کیا ہنوبل پریسیڈنٹ کونسل ہند بالجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۳۔ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۵ ع

دستخط ایسیل بیدن
سکریٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۵۵

ہنگام فسادہ جو نتیجہ سرکشی فوج ہندوستانی بنگال حاطہ سنہ ۱۸۱۴ ع سے ہوا تھا مہاراجہ نیپال نے نہ صرف بایمانداری واسطے دوستی وصلح جو ازروی عہدنامہ سگوتی فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار نیپال مقرر ہوا تھا قائم رکھا بلکہ بخوشی تمام اپنی فوج باختیار حکام انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت کے علاقجات سرحدی مین دی اور بعد ازان آخر مین اپنی فوج ہمراہ فوج انگریزی کے واسطے دوبارہ تسلط کرنے لکھنؤ کے اور شکست دینے بلوہ پردازون کے بھیجی بعد ختم ہونے ان امور کے نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے بنظر خدمات لائقہ جو بسبب گورنمنٹ انگریزی کے سرکار نیپال نے

کیے اپنا مکنون خاطر ظاہر کیا کہ مہاراجہ کو تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کالی ضلع گورکھپور جو ۱۸۱۵ء مین متعلق نیپال کے تھا اور سال مذکور مین بباعث عہدنامہ مذکور کے گورنمنٹ انگریزی مین شامل ہوگیا تھا واپس دیا جاے اس علاقے کی حدبندی کمشنران گورنمنٹ انگریزی نے باتفاق کمشنران مامورہ سرکار نیپال قائم کردی ہے اور مینارہاے پختہ واسطے علیحدہ نشاندہی سرحد سرکارین کے قائم ہوگئے ہین اور علاقہ بھی سپرد اہلکاران نیپال ہوگیا ہے مگر بباعث اسکے کہ قبضہ نیپال واسطے ہمیشہ کے زیادہ استحکام کے ساتھ قائم ہو اور یہ واپسی علاقہ حسب قاعدہ عمل مین آئی عہدنامہ ذیل فیما بین سرکارین قائم اور منعقد کیا گیا۔

شرط اول

تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ نیپال قائم اور جاری ہین صرف اوسقدر جسقدر تبدیلی اس عہدنامہ سے ہوگی بذریعہ اس تحریر کے مستحکم کیے گئے۔

شرط دوم

بذریعہ اسکے گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ نیپال کو حکومت کلیتہ تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کالی و راپتی کے دیتے ہین اور نیز اوس علاقے کی جو درمیان دریاے راپتی اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اور جو علاقجات ۱۸۱۵ء مین قبضہ سرکار نیپال مین تھی اور موجب شرط سوم عہدنامہ سگوتی مرقومہ ۲ ماہ دسمبر سنہ صدر گورنمنٹ انگریزی کے شامل کیے گئے تھے۔

شرط سوم

خط حدبست جو کمشنران انگریزی مامورہ حدبندی نے پیمایش کرکے قائم کیا ہے اور جو بجانب مشرق دریاے کالی یا سردہا سے جاکر تا دامن کوہ بجانب شمال بگوراتال کے قائم ہوا ہے اور وہان مینار قائم ہوگئے ہین آیندہ حدود اضلاع انگریزی ملک اودہ اور علاقہ مہاراجہ نیپال کے قائم ہونگے۔

یہ عہدنامہ دستخطی لفٹنٹ کرنیل جارج ریپنری صاحب منجانب ہز اکسیلنسی رابٹ ہنوربل صاحب جان ارل کیننگ جی سی بی نائب السلطنت و گورنر جنرل ہند اور مہاراجہ جنگ بہادر رانا جی سی بی منجانب مہاراجہ دھراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ تصدیق ہوگا اور نقل مصدقہ

بمقام کٹمنڈو بیچ عرصہ تیس یوم کے تاریخ بستخط سے تسلیم دیئے جائینگے۔

دستخط اور مہر ہوئی بمقام کٹمنڈو تاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۰ء مطابق کاتک بدی تیج سمبت ۱۹

دستخط جی ریڈیر ایف انٹ کرنیل

رزیڈینٹ نیپال

مہر

مہر

دستخط کیننگ

نائب السلطنت گورنر جنرل

اس عہدنامہ کو تصدیق کیا ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۰ء

دستخط آئی آرنگ

ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہد نامجات و اقرار نامجات و اسناد

متعلق پنجاب و علاقجات سرحدی پنجاب

پنجاب

فرقہ سکھان اپنا اصل بانک سے لگاتے ہین یہ شخص ایک ہندو قوم کھتری سے تھا اور ۱۶۶۹ء مین مقام تلونڈی ضلع لاہور پیدا ہوا تھا صغر سنی سے یہ شخص عقائد مذہب کی طرف متوجہ تھا اور عہد جوانی مین دو دفعہ ملکون مین پھرا اور جب واپس آیا تو اوسکا دل خوب پختہ تصورات اور سفر سے ہو لیا تھا جب سے اوسنے تلقین کرنا یکتائی خدا و سخاوت کا لوگون کو شروع کیا یہ فرقہ جلد بہت جلد پھیل گیا مگر جنگی اہل اسلام کا سردار ہوا جو ظلم اوپر مسلمانون نے کیا اس سبب سے ماتحت اپنے گرو گوبند سنگھ کے سکھ لوگ مذہبی فرقہ سے تبدیل ہو کر جنگی اور متعصب گروہ کہلا ہوگئے اور بالآخر مسلمانون کی طرف سے اونکے دلمین جاگیر ہوئی۔

گرو گوبند سنگھ نے جنگ شاہنشاہ دہلی سے کی کو اوسکی فوج بہت قلیل تھی اور مساوات اوسنے دین مین ہو سکتا تھا لہذا اکثر شکست کھا کر اور ظلم سے بہت تنگ آکر سکھ لوگ جبال اور غار ہاے کوہستان مین فراری ہوے اور ظاہرا کوئی اونمین کا اپنا مذہب بخوف سزا یابی بیان نہین کر سکتا اور یہ فرقہ جلد معدوم ہو جاتا مگر پریشانی سلطنت سے جو بعد مرگ اورنگ زیب وقوع مین آئی اونکو وقت دم لینے کا ظلم مسلمانان سے ملا۔

رفتہ رفتہ اب سکھ اپنی پناہ کے مقامات سے نکلنے لگے اور چھوٹے چھوٹے گروہ مین جمع ہو کر اونھون نے قلعجات علیحدہ مقامات مین قائم کیے اور وہانمین سے باہر آکر دہ گرد نواح کے علاقے کو لوٹتے تھے اور غارت کرتے تھے اور ضعیف مسلمان حاکمان لاہور اور سرہند کو تنگ کرتے تھے بعد جانے احمد شاہ ابدالی کے اپنے مقام کابل مین بعد معہ پنجم ہندوستان جسمین اوسنے طاقت مرہٹا کو بمقام پانی پت شکست فاش دی تھی سکھون نے قابو اور طاقت پاکر

نواح لاہور کو اپنے قبضے مین کر لیا مگر پھر احمد شاہ اونسے ناراض ہوا اور خفہ ہوکر ۱۷۶۲ء ہندوستان
آیا اور سکھون کو شکست فاش دے کر اونکی عبادتگاہ امرتسر کو خراب کیا۔

اس شکست کے بعد سکھہ بہت جلدی پھر درست ہوگئے اور سال آیندہ یعنی دوسرے سال
اونھون نے افغان حاکم سرہند کو شکست دے کر خود محیط بجانب جنوب و مشرق دریاے ستلج
تا بدیاے جمن ہوگئی احمد شاہ کی مہم ہشتم جو ۱۷۶۷ء مین ہوئی تھی سکھہ مالک اوس ملک کی جو درمیان
دریاے جمن اور راولپنڈی کے واقع ہے ہوے اور تین برس کے عرصہ مین اونکی حکومت
جموا اور دیگر راجپوت کوہستان خرد پر قائم ہوئی۔

سکھون کی حکومت جنوب ستلج مین باعث مرہٹا خلل واقع ہوا جو بعد شکست پانی پت پھر
آراستہ اور درست ہوکر بجانب شمالی ہند غارتگری کرنے لگے ۱۷۸۸ء مین سیندھیا دہلی پر
قابض ہوا اور ۱۷۹۰ء تک اونکی حکومت دریاے ستلج تک پھیل گئی اور وہ رئیسان جنوبی دریاے ستلج
سے تین لاکھ روپیہ خراج لینے لگے ۱۸۰۳ء مین قوت مرہٹا کی لارڈ لیک صاحب نے پنجاب
شمال راجپوتانہ کی سرداران کھیتل و مہندی نے شمولیت لارڈ لیک صاحب کی اختیار کی اور گاہ گاہ
خدمت بھی اونکے ساتھہ کرتے تھے اور درحال تمام سرداران سرہند مطیع گورنمنٹ انگریزی
ہوے مگر مصلحت وقت یہ تھی کہ بمقدمات سرداران شمالی جب کسیکی جانب داری کرنی نچاہیے اور سواے
اسکے کہ جو سردار سکھہ جس علاقے پر حکمران تھا اوسکی حکومت وہان قائم کرنی اور جن سردارون نے
خدمت کی تھی اونکو انعام دیے گئے گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۰۹ء تک کسی مین مداخلت نہ کی اس
سنہ مین رنجیت سنگہ کی دست درازی سے تنگ آکر سرداران مذکورین نے حمایت انگریزی چاہی
ترکیب سکھان خالصہ مین علامات ضعف و ناتوانی پیدا تھی سرداران و رئیسان کسی کی اطاعت
قبول نہین کرتے تھے میدان جنگ مین اونکے ہمراہ رشتہ داران و اقارب جاتے تھے مگر ہر ایک
شخص اپنے اپنے فائدے کیواسطے جنگ کرتا تھا اور جس جگہ ہو جو کوئی قابض ہوجاتا تھا وہ
اوسکو اپنے قبضے مین کر لیتا تھا یہ سرداران اپنی قوم اور ملازم کو ہمراہ لیکر سب بہئیت مجموعی مثل
کہلاتی تھی اور ایسی مثلین بارہ تھین ہر ایک سردار اپنے اپنے ہمراہیون مین زمین مفتوحہ کو تقسیم
کرتا تھا اور ہر ایک متفنس اپنی اپنی زمین پر خود سر حاکم تھا صرف بنظر فائدہ باہمی و مرضی مثل کے ایک

دوسرے سے متفق ہو جاتا تھا۔

پس ایسی ترکیب ہیئت مجموعی مین تکرار اور فساد کی کمی نہین ہوتی لہذا اوایل مین سکھان بسبب وقت قائم رہنے کے آپسمین فراہم رہے مگر یہ سب تکرار رفع ہو مین اور کم زور زور آور کے ماتحت ہو گئے ایک ان سرداروں مین کا رہا سکھ نامے اول طاقت دار ہوا گو اوسکی مثل جو بنام سوکر چاکیا مشہور تھی سب سے آخر اور ضعیف تھی بتاریخ ۷ ماہ نومبر ۱۷۸۰ء اس سردار کو ایک لڑکا زوجہ سنکوجہ سے جو دختر راجہ جیند کی تھی پیدا ہوا اسکا نام رنجیت سنگھ رکھا گیا زمان شاہ زمان کے جو ۱۷۹۸ء مین اسنے شاہ افغان کی خدمت بیچ دوبارہ لانے اقواب کے جو مقام جھیلم مین جاتی رہین تھین کی اور اوسکی گفتگو در باب حاصل کرنے حکومت لاہور کے تھی یعنے حاکم لاہور مقرر ہو۔

ساتھ قوت اور حکمت کے اوسنے قبضہ شہر لاہور پر پایا اور وہان اپنا قیام مقرر کر کے باتفاق فتح سنگھ اہلووالیا کے اوسنے اپنی سرداری اوپر سرداران قرب وجوار کے قائم کرنی شروع کی اور چاہا کہ اوسکی حکومت آنروے تسلیج بھی ہو جاے ۱۸۰۹ء مین اوسنے لارڈ لیک صاحب کو تحریر کی کہ جو ملک سکھون کا بجانب جنوب دریاے تسلیج واقع ہے وہ گورنمنٹ انگریزی کو وہ دیکا اگر یہ شرط ہو جاے کہ باہم ایک دوسرے کی حمایت، اور حفاظت بمقابلہ دشمنان کیجاے گی یعنی بمقابلہ دشمنان اوسکے انگریز اوسکی مدد کرین اور وہ بمقابلہ دشمنان انگریزی مدد انگریزون کی کیا کرے گا یہ تجویز اور تحریر اوسکی نامنظور ہوئی۔

۱۸۰۹ء مین رنجیت سنگھ مصروف بیچ مہم بمقابلہ مسلمانان درمیان دریاے چناب اور سندھ یعنے اٹک کے تھا کہ اوسکو خبر آنے ہولکر کی پنجاب مین جسکے تعاقب مین لارڈ لیک صاحب آتے تھے ہوئی اور وہ اس مہم کو چھوڑ کر واپس آیا مگر ہولکر کو جب مدد رنجیت سنگھ سے ناامید ہوئی تو اوسنے صلح گورنمنٹ انگریزی سے کی اور ہندوستان کو واپس چلا گیا اوسوقت مین عہدنامہ دوستی واتفاق نمبر ۵۶ فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور سردار رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھ کے قرار پایا۔

متواتر دست درازی رنجیت سنگھ نے سکھان سرہند کے دل مین اندیشہ پیدا کیا اور ۱۸۰۹ء مین

اونھون نے یعنی راجہ بھاگ سنگھ جیند والے نے جو ماموں رنجیت سنگھ کا تھا اور بھائی لال سنگھ کھیتل والے نے اور دیوان چند سنگھ ٹیبا لہ والے نے ایک پیغام بھیجا اور درخواست حمایت کو بہت انگریزی کی اسکا جواب جو انکے پاس پہونچا اوسمین گو ہمارے اطمینان نہ تھا مگر اوس سے ایک گونہ امید اونکو ہوگئی —

اسی اثنا مین گورنمنٹ انگریزی نے بجنوت فوج کشی فرانس والون کے اوپر ملک ہندوستان کے مستر مکلف صاحب کو پیغام دوستی لیکر دربار رنجیت سنگھ مین بھیجا آخر صدا مین جب دوستی زیر تجویز تھی رنجیت سنگھ نے جو لڑائی بجانب جنوب ستلج کی تو گورنمنٹ انگریزی نے ارادہ مصمم کیا کہ سرداران آنرو سے تلج کی درخواست نظور کیجاے اور مستر مکلف صاحب کو حکم گیا کہ وہ واقعات درمیان دریاے ستلج اور جمنا کے ملحوظ رکھکر [illegible] صاحب کے پیغام کا نتیجہ یہ ہوا تاریخ ۲۵ ماہ اپریل [illegible] گورنمنٹ انگریزی کچھ سروکار علاقہ اور باشندگان رہایا [illegible] راجہ لاہور کے ساتھ جو بجانب شمال دریاے ستلج واقع ہے نہین رکھین گے اور رنجیت سنگھ نے اقرار کیا کہ وہ دست درازی اوپر علاقہ اور حقوق سرداران جنوب دریاے مذکور کے [illegible] اوپر اوس علاقے کے جو بجانب چپ دریاے تلج کے واقع ہے اور اسے الغا [illegible] حاصل کیا ہے نظر رہوا —

بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے رسم نظ کتابت گورنمنٹ انگریزی کی ساتھ دربار لاہور کے چند سال تک صرف مشعر اوپر خطوط دوستانہ کے رہی رنجیت سنگھ نہایت ہوشیار اور دوربین تھا اور اوسنے کسی شرط عہدنامے کے خلاف نہین کیا اور تدابیر صلح ملک بجانب ملتان و کشمیر و پشاور کی کرتا رہا —

سنہ ۱۸۳۱ء مین جب لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب اوپر کوہ شملہ کے تھے رنجیت سنگھ نے چند سردارون کو دوستانہ اونکے پاس بھیجا اور بوساطت صاحب اجنٹ لدھیانہ کے ملاقات لارڈ صاحب اور مہاراجہ لاہور کی تو ارپائی اور بماہ اکتوبر نہایت تزک اور شان سے ملاقات اونکی بمقام اوپر ہوئی رنجیت سنگھ کے اصرار اور خاص درخواست کے بموجب ایک تحریر اطمینان

دوستی دوامی کی نمبر ۸۰ تحریر ہوکر اس ملاقات مین لارڈ صاحب کو دی گئی۔

۱ اسوقت سے آیندہ دوستی دلی فیما بین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور قرار پائی لہذا آیندہ عہدنامہ نمبر ۹۰ قرار پایا جسکی رو سے جہازرانی کے عقاید دریاے اٹک یعنی سندہ مین اور تحصیل محصول اشیاے تجارت مقرر ہوے بباعث تحصیل محصول مطابق قیمت اور وزن شے تجارت کے تکرار پیدا ہوئی لہذا ماہ نومبر ۱۸۳۴ع اوسکا دفعیہ عہدنامہ نمبر ۶۰ سے محصول مقررہ اوپر کشتیون کے تجویز ہوا گو اونمین کسیطرح کا مال بھرا ہو پانچ سال کے بعد ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۱ قرار پایا اور اوسکی رو سے محصول ایک مقام پر لینا بجاے محصول کشتیان تجویز ہوا چہارم مرتبہ ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۲ درباب انتظام اس محصول کے ۱۸۴۶ع مین ساتھ مہاراج کھرک سنگھ پسر و جانشین رنجیت سنگھ کے قرار پایا۔

۱۸۳۳ع مین شاہ شجاع بادشاہ معزول کابل جو بطور پنشنخوار انگریزی کے بمقام لدھیانہ رہتا تھا اپنی سابق تدابیر دربارہ تسلط ملک کے بے سود ہونے سے ناامید ہوکر پھر ارادہ کیا کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی ملک ملک کے کرے اوحاس نیت سے اوسنے ایک عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھ کیا جسمین بلحاظ امداد جو رنجیت سنگھ اوسکی کرتا اوسنے

عہدنامہ یہ ہے

ترجمہ عہدنامہ فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک مؤرخہ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۴ع

تمہید واسطے دوستی فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک اب باستحکام قرار پائی اور کوئی امر ایسا نہین اور کبھی آیندہ ہوگا جسکے باعث مغایرت یا اتفاقی فیما بین ظہور مین آوے لہذا دونون نیک نیتی و دوستی اقرار کرتے ہین کہ وہ شرائط ذیل منظور کرکے ہمیشہ اوسکے مطابق عمل ہوگا

اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق مناسب اپنے اور اپنے ورثا و جانشینون کے اور تمام قوم لاوزئی کی نسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندھ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اوسکے حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و جھجھر و ہزارا و کنبل و اندب مع ملحقات بجانب کنارہ چپ دریاے مذکور اور بجانب راست

اپنا دعوی تمام ملک کا جو رنجیت سنگھ کے پاس دونون جانب دریاے اٹک یعنی سندھ کے تھا

ملک پشاور مع یوسف زئی وخٹک و بہشت نگر و مچنی و کوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا درجیر دونون
ملک وزیری و دور نانگ و گورانگ و کالا باغ و خوشحال گڑھ مع اضلاع متعلقہ ڈیرہ اسمعیل خان
مع ملحقات مع ڈیرہ غازی خان کوٹ مٹھن و علاقہ ملحقہ سنکیرہ ہران داخل حاجی پور اور راجی پور اور
تیمون کچھے و سنکیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان واقع کنارہ چپ یہ ممالک اور مقامات جائداد
مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچھ سروکار اس سے نہین
اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کے پشت در پشت ہین —

دوم

جو لوگ دوسری جانب درہ خیبر کے رہتے ہین وہ ہندی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد
اس جانب آکر کرنے نہ پائینگے اگر کوئی باغیہ اگر کسی سرکارباہمی کا رہیہ سرکار ہی غصب
کرکے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ
دوسرے کے کردینگے —

سوم

جس طرح موجب عہدنامہ منعقدہ فیما بین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ
چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین
جاسکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہے اور
کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا —

چہارم

ارباب سنکیرہ اور ملک سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے
واقع ہے شاہ سابق اوسکے کاربند ہوگا جو درست اور مناسب متصور قرار پائے گا اور
جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیما بین گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ کے ہذریعہ کپتان
وید صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا —

چھوڑ دیا یہ بھی مہم شاہ بکامیابی سنھوئی اور وہ پھر لدھیانے مین واپس آیا اور یہان سے پھر سنہ ۱۸۳۸ء

پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندہار مین قائم کرے گا تو وہ سالیانہ سال مہاراجہ کو اشیاے مفصلۂ ذیل دیا کرے گا یعنے ۲۵ رأس گھوڑے خوب آراستہ و نعل شرنگ اور قدیم باز لدے قبضہ شمشیر ایرانی ۲۵ دست خنجر ۲۵ قاط میوجات خشک و تر سردہ براہ دریاے کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جاینگے انگور انار سیب ہینگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جاینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ چغہ سمور کمخواب نقرہ طلائی قالین ایرانی سب یکصد و یک تھان بتمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کرے گا۔

ششم

طرفین سے تحریر بطور برابری ہوا کرے گی۔

ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے ادنے سے ادنے راستے مین کوئی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ انکی آمد رفت مین تعویل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بنسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے۔

ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلۂ ذیل شاہ کے پاس سال بسال بھیجا کرینگے ۵۰ شال ۵۰ تھان ململ ۵۰ دوپٹہ ۵۰ تھان کمخواب ۵۰ رومال ۵۰ عمامہ ۵۰ بربنج بارہ جو خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے۔

نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کو واسطے خریدکرنے گھوڑونکی یا کسی کام کو جاوے یا لانا خان شاہ کا واسطے خریدکرنے پارچہ یا اور چیز کے پنجاب مین جاوے اور گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خریدکرین تو انکی خاطر داری طرفین کیطرف سے بخوبی تر بموجب

ہین اوسکی طلب ہوئی کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ قائم کرنے اپنی حکومت کے عمل ہوا اور اسی باعث

ہوگی اور اونکے کارمفوضہ مین ہر طرح کی تسہیل کیجائیگی۔

دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاؤ کشی اوس مقام پر نہوگی۔

یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ یا ترک زینہ کا مثل جواہرات و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اونکا اسباب اپنے قبضے مین لائینگے تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی شاہ ممدوح اپنے ملاحین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے۔

دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گی۔

سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتی ہیز کہ فوج اپنی بسرکردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانون کی بسرکردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجینگے اور مہاراجہ اوسکی عزت اور توقیر حسب لیاقت بیچ استقبال اور مشایعت کے کرینگے۔

چہاردہم

دشمن اور دوست ایک کے دشمن اور دوست دوسرے کے متصور ہونگے۔

پانزدہم

فریقین شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اونسے انحراف نہوگا اور عہدنامہ ہذا دوامی اور استقراری متصور کیا جائیگا۔

متحیل ہونے عزم روس الون کے اوپر افغانستان کے اور نظر اسکے کہ دوست محمد خان رغبت واسطے دوستی روس کے رکھتا ہے اور بسبب اسکے کہ اوسنے حملہ اوپر ملک رنجیت سنگھ کے کیا تھا گورنمنٹ انگریزی کو ترغیب منظور کرنی معاملہ شاہ شجاع کی ہوئی یہان یہ امر ضروری متصور نہین ہوتا کہ بیان تدابیر و جنگ گورنمنٹ انگریزی کی جو ملک افغانستان مین واقع ہوئی زیادہ اس سے کیا جاے کہ اوسکے باعث صلحنامہ تین فریق کا نمبر ۳ یعنی ایک عہدنامہ فیما بین گورنمنٹ انگریزی و رنجیت سنگھ و شاہ شجاع قرار پایا جسکی رو سے تجدید شرائط عہدنامہ ۱۸۳۳ء جو فیما بین شاہ و رنجیت سنگھ ہوا تھا ہوئی اور شاہ پر فرض ہوا کہ درصورت اوسکی مطلب براری کے وہ دو لاکھ روپیہ بالعوض مدد فوج رنجیت سنگھ کے دے اور دعوی حکومت سندھ اس شرط پر چھوڑ دے کہ ایران جسقدر روپیہ گورنمنٹ انگریزی مقرر کردین ادا کرین اور جملہ جس روپیہ کے پندرہ لاکھ روپیہ رنجیت سنگھ کو دیا جائیگا اور شاہ ممدوح حاکم ہرات پر حملہ آور نہو اور نہ اوسنے مزاحم ہو اور کسی ریاست غیر سے بغیر رضامندی سرکار انگریزی و سکھان اتفاق نکرے اور جو کوئی ارادہ ہم اوپر علاقہ انگریزی یا سکھان کے رکھے اوسکا مقابلہ کرے۔ یہ عہدنامہ بعد وفات شاہ شجاع کے رد و بیکار متصور ہوے۔

رنجیت سنگھ نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء وفات پائی یہ مشہور آدمی جو نا خواندہ محض تھا صرف فریب اور طاقت اور مستقل مزاجی سے سردار سکھان کو زیر کر کے اس رتبے کو پہونچا تھا کہ اوسکے ملک کی آمدنی ہنگام وفات اوسکے زیادہ تر ڈھائی کرور روپیہ سے تھی اور رقبہ چودہ ہزار میل مربع تھا اور فوج بھی بیاسی ہزار قلمبند تھی۔

چند سال کے عرصے مین بعد وفات اوسکے وہ سلطنت جو اوسنے اپنی لیاقت سے پیدا کی تھی اوسکے جانشینون کے عہد مین پارہ پارہ ہوگئی اوسکے بعد کھڑک سنگھ جانشین ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مر گیا۔

نونہال سنگھ فرزند کھڑک سنگھ اپنے والد کی لاش جلا کر آتا تھا کہ راستہ مین مارا گیا بعد ازین انتقال سلطنت کئی شخصون پر ہوا یعنے اول رانی چندر کنور والدہ نونہال سنگھ اور اوسکے بعد شیر سنگھ عمو نونہال سنگھ اور آخر کار دلیپ سنگھ فرزند مشہور رنجیت سنگھ گدی نشین ہوا یہ انتقالات بمدد فوج کے وقوع مین آئے جو بالکل بے بندوبست اور معتمد ہوگئی تھی۔

ہنگام صغرسنی دلیپ سنگھ اور مختاری اوسکی والدہ کے تمام انتظام برباد ہو گیا اور فوج خالصہ درحقیقت حاکم ملک ہو گئی تھی امور فوج استقرار ازروی پنچایت پاتے تھے اس نظر سے کہ فوج انتظام ملک کیطرف سے علیحدہ ہو کر متوجہ اور طرف کی ہو کر مقتہم ستلج قرار دی گئی یہ امر اول ہی گورنمنٹ انگریزی کے خیال میں آچکا تھا سکھوں نے اول زیادتی بماہ دسمبر ۱۸۴۵ء یہ کی کہ عبور دریاے ستلج کر کے چند مہاجنوں کو لوٹ لیگئے

بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر گورنر جنرل بہادر نے اشتہار نمبر ۶۴ جاری کیا جسمین عزم اور مدعا گورنمنٹ انگریزی ظاہر ہوا اور نیز ہمو جب حملہ سکھان اوپر ملک انگریزی کے بیان کیا گیا اور یہ مشتہر ہوا کہ جسقدر علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا اوپر کنارہ چپ دریاے ستلج کے تھا ضبط سرکار ہو کر شامل ملک انگریزی ہوا اور سرداران ملک محفوظہ کو کہا گیا کہ بدل متفق ہو کر بمقابلہ دشمن عام کوشش کرین فوج خالصہ نے بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۴۶ء شکست فاش کھائی اور بتاریخ ۱۳ تمام فوج انگریزی نے عبور دریاے ستلج کیا اور بتاریخ ۱۴ ایک اشتہار جاری کیا کہ جب تک معاوضہ معقول بواسطہ شکست عہد منجانب سکھان نہوگا اوسوقت تک قبضہ پنجاب چھوڑا جاے گا اور نیز کوہستان و میدان درمیان دریاے ستلج اور بیاسہ کے بعوض اخراجات فوج کشی لیا جائیگا بتاریخ ۱۵ وقت شب گفتگو فیمابین مستر کری صاحب اور میجر لارنس صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ گلاب سنگھ اور دیوان دینا ناتھ اور فقیر نورالدین منجانب سکھان درمیان آئے اور تجویز شرائط عہدنامہ قرار پائی عہدنامہ نمبر ۶۵ مقام لاہور بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء دستخط ہوا ازروے اس عہدنامے کے علاقہ بجانب مشرق دریاے بیاسہ کوہستان و میدان قبضہ انگریزی مین برقرار رکھا گیا اور نیز کوہستان درمیان دریاے بیاسہ و سندہ یعنی اٹک جسمین ملک کشمیر اور ہزارہ شامل تھے اور اوسکی روسے راے اور انتظام فوج سکھ کا مقرر ہوا اور گورنمنٹ انگریزی کو حکومت بیاسہ و ستلج کی تا بدریاے سندھ اور سندہ سے تا بہ سرحد بلوچستان حاصل ہوئی اور گورنمنٹ انگریزی سرپنچ واسطے تصفیہ تنازعات فیمابین ورثاے لاہور اور علاقجات قرب و جوار قرار دیے گئے دو روز کے بعد عہدنامہ نمبر ۶۶ قرار پایا جسکی روسے گورنمنٹ نے واسطے حفاظت مہاراجہ کے اپنی فوج بمقام لاہور رکھی اور بعض مقدمات درباب دینے ملک کے بتفصیل ذیل قرار پائے

دربار لاہور کی عین خواہش پائی گئی کہ گورنمنٹ انگریزی انتظام ممالک لاہور بیچ صغرسنی دلیپ سنگھ کی اپنے اختیار مین رکھین اور عہدنامہ نمبر ۶۷ بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار پایا جسکی روسے عہدنامہ

تاریخ ۹ ماہ مارچ مین کچھ ترمیم ہوا ایک رزیڈنٹ بمقام لاہور مقرر ہوا اور ایک کونسل آٹھ آدمیونکی واسطے اجرائے کارسلطنت بصلاح صاحب رزیڈنٹ مقرر ہوئی اور ملک مین فوج انگریزی رکھی گئی تنخواہ اوسکی ذمہ دربار لاہور قرار پائی۔

اکثر سواران سکھہ جنکی عادت شورو شر تھا اس انتظام سے خوش نہین ہوے کہ ملک مین امنیت رہے اور تجویز زبون کرنے لگے قتل مسٹر وینس انگنیو اور لفٹنٹ اندرسن بمقام ملتان اور سرکشی مولراج باعث سرکشی عام و مفسدہ عظیم فوج سکھہ ہوئی اور یہ سرکشی واسطے دوبارہ حاصل کرنے آزادی خالصہ کچھ عرصہ تک رہی سردار چتر سنگھ اٹاری والہ نے شمال مین سرکشی کی راجہ شیر سنگھ ولد سردار مذکور شامل مولراج ہوا اور اوسنے جنگ مذہبی مشہور کی اوسکی پیروی بہت فوج سکھہ نے اور باشندگان سکھہ نے اس سرکشی مین کی اور اوسکا دفعیہ دربار سے ممکن نہوا شکست فاش مفسدان بمقام گجرات سے تمام فوج سکھان حاضر ہوئی اور ملک پنجاب شامل ممالک انگریزی ہوا۔

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۴۹ء عہدنامہ نمبر ۶۸ ساتھہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ کے قرار پایا جسکی رو سے مہاراجہ نے ترک حکومت پنجاب کرکے پنشن سرکار انگریزی کی قبول کی۔

نمبر ۶۹

صلحنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سردار رنجیت سنگھہ و سردار فتح سنگھہ

سردار رنجیت سنگھہ و سردار فتح سنگھہ اپنی رضامندی درباب شرائط مفصلہ ذیل کے لفٹنٹ کرنیل جان مالکولم صاحب نے باختیارات خطیہ رابٹ ہنوربل لارڈ لیک صاحب کے جنکو کل اختیار ہنوربل سر جارج ہلارد بارلو بارونٹ گورجنرل بہادر نے دیا تھا اور سردار فتح سنگھہ نے اپنی طرف سے اصالتاً و منجانب رنجیت سنگھہ وکالتاً تجویز کیا۔

شرط اول

سردار رنجیت سنگھہ و سردار فتح سنگھہ املو والہ بذریعہ اسکے منظور کرتے ہین کہ وہ جسونت راؤ ہولکر کو مع فوج بیس کوس کے فاصلہ تک امرتسر سے فوراً ہٹا دینگے اور آئندہ ہرگز اوسکے

ساتھہ اتفاق نکرینگے اور نہ اوسکی مدد فوج سے یا کسی اور طور سے کرینگے اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی سپاہی فوج ہلکرے مزاحم ہونگے اگر وہ اپنے وطن دکھن مین جانا منظور کریگا بلکہ بخلاف اسکے اوسکی ہر طرح مدد ہوگی کہ وہ یہ ارادہ اپنا پورا کرے۔

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اسکے وعدہ کرتے ہین کہ اگر فیما بین سرکار اور جسونت راؤ ہلکر کی صلح نہوئی تو درصورتیکہ وہ مع اپنی فوج کے مقام امرتسر سے تیس کوس کے فاصلے پر پہنچا گا تو فوج انگریزی بھی اپنے مقام کنارہ بیاسہ کو چھوڑدے گی اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر بعد ازین گورنمنٹ انگریزی اور جسونت راؤ ہلکر مین صلح قرار پائی تو یہ مشروط ہوگا کہ وہ بعد انعقاد صلحنامہ ملک سکھان چھوڑکر اپنے ملک کو چلا جاے اور راستہ مین جو ملک سکھان پڑے اوسمین کچھہ خرابی یا نقصانی نکرے سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جبتک سردار رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھہ رشمنان سرکار سے پیدا نکرینگے یا کوئی امر خلاف نسبت سرکار نکرینگے اوسوقت تک فوج انگریزی اون سردارونکے علاقے مین نہ آئے گی اور کوئی تدبیر واسطے لینے یا ضبط کرنے اونکے ملک یا جایداد کے نکرینگے۔

المرقوم یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۶ع مطابق ۱۰ ماہ شعبان سنہ ۱۲۲۰ ہجری

مہر فتح سنگھہ

مہر رنجیت سنگھہ

نمبر ۵۷

عہدنامہ ساتھہ راجہ لاہور کے سنہ ۱۸۰۹ء

چونکہ بعض نا اتفاقی جو فیما بین سرکار انگریزی اور راجہ لاہور کے پیدا ہوئی تھی بخوشی و دوستی فیصلہ ہوئی اور طرفین کے خواہش دلی ہے کہ واسطے یکجہتی و اتفاق تام قائم رہے لہذا شرائط عہدنامہ ذیل جو وارثا و جانشینان طرفین پر فرض ہونگی منعقد ہوئین ساتھہ راجہ رنجیت سنگھہ بذات خاص اور چارلس تھوفلس منکلف صاحب مختار منجانب سرکار انگریزی کے۔

شرط اول

دوستی دوامی وما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے قائم رہے گی لاہور نسبت سرکار کے بطور ریاست دوست متصور ہوگی اور سرکار انگریزی کچھ واسطہ ملک اور رعایاے راجہ سے بجانب شمال دریاے ستلج نرکھین گے۔

شرط دوم

راجہ ہرگز زیادہ فوج اپنے ملک مین بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج بہ نسبت اوسکے جو ضروری واسطے سرانجام امور علاقہ کے ہوگی نرکھین گے اور دست درازی اوپر علاقہ یا حقوق سردران قرب وجوار نکرینگے اور کسیکو کرنے نہ دینگے۔

شرط سوم

درصورت انفساخ کسی شرط بالا کے یا بجانب انحراف عقائد دوستی سے کسی فریق کیطرف سے ہون یہ عہدنامہ منسوخ اور مسترد متصور ہوگا۔

شرط چہارم

یہ عہدنامہ چار شرائط کا تجویز ہوکر مقرر ہوا بمقام امرتسر بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ عیسوی سر چارلس تھوفلس منکلف صاحب نے ایک نقل انگریزی اور فارسی مین بمہر و دستخط اپنے راجہ کو دی اور راجہ نے ایک نقل اوسکی بمہر و دستخط اپنے اونکو دی اور چارلس تھوفلس منکلف صاحب وعدہ کرتے ہین کہ دو مہینے کے عرصے مین ایک نقل اسکی بتصدیق رابرٹ ہنربل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل منگا دینگے اور جب وہ نقل راجہ کے پاس پہونچے گی تو یہ عہدنامہ مکمل متصور ہوکر طرفین پر تعمیل اوسکی فرض ہوگی اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی جاتی ہے وہ واپس لیجائیگی۔

مہر و دستخط سی ٹی منکلف — مہر و دستخط راجہ رنجیت سنگھ

دستخط منٹو

(کمپنی مہر)

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۰۹ء

نمبر ۵۸

ترجمہ کاغذ جواب ہز ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل بہادر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ء وقت شام دیا گیا

اس ہنگام فرحت آغاز و مسرت انجام مین جب آوازۂ خوشی آسمان تک پہونچا ہے ساعت سعید و ہنگام دلکش مین معانقہ سرداران دو ریاستہاے بزرگ کا برسم دوستی باہمی و یکدلی برگذر دوستی قدیم جو فیما بین ہر دو سلطنت قائم اور جاری ہے قرار پایا اور چند مرتبہ معانقہ اور مکالمہ باہم بخوشی و اتحاد و اطمینان دلی سرانجام پایا گل خواطر جانبین شگفتہ و شاداب اور باغ طبائع خندان و سیراب کثرت خطوط دوستی و اتحاد جو طرفین مین جاری ہے ہوے اصل حقیقت یہ ہے کہ دوستی و اتحاد روز افزون جو سرکارین عالیین مین جاری ہے بابیاری دست قدرت اور برشحات عنایات باری پرورش پاتی ہے کہ اس شگفتگی اور استحکام کو پہونچی اسکی شکرگزاری بجناب باری ہونی چاہیے اور مہاراجہ کو زیادہ تر خوشی اس اطمینان کی ہوگی کہ بموجب واسطہ دوستی و یکجہتی کے جواب مقرر ہوا ہے اسیطرح حسب شرائط منظورہ جانبین ترقی اسکی پشت در پشت جاری رہے گی بلکہ اور زیادہ ہوتی جائیگی اور اسباب اتحاد تلاش کرکے ہر وقت اور ہر موقع پر جمع کیے جائینگے آیندہ ہرگز کسیوقت یا کسی سبب نااتفاقی یا عناد نہوگا اور نہ ایسے خیالات کبھی تخیلہ مین داخل ہونگے بلکہ برعکس اسکے علامات اتفاق و دوستی چنانچہ مثل آفتاب تابان و روشن اور درخشان تواریخ مین رہینگے اور شہرت اس امر کی درمیان شاہان و حاکمان روی زمین ضرب المثل ہوگی اور ہر وقت اور ہر ملک مین یہ امر باعث گفتگوے خاص و عام ہوگا پس بنظر ثمرۂ دوستی قدیمہ خیرخواہان سرکارین خوش ہونگے اور اونکے دشمن اور حاسد متاسف اور مغموم

بعدازین جمیع صاحبان و حکام سرکار انگریزی متوجہ ہوکر ہمیشہ واسطہ دوستی کو جو جاری ہے اور جو از روے عہدنامہ قدیم کے مقرر ہوئی ہے قائم رکھینگے اسمرتبہ پر کہ وہ زمانہ کو دلیل اتفاق و وفاداری و یکدلی باہمی سرکارین ہوگی —

یہ چند سطور بطور تحفہ دوستی بمقام اوپر تحریر ہوئین اور میری مہر اور دستخط ہوے اس سبب سے کہ مین خود اس ملاقات آخر مین اپنے ہاتھ سے بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ء مطابق ۲۴ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۷ ہجری مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کو دون —

دستخط ڈبلیو سی بینٹنگ

مہر

نمبر ۹۵

مہر و دستخط رنجیت سنگھ

مہر

عہدنامہ منعقدہ فیمابین ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم پنجاب

بعنایت ایزدی واسطہ استحاد صمیمی و عقدہ مالا ینحل دوستی جو فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جاری ہے اور جو مینے اوپر عہدنامہ ولکش منعقدہ مسٹر سی بی مکلف بارونٹ کی ہے و بعد ازین جسکا استحکام بذریعہ تسلی نامہ جو رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم سی بینٹنگ جی سی بی او جی سی ایچ گورنر جنرل ہند کے بمقام اوپر دیا ہے مثل آفتاب روشن اور مبرہن اوپر تمام جہان کے ہے اور ہمیشہ پشت در پشت صحیح والم رہ کر مستحکم رہے گی بنظر عقائد دوستی مستحکم جیسے کہ آمد و رفت جہاز دریای سندہ خاص یعنی زیر استعمال پنجند اور ستلج مین شروع ہوئی ہے جو تجویز سرکارین نہایت ضروری امر تھا اور جس سے تجارت کی ترقی متصور تھی اور جو عرصہ قلیل سے بتوسط کپتان سی ایم وید صاحب پولیٹکل اجنٹ لدہیانہ جنکو رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے اس عرصہ سے مامور کیا تھا مقرر ہوے اوسوقت سے عہود ذیل و اکثر شرائط منسلکہ بہ آمد و رفت جہاز و رباب تقرری اہلکاران و ترکیب تحصیل محصول و حفاظت تجارت راستہ مذکور پر تجویز ہوے ہین تاکہ اہلکاران سرکارین جو مامور اس کام پر ہونگے بموجب اسکے کاربند رہین۔

شرط اول

منشاء عہدنامہ جاریہ و رباب کنارہ راست دریای ستلج مع شرائط مندرجہ و مضمون تسلی نامہ مذکورہ بالا تمام بصور فرض رہینگے اور لحاظ تمام و رباب حفاظت واسطہ دوستی فیمابین سرکارین مقدم ہر امر مین متصور ہوگا بموجب عہدنامہ مذکور کے ہنوربل کمپنی نے کچھ تعلق کنارہ راست دریاے ستلج سے نہین رکھا اور نہ آیندہ رکھینگے۔

شرط دوم

جو محصول اوپر راستہ مذکور بالا اوپر جہازان کے مقرر ہوگا وہ صرف واسطے اسباب تجارت کے جو اوس راستے جائیگا لیا جائیگا اور وہ محصول جو اوپر اسباب کے نام ٹرنزٹ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جائیگا لیا جاتا ہے یا جو مقامات چوکی گھاٹ مقررہ پر تحصیل ہوتا ہے وہ بدستور قائم رہے گا۔

شرط سوم

جو سوداگر راستہ مذکور پر آمد و رفت کرینگے جب تک وہ اندر حدود سرکار مہاراجہ ہین رہینگے اوسوقت تک اونکو بتابعت حکومت مہاراجہ کرنی ہوگی اور یہ امر اب تک بھی درمیان سوداگران جاری ہے اور کوئی امر ایسا نکرین جو خلاف رواج و مذہب سکھ ہو

شرط چہارم

جو کوئی ارادہ راستہ مذکور کے جانیکا کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے ارادے کا بیان روبرو ے اجنٹ یعنی مختار سرکارین کرکے درخواست رونہ یا پروانہ کی کرے اسکا نمونہ تجویز ہوگا اور اوسکو حاصل کرکے سفر مذکور اختیار کرے جو سوداگر امرتسر یا کسی اور مقام جانب کنارہ راست دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع اپنی اجنٹ مہاراجہ کو بمقام ہرکی یا کسی اور مقام مقررہ پر کرینگے اور اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے اور جو سوداگر ہندوستان یا کسی اور مقام جانب کنارہ چپ دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع ہنوربل کمپنی کے اجنٹ کو کرکے اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے چونکہ غیر ملک کے آدمی اور ہندوستانی اور سکھ سرداران ملک محفوظ ہرگز عبور ستلج بغیر حاصل کرنے پروانہ اہلکاران مہاراجہ سے نہین کرتے تو توقع یہ ہے کہ آیندہ بھی وہ ایسے قاعدہ کو جاری رکھین گے اور ہرگز بغیر حاصل کرنے پروانہ کے عبور نکرینگے۔

شرط پنجم

ایک فہرست مرتب ہوگی جسمین محصول وصول کردنی ہر قسم کی اجناس تجارت پر تجویز ہوکر تحریر ہوگی جب اسکی منظوری گورنمنٹ سے آجائیگی تو یہ ہدایت واسطے رہنمائی مہتمان و تحصیلداران پرچہ کے ہوگی۔

شرط ششم

مودا گرون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اس امر کو بدلجمعی تمام اختیار کرین کوئی اونسے مزاحم نہوگا اور نہ کوئی بلاوجہ سدراہ اونکا ہوگا اور اس امر کا خیال رہیگا کہ وہ صرف واسطے محصول کے حسب طریق مندرجہ و مشروطہ کے روکے گئے ہین۔

شرط ہفتم

جن اہلکاران کے سپرد تلاشی اسباب و تحصیل محصول منجانب مہاراجہ رنجیت سنگھ ہوگا وہ مقام متھین کوٹ اور برکی مین رہین گے پس کشتیون کی صرف ان دونون مقامات مین تلاشی ہوگی اور انھین مقامات مین وہ رکھین گے۔

شرط ہشتم

جب ہمراہیان کشتی خود اپنے کام کے واسطے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ اسباب اپنا دیگر اور اسباب لین تو اسباب پر محصول ٹرنزٹ سرکار مہاراجہ کا قبل از اسباب لادنے کے اور بعد از اسباب اوتارنے کے حسب منشا شرط دوم لیا جائیگا۔

شرط نہم

مہتمم مقیم متھین کوٹ جب تلاشی اسباب کی لے لے تو محصول مقررہ لیکر اوسکو رونیدیگا اور اوسپر تفصیل اسباب و حساب لکھا جائیگا اور جب یہ کشتی بمقام برکی پہونچے گی تو مہتمم مقام مذکور کا رونہ کا مقابلہ اسباب کے ساتھ کریگا اور جو اسباب زائد از رونہ دستیاب ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول بمقام متھن کوٹ ادا ہو چکا ہے بلا ادائے محصول دیگر واگذار ہون گی۔

شرط دہم

اور یہ بھی قاعدہ و رباب اسباب کے جو مقام برکی سے اس راستے ہو کر سندھ جائیگا مرعی رہے گا۔

شرط یازدہم

جو کچھ حصہ محصول کنارۂ رہت دریاے ستلج پر بطور حق سرکار مہاراجہ اور اون علاقون مین

جہاز بابت اونکے ہین مقرر ہوگا وہ اہلکاران مہاراجہ مقامات مقررہ پر وصول کرینگے۔

شرط دوازدہم

درباب حفاظت اور امنیت سوداگرون کے جو یہ رستہ اختیار کرینگے اہلکاران مہاراجہ حتی المقدور ہر طرح کی حفاظت اونکی کرینگے اور جو سوداگر شب کو کنارہ جانبین پر قیام کرے اوسکو لازم ہے کہ حسب منشاء عہدنامہ دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین جاری ہے تھانہ دار یا حاکم مقام مذکور کو اپنا رونہ دکھاوے اور اپنی اطلاع کرے اور استطلب حفاظت کرے اگر باوجود اس اطلاع دہی کے کبھی نقصان کسیکا ہو جائیگا تو اوسکی تحقیقات کامل عمل مین آئیگی اور جو ملزم ہونگے اونسے معاوضہ لیا جائیگا۔

شرط سیزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا درباب جاری کرنے جہاز رانی بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے برہمگذر رسم الحال جو جاری ہے منظور رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے ہوئین اور اب مطابق اسکے تعمیل ہوا کرے گی۔

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ عیسوی

مہر اور دستخط اوپر شروع مین ہین

دستخط ڈبلیو ایچ نیگ

دستخط اسی بی مکلف

دستخط ای راس

(مہر گورنر جنرل)

تصدیق رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۳۳ع

دستخط ڈبلیو ایچ ایگناٹن

سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۶

تتمۂ عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ بابت تقرری محصول دریاے سندھ

المرقوم ۱۱ تاریخ ۲۹ ماہ نومبر ۱۸۳۴ء

حسب منشاء واسطہ یکجہتی جو عہدنامجات سابق کی رو سے فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ مقرر اور قائم ہے اور چونکہ شرط پنجم عہدنامہ جو بمقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ء منعقد ہوا تھا یہ شرط ہے کہ شرح معتدل اسباب تجارت پر جو دریاے سندھ و ستلج کی راہ سے ہو سرکارین باتفاق تجویز کرین امذا سرکارین کی راے یہ ہے کہ اس معاملے مین جو تجربہ ان ملکون کے آدمیون کو حاصل ہوا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ جو طریق تحصیل محصول اوسوقت مین تجویز ہوا تھا یعنے موافق وزن اور قیمت اسباب کے اوس سے تکرار اور نا اتفاقی بالضرور پیدا ہوگی پس واسطے رفع اس تکرار کے یہ تجویز قرار پائی کہ بجاے طریق مذکورۂ بالا یہ اختیار کیا جاے کہ محصول کشتی پر ہو اور معین کچھ اسباب بار ہو اوس سے کچھ مطلب نہین بنابران شرائط ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق تجویز ہوئین اور مطابق اوسکے ہر ایک سرکار اقرار کرتی ہے کہ محصول لیا جائیگا اور بعد اوسکے محصول بغیر رضامندی سرکارین کم نہوگی اور نہ ازاد کیجائیگی۔

مہر رنجیت سنگھ

شرط اول

محصول پانچ سو ستر روپیہ ہر ایک کشتی پر جسمین اسباب تجارت ہوگا اور جو براہ دریاے سندھ اور ستلج آئے گی درمیان سمندر اور روپر کے بغیر لحاظ اسکے قامت اور وزن کے یا قیمت اسباب کے لیا جائیگا اور زر محصول مذکورۂ بالا سرکارین مین بموجب انداز علاقہ کنارہ دریا منقسم ہوگا یعنے جسقدر جسکا علاقہ ان دریاؤن کے کنارے پر ہوگا اوسقدر حصہ اوسکو ملیگا۔

شرط دوم

زر محصول حصہ رسیں لاہور باستحقاق علاقہ واقع ہر دو کنارہ دریاہاے مذکور حسب شرح مندرجہ ذیل روبروے مقام ستھن کوٹ اون کشتیون پر لیا جائیگا جو سمندر سے بجانب روپر آتے ہون و متصل

ہری کے پٹن اون کشتیون پر جو مقام مذکور سے سجانب سمندر جاتے ہین سوای ان دو مقامون کے اور کسی مقام پر محصول مذکور نلیا جائیگا۔

باستحقاق علاقہ واقع برکنارۂ راست دریاے سندہ و ستلج — ۴ فی صد

باستحقاق علاقہ واقع برکنارۂ چپ دریاے سندہ و ستلج حصۂ مہاراجہ — ۱۵ فی صد

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول جو مختلف ریاستون کو ملیگا اور نیز بنا بر تصفیہ بلا توقف و حسب اطمینان اون تنازعات کی جو در باب امنیت جہازرانی و بہبودی تجارت اس راستہ جدید مین واقع ہون ایک افسر انگریزی روبروے مقام مستحق کوٹ رہے گا اور ایک ہندوستانی جنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی و بر دو مقام ہر یکی پٹن رہیگا اور یہ عہدہ دار مطیع حکم صاحب جنٹ لدہیانہ رہینگے اور جو جنٹ مقامات مذکور مین منجانب دیگر ریاستونکے متعلق معاملۂ جہازرانی مثل بھاولپور و سندھ و نیز لاہور رہینگے وہ ان معاملات مین باتفاق اونکے کام کرینگے۔

شرط چہارم

بنظر اسکے کہ تجاران فریب کرکے نالش دروغ و زدی اسباب جو اشیاے تجارت مین شامل نہونکرین اونپر فرض ہے کہ جب وہ رونہ لین تو ایک فہرست ایسے اسباب کی بھی پیش کرین یہ فہرست بتصدیق ہوکر ایک نقل اسکی ہمراہ رونہ کے شامل کیجاے گی اور جہان اونکی کشتی شب باش ہو اونکو لازم ہے کہ وہان کے تھانہ دار یا حاکم کو فوراً اطلاع دین اور درخواست محافظت کرین اور اوسیوقت اپنا رونہ بھی جو اونکو مقام مستحق کوٹ یا ہری کے پٹن سے حاصل ہوا ہو پیش کرین

شرط پنجم

اسقدر مضمون شرائط پنجم و ہفتم و نہم و دہم عہدنامہ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ جو متعلق تقرری محصول و طریق تحصیل محصول ہے اسکی تحریر کی رو سے منسوخ ہوا اور شرائط مذکورہ بالا بجاے اوسکے مقرر ہوئین آیندہ بموجب ان شرائط کے اور بتمہید عہدنامہ کے جو شروع مین درج ہے محصول لیا جائیگا

مہر گورنر جنرل

دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ

دستخط ڈبلیو بلنٹ

دستخط ان ریکس

دستخط ڈبلیو مورسن

تصدیق کیا رابٹ ہنوربل گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۸۳۵ء

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۱

اقرارنامہ جو سرکار لاہور کے ساتھ درباب محصول جو اشیاے تجارت پر براہ دریاے سندھ و ستلج بترمیم چہم شرائط عہدنامہ ۱۸۳۸ء قرار پایا المرقوم ۱۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ء

چونکہ عذرات ناراضی محصول یکساں کشتیہاے خرد و کلان کے پیش ہوے اور تجارون کی درخواست یہ ہے کہ محصول بحساب من یا پیمایش کشتی یا قیمت اشیا پر لیا جاے لہذا یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ بعد ازین کل محصول ایک مقام پر خواہ لدھیانہ مین خواہ فیروزپور مین اور خواہ متھن کوٹ مین لیا جائیگا اور محصول اشیا پر لیا جائیگا کہ کشتی پر بموجب شرح ذیل کے —

شرح محصول جو مہاراجہ رنجیت سنگھ اور اشیاے تجارت کی براہ دریاے ستلج و سندھ کی تحصیل کرینگے

شال پشمینہ —	عدد	رنگ مجیٹھ —	۸
افیون —	ہمہ	ریشم خام —	
نیل —	بیا	بانات ہر قسم —	
بادام —		مشجر —	۶
پستہ —		ساٹن —	
کشمش و منقی —	مہ	چھینٹ ریشمی —	
انجیر خشک —		پارچہ سفید و ریشمی ہر قسم	
چلغوزہ —		اقسام چھینٹ —	۴
گوند —		شکر تری —	
و دیگر میوجات خشک			

شکر سرخ و قند سیاه —

روغن زرد —

روغن سیاه —

گوند —

نبات —

هلیلهٔ زرد —

آمله —

بلیله —

پنبه —

هلیلهٔ زنگی —

چارمغز —

بادیان —

کاسنی —

خیارین —

زرد چوب —

ادرک —

رسوت —

صبر —

زعفران —

کتیرا —

زنجبیل —

مجموع پنجاه —

زنجبیل —

ودیگر مصالحجات —

الایچی خرد و کلان —

دانه الایچی —

شنگرف —

عاقرقرحا —

قرنفل —

۴

جاپتری —

جاوتری —

دارچینی —

خرمای خشک —

تربد —

نارجیل —

اسگند —

هرتال —

تباشیر —

گل ارمنی —

فلفل سیاه —

فلفل دراز —

مازو —

۴

خرمهره —

چوب چینی —

آل —

سپاری —
چاقو —
اقسام شیشہ آلات —
انگوٹھہ —
گوگل —
مائین —
سرمہ —
پچکڑی —
گل ملتانی —
مس —
قاقمی —
سیماب —
سرب —
جست —
برنج —
روئین —

۴ —

اقسام آہن —
دو گیر اشیاء بمبئی —
برنج —
گندم —
نخود —
موٹھہ —
مونگ —
ماش —
عدس —
جو —
کلنجد —
سرشف —
باجرا —
مکئی —
جوار —

۴ —

اکال — ہمارا بخیت بیگہ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جارج کلارک

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۲ جون ۱۸۳۹ عیسوی

نمبر ۶۲

ترجمہ

دستخط مہاراجہ کھڑک سنگھ

مہاراجہ کھڑک سنگھ

سابق ایک عہدنامہ رابٹ ہونبل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنگ گورنر جنرل ہند کے ساتھ تاریخ ۲۸ ماہ پوس سمبت ۱۸۹۵ مطابق ۱۸۳۸ع معرفت کرنیل وید صاحب کے جو اوسوقت مین کپتان تھے درباب آمدورفت جہاز تجارت دریای سندہ اور ستلج مین درمیان ملک خالصہ کے باشرضا و استمزاج سرکارین دوستی شعار واتفاق دثار کے قرار پایا تھا دوسرا عہدنامہ اوسی معاملہ مین معرفت صاحب موصوف کے بعد ازان سمبت ۱۸۹۹ مطابق ۱۸۴۲ع قرار پایا تھا جسکی رو سے محصول کشتی پر مقرر ہوا تھا اور کچہ خیال اوسکے وزن اور اسباب محمولہ کا نہین کیا گیا تھا تیسری مرتبہ پھر ایک عہدنامہ اسی معاملے مین باستمزاج سرکارین جب کلارک صاحب جنہیں گورنر جنرل دربار مین جاہی سنہ ۱۸۳۸ آئے تھے منعقد ہوا تھا اس عہدنامہ کی رو سے محصول اجناس پر مطابق وزن اور قسم کے قرار پایا اور ہر چند آخر عہدنامہ مذکور مین مندرج ہے کہ کوئی سرکار بعد ازین تشریح کم و بیش شرح مقررہ حال تجویز نکرے مگر تاہم جب صاحب ممدوح دربار خالصہ مین بمقام امرتسر ماہ جیٹھ سمبت ۱۹۰۷ مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۵۰ع آئے تو اونھون نے بیان کیا کہ تجارت کو نہایت تکلیف اور دقت اور انتظام سے عاید ہوئی ہے جو سال گذشتہ تجویز ہوا کہ چونکہ کشتیون کو بہت دیر تلاشی دینے مین ہوتی ہے اور ناواقفیت تجاران سے اور تجویز کرنی قیمت اجناس مختلفہ مین بھی دقت عاید ہوتی ہے اور تجویز کی کہ وہ انتظام منسوخ ہو کر محصول اوپر مقدار کشتی کے بجاے اندازہ اجناس کے مقرر کیا جاے بشرطیکہ سرکارین اسکو منظور کرین صاحب موصوف نے اسکی کیفیت گورنمنٹ کو تحریر کی اور اب ایک فرد بشرح محصول اجناس تجارت براہ دریاے سندھ اور ستلج تجویز کر کے اس دربار کی منظوری کے واسطے ارسال کیا لہذا سرکار خالصہ بلحاظ دوستی چند مراتب مطابق عہدنامہ سابق جو بخوبی فہم مین آگئے تھے اور مین ازاد

کر کے فرزند کور پر مہر اور دستخط اپنے کر دیے کہ آیندہ اوسمین ہرگز اختلاف و فرق و تبدیلی بلا ترضا و استخراج سرکارین کے اور بغیر پیش نظر ہونے فوائد طرفین کے نہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ اس عہدنامہ سے مدخلات محصول مقررہ امرتسر و لاہور و دیگر مقامات خشکی و تری علاقہ خالصہ مین نہوگی —

شرط اول

علہ لکڑی پتکپوہ بلا محصول رہین گے یعنی انپر محصول نلیا جائیگا —

شرط دوم

باستثناء اشیاے مذکورہ بالا اور سب اجناس کا محصول حسب مقدار کشتی لیا جائیگا

شرط سوم

محصول اوس کشتی پر جسپر دھائی سومن اسباب بار ہوگا خواہ وہ دامن کوہ یا روپر یا لدہیانے سے مقام متھن کوٹ یا روحان کو جائین یا متھن کوٹ اور روحان سے دامن کوہ یا روپر یا لدہیانے کو آئین — ص

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — عص

دامن کوہ سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے دامن کوہ تک — ص عص

بھاولپور سے متھن کوٹ یا روحان تک یا متھن کوٹ اور روحان سے بھاولپور تک — ص عص

تمام سفر کے ص

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سومن سے زیادہ بار ہوگا اور پانچ سومن سے زیادہ بار نہوگا خواہ وہ دامن کوہ سے یا اوپر یا لدہیانہ سے متھن کوٹ یا روحان کو جائے اور خواہ روحان اور متھن کوٹ سے دامن یا روپر یا لدہیانہ کو آئے — مار

یعنے دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — مص

فیروزپور سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے فیروزپور تک — مص

بھاولپور سے متھن کوٹ یا روحان تک یا متھن کوٹ یا روحان سے بھاولپور تک — مص

کل سفر کی میزان مار

محصول اوس کشتی پر جسپر پانچ سو من سے زیادہ اسباب بار ہو — ماشہ
یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — ۔
فیروزپور سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے فیروزپور تک — ۔
بھاولپور سے متھن کوٹ یا روجان تک یا متھن کوٹ اور روجان سے بھاولپور تک — ۔
کل سفر کی میزان کل ماشہ

شرط چہارم

کشتیان تین قسم نمبر ۱ و ۲ و ۳ مین منقسم ہون اور اونپر اسی مطابق نمبر لگائے جائین اور رجسٹر افسکا طیار ہو —

شرط پنجم

یہ محصول اسباب تجارت جو دریاے سندہ اور ستلج کی راہ سے آمد و رفت کرے گا کچہ مداخلت محصول مقررہ دریاہاے دیگر یا مقامات جو کتاب پرمٹ واقع ملک خالصہ مین نکریگا اور وہ بدستور سابق قائم رہینگے —

المرقوم ۱۳ ماہ اساڑھ سمبت ۱۹۹۷ مطابق ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۸۴۰ ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی کلارک
اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۶۳

چونکہ ایک عہدنامہ سابق فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگہ و شاہ شجاع الملک کے قرار پایا تھا اور اوسمین چودہ شرائط مندرج تھین سواے تمہید اور تتمہ کے اور چونکہ تعمیل شرائط اوسکی چند وجوہ سے ملتوی رہتے ہی اور چونکہ اب مسٹر ڈبلیو ایچ میکناٹن صاحب کو رابرٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل ہند نے دربار مہاراجہ رنجیت سنگہ مین بھیجا

اور انکو کل اختیارات منعقد کرنے ایسے عہدنامے کے عطا کیے جسکی رو سے موافقت عہود سابق جو فیما بین سرکارین کے قائم ہین منصور ہو لہذا عہدنامہ مذکور کی تجدید مع چار شرائط ایزاد کر کے بمنظوری و اتفاق نراے گورنمنٹ انگریزی کے کیجاتی ہے اور شرائط اسکے حسب مندرجہ ہیزدہ دفعات ذیل کلیتہً و ایماً ملحوظ رہین گے۔

شرط اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق پنجاب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے اور تمام قوم یوسف زئی کی نسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندہ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اوسکی حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و جھجھر و ہزارا و کھمبل و ریتہ مع ملحقات بجانب کنارہ چپ دریاے مذکور اور بجانب راست ملک پشاور مع یوسف زئی و جنگ و شیوتگر مچنی و کوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا بہ درہ خیبر و بنون و ملک وزیری و دوورتانک و کورتانک و کالاباغ و خوشحال گڈھ مع اضلاع متعلقہ دیرہ اسمٰعیل خان مع ملحقات دیرہ غازی خان کوٹ مٹھن و علاقہ ملحقہ سنگدہ بران و اجل حاجی پور راجی پور و تمینون جھجی و منگیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان واقع کنارہ چپ یہ ممالک اور مقامات جایداد مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچھ سروکار اونسے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کے پشت در پشت ہین۔

شرط دوم

جو لوگ دوسری جانب درہ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد اس جانب آکر کرنے پاوینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکاری غضب کے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ دوسرے کے کر دینگے اور کوئی فریق اس ندی کو جو درہ خیبر سے نکلکر قلعہ فتح گڈھ مین پانی پہونچاتی ہے حسب رواج قدیم نروکے گا۔

شرط سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جاسکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہیگا اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا۔

شرط چہارم

درباب شکارپور اور سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہونگے جو درست اور مناسب متصور ہوکر قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ کے بذریعہ کپتان وید صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا۔

شرط پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار مین قائم کرے گا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلۂ ذیل دیا کریگا یعنی صد راس گھوڑے خوب آراستہ اور خوشرنگ و قد میانہ لاغ قبضہ شمشیر ایرانی مرصع دستہ خنجر صد قاطر میوجات خشک و تر سردہ براہ دریاے کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بینگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار دو انبار بھیجے جائینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ چغہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا

شرط ششم

طرفین سے تحریر بطور سابق ہوا کرے گی۔

شرط ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت راستہ مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمدورفت مین تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بابت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے۔

شرط ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلۂ ذیل سال بسال شاہ کے پاس بھیجا کرینگے
صد شال صد تھان ململ را صد دوپٹہ صد تھان کمخواب مع رومال صد عمامہ صد باریج باریک
جو خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے۔

شرط نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کو واسطے خرید کرنے گھوڑون کے یا کسی اور کام کے
جائے یا ملازمان شاہ واسطے خرید کرنے پارچہ یا شال وغیرہ کے پنجاب مین جائین اور
گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خریدکرین تو اونکی خاطرداری طرفین کی طرف سے بخوبی وجہ
ہوگی اور اونکے کار مفوضہ مین ہر طرح کی تسہیل کیجائیگی۔

شرط دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاؤکشی اوس مقام پر نہوگی۔

شرط یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ بارگنڈی لوگون کا مثل جواہرات
وگھوڑے واسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ
بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائیگا تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی
شاہ شجاع اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے۔

شرط دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گا۔

شرط سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوج اپنی
بسرکردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانونکی
بسرکردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو
شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجین گے اور مہاراجہ اوسکی عزت

اور توقیر حسب لیاقت بپیچ استقبال و مشایعت کے کرینگے۔

شرط چہاردہم

دشمن اور دوست تینون سرکارون کے یعنی سرکار انگریزی و سرکار لاہور و شاہ ہمالک کے دشمن اور دوست باہمی تصور کیے جاوینگے۔

شرط پانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ بعد حاصل کرنے مطلب دلی کے روپیہ لاعذر مبلغ دو لاکھ روپیہ نانک شاہی اوس تاریخ سے مہاراجہ کو دیگا جس تاریخ سے فوج سرکار واسطے دوبارہ قائم کرنے حکومت شاہ کی ملک کابل مین روانہ ہوگی بالعوض مہاراجہ کے دیگر پانچہزار سپاہی سلیمان سوار و پیادہ اندر حدود پشاور واسطے مدد شاہ کے جنکو سرکار انگریزی باتفاق اور صلاح مہاراجہ کے جہان ضرورت ہوگی وہان روانہ کرینگے اور اگر کوئی کار عظیم مغرب مین واقع ہو تو ایسی تجویز اوسکی نسبت کیجائیگی جو ضروری بدانست سرکار انگریزی اور سرکار لاہور متصور ہوگی اور دہ مورتیکہ مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو اوس ایام تک کا مبلغ ان مذکورہ بالا سے اوسقدر مجرا ہوگا جس قدر عرصہ تک فوج مذکور کی ضرورت اور مدد درکار ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوتے ہین کہ جب تک شرائط اس عہدنامہ کے ملحوظ رہیگی اور دوست تک زندہ کورہ بالا سال بسال مہاراجہ کو ادا ہوا کریگا۔

شرط شانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنی طرف اور اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے کل دعوی حکومت بقایا مالگزاری اوس ملک کی جو افغان سندہ کے قبضے مین ہو چھوڑتے ہین (یہ ملک واسطے ہمیشہ کے امیران اور اونکے جانشینون کے قبضے مین رہے گا) بشرطیکہ امیران اوسقدر روپیہ دین جسقدر گورنمنٹ انگریزی تجویز کرین اور منجملہ اوسکے پندرہ لاکھ روپیہ وہ مہاراجہ کو دینگے جب یہ داد و ستد ختم ہوگی تو شرط چہارم عہدنامہ مرقومہ ۲۶ ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۳ء منسوخ متصور ہوگا اور معمولی رسم خط و کتابت و ارسال تحائف فیمابین مہاراجہ و امیران سندہ حسب دستور سابق جاری رہے گی۔

شرط نہم

جب شاہ شجاع الملک اپنی حکومت افغانستان میں قائم کرینگے تو وہ حاکم ہرات پر جو اوسکا برادر زادہ ہے حملہ آور نہونگے اور نہ مزاحم اوسکے ملک مقبوضہ میں ہونگے۔

شرط نہم

شاہ شجاع الملک اقرار کرتے ہیں کہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی جانب سے کہ وہ کسی ریاست غیر سے بہم استحاد یا اتفاق بغیر اطلاع اور رضامندی سرکار انگریزی اور سرکار سکھ کی پیدا نکرینگے اور جو کوئی ارادہ فوج کشی اوپر ملک انگریزی یا سکھ کے کرے گا اوسکا مقابلہ حتی المقدور مع فوج کرینگے۔

تینوں سرکار جو فریق اس عہدنامے کے ہیں یعنی سرکار انگریزی اور سرکار سکھ اور شاہ شجاع الملک شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہیں اور اونسے ہرگز انحراف نہوگا اس معنی کر یہ عہدنامہ دوامی اور مداومی متصور ہوتا ہے اور یہ عہدنامہ اوس تاریخ سے تعمیل ہوگا جس تاریخ مہر اور دستخط تینوں سرکاروں کے اوسپر ثبت ہونگے۔

المرقوم مقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ جون سنہ ۱۸۳۸ع مطابق ۱۵ ماہ اساڑھ سمبت ۱۸۹۵

مہر اور دستخط ہوئے بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۸ع بمقام شملہ۔

دستخط اوکلنڈ

مہر گورنر جنرل	مہر و دستخط رنجیت سنگھ	مہر و دستخط شاہ شجاع الملک

نمبر ۶۴

اشتہار مجریہ رابٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر ممالک ہند سرکار انگریزی ہمیشہ دوست سرکار پنجاب کے رہینگے۔

بیچ سنہ ۱۸۰۹ع کے ایک صلحنامہ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم کے متفق ہوا تھا جسکے شرائط کی پاسداری ہمیشہ سرکار انگریزی کو رہے اور مہاراجہ بھی اونکی تعمیل

بلا تامل کرتے تھے۔

وہی رسوم دوستی ساتھ جانشینان مہاراجہ سرکار انگریزی نے آج کی تاریخ تک مرعی کھی ہین
بعد وفات مہاراجہ شیر سنگھ مرحوم کے بباعث بدانتظامی سرکار لاہور کے گورنر جنرل بہادر کو
باجلاس کونسل لازم متصور ہوا کہ تدابیر مناسبہ واسطے حفاظت علاقہ سرحدی انگریزی کے
عمل مین آئین اصلیت اس تدبیر کی اور وجہ اختیار کرنے اس تجویز کی اوسیوقت مفصل دربار
لاہور کو تفہیم کی گئی تھی۔

باوجود بدنظمی سرکار لاہور کے جو دو سال گذشتہ سے وقوع مین آئی ہے اور اکثر امور باعتدالی
و بے اعتنائی منجانب دربار لاہور کے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے قائم رکھنا رسوم دوستی و
اتفاق کا جو مدت سے فیما بین سرکارین جاری تھے اور باعث خوشی اور خرسندی باہمی تھے
مناسب تصور کیا اور اونھون نے ہرامر مین چشم پوشی بنا بر بکپنی معصوم مہاراجہ دلیپ سنگھ کے
مرعی رکھی کیونکہ سرکار نے اوسکو جانشین مہاراجہ شیر سنگھ منظور کیا تھا۔

گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی عین خواہش یہ تھی کہ حکومت سکھ دوبارہ پنجاب مین
مستحکم اور قائم ہو جس سے فوج زیر حکم اور رعایا محفوظ رہے اور اونھون نے اب تک اسمین انقطاع
نہین کی کہ سرداران اور اشخاص ملک یہ مطلب اونکا پورا کرین۔

عرصہ قلیل گذرا کہ فوج سکھ لاہور سے کوچ کرکے بجانب سرحدی انگریزی آئی اور مشہور
کیا کہ اوسکو دربار نے حکم دیا ہے کہ ملک انگریزی پر حملہ آور ہون۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حسب الحکم گورنر جنرل استفسار سبب اس کوچ کا کیا اور جب
کچھ جواب اسکا عرصہ تک نہین آیا تو اونھون نے دوبارہ اس بارے مین تحریر کی گورنر جنرل بہادر
کو یقین نہ تھا کہ سرکار کا ارادہ بنقیض نسبت سرکار انگریزی کے رکھتے ہین کیونکہ کوئی وجہ اس حرکت کی
منجانب سرکار وقوع مین نہین آئی تھی اور اسی وجہ سے اون تدابیر کے اختیار کرنے سے
جو باعث تکلیف سرکار مہاراجہ کی ہو اور سبب نا اتفاقی سرکارین ہو پہلوتہی کی۔

جب کچھ جواب استفسار متواتر کا نہین آیا اور سامان اور طیاری جنگ بمقام لاہور ہوتی رہی
تو گورنر جنرل نے ضروری تصور فرماکر حکم دیا کہ فوج بجانب سرحد واسطے مدد علاقہ سرحدی کے

روانہ ہو فوج سکھہ نے اب بلاوجہ علاقہ انگریزی پر حملہ کیا۔

گورنر جنرل کو اب لازم آیا کہ تدابیر واقعی واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے عمل مین لاوے تاکہ طاقت سرکار انگریزی ظاہر ہو اور ناسخان عہدنامہ وخلل اندازان امنیت کو سزا دیجاوے۔

بذریعہ اس تحریر کے گورنر جنرل اشتہار دیتے ہین کہ جو علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ کا بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی واقع ہے وہ ضبط ہوکر شامل ممالک انگریزی کیا گیا۔

گورنر جنرل لحاظ حقوق موجودہ اون جاگیرداران وزمینداران وکاشتکاران علاقہ مذکور کا رکھینگے جو اپنی وفاداری بسنبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرینگے۔

گورنر جنرل بذریعہ اس تحریر کے چاہتے ہین کہ تمام رئیسان وسرداران ممالک محفوظہ سرکار انگریزی سے بدل متفق ہوکر سزادہی دشمن عام ہین اور قائم رکھنے انتظام علاقہ مذکور مین کوشش کرین جو سردار اس کام مین چالاکی اور وفاداری سے اپنی اس فرض کو جو انپر بسنبت اونکے محافظان کے لازم ہے ادا کرینگے وہ اوسمین اپنی بہبود متصور کرین اور جو بخلاف اسکے عمل مین لاوینگے وہ دشمن سرکار انگریزی قرار دیے جاوینگے اور وہ سزاوار سزا متصور ہونگے۔

ساکنان علاقہ کو جو بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج کے واقع ہے حکم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے دیہات مین باامنیت قائم رہین اونکی حفاظت قرار واقعی سرکار انگریزی کریگی اور تمام اشخاص مسلحہ جو بسنبت اپنے طریق کے بیان طمانیت ندے سکین گے اونکی بسبب مثل خلل اندازان امنیت ملک عمل مین آویگا۔

تمام رعایاے سرکار انگریزی اور تمام وہ لوگ جنکا علاقہ دونون جانب دریاے ستلج کے واقع ہے اگر بوفاداری متفق سرکار انگریزی ہون گے اور اوسکا کچھہ نقصان ہوگا تو جسکا نقصان ثابت ہوگا اوسکا معاوضہ سرکار سے ملیگا۔

برعکس اسکے اگر رعایا سرکار انگریزی خدمت سرکار لاہور کرینگے اور اس اشتہار کے حکم سے بغاوت نہ کرینگے تو اونکی جایداد جو اس جانب دریاے ستلج کے ہوگی

ضبط سرکار ہوگی اور وہ باغی اور دشمن سرکار انگریزی قرار دیا جائیگا۔

حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

المرقوم مقام لشکری خان کی سرای تاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ عیسوے

نمبر ۶۵

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار لاہور

چونکہ عہدنامہ صلح و اتفاق جو فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم حاکم لاہور ۱۸۰۹ء مین منعقد ہوا تھا اور انفساخ اوسکا بوجہ حملہ بلاوجہ جو فوج سکھہ نے ماہ دسمبر گذشتہ اوپر علاقہ انگریزی کے کیا وقوع مین آیا اور چونکہ اسوقت از روے اشتہار مجریہ ۱۳ ماہ دسمبر علاقہ مہاراجہ لاہور واقع بجانب چپ کنارہ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی ضبط سرکار انگریزی مین کر شامل اضلاع انگریزی کیا گیا اور بعدازان سرکارین کی طرف سے جنگ عمل ہوتا رہا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی نے لاہور پر قبضہ پایا اور چونکہ یہ امر اب قرار پایا کہ بعض شرائط پر پھر صلح فیمابین سرکارین قائم ہو لہذا صلحنامہ مندرجہ ذیل فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے منعقد ہوا بذریعہ فردرک کری صاحب اور بروت میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب کے منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات کلی عطیہ رابٹ ہنوربل سر ہنری ہاردنج جی سی بی جو نہایت معزز پریوی کونسل شاہزادی انگلستان اور گورنر جنرل مامورہ ہنوربل کمپنی بنابر اجراے امور سلطنت ہند ہین اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ بذریعہ بھائی رام سنگھ و راجہ لال سنگھ سرداتیج سنگھ سردار چتر سنگھ اٹاری والہ سردار رنجور سنگھ مجمعیہ دیوان دینا ناتھ و فقیر نورالدین باختیارات عطیہ مہاراجہ۔

شرط اول

صلح اور دوستی دوامی فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ اور اسکے ورثا اور

جانشینون کے قائم رہے گی۔

شرط دوم

مہاراجہ لاہور اپنی طرف سے اور اپنے وارثون اور جانشینون کی طرف سے تمام دعوے اور واسطہ علاقہ واقع جنوب دریاے ستلج چھوڑتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ کچھ واسطہ اون علاقجات سے اور سروکار نہ رکھینگے نہ اون علاقجات مذکورہ کے باشندگان سے۔

شرط سوم

مہاراجہ حکومت دوامی تمام قلعجات و علاقہ و حقوق و املاک یعنی ملک کوہستان و میدان واقع درمیان دریاے بیاسہ و ستلج کے ہنوبل کمپنی کو دیتے ہین۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی نے نقصانی جنگ سرکار لاہور سے بقدر ڈیڑھ کرور روپیہ کی ماوراے علاقہ مندرجہ شرط سوم طلب کی اور سرکار لاہور یہ روپیہ اوسوقت ادا نہین کر سکتے اور نہ ضمانت کافی واسطے اوسکے دے سکتے ہین لہذا مہاراجہ نے ہنوبل کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعوض ایک کرور روپیہ کے تمام کوہستان کے قلعجات و علاقجات و حقوق وغیرہ واقع درمیان دریاے بیاسہ و سندھ جسمین بہشلاغ ملک کشمیر اور ہزارہ بھی شامل ہین دیدیے۔

شرط پنجم

مہاراجہ بافیماندہ پچاس لاکھ روپیہ بروقت تصدیق عہدنامہ ہذا کے سرکار انگریزی کو دینگے

شرط ششم

مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ فوج مقررہ لاہور کو برطرف کرینگے اور اونکے اسلحہ اونسے لے لینگے اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اپنے رجمنٹ پیادگان اس طریق پر نوکر رکھینگے اور اونکی تنخواہ وغیرہ کا اوس قسم کا بندوبست کرینگے جیسا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت مین تھا اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ تنخواہ تمام سپاہی برخاست شدہ کی حسب شرط ہذا بیباق کرینگے۔

شرط ہفتم

فوج دربار لاہور کی آیندہ محدود اپر ۳۰ پلٹن پیادہ فی پلٹن ۸۰۰ سپاہی و ۱۰ توپ
سوار ہونگے اور کبھی اس سے زیادہ بغیر اجازت سرکار انگریزی کے بھرتی نہوگی اگر بسبب وقت
ضرورت زیادہ فوج کی ہوگی تو وجہ اوسکی مفصل گورنمنٹ انگریزی کو اطلاعاً تحریر ہوگی اور جب
وہ ضرورت رفع ہوجاوے گی تو پھر فوج کم ہوکر بموجب تعداد مندرجہ بالا قائم رہے گی۔

شرط ہشتم

مہاراجہ سے سرکار انگریزی کو تمام اتواب یعنی ۱۰۱ ضرب جو بمقابلہ فوج انگریزی سر ہوئی
اور جو باعث ہونے اوپر کنارہ رہت دریاے ستلج کے جنگ سوراون مین گرفتار نہین
ہوئی تھین دیدینگے۔

شرط نہم

اختیار سرکار انگریزی کا نسبت محصول اور گھاٹ وغیرہ کے اوپر دریاے بیاسہ و ستلج کے
رہیگا اور دریاے ستلج پر وہان تک رہیگا جہان تک وہ جاکر دریاے سندہ مین بمقام
متھن کوٹ ملتا ہے اور جس مقام کو پنجند کہتے ہین اور دریاے سندہ مقام متھن کوٹ سے
تا بعلاقہ بلوچستان رہے گا منشا اس شرط کا کچہ دخل بنسبت آمد و رفت کشتیہاے سرکار لاہور
دریاہاے مذکور پر نہین رکھے گا جو واسطے تجارت یا لیجانے مسافرون کے اوس راہ سے
آمد و رفت کرینگے اور درباب اکثر معبر سرکارین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی آمدنی سے
کل خرچ انتظام و عملہ دیگر جو کچہ باقی رہیگا اوسکو بحصص مساوی تقسیم کرکے ایک حصہ دربار لاہور
کے حساب مین محسوب کرینگے اور منشا اس شرط کا کچہ تعلق اون معابر سے نہین رکھتا جو
اوس جانب دریاے ستلج کے واقع ہین جو سرحدی بہاولپور اور لاہور کے ہے۔

شرط دہم

اگر سرکار انگریزی کو ضرورت بھیجنے فوج کی براہ علاقہ مہاراجہ واسطے حفاظت علاقہ
انگریزی کے یا واسطے علاقہ دوست انگریزی کے ہوگی تو شرط دینے اطلاع کی فوج انگریزی کو
اجازت ہوگی کہ علاقہ لاہور مین گذر کرین اور اہلکاران دربار لاہور سرانجام رسد و بہم پہونچانے
کشتی وغیرہ مین مدد دینگے اور گورنمنٹ انگریزی قیمت مناسب رسد اور کشتی وغیرہ کی دینگے

اور اگر کسیکا نقصان مال ہوگا اوسکا بھی معاوضہ کرینگے اور سوای اسکے سرکار انگریزی اون شہرون کے باشندون کے مذہب کی رعایت رکھینگے جسمین اونکا گذر ہوگا

شرط یازدہم

مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اپنی ملازمی مین نہ رکھینگے اور نہ کسی اور یورپ یا امریکا کے رہنے والے کو بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے رکھینگے۔

شرط دوازدہم

بلحاظ خدمات لائقہ جو راجہ گلاب سنگ جموو الے سے بیچ دوبارہ قائم کرانے واسطہ یکجہتی فیابین سرکار لاہور اور سرکار انگریزی وقوع مین آئین مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجگی گلاب سنگھ کو بالذات یعنی آزادانہ حکومت سے اوس تمام علاقے کی جو حسب عہدنامہ جداگانہ اسکو ملیگا اور نیز اوس علاقے کی جو اوسکے پاس عہد مہاراجہ گھرک سنگھ مرحوم مین تھا منظور کرتے ہین اور سرکار انگریزی بھی بلحاظ خدمات راجہ گلاب سنگھ منظور کرتے ہین کہ وہ بالذات راجہ اوس علاقے کا رہے اور نیز یہ بھی منظور کرتے ہین کہ اوسکو استحقاق عہدنامہ جداگانہ کرنے کا ساتھ سرکار انگریزی کے حاصل رہے۔

شرط سیزدہم

اگر کچھ تنازع فیابین سرکار لاہور اور راجہ گلاب سنگھ کے واقع ہو تو وہ سپرد منجانب سرکار انگریزی کیا جائیگا اور جو فیصلہ اوسکا سرکار انگریزی کردینگے وہ مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ اونکو منظور رہوگا۔

شرط چہاردہم

حدود علاقہ لاہور کبھی بلا استرضاے سرکار انگریزی کے تبدیل نہونگے۔

شرط پانزدہم

سرکار انگریزی کچھ مداخلت انتظام علاقہ لاہور مین نکرینگے مگر درصورتیکہ کوئی مقدمہ یا وجہ تکرار سرکار انگریزی کے سپرد ہوگی تو گورنر جنرل اوسمین مدد اور صلاح نیک بمدنظر بہبودی گورنمنٹ لاہور دینگے۔

شرط شانزدہم

رعایا ایک سرکار کی اگر دوسری سرکار کے ملک مین جائیگی تو وہان بطور رعایا کے سرکار دوست متصور ہوگی۔

یہ عہدنامہ سولہ شرائط کا آج کی تاریخ مقرر ہوا بذریعہ فرد رک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب حسب ہدایت رابٹ ہنوربل سر ہنری ہاروینج جی سی بی گورنر جنرل نجانب سرکار انگریزی اور بھائی رام سنگہ راجہ لال سنگہ سردار تیج سنگہ سردار چتر سنگہ اٹاری والہ سردار رنجور سنگہ مجیٹہ دیوان دینا ناتھ اور فقیر نورالدین منجانب مہاراجہ دلیپ سنگہ اور عہدنامہ مذکور آج کی تاریخ مہر رابٹ ہنوربل سر ہنری ہاروینج جی سی بی گورنر جنرل انویس مہاراجہ دلیپ سنگہ بتصدیق ہوا۔

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری اور بتصدیق بھی اسی تاریخ ہوا۔

دستخط ایچ ہاروینج (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگہ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگہ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگہ (مہر)

دستخط راجہ تیج سنگہ (مہر)

دستخط سردار چتر سنگہ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگہ مجیٹہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

نمبر ۶۶

شرائط عہدنامہ منعقدہ فیما بین سرکار انگریزی و دربار لاہور المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار لاہور نے گورنر جنرل سے درخواست کی کہ فوج انگریزی بمقام لاہور واسطے حفاظت مہاراجہ اور شہر لاہور کے تا دو یازدہ ترتیب پانے فوج لاہور کے حسب منشا شرط ششم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ حال مقرر ہو اور چونکہ گورنر جنرل نے چند شرائط پر اس درخواست کو منظور کیا اور چونکہ یہ بھی ضروری امر ہے کہ جو ملک حسب شرائط سوم و چہارم عہدنامہ مذکور کے ملا ہے وہ بھی بصراحت طے ہو جاوے لہذا آٹھ شرائط اس عہدنامے میں آج کی تاریخ تجویز ہو کر فریقین معاہدہ کو منظور ہوئیں۔

شرط اول

سرکار انگریزی بمقام لاہور تا اختتام سال حال یعنی ۱۸۴۶ء اوسقدر فوج اپنی چھوڑینگے جسقدر گورنر جنرل کے نزدیک واسطے حفاظت مہاراجہ اور شہر لاہور کے درمیان دوبارہ ترتیب پانے فوج سکھ کے حسب منشا شرط ششم عہدنامہ لاہور کے ملکفی متصور ہوگی اور فوج مذکور قبل اختتام سال جب مناسب متصور ہوگا طلب کر لی جائیگی اگر بدانست دربار مطلب انکا حاصل ہو جائیگا اور کسی حال میں فوج مذکور لاہور میں بعد اختتام سال حال نہیں رہے گی

شرط دوم

سرکار لاہور وعدہ کرتے ہیں کہ جو فوج لاہور میں واسطے مطالب مذکورہ شرط بالا رہیگی اوسکو کل قبضہ قلعہ اور شہر لاہور کا دیا جاوے گا اور فوج لاہور شہر سے باہر کر دی جائیگی اور سرکار لاہور مقامات آسایش واسطے بود و باش افسران و سپاہ فوج مذکور تجویز کر دینگے اور سرکار انگریزی کو تمام صرف زائد جو بباعث اس فوج کے ہوگا دیا جائیگا یعنی وہ صرف جو سرکار انگریزی کا واسطے رہنے فوج کے باہر اپنی چھاؤنی سے اور ملک غیر میں رہنے سے عائد ہوگا دیا جائیگا۔

شرط سوم

سرکار لاہور وعدہ کرتے ہیں کہ وہ فوراً واسطے ترتیب فوج کے بموجب شرائط بالا مصروف

ہونگے اور مفصل حال سرکار اور مقام قیام فوج کا حکام انگریزی مقیم لاہور کو لکھا کرینگے۔

شرط چہارم

اگر سرکار لاہور شرائط عہدنامہ بالا کی تعمیل مین کمی کرین تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جسوقت چاہین اپنی فوج مقیم لاہور کو قبل اختتام ایام معہودہ شرط اول طلب کرین۔

شرط پنجم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ حقوق اون جاگیرداران کا ممالک سپرد شدہ جب فحوائے شرائط سوم و چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ حال مین رکھینگے جو متفق خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ مہاراجہ کھڑک سنگھ اور مہاراجہ شیر سنگھ کے ہونگے اور سرکار لاہور اون جاگیرداران کا قبضہ حین حیات اونکے قائم رکھین گے۔

شرط ششم

سرکار لاہور کو مدد حکام انگریزی بیچ تحصیل کرنے بقایا بابت فصل خریف ۱۹۰۲ کا اوس علاقہ کے کارپردازان اور عاملان سے دینگے جو بفحوائے شرائط سوم و چہارم عہدنامہ لاہور سپرد سرکار انگریزی ہوا ہے۔

شرط ہفتم

سرکار لاہور کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ قلعجات علاقہ سپرد شدہ مین سے جو اسباب اوسکا ہو سوائے ضرب اتواب کے اوٹھوا لیجائین اور اگر سرکار انگریزی کو کسی چیز کی ضرورت ہوگی تو وہ اوس چیز کو منجملہ اسباب قلعجات مذکور بعد دینے قیمت واجبی کے اپنے واسطے رکھہ سکتے ہین اور حکام انگریزی سرکار لاہور کی مدد کرکے اوس چیز کو فروخت کرادینگے جسکے پہونچانے کی سرکار لاہور کی مرضی نہو اور سرکار انگریزی کو جسکی ضرورت نہو۔

شرط ہشتم

اہلکار فوراً منجانب سرکارین واسطے خط کشی حدود سرکارین حسب منشا شرط چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مقرر ہونگے۔

دستخط ایچ ہارڈنج

(مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط چتر سنگھ اٹاریوالہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

نمبر ۶۷

شرائط عہدنامہ منعقدہ ضمائین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور مرقومہ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ عیسوی

چونکہ دربار لاہور نے اور سرداران و رئیسان ملک نے صاف صاف درخواست سرکار انگریزی سے کی ہے کہ گورنر جنرل بہادر دربارہ قیام انتظام ملک تا صغر سنی مہاراجہ دلیپ سنگھ مدد دیا کریں اور اس امر کو نہایت ضروری بنا بر قیام سلطنت ظاہر کیا اور چونکہ گورنر جنرل بہادر نے بشرائط چند اپنی رضامندی بیچ دینے مدد طلوبہ کے بیان کی تو شرائط عہدنامہ ذیل بتریم شرائط عہدنامہ منعقدہ بمقام لاہور بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ گذشتہ ساتھ صاحبان ذیل کے قرار پایا یعنی منجانب سرکار انگریزی ساتھ فرد رک کریہی صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل ہنری منٹگمری لارنس صاحب سی بی ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مغربی بانتیارات عطیہ رابرٹ ہنوبل وایکونٹ ہاردنج جی سی بی گورنر جنرل اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ ساتھ سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین راے کے شرچند سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ سردار عطر سنگھ کاسیانوالہ بھائی مدھان سنگھ سردار گلاب سنگھ جمعیتہ سردار شمشیر سنگھ سردار رام سنگھ انکر سکلیہ کے جو باتفاق راے اور مرضی رئیسان و سرداران ملک کے بمقام لاہور جمع ہوئے۔

شرط اول

تمام شرائط صلحنامہ جو فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع قرار پایا ہے باستثنا اوسقدر مضمون کے جو برائے چند دربارہ شرط پانزدہم عہدنامہ مذکور اس عہدنامے سے ترمیم ہوا ہے واجب التعمیل سرکارین ہونگے۔

شرط دوم

ایک افسر انگریزی مع کافی حاضر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر واسطے رہنے لاہور کے مقرر کرینگے اور اس افسر کو کل اختیار تمام امور ریاست مین رہیگا جسطرح چاہین ہدایت اور حکم اجرائے کارکنانہ کرین۔

شرط سوم

ہر طرح کا لحاظ بیچ اجرائے کار ملک کے نسبت طبائع باشندگان و حفاظت رسم و رواج ملک و قیام و واجبی حقوق ہر قسم رعایا مرعی رہے گا۔

شرط چہارم

طریق انتظام ملک مین تبدیلی حتی الامکان نہوگی مگر البتہ جب ضروری واسطے حصول مرادات مندرجہ دفعہ بالا متصور ہوگی اور نیز جب واسطے حاصل کرنے رقوم واجبی سرکار لاہور کے ضروری متصور ہوگی کارہائے مفصل مثل حال اہلکاران ہندوستان مامورہ کونسل اجنٹی یعنی مجمع سربراہان کار ریاست جو رئیسان و سرداران کلان کا ہوگا کرینگے اور یہی سرداران کے نگران رہینگے اور صاحب رزیڈنٹ انگریزی اس مجمع سرداران کلان پر اپنا حکم جاری کیا کرینگے اور اونکو ہدایت دیا کرینگے

شرط پنجم

اشخاص مفصلہ ذیل فی الحال کونسل اجنٹی یا مجمع سربراہ کاران مین مقرر ہونگے یعنی سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ اٹاری والہ دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ بھائی مہان سنگھ سردار عطر سنگھ کاسیانوالہ سردار شمشیر سنگھ سندھانوالہ اور تبدیلی اون اشخاص مین بغیر مرضی صاحب رزیڈنٹ اور حکم گورنر جنرل بہادر نہوگی۔

شرط ششم

انتظام ملک کا یہ کونسل اجنٹی والے بطریق مقررہ بصلاح صاحب رزیڈنٹ کیا کرینگے

اور صاحب رزیڈنٹ کو اختیار حاصل رہے گا کہ ہدایت اور حکم ہر قسم کے کام مین اونکے نام جاری کرین —

شرط ہفتم

فوج انگریزی اوسقدر اوقات مقامات لاہور مین رہا کرے گی جسقدر اور جس جگہ گورنر جنرل بہادر مناسب واسطے حفاظت مہاراجہ اور سہنیت ملک کے تصور کرینگے —

شرط ہشتم

گورنر جنرل بہادر کو اختیار حاصل ہوگا کہ جس قلعہ یا گڈھی وغیرہ لاہور مین اوسکو مناسب واسطے حفاظت لاہور و امنیت ملک کے متصور معلوم ہو فوج انگریزی مقرر کرین —

شرط نہم

دربار لاہور واسطے صرف اس فوج کے اور دیگر ضروریات کے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ سرکار انگریزی کو دینگے اور یہ روپیہ دو اقساط مین ادا ہوا کریگا یعنی عدد لکھ ماہ مئی و جون مین اور عدد لکھ ماہ نومبر اور دسمبر مین —

شرط دہم

چونکہ یہ مناسب ہے کہ مہارانی یعنی والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے واسطے خرچ معقول مقرر ہو لہذا ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ اونکے واسطے جدا رکھا جائیگا کہ وہ جس طرح چاہین اس روپیہ کو صرف کرین —

شرط یازدہم

شرائط اس عہدنامے کے تا سن بلوغیت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے تعمیل ہونگے اور جب مہاراجہ سولہ سال کی عمر کو پہونچین گے یعنی بتاریخ ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۵۴ء تو یہ موقوف ہو جائینگے مگر یہ باختیار گورنر جنرل بہادر ہوگا کہ قبل اوس تاریخ کے یعنی قبل سن بلوغ مہاراجہ اس عہدنامہ کو منسوخ کرین جب گورنر جنرل بہادر اور دربار لاہور کو اطمینان حاصل ہوگا بہ مداخلت سرکار انگریزی در باب انتظام ملک مہاراجہ کے ضرورت نہین یہ عہدنامہ گیارہ شرائط کا تجویز ہوکر افسران و رئیسان و سرداران مذکورہ بالا نے بمقام لاہور بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار دیا —

دستخط الیف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

دستخط سردار تیج سنگہ (مہر)

دستخط سردار شیر سنگہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نور الدین (مہر)

دستخط رای کشن چند (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگہ مجیٹیہ (مہر)

دستخط سردار عطر سنگہ کاوانوالہ (مہر)

دستخط بھائی مدھان سنگہ (مہر)

دستخط سردار گلمان سنگہ مجیٹیہ (مہر)

دستخط سردار شمشیر سنگہ (مہر)

دستخط سردار لال سنگہ (مہر)

دستخط سردار کھرک سنگہ بانڈان والا (مہر)

دستخط سردار اجیت سنگہ انگریکلیہ (مہر)

دستخط ہارونج (مہر)

دستخط ولیم پسنگہ (مہر)

تصدیق کیا رابٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر نے بمقام بھیروں وال گھاٹ واقع کنارہ چپ دریاے بیاسہ بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء

دستخط الیف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۸

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگھ کو دی گئیں اور مہاراجہ نے منظور کیں

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر کو دی گئیں منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت ہنری میور ایلیٹ صاحب فورین سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل سر ہنری منٹگمری لارنس سی بی رزیڈنٹ باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل جیمس ارل اوف ڈلہوسی نائیٹ اوف دی موسٹ انشنٹ موسٹ نوبل اوردر اوف دی تھسل اون اوف ہز مجسٹی موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل مامورہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بابرا جرا و سرانجام امور ہند اور جو منجانب مہاراجہ منظور ہوئیں معرفت راجہ تیج سنگھ راجہ دینا ناتھ بھائی ندہان سنگھ فقیر نورالدین گنڈا سنگھ و مختار سردار شیر سنگھ سندھانوالہ و سردار لال سنگھ و مختار و ولد سردار عطر سنگھ کاسیان والہ اہالیان کونسل اجنٹی مذکور باختیارات عطیہ مہاراجہ

شرط اول

مہاراجہ دلیپ سنگھ منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینوں کے کل حقوق و استحقاق و دعوی حکومت پنجاب اور بسقدر حکومت کسی قسم کی ہو ترک کرینگے۔

شرط دوم

تمام اسباب ریاست جس قسم کا ہو اور جہاں دستیاب ہو ضبط سرکار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ ادائے قرضہ ولی سرکار لاہور جو سرکار انگریزی کا اوسکے ذمہ ہے اور بابت اخراجات جنگ کے ہوگا۔

شرط سوم

جواہر کوہ نور جو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شاہ شجاع الملک سے لیا تھا مہاراجہ لاہور ملکہ انگلستان کو دینگے۔

شرط چہارم

مہاراجہ دلیپ سنگھ بابت اپنے اخراجات اور پرورش اپنے رشتہ داران و ملازمین کے ہنوربل کمپنی سے ایک پنشن سالانہ جو چار لاکھ سے کم اور پانچ لاکھ سے زیادہ نہو گا لیا کرینگے

شرط پنجم

مہاراجہ کی عزت اور توقیر ہوا کرے گی اور اوسکا لقب مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر قائم رہیگا اور وہ اپنے حین حیات اوسقدر روپیہ اپنے خرچ ذات کے واسطے منجملہ اوس پنشن کے لیا کرینگے جسقدر اونکی ذات کے واسطے مقرر ہوگا بشرطیکہ وہ مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور جہان گورنر جنرل تجویز کرینگے اوسی مقام مین رہینگے۔

یہ شرائط دی گئین اور منظور ہوئین بمقام لاہور بتاریخ ۲۹۔ ماہ مارچ ۱۸۴۹ء اور تصدیق کیا رابٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بتاریخ ۵ ماہ اپریل ۱۸۴۹ء

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ — مہر

دستخط راجہ تیج سنگھ — مہر

دستخط ڈبلیو سی — مہر

دستخط راجہ دینا ناتھ — مہر

دستخط ایچ ایم ایلیٹ — مہر

دستخط بھائی مدھان سنگھ — مہر

دستخط ایچ ایم لارنس — مہر

دستخط فقیر نورالدین — مہر

دستخط گنڈا سنگھ مختار سردار شیر سنگھ سندھانوالہ — مہر

دستخط سردار لال سنگھ مختار و ولد سردار عطر سنگھ کاسیان والہ — مہر

علاقجات ... کی ... ۱۸۰۹ء

از رپورٹ گورنمنٹ پنجاب بنام گورنمنٹ ہند مؤرخہ ۱۸۴۷ء

حکومت انگریزی کا قائم ہونا علاقجات ایں روی ستلج ہیں تاریخ عہدنامہ رنجیت سنگھ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء سے ہوسکتا ہے کیونکہ ازروی شرط دوم کے رنجیت سنگھ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دست درازی اوپر علاقجات و حقوق رئیسان بجانب کنارہ چپ دریائے ستلج نکریگا بتاریخ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء ایک اشتہار نمبر ۶۹ جاری ہوا تھا جسکا منشا یہ تھا کہ حفاظت سرکار انگریزی کی رئیسان سرہند و مالوا کو بغیر مطالبہ خراج کے دی جائیگی اس شرط پر کہ وہ وقت جنگ خدمت گزاری کریں اور اوسمیں بیان واسطہ ملک محفوظ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کیا گیا تھا عام مطلب اشتہار ۱۸۰۹ء کا یہ تھا کہ رئیسوں کو اون علاقجات پر قائم رکھا جاوے جو اونکے پاس قبل از آنے نیچے حفاظت انگریزی کے تھے جب کسیطرح اونکو اندیشہ رنجیت سنگھ کا نرہا تو قوی رئیسوں نے ضعیفوں پر دست درازی شروع کی اور بماہ اگست ۱۸۱۱ء یہ امر ضروری متصور ہوا کہ دوسرا اشتہار نمبر ۷ جاری ہوا اور اوسمیں اشتہار دیا جاوے کہ جو علاقہ اسطرح رئیسان قوی نے قبضے میں کرلیا ہے وہ واپس دیں اور آئندہ ایسی دست درازی سے باز رہیں۔

بعد جنگ اول سکھان کے واسطہ سرکار انگریزی ساتھ رئیسان ایں روی ستلج کے بالکل تبدیل ہوگیا باستثنار نور رئیسان کلان یعنی پٹیالہ جیند نابھہ کلسیا مالیر کوٹلہ فرید کوٹ دیال گڑھ ممدوت رائے کوٹ کے تمام سرداران سے حکومت شاہانہ چھین لی گئی اور بعوض خدمت ہنگام جنگ جو اونپر فرض تھی اونسے ایک نس تعدادی وہ آنہ فی روپیہ یعنی ۱۲/۱ فیصدی اونکی آمدنی پر لینا شروع ہوا اور علاقجات دیال گڑھ اور رائے کوٹ بعد ازاں سرکار انگریزی میں آگئے اور انتظام ممدوت کا بھی سرکار نے اس وجہ سے اپنے اختیار میں کرلیا کہ نسبت اپنے سردار کے وہ بدوضعی کرتے تھے اور منجملہ علاقہ جو ۱۸۰۹ء میں زیر حفاظت دیا تھا علاقہ جمعی مولواحاد ۱۰ لک کا باعث نہونے وارثوں کے ضبط سرکار ہوگیا اور علاقہ جمعی ۱۰ لک کا ضبط سرکار ہوا اور اس قدر علاقہ ضبط شدہ میں سے جاگیرات تعدادی مبلغ ۱۰ ہزار کی عطا ہوئیں۔

پٹیالہ

یہ سب سے کلان ریاست سکھان ہے بانی اس خاندان کا ملک مانجھا سے آیا تھا اور اوسنے قریب سو برس گذرے ایک علاقہ اپنے واسطے درست کیا یہ مہاراجہ قوم کا جاٹ ہے مگر مذہب سکھ اوسنے اختیار کیا ہے خاندان حال کا بزرگ چودھری پھول نامے تھا اوسنے ایک موضع اپنے نام کا علاقہ نابھہ مین آباد کیا ہے اوسکے دو بیٹے تلوکا اور راما نامے بانی خاندان راجہ ہوے مہاراجہ حال خاندان راما سے ہین یہ خاندان بطور راجہ قریب پانچ پشت سے این روی ستلج مین قائم ہوا ہے۔

درمیان جنگ نیپال کے رئیس پٹیالہ نے سرکار انگریزی کی مدد اپنی فوج سے کی تھی اور بعد اختتام جنگ مذکور سنہ ۱۸۱۶ء اوسکو ملین جنکی روسے جزو علاقہ کیونتھل و بکھات جمعی ۸۰۰۰۰ سالانہ کا بعوض دو لاکھ اسی ہزار روپیہ کے جو اوسنے سرکار کو دیا عطا ہوا۔

بیچ ۱۸۳۰ء کے علاقہ کوہی شملہ بعوض تین مواضع پرگنہ ترولی کے پٹیالہ سے لیا گیا بعد ازین کوئی امر بزرگ نسبت گورنمنٹ انگریزی و پٹیالہ کے واقع نہین ہوا مگر موسم سرما ۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء جب فوج خالصہ نے علاقہ این روی ستلج پر حملہ کیا اس موقع پر مہاراجہ کو بعوض اوسکی خدمات اس مہم کے علاقہ منضبطہ راجہ نابھہ جو بباعث بدوضعی راجہ مذکور کے ضبط سرکار ہوا تھا عطا ہوا۔

۱۸۴۶ء مین حسب درخواست مہاراجہ ایک سند نمبر ۳، اونکو عطا ہوئی جسکی روسے تمام حقوق علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے اونکو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوے مہاراجہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ انصاف سے درنگذرے اور رعایا کو حکم ہوا کہ وہ مہاراجہ کو اپنا حاکم اور مالک تصور کرین مہاراجہ نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے استحقاق تحصیل چنگی ڈیوٹیز محصول چھوڑ دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ستی نہونے دیگا اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی ممانعت کریگا اور اگر کوئی دشمن اگر علاقہ این روے ستلج پر حملہ آور ہوگا تو وہ خود مع اپنی فوج کے مقابلہ آرا ہوگا اور سرکار انگریزی نے تمام دعوی خراج و مالگزاری و خرچہ فوج وغیرہ معاف کیا اس سال مین مہاراجہ نے اور علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ۸۰۰۰۰ سالانہ کا واسطے ہمیشہ کے بالعوض اوسکے چھوڑ دینے پرمٹ وغیرہ کے محصول کے پایا مہاراجہ کو یہ تفہیم کی گئی کہ سزاے قطع عضو اوسکے علاقے مین نہونے پاے۔

بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء کے مہاراجہ نرندر سنگھ نے سرکار انگریزی کی مدد فوج سے کی یہ فوج دہلی گئی اور وہاں تک راستے پر اسنے قائم رکھی اوسکی فوج گوالیار اور دھولپور بھی گئی اور روپیہ سے بھی اونے مدد سرکار کی کی بالعوض ان خدمات کے کہ ماورائے اور انعامات کے اونکو پرگنہ نارنول واقع علاقہ جھجھر جمعی دو لاکھ سالانہ واسطے ہمیشہ کے اس شرط پر ملا ہے کہ جب اندیشہ عظیم یا مفسدہ عام برپا ہو تو وہ فوج اور مشورے سے مدد دے ماسوا اسکے سرکار انگریزی نے مہاراجہ کو حکومت علاقہ بھدور بھی دی اور اونکو اختیار ضبط کرنے اور مسترد کرنے جائداد عطیہ کا اور تحصیل ٹکس تعدادی صد سالانہ کا دیا۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین ایک سند جدید نمبر ۴، مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے مہاراجہ اور اونکے وارثا کو حکومت کلیتہ اپنے علاقہ قدیم اور علاقہ جدید کی دی گئی اور تمام باغیان اور اون لوگون کو جنکو زمین بابت خدمت ہنگام جنگ کے دی گئی تھی حکم ہوا کہ وہ اطاعت مہاراجہ کی کرین اور سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ کسیطرح کا خراج بالعوض مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے اور سرکار نے مہاراجہ کو اختیار متبنی کرنے کا بھی دیا و صورتیکہ کوئی اولاد صلبی موجود نہو مگر وہ حالیکہ رئیس لاولد مرجائے اور کسیکو متبنی بھی اوسنے اپنے حین حیات نکیا ہو تو نذرانہ سرکار انگریزی کو دینا ہوگا اور جنتیار زندگی اور مرگ کا مہاراجہ کو اونکی رعایا پر دیا گیا اور اگر کوئی دشمن آتا ہو تو مہاراجہ پر فرض ہے کہ وہ شریک فوج انگریزی ہوکر برابر داری اور رسد وغیرہ بھی بہم کردین اور اونکو یہ بھی چاہیے کہ وہ اسباب ضروریہ ریلوے اور ریل یعنی تار برقی بہم کردین اوسکی قیمت اونکو دیجائیگی اور زمین بلا معاوضہ اس کام کے واسطے دین۔

عرصہ قلیل گذرا کہ جزو پرگنہ کنود واقع علاقہ جھجھر اور تعلقہ کہاون مہاراجہ کے ہاتھ سے واسطے ہمیشہ کے بالعوض زر قرضہ جو اونکا ذمہ سرکار انگریزی کے تھا اور بالعوض زر سود کثیر جو بابت لون کے اونکو ملتا تھا فروخت ہوا اس بیع کے بابت بھی ایک تتمہ سند نمبر ۴ اونکو دی گئی علاقہ مہاراجہ کا رقبہ ۱۵۷۰ میل مربع ہے اور باشندگان اوسمین ۱۵۰۰۰۰۰ لکھ نفری ہین اور مالگزاری شخصہ ۱۵۰۰۰۰۰ لکھ اسمین سب علاقہ قدیم اور علاقجات عطیہ سرکار انگریزی شامل ہین مہاراجہ نرندر سنگھ کو بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۱ء تمغہ موسٹ اکزالٹڈ اور دراوف دی سٹار

اوف انڈیا عطا ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء استحقاق متبنی کرنے کا جو ازروی سند عطیہ تاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء ملا تھا بذریعہ سند نمبر ۶۷ منظور ہوا مہاراجہ اتفاقاً بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۶۲ء بیکنٹھ باش ہوے یعنی فوت ہوے اور اونکا فرزند اور جانشین بارہ سال کی عمر کا ہے۔

مہاراجہ سونفر سوار بطور کنٹنجنٹ کے واسطے کارروائی حکام دیتے ہین اور اونکی سلامی سترہ ضرب کی ہوتی ہے۔

جھیند

راجہ اس ملک کا بھی اوسی فرقے کا ہے جسکا مہاراجہ پٹیالہ ہے اور اوسی مورث اعلیٰ کی اولاد مین سے ہے جسکا مہاراجہ ہے اور مثل مہاراجہ یہ بھی سکھ مذہب کا ہے اور یہ خاندان قریب سو برس سے حاکم یہان کے ہین یہ راجہ اور اوسکے مورث ہمیشہ سے رفیق سرکار انگریزی کے رہے ہین بعد شکست فوج مرہٹہ کے سب سے اول اور سب سے زیادہ وفادار سرکار انگریزی کا تھا اوسکا نام بھاگ سنگھ راجہ جھیند تھا اسکی خدمت ہمراہ لارڈ لیک صاحب نامی تھی جب صاحب موصوف تعاقب ہولکر مین تا بہ دریاے بیاسہ آئے تھے یہ رئیس نامور رنجیت سنگھ راجہ لاہور کا تھا لارڈ لیک صاحب نے استحکام حکومت راجہ اوس جاگیر مین کیا جو اوسکو بادشاہ دہلی یا سیندہیا سے ملی تھی اور بطور خاص انعام کے علاقہ کہرکندا رہوانی جسکی جمع سالانہ علیحدہ علیحدہ قریب پچیس ہزار روپیہ کے تھی اور اس راجہ کو شمول بھائی لال سنگھ کیتھل والے کے علاقہ پرگنہ فرید پور واقع پانی پت جمع ۔۔۔ روپیہ کا ملا یہ علاقہ تاحین حیات ملا تھا اور عرصہ چند سال کا گذرا کہ منضبط سرکار ہوگیا ہے بعد معہ ستلج کے گورنر جنرل بہادر نے راجہ جھیند کو بعوض اوسکی خدمات کے کچھ علاقہ اور دیا جمع سالانہ جسکی تین ہزار ہے۔

بیچ ۱۸۴۶ء کے سرکار انگریزی سے اوسی قسم کی سند نمبر ۷۷ راجہ جھیند کو ملی تھی جیسی مہاراجہ پٹیالہ کو عطا ہوئی تھی اس سال مین اور بھی علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمع ۔۔۔ روپیہ سالانہ واسطے ہمیشہ کے بلحاظ اوسکے معاف کردینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا گیا۔

بیچ ۱۸۵۷ء کے راجہ جھیند اول شخص تھا جو بمقابلہ مفسدین دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بطور

دیبی گارد یعنی فوج مقدم کوچ کرتی تھی اور ہمراہ فوج انگریزی کے مقام دہلی رہی جب تک کہ دہلی سر نہوئی اور تھوڑی فوج اوسکی شریک حملہ بھی ہوئی تھی بعوض ان خدمات کے اوسکو ایک علاقہ جسکی آمدنی ۱۵ لاکھ روپیہ سالانہ اس شرط پر جاگیر مین ملا کہ وہ ہمیشہ وفادار رہے اور خدمت وقت ضرورت و اندیشہ کے کیا کرے اور مشورہ دیا کرے۔

سنہ ۱۸۰۳ء مین اوسکو ایک سند جدید نمبر ۲ مثل سند مہاراجہ پٹیالہ ملی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا اور یہ استحقاق دوسری سند نمبر ۲ کی رو سے مستحکم کیا گیا ازروی سند نمبر ۳ کے راجہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جزو علاقہ تحصیل کنود واقع علاقہ جھجہر بادائے نذرانہ خرید کرے۔

یہ راجہ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے دیتا ہے اور اوسکی سلامی گیارہ توپ ضرب کی ہوتی ہے۔

قبضہ علاقہ جھجہند کا رقبہ ۱۸۰ میل مربع ہے اور باشندے تین لاکھ گیارہ ہزار آدمی ہین اسمین قبضہ قدیم خاندان و جاگیرات حال عطیہ سرکار انگریزی ہین اور مالگذاری سوا لکھ روپیہ سالانہ راجہ سابق راجہ سنگت سنگھ لاولد مرگیا اور راجہ حال بعد تکرار گدی نشین ہوا ایک مرتبہ اوسکا دعوی نامنظور ہوا تھا اور علاقہ قابل ضبطی مگر آخرکار اوسکا حق بابت تمام علاقہ خاندان مقبوضہ راجہ گجپت سنگھ مورث اعلی اگرچہ درست نتھا منظور ہوا مگر تمام علاقہ جو بعدہ راجہ بھاگ سنگھ و راجہ جیت سنگھ نے وصول کیا تھا اور قریب ڈیڑھ حصہ تھا ضبط سرکار ہوا لہذا راجہ سروپ سنگھ کے پاس تمام علاقہ خاندان کا نہین ہے مگر اوسیقدر ہے جو سابق راجہ گجپت سنگھ نے اول حاصل کیا تھا اور وہ علاقہ جو بعدہ سرکار انگریزی نے عطا کیا ہے۔

نابھا

راجہ نابھا اوسی خاندان کا ہے جسکا راجہ جھجہند ہے مگر اولاد اکبر کے خاندان سے ہے جب سے دوستی سرکار انگریزی اور اس راجہ کی ہوئی اوسوقت سے ہم اول سکھان تک کوئی امر قابل بیان وقوع مین نہین آیا مگر اس وقت مین راجہ دیوندر سنگھ راجہ حکمران وقت نے رسد بند کردی تھی اور متواتر احکام اجنٹ گورنر جنرل کا عدول کیا راجہ اس سبب سے برخاست کیا گیا

اور ایک پنشن ص۔ سالانہ کا مالگزاری نابھا سے اوسکے واسطے مقرر ہوا راجہ معزول اب مقام لاہور مین نظربند رہتا ہے اور اوسکا پسر کلان راجہ مقرر ہوا تمام محصول معاف ہوا باستثنائے محصول پوسٹ خاص شہر نابھا جسمین اہلکاران مقام مذکور باختیارات کلی قائم رہے چہارم علاقہ سواے ۔ کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا مین مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند بحصص مساوی بالعوض اوسکی خدمات کے تقسیم ہوا تمام امور خاندان مین راجہ حال کو کل اختیار دیا گیا بشرطیکہ اوسکا طریق اچھا ہو اور انتظام بھی اوس سے اچھا ہے۔

بعدازین کوئی اور تبدیلی ۱۸۵۷ تک نہین ہوئی مگر اس سال مین راجہ حال بھرپور سنگھ نے سرکار انگریزی کی خدمات لائقہ کین اور بالعوض اونکے اوسکو علاقہ جمعی ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ سالانہ کا علاقہ جھجھر مین سے دیا گیا بشرطیکہ وہ وقت فساد واندیشہ خدمت فوج سے کرے اور مدد امور پولیٹکل مین دیا کرے۔

جب گورنر جنرل بہادر پنجاب تشریف لے گئے تھے اوسوقت مین راجہ نابھا کو بھی کچھ ہی سند نمبر ۱۰ عطا ہوئی جیسی مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند کو ملی تھی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنیکا اوسکو دیا گیا ایک اور سند نمبر ۱۲ بعطاے حق متبنی دی گئی بعدازین راجہ کو اجازت ہوئی کہ بالعوض زر قرضہ دادنی سرکار انگریزی اور یافتنی مہاراجہ مذکور جزو علاقہ تحصیل کنود ضلع جھجھر خرید کرے اور اس بارہ مین سند نمبر ۱۳ اوسکو عطا ہوئی۔

یہ راجہ سوار کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے نہین دیتا اونکی تنخواہ کا روپیہ اس جزو علاقہ مین شامل ہے جو بعد معہ ستلج ضبط ہوا تھا اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے۔

علاقہ نابھا کا رقبہ ۸۸۶ میل مربع کا ہے اور باشندگان موکھان۔ نفری اور مالگزاری ۷ لاکھ روپیہ ہے۔

کلسیا

اس خاندان کی اصل کلسیا موضع مانجھا سے ہے جب حفاظت انگریزی این رو ے ستلج مین مشتہر ہوئی تھی تو نقل اشتہار مجریہ سروی اوکترلونی جودھ سنگھ حاکم مقام مذکور کے

پاس اس سبب سے مرسل نہیں ہوئی تھی کہ اوسکا میلان نسبت سرکار انگریزی کے مشتبہ تھا اور یہ تجویز ہوئی تھی کہ اگر رئیس مذکور حفاظت انگریزی کی پروا نکرے اور متفق رنجیت سنگھ سے رہے تو وہ دشمن قرار دیا جائیگا اور اوسکا ملک ضبط ہوگا بعد عرصہ دو مہینے کے رئیس مفسد نے بھی پیروی اور دوستی کی اور اطمینان حفاظت اوسکو دی گئی۔

سردار سوبھا سنگھ بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۸۴۸ء مرگیا اور سرکار انگریزی نے اوسکے فرزند بھیا سنگھ کو اوسکا وارث اور جانشین منظور کیا اوسکو بھی ایک سند منجانب ملکہ معظمہ جسکی رو سے اوسے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا ہے۔

مالگزاری علاقہ کلسیا کی مبلغ ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ ہے اور رقبہ ۱۵۰ میل مربع اور باشندے ۱۰۰۰۰۰ نفری ہین۔

اس رئیس کو مبلغ ۱۲۵۰۰ روپیہ سالانہ بابت نقصانی محاصل پرمٹ وغیرہ سرکار انگریزی سے ملتا ہے اور یہ زر بواسطے ہمیشہ کے دیا گیا ہے۔

مالر کوٹلا

یہ خاندان دراصل کابل سے آیا تھا بزرگ رئیس حال کے اچھے معتبر علاقجات پر منجانب شاہان مغلیہ ضلع سرہند مین مامور تھے اور رفتہ رفتہ جب سے سلطنت مغلیہ کو تنزل ہوا یہ لوگ خودسر ہوگئے یہ خاندان نسبت خاندان پٹیالہ وجھینہ ونابھا جنکا ملک چہار طرف اس علاقے کے ہے قدیم تر ہے سردار اس علاقہ کا لارڈ لیک صاحب کے شامل ہوا تھا اور حفاظت انگریزی مین اوسپر بھی اوسیوقت ہوئی جسوقت اور سرداران کی نسبت مقرر ہوئی تھی رئیس حال اس علاقہ کا نواب سکندر علیخان نامی ہے اور بجاے اپنے والد کے ۱۸۵۸ء مین جانشین ہوا تھا اوسکی اولاد مین ہے مگر اوسکو اطمینان بذریعہ سند نمبر ۴۸ حاصل ہوئی کہ جو جانشین اوسکا مستحق ریاست ازروی شرع محمدی کے ہوگا ہر امر مین اوسکا لحاظ رکھا جائیگا رشتہ داران قریب اس سردار کے علاقہ خاندانی مین ایک حصے پر مالک ہین اور وہان اونکا اختیار کل ہے مگر ماتحت نواب کے ہین۔

یہ علاقہ پچیس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے سرانجام کار سرکار دیتا ہے اور اسکی عوض سرکار سے ۱۸۷۵ روپیہ سالانہ پاتا ہے یہ رقم اوسکو واسطے ہمیشہ کے بابت ترک کرنے محصول وغیرہ کے دی گئی ہے اس رئیس کی سلامی نوضرب کی ہوتی ہے۔

رقبہ مالیہ کوٹیلا کا ۱۸۰ میل مربع ہے اور آبادی ۱۸۰۰۰ نفری اور زر مالگزاری ایک لاکھ روپیہ سالانہ۔

فریدکوٹ

علاقہ فریدکوٹ دو حصون مین منقسم ہے ایک خاص فریدکوٹ اور دوسرا کوٹ کٹورا یہ علاقہ بجانب جنوب و مغرب ضلع فیروزپور کے واقع ہے اور سرحد جنوبی و مشرقی ملحق پٹیالہ ہے اسکا رقبہ ۲۷۵ میل مربع کا ہے اور آبادی قریب ۱۵۰ ہزار نفری اور مالگزاری غالباً قریب ۷۰ روپیہ سالانہ کی ہے رئیس اس علاقہ کا قوم برار جاٹ سی ہے ایک اوجین کا بہلن نامے عہد اکبر شاہ مین ذی رتبہ ہوگیا اور اوسکے سبب یہ خاندان بزرگ ہوا اوسکے برادرزادہ نے ایک قلعہ کوٹ کٹورا نامے تعمیر کیا اور حاکم خودسر اوسکا ہوا شروع صدی حال مین پرگنہ کوٹ کٹورا کا قبضہ محکم چند دیوان دربار لاہور نے کیا اور ہنگام مہم سکھان ۱۸۴۶ء مین سرکار انگریزی نے ضبط کیا مگر باعث اسکے کہ رئیس فریدکوٹ نے شریک سرکار انگریزی ہوکر جنگ کی ہین یعنی مہم ستلج ۱۸۴۵-۴۶ء مین خدمت لائقہ کی اوسکو خطاب راجگی عطا ہوا اور علاقہ موروثی کوٹ کٹورا جاگیر مین بالعوض ترک کرنے محصول پرمٹ وغیرہ کے سرکار انگریزی نے اقرار کیا کہ وہ راجہ مذکور کو مبلغ ۱۸۷۵ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور چونکہ اوسوقت مین اکثر قطعات معافی علاقہ کوٹ کٹورا مین ایسے تھے کہ وہ ضبط سرکار ہوجاتے لہذا ایک تجویز عمل مین آئی جس سے جو قطعہ زمین معافی ضبط ہوتے تھے حوالہ راجہ کے ہوتے تھے اور اوسیقدر روپیہ کی تخفیف زر معاوضہ پرمٹ وغیرہ مین ہوتی تھی۔

کچھ کنٹنجنٹ فوج وہ نہین دیتا اور نہ کچھ مالگزاری سرکار انگریزی مین کرتا ہے مگر راجہ اپنے پاس پچاس سوار اور سو پیادے موجود رکھتا ہے۔

باعوض خدمات لائقہ جو اوسنے بلوے مین کین تھین خدمت دس سوارون کی جو وہ دیتا معاف ہوئی اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے اور از روے سند نمبر ۱۸ کے اختیار تبنی کرنے کا بھی اوسکو حاصل ہے۔

بالفعل فرید کوٹ تحت حکومت صاحب کمشنر بہادر متمت لاہور کی ہے

رئیسان خرد این روے ستلج

جب رئیسان خرد علاقہ این روی ستلج سے اختیارات حکومت جھین گئے تو انتظام پولس سرکار انگریزی نے اپنے اختیار مین رکھا اور تمام محاصل پرمٹ وغیرہ بلا معاوضہ معاف ہوے صرف باستثنا رنواب کنجپورہ ومیر کوٹھار باقی رئیس سب بطور جاگیردار ہو گئے مگر بلحاظ ان بندوبستی عطیہ کے چند رئیسون کو کچھ حقوق نسبت اونکی ذات خاص اور جایداد کے دیے گئے۔

جو مقدمات قبل تاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۸۴۶ء واقع ہوے تھے اونکی سماعت کا اختیار عدالتہاے دیوانی مال کو نہین دیا گیا اور بیچ مقدمات فوجداری کے جو قبل ماہ جنوری ۱۸۴۷ء واقع ہوے تھے رئیس صرف تابع حکم صاحبان کمشنر بحیثیت پولیٹکل ایجنٹ قرار دیے گئے اور بیچ مقدمات فوجداری موقوعہ بعد ماہ جنوری ۱۸۴۷ء رئیس تا حین حیات گرفتاری سے بری متصور ہوے اور اونکے مکانات سکنی مداخلت پولیس سے بری کیے گئے مگر مقدمات سنگین یا قتل مین جو نسبت کسی شخص یا جایداد کے واقع ہوے ہون وہ لوگ صرف صاحبان کمشنر کے جوابدہ رہے اور بیچ مقدمات دیوانی کے رئیس گرفتاری سے بری اور اونکے مکانات قرقی سے بری کیے گئے اور اونکا علاقہ درصورت موجود نہونے وارث مذکور کے ضبط سرکار اور بالعوض زر نقد گرفتاریات دیوانی تا حین حیات قابض حال قرق سرکار ہو گا تمام علاقجات جو درمیان بے اختیار اور با اختیار رئیسون کے منقسم تھے سب زیر حکم عدالت دیوانی و مال و فوجداری سرکار انگریزی قرار دیے گئے مگر ایسے مشترک اسناد کی تبدیلی ممکن ہے۔

۱۸۵۴ء تمام ان سردارون نے خدمت سرکار انگریزی کی اور بطریق انعام سرکار نے تخفیف کیس ہزار چار سو اکہتر روپیہ سالانہ کی بیچ تینیس علاقون کے دی یہ تخفیف اوس روپیہ مین

دی گئی جو بابت خدمات ذاتی کے ادا ہوتا تھا

عرصہ قلیل گذرا کہ منجملہ ان سرداروں کے ستر و سرداران نامی کو اختیارات مجسٹریٹی اوسنکے اپنے علاقجات مین دیئے گئے اور بعض موقع پر یہ اختیارات اونکو دیہات ملحقہ سرکاری کے بھی عطا ہوے۔

جانشینی ان علاقجات مین حسب قواعد ذیل ہوتی ہے۔

اول کوئی بیوہ جانشین نہو۔

دوم وارث غیر ذکور جانشین نہو۔

سوم درحالت موجود نہونے وارث درست کے وارث بعید بھی جانشین ہوسکتا ہے درصورتیکہ مورث دئیس مرحوم اور مورث دعویدار البعید قابض کسی حصہ علاقہ پر ۱۸۴۹ء مین اور بعد ازان رہے ہون۔

فہرست جاگیرات مع جمع آمدنی وجمع ادائی سرکار۔ بعض جاگیرات مین ایک ہی واحد حاکم ہے اور بعضے مین گروہ قابضان جنکے حصص فرداً فرداً بہت کم مقدار کے ہین اور بعض مین ملازم اور متوسلین ہین جنکے خاندان اب بالکل معدوم ہو گئے ہین۔

نمبر	نام	تعداد وزر آمدنی	تعداد وزر مالگزاری کا
۱	باگریان —	سات ہزار روپے	آٹھ ہزار روپے
۲	بیدوان سوہانا	سترہ سو روپے	اٹھارہ سو روپے
	بیدوان بنگ ماچرا	سترہ سو روپے	اٹھارہ سو روپے
۳	پرلوال۔	اٹھارہ سو روپے	اٹھارہ سو روپے
۴	بیجاڑاوہون —	اٹھارہ سو روپے	آٹھ ہزار روپے
۵	بلاسپور —	بتیس ہزار روپے	اکتیس ہزار روپے
۶	بہروگ —	چھ ہزار روپے	سات ہزار روپے

نمبر	نام	تعداد درآمدنی	تعداد وزر مالگزاری سرکار
۷	بھجونی —	۱۱ ۱۱۱	۱۱ ۱۱۱
۸	بھگوان پور ہدہی —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱
۹	بہری —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۰	بودانی —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱
۱۱	بورانس	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۲	بوریا —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۳	بندالیان —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۴	برہامسان —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۵	چوہان —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۶	چوبے پہلی —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۷	چلوندی —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۸	دیوا کھوسا —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۱۹	دہنورا —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۲۰	دیال گڑھ	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۲۱	کوہ دیلک پور —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۲۲	گنہ بارا —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۲۳	گنگوان —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۲۴	گرانکان —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۲۵	گڑھی کوتہار —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۲۶	بلیت پور —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱
۲۷	علاقہ ماجرا —	۱۱۱ ۱۱۱	۱۱۱ ۱۱۱

نمبر	نام	تعداد درآمدنی	تعداد زرمالگزاری کا
۲۸	چکا دہری —	۱۸	۱۸
۲۹	چوما جرا —	۱۸	۱۸
۳۰	چیالون —	۱۸	۱۸
۳۱	کھیری —	۱۸	۱۸
۳۲	کھر —	۱۸	۱۸
۳۳	کنجپورہ —	۱۸	۱۸
۳۴	کوٹھا مہن —	۱۸	۱۸
۳۵	کوٹلہ ننگ —	۱۸	۱۸
۳۶	لال پور —	۱۸	۱۸
۳۷	لبڑا —	۱۸	۱۸
۳۸	لاہرن —	۱۸	۱۸
۳۹	للتون —	۱۸	۱۸
۴۰	منگست کنیہ —	۱۸	۱۸
۴۱	مصطفےٰ آباد —	۱۸	۱۸
۴۲	ملوہ —	۱۸	۱۸
۴۳	ہی نجرہ —	۱۸	۱۸
۴۴	نگالیان —	۱۸	۱۸
۴۵	پونا —	۱۸	۱۸
۴۶	پورکالی —	۱۸	۱۸
۴۷	پتی لوہ —	۱۸	۱۸
۴۸	پتی لوہیال —	۱۸	۱۸

نمبر	نام	تعداد زر آمدنی	تعداد زر مالگزاری
۴۹	پتی کبردا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۰	پتی سجوکیا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۱	راجپور —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۲	راجیوال —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۳	رام گڑھ —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۴	روکاں —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۵	اودر —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۶	زنکل پور —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۷	سادھورا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۸	سزان —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۹	سیالیا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۰	سیکا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۱	سیکری —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۲	سکندرا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۳	شاہ آباد —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۴	سیام گڑھ —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۵	سام سنگھان —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۶	شہزاد نورشہید —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۷	شل —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۸	شمس پور —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۹	سدھوال —	۱۰۰۰	۱۰۰۰

نمبر	نام	تعداد وزر آمدنی	تعداد مالگزاری
۷۰	سنگپورہ —	[illegible]	[illegible]
۷۱	سدھیان —	[illegible]	لما عہ
۷۲	سوبھار —	[illegible]	[illegible]
۷۳	سوتھری —	[illegible]	[illegible]
۷۴	سوکا —	[illegible]	[illegible]
۷۵	ستھوان تنگور	[illegible]	[illegible]
۷۶	تودر بھرا —	[illegible]	[illegible]
۷۷	اودھا —	[illegible]	لما عہ
۷۸	انبالہ —	[illegible]	[illegible]
۷۹	ورنولی —	[illegible]	[illegible]
۸۰	زمیداران سنگپورہ —	[illegible]	[illegible]

علاقہ دہلی

درمیان بلوہ ۱۸۰۵ع کے جب آمد و رفت خطوط وغیرہ درمیان دہلی اور آگرہ او کلکتہ کے بند تک مسدود ہو گئے تھے تو انتظام علاقجات دہلی و حصار صاحب چیف کمشنر پنجاب نے اپنے اختیار مین کر لیا تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے امنیت کے یہ اضلاع آخر کار زیر حکومت گورنمنٹ پنجاب رکھے گئے اس علاقے مین بہت سے سردار تھے مگر وہ بطور جاگیردار تھے نہ بطور راجہ وغیرہ وہ سب مطیع فرمان شاہ دہلی تھے اور بعد مغلوب ہونے مرہٹون کے مقابلہ لارڈ لیک صاحب کے انکے علاقجات اونکے نام سرکار انگریزی نے مستحکم کئے تھے و بانہ ازسر نو بعوض انعام خطاب عطا کیے — یہ رئیس حسب ذیل تھے —

نواب دوجانا نواب لوہارو نواب پتودی نواب جھجھر نواب داوری نواب بھادرگڈھ

نواب فرخ نگر و راجہ بلب گڑھ منجملہ انکے رئیسان جھجھر و بلب گڑھ اور فرخ نگر کو پھانسی ہوئی اور اونکے علاقجات ضبط سرکار ہوے بابت بلوہ ۱۸۵۷ء کے اور علاقجات دادری اور بہادر گڑھ بھی ضبط سرکار ہوے اور رئیس کو ایک پنشن تعدادی ایک ہزار روپیہ کی واسطے پرورش کے دی گئی —

راجہ بلب گڑھ کے پاس کوئی سند موروثی عطیہ سرکار انگریزی نہ تھی اور علاقجات دادری و بہادر گڑھ اول جزو علاقہ جھجھر تھے اور سند نمبر ۵۰ مین جسکی رو سے علاقہ مذکور عطا ہوا تھا شامل تھی

روہانا

اس خاندان افغان کو یہ علاقہ بشرط وفاداری سرکار انگریزی اور خدمت ہنگام جنگ کے عطا ہوا تھا اول سند لارڈ لیک صاحب نے تاحین حیات عبدالصمد خان اور اوسکے چار بیٹونکو دیا تھا مگر بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۰۶ء گورنر جنرل بہادر نے سند دوامی نمبر ۲۰۶ دی اور اکثر علاقجات ہریانا شامل اس علاقے کے ہوکر رئیس روہانا کو ملے اور بعد ازان علاقجات ہریانا تبدیل ہوکر عوض مین دیہات روہانا اور مہانا واقع رہتک لیے گئے —

۱۸۲۵ء مین عبدالصمد خان کا جانشین اوسکا بیٹا دوندے خان ہوا اور یہ بھی ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اور اسکی عوض فرزند اکبر حسن علیخان نامے حاکم علاقہ ہوا —

لوہارو

احمد بخش خان اول مورث اس خاندان کا تھا اور وہ وکیل راجہ الور کا تھا یہ علاقہ اوسکو بعوض خدمت جو اوسنے بیچ صلح کرانے راجہ اور لارڈ لیک صاحب کے کی تھی و بسلسلہ دوام کے راجہ نے دیا تھا اور پرگنہ فیروزپور موجب نمبر ۸ لیک صاحب نے دیا اس شرط پر کہ وہ وفادار رہے اور وقت جنگ خدمت کرے اصل موہوب احمد بخش خان نے ۱۸۲۷ء مین وفات پائی اور اوسکا بیٹا شمس الدین خان اوسکا جانشین ہوا ۱۸۳۵ء مین شمس الدین خان مجرم قتل مسٹر فریزر صاحب ایجنٹ دہلی پھانسی دیا گیا اور پرگنہ فیروزپور ضبط سرکار ہوا اور پرگنہ لوہارو

اوسکے برادران امین الدین خان اور زین الدین خان کے سپرد ہوا یہ دونوں بھائی ہنگام محاصرہ دہلی ۱۸۵۷ء امین اندر شہر کے تھے اور بعد فتح دہلی وہ قید ہوئے تھے مگر آخر کار رہا ہوئے اور دوبارہ اپنے علاقے پر قائم کیے گئے امین الدین خان کا ملک کرتا ہے اور اوسکا برادر کوچک نصف آمدنی نقد پاتا ہے کل نکاسی اس علاقہ کی قریب ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

پٹودی

اصل موہوب فیض طلب خان برادر نجابت علیخان نواب جھجر کا ہے اوسکو ایک حکم بسخت بمقابلہ فوج ہولکر لگا تھا اسواسطے حسب سند نمبر ۸۵ پرگنہ پٹودی بطور جاگیر دوامی اوسکو عطا ہوا ۱۸۲۹ء مین اوسنے وفات پائی اور اکبر علیخان اوسکا جانشین ہوا بتاریخ ۳ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء اسنے بھی وفات پائی اور اوسکا فرزند محمد علی تقی خان جانشین ہوا اب اس علاقے کی پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

نواب روحانا اور نواب پٹودی اور نواب امین الدین خان لوہارو کو سند نمبر ۸۴ عطا ہوئی جسکی رو سے اطمینان دی گئی کہ جو وارث حسب شرع محمدی اوسکا ہوگا وہ منظور اور مقبول کیا جائیگا۔

نمبر ۶۹

ترجمہ اطلاعنامہ بنام رئیسان ملک مالوہ و سرہند این رو سے دریائے ستلج مرقومہ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء یہ امر روشن تر از آفتاب ہے اور یقینی زیادہ بہ نسبت ہونے دور گذشتہ کے کہ فوج کشی انگریزی اس جانب دریائے ستلج کے کلیتہ مطابق درخواست اور خواہش سرداران کے ہے اور صرف بجز لحاظ دوستانہ انگریزی گورنمنٹ کے جو سبب قیام ریاست رئیسان کے ہے وقوع مین آئی ہے ایک عہدنامہ بتاریخ ۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء فیما بین متکلف صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حسب الحکم راجہ ہنوربل گورنر جنرل بھاد

باجلاس کونسل منعقد ہوا اور ہم نہایت خوشی سے واسطے اطمینان سرداران ملک مالوا و سرہند کے تجویز اور رضامندی سرکار بدفعات ہفتگانہ ذیل مشتہر کرتے ہین —

شرط اول

ملک سرداران مالوا و سرہند زیر حمایت و حفاظت سرکار انگریزی آیا لہذا حکومت اور حکمرانی مہاراجہ رنجیت سنگھ سے بموجب شرائط عہدنامہ بری متصور ہونا چاہیے —

شرط دوم

ملک رئیسان جو اس طرح زیر حفاظت آیا ہے تمام قسم کے محاصل زر سے بری ہے یعنی سرکار انگریزی کوئی محصول اونسے نلیگی —

شرط سوم

سرداران مذکورین کو وہی اختیارات اور حقوق حاصل رہینگے جو اونکے قبضے مین قبل اونکے زیر حمایت آنے کے تھے —

شرط چہارم

جب کبھی فوج انگریزی واسطے بہبود عام کے اون سرداروں کے علاقہ مین سے گذر کرے تو ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ اپنے اپنے علاقے مین رسد و غلہ و دیگر ضروریات اونکی بہم پہونچائے —

شرط پنجم

اگر کوئی دشمن کسی جانب واسطے فتح کرنے اس ملک کے آئے تو مقتضا ہے دوستی و اتفاق دیرینہ باہمی اسی مین ہے کہ سب رئیس فوج انگریزی کے متفق ہوکر کوشش بیچ رفع کرنے دشمن مذکور کے عمل مین لائین اور باانتظام و فرمانبرداری کاروار ہین —

شرط ششم

اسباب انگریزی جو تجاران اضلاع شرقی سے واسطے فوج کے لائین اوس سے کوئی تھانہ دار اور رئیس ان علاقجات کا مزاحم نہوا ور نہ اونسے محصول شے مذکور طلب کرے —

شرط ہفتم

تمام گھوڑے جو واسطے رسالہ کے سرہند مین یا کسی اور مقام مین خرید کیے جائین اور سوداگران اسپ کے پاس پروانۂ راہداری دستخطی و مہری صاحب رزیڈنٹ بہادر دہلی یا صاحب افسر کمانڈنگ سرہند کا ہو تو سب سردار ایسے گھوڑون کو بلا مزاحمت یا مطالبہ محصول اپنے اپنے علاقے مین گذر کرنے دین۔

نمبر ۷

اشتہار بنام سرداران سکھ وغیرہ مرقومہ ۲۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۱ء

بتاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء ایک اطلاعنامہ سات شرائط کا بحکم سرکار انگریزی جاری ہوا تھا اس مراد سے کہ ملک سرداران سرہند و مالوا زیر حفاظت سرکار آگیا لہذا حسب منشاء عہدنامہ رنجیت سنگھ کچھ علاقہ علاقجات سرداران مذکورۂ بالا سے نہین رہا اور سرکار انگریزی کا یہ ارادہ نہین کہ مطالبہ پیشکش یا نذرانہ کرین اور سرداران اپنے اپنے علاقے پر حاکم اور قابض رہین گے اور غرض اجراے اطلاعنامۂ مذکور سے یہ تھی کہ سرداران مذکورین کی اطمینان ہو کہ سرکار کی نیت حکمرانی کی نہین ہے اور جسکے پاس جو علاقہ ہے وہ اوسپر قبضہ رکھے اور باطمینان اور کاخط اوٹھائے

چونکہ اکثر زمینداران و رعایا ملک سرداران مذکورین نے پیشگاہ افسران انگریزی استغاثہ پیش کیے مگر اونھون نے بنظر شرائط اطلاعنامہ مذکور کچھ توجہ اوسپر نہین کی اور نہ ارادہ ہے کہ آیندہ اوسپر لحاظ کرین مثلاً بتاریخ ۱۵ ماہ جون سنہ ۱۸۱۱ء دلاور علیخان سمانا والے نے نالش پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ دہلی بنام اہلکاران راجہ صاحب سنگھ پیش کی کہ اونھون نے اوسکے جواہرات اور دیگر اسباب چھین لیا اسپر صاحب موصوف نے حکم دیا کہ قصبہ سمانا عملداری راجہ صاحب سنگھ مین ہے لہذا یہ عرضی نالش اوسکے پاس مرسل ہو۔

اور بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۱ء دسوندا سنگھ و گورکھ سنگھ نے پیشگاہ کرنیل ڈکترلونی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے بنام سردار جسونت سنگھ کے نالش دائر کی کہ سردار مذکور نے اونکی جایداد وغیرہ کا حصہ لیا ہے بعد ملاحظہ اوسکے ظہر عرضی پر حکم تحریر ہوا کہ چونکہ تین سال سے کوئی دعوی

سردار کے بھائیونکی طرف سے پیش نہین ہوا اور نہ کسی شریک کا نام مذکور ہے اور جونکہ اطلاع عام
مین جو سردارونکو دیا گیا ہے یہ مشتہر ہوچکا ہے کہ ہر ایک سردار اپنے علاقے مین بلا وقت رہے
اور کل اختیار رکھے لہذا اس عرضی نالش پر کچھ حکم نہین ہوسکتا ہے اس قسم کے حکم اوپر ستفائونکے
حکم سندر کہتے ہین اور نیز یہ مراد ہے کہ ہر ایک زمیندار اور رعایا کے دلمین نقش ہو کہ داد رسی اونکی
اونکے رئیسونسے ہوگی اور وہ کوئی دقیقہ فرمانبرداری بسنبت اونکے فروگذاشت نکرین لہذا یہ امر اوپر
راجگان وسرداران این روی ستلج فرض ہے کہ وہ یہ امر بخوبی ذہنشین اپنی رعایا کے کرین اور
اونکا اطمینان حاصل کرین اور یہ بھی اونپر ظاہر کرین کہ استغاثہ روبروے افسران انگریزی کچھ کارآمد
نہوگا اور وہ صرف اپنے سردارون کو منبع انصاف تصور کرین اور برضا وخوشی اونکی اطاعت قبول اور منظور کرین

اور چونکہ بموجب منشاء اشتہار نامہ سابق کے یہ ارادہ سرکار انگریزی کا نہین کہ علاقجات سرداران
ملک ہذا مین مداخلت کرین مگر بغرض بہبودی رعایا اس امر کی اطلاع عام دینی ضرور ہے کہ اکثر سردارون
نے بعد فوج کشی آخر راجہ رنجیت سنگھ کے علاقجات دیگران پر قبضہ کرلیا ہے اور اونکے موروثی
علاقجات چھین لیے ہین اور بیچ واپس کردینے اونکے یہان تنگ دنگ اور تساہل ہوا کہ جب تک
فوج انگریزی نے اونکو مجبور واپس دینے پر نکیا اونھون نے واپس نہین دیا جیسا مقدمات رانی زیرہ
مین اور سکھان جو یہان ہین اور تعلقجات قرولی وچھہ بوندی اور موضع چینا مین ہوا ہے اور رونجہ دنگ
اور تساہل سے نفع آمدنی اور نقصان لاعلاج مالکان متخیل ہوسکتا ہے لہذا حسب الحکم سرکار
انگریزی اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی سردار نے یا کسی اوشخص نے زبردستی علاقہ دوسرے کا لیا ہو
یا کسیطرح نقصان رسانی اصل مالک کی کی ہو تو یہ واجبی ہے کہ قبل دائر ہونے نالش کے مالک کو
راضی کردین اور واپسی مین توقف کسیطرح حکا نکرین اور اگر اسمین توقف ہوگا اور ضرورت مداخلت سرکار
انگریزی کی ہوگی تو زر آمدنی اوس تاریخ سے جس سے اصل مالک بیدخل ہوا ہے مع دیگر نقصانی
کے جو رعایا علاقہ مذکور کا بباعث گذرنے فوج کے ہوگا بلاشبہہ مجرم سے طلب ہوگا اور بات
نافرمانبرداری حکم ہذا آجتک سزاے فرماندہی موافق حیثیت جرم اور مجرم کے دیجائیگی اور یہ سب
بموجب فیصلہ سرکار انگریزی کے عمل مین آئیگا۔ المرقوم ۲۲ اگست ۱۸۴۶ء

دستخط دی اونرابل ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۷۱

سند بنام راجہ کرم سنگھ راجۂ پٹیالہ بابت پرگنہ مہیلی وغیرہ بمہر و دستخط ہنری ایکسل لنسی گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل۔

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگھ نے نہایت مستعدی سے اتفاق ساتھ فوج کے جنگ گذشتہ مین کیا ہے لہذا سند ہذا دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات ذیل راجہ کرم سنگھ اور اوسکے وارثا کو واسطے دوام کے عطا ہوتے ہین یعنی پرگنہ مہیلی و پرگنہ کلجون پرگنہ بنتہیرا پرگنہ کوسالا پرگنہ جبروت پرگنہ کھلی پرگنہ ہری ہر پرگنہ ساگر پرگنہ توراسکا پور پرگنہ جوبل پرگنہ ملاکوتی مع سائر تمام پرگنہ جات کے اور تمام حقوق وغیرہ اونکے بالعوض نذرانہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے اور جب یہ روپیہ خزانۂ سرکار مین بالتمام مقررہ داخل ہوجائیگا تو کسی سبب سے اور مطالبۂ زر نہوگا سرکار انگریزی ہمیشہ مدد اور حفاظت راجہ مذکور اور اوسکے وارثا کی اور اوسکے علاقے مین کریگی راجہ اس سند کو کامل اور جائز تصور کرکے فوراً قبضہ پرگنہ جات مذکورہ بالا کا کریگا مگر اوسکو لازم نہین کہ سوائے حدود مقررہ پرگنہ جات مذکور کسی اور زمین پر قبضہ کرے اور وقت جنگ کے راجہ کو لازم ہوگا کہ حسب الطلب حکام انگریزی سپاہی اور بیگاری فوج کو دیگا جو فوج واسطے حفاظت کوہستان کے مامور ہوگی وہ کوئی دقیقہ دقائق انصاف کا اور بہبودی رعایا کا فروگذاشت نہ کریگا اور رعایا اوسکی راجہ کو اپنا مالک اور حاکم دلی حق الصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بہبود ترقی آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے۔

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۵ء

نمبر ۷۲

سند بنام راجہ کرم سنگھ راجۂ پٹیالہ بابت ٹھکرائی بیگمات وجگت گڈھ بمہر و دستخط ہنری ایکسل لنسی گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل۔

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگھ نے نہایت مستعدی سے

اتفاق ساتھہ فوج انگریزی کے بیچ جنگ گذشتہ کے کیا ہے لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے سند ہذا راجہ مذکور کو دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات مفصلۂ ذیل راجہ کو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین یعنی پرگنہ نگہات و شہر نگسال مع قلعۂ قدیم سکہ چین پور و قلعۂ ثانی جو بآخر بازار نگسال واقع ہے اور قلعہ تھارو گڑھ اور پرگنہ پارلیک ہامع قلعۂ اجیر گڑھ و پرگنہ کھاپٹن مع قلعہ راج گڑھ اور پرگنہ لچھرنگ اور پرگنہ برولی مع سب پرگنات و پانچ منزل قلعہ مذکورہ و سائر تعدادی ایک ہزار آٹھہ سو روپیہ یہ سب ٹھکورائی نگہات مین شامل ہین اور دوم قلعہ جگت گڑھ مع پرگنہ جگت گڑھ و ملحقات جو جزو سرکار کے مع تمام حقوق وغیرہ اوسکے بالعوض مبلغ ایک لاکھہ بتیس ہزار روپیہ کے اور جب یہ روپیہ داخل خزانۂ سرکار ہوگا تو اور مطالبہ ہرگز کسی سبب سے راجہ پر نکیا جائیگا سرکار انگریزی ہمیشہ حفاظت اور امداد راجہ مذکور کی ان علاقجات مین کیا کرینگے اور راجہ اس علاقے پر قبضہ کرکے اور دوسرے کے علاقے پر قبضہ نکریگا اور وقت جنگ فوج راجہ کی جو واسطے حفاظت ان علاقجات کے مامور ہوگی ساتھہ فوج انگریزی کے شامل ہوا کریگی راجہ بہبودی رعیت مین کوشش کریگا اور رعیت راجہ کو اپنا مالک اور حاکم دلی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگذاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترآبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے ۔ المرقوم ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۳۷

سند بنام مہاراجہ پٹیالہ المرقوم ۲۲ ستمبر ۱۸۴۸ عیسوی

رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ بعض علاقجات راجہ پٹیالہ کو بعوض اوسکی اتحاد اور دوستی خدمتگزاری سرکار کے بیچ جنگ گذشتہ لاہور کے دیجائے اور راجہ پٹیالہ نے درخواست کی کہ اوسکو مجدداً اطمینان حفاظت و عطاے حقوق علاقجات قدیم دیجائے گورنر جنرل بخوشی طبیعت مطلوبہ حسب ذیل بذریعہ سند دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اوسکے ورثا باطمینان تمام کارروائی اپنے علاقے مین حسب دستور قدیم کرتے رہین ۔

مہاراجہ کے علاقجات قدیم بموجب فہرست منسلکہ کے واسطے ہمیشہ کے بیچ قبضہ اوسکے

اور اوسکے جانشینون کے مع تمام حقوق حکومت پولس ومال وغیرہ حسب دستور قدیم رہینگے
اور مہاراجہ کی چہارمی اور وہ لوگ جو علاقہ بشرط ہمراہی ہنگام جنگ ہای پنجن وتعلقین اور متوسلین حسب دستور
قدیم اونکے ہمراہ اور مدد رہینگے مہاراجہ کوشش کرینگے کہ دادد ہی اور بہبودی ورفاہ رعایا عمل مین آئے
اور وہ لوگ راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی اور اوسکے ورثا کی کیا
کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے
اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے
تمام محصول چونگی وراہداری وغیرہ واسطے ہمیشہ کے معاف کرتے ہین پس یہ محاصل تمام علاقہ
پٹیالہ مین معاف ہوا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے یہ بھی وعدہ کرتے
ہین کہ وہ السنداد ستی ہونے اور دختر کشی اور بردہ فروشی کا اپنے علاقے مین کرینگے اگر اہلکاران
مہاراجہ کی نا علمی مین کوئی شخص مجرم ان جرائم کا ہوگا تو ہنگام ثبوت مجرم کو مہاراجہ ایسی سزا سخت
دینگے کہ اورونکو عبرت ہوگی سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا ومتوسلین مذکورہ بالا سے
کوئی رقم بنام نہادمالگزاری یا محصول یا معاوضہ خرچہ سپاہ وغیرہ طلب نکرینگے بشرطیکہ مہاراجہ مثل
سابق بدل خدمتگزاری اور خیرخواہی سرکار مین مصروف رہینگے حکام انگریزی کوئی نالش رعایا ہے
مہاراجہ کی یا اونکے ملازمین کی سماعت نکرینگے اور نہ مداخلت بیچ انتظام ملک کے کرینگے اگر کوئی
دشمن کسی طرف سے اس جانب دریای ستلج کے بارادہ فتح کرنے اس ملک کے آئے
تو مہاراجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوکر بجہد تمام دشمن کو دفع کرینگے اور بانتظام ذمانبردار
کارروائی کرینگے اور وقت جنگ تمام پیداواری اپنے ملک کی باختیار سرکار انگریزی کردینگے
مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ معرفت اپنے اہلکاران کے شارع عام جو اوسکے علاقے مین
واسطے آمدورفت فوج انگریزی کے انبالہ سے دیگر مقامات تک اور فیروزپور تک بنے گا وہ اوسکو
بنوادینگے اور اوسکی مرمت کیا کرینگے اور اس راستہ کا عرض وبلندی حسب مجوزہ صاحب کمشنر
مامورہ سرکار ہوگی اور مہاراجہ فرودگاہ واسطے افواج انگریزی کے حسب نشاندہی مقامات مجوزہ بنوادینگے
تاکہ آیندہ کوئی دعوی بابت نقصانی زراعت کی واقع نہو۔

نمبر ۴۷

ترجمہ سند نام مہاراجہ پٹیالہ عطیہ ہز اکسیلنسی وسیسرای وگورنر جنرل بہادر المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۱ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے مہاراجہ حال پٹیالہ اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے ترقی توقیر ومرتبہ وعلاقہ عطا ہوئی ہے عرصہ قلیل گذرا کہ مہاراجہ حال پٹیالہ اپنے بزرگون کی کارروائی پر بباعث استقلال اور دلاوری کے جو اونھون نے بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء ظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لاجبل اور عمدہ نمک حلالی کے ہز اکسیلنسی وسیسرای اور گورنر جنرل بہادر ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو عطا کیا اور بخوشی درخواست مہاراجہ مدظلہ العالی منظور کی کہ ایک سند مجددا بمہر ودستخط وسیسرای ممدوح اس مضمون کی عطا ہو کہ مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلاواسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہتا ہے کہ۔

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اور اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کی موجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق واستحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ اونکے ہر قسم کی متابعت مہاراجہ لازم تصور کرین۔

شرط دوم

باستثنار منشاے دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا سے یا رفیق یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلہ سے طلب نکرینگے

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالی پٹیالہ دوام رہے اور اس سبب سے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان بہولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی مہاراجہ وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اونسے

کیا ہوتا ہم راجہ ناہما اور راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان ہولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زرنکاسی علاقہ پنیالہ کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۶ء مین سرکار نے مہاراجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رائے صاحب کمشنر بہادر کے سزائے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے مہاراجہ کو کل اختیار موت حیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزا دہی رعایا سے انگریزی جنہون نے جرم مہاراجہ کے علاقے مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون مہاراجہ حسب ہدایت مراسلہ ہنوربل کورٹ آف دائرکٹر نام گورنمنٹ مندرجہ اس بہرہ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۳ء کاربند ہونگے مہاراجہ کوشش پیچ دادرہی کے کرینگے اور بہبودی وخوشی رعایا مدنظر رکھین گے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ مانعت ستی ہونے کی اور دخترکشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم پر ان جرائم کا ثبوت ہوگا اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

مہاراجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی مہاراجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری ورسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاوینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے مہاراجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہونکرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری مہاراجہ کا انتظام رکھین گے اور اوسمین مداخلت

نہ سے اجتناب کریگے۔

شرط نہم

مہاراجہ بمثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب و مصالح طیاری راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام و پل وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین ملا مفت واسطے طیاری راستہ ریل و شارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ اور اونکے وارثان وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ مہاراجہ اور خاندان مہاراجہ کے رہینگے۔

فہرست علاقجات مہاراجہ پٹیالہ

علاقہ موروثی	علاقہ موروثی
پرگنہ پٹیالہ خاص و ستور۔	تعلقہ بھنکی۔
تعلقہ مروان پور۔	تعلقہ ہنور۔
تعلقہ گھستور۔	تعلقہ بھوانی گڑھ عرف دودا۔
تعلقہ رانی مزرعہ	تعلقہ بوہا۔
تعلقہ امرگڈہ	تعلقہ سرودل گڑھ عرف رودہال۔
تعلقہ چھارتھل۔	تعلقہ وکال گڑھ یا سونگ۔
تعلقہ سونام۔	تعلقہ کرم گڑھ یا حکیانول درہا۔
تعلقہ راج پورہ۔	تعلقہ بھان گڑھ یا تروانا۔
تعلقہ اٹالا گڑھ یا پرنالا۔	تعلقہ منجور۔
تعلقہ شیر پور۔	تعلقہ گوبند گڑھ یا بتندا

علاقہ موروثی	علاقہ موروثی
تعلقہ رام گڑھیا کھورام —	تعلقہ فتح گڑھ یا سرہند —
تعلقہ صاحب رعیا یا یل	تعلقہ عالم گڑھ یا نندپور کلور —

علاقہ یافتہ جدید	علاقہ یافتہ جدید
تعلقہ امرالا —	پرگنہ بستی ملک چندر —
تعلقہ کوہی بگھات —	پرگنہ ملاجھونیر —
تعلقہ کوہی کپوتھل —	پرگنہ مہلا
تعلقہ چکوئیان —	پرگنہ نارنول

فہرست رفقا	فہرست رفقا
سکھان بہادا	جاگیرداران جدور
سکھان لوہاری —	جاگیرداران چھوندان —
سکھان بھیت کوٹ —	جاگیرداران ذیل تا حین حیات ماتحت راجہ پٹیالہ کے ہیں
سکھان کوریجلیا —	تا کہ ان قطعہ گذاری سرکار انگریزی کو واپس ہوئے ہیں —
سکھان رارا —	جاگیرداران کھانون —
سکھان کوٹلا —	جاگیرداران تلاکور —
سکھان بلارا بلاری —	جاگیرداران دہنی اوری —
سکھان مدالی بھائی —	جاگیرداران لکھتور —
سکھان بیر سنگھ —	
سکھان رام پور —	بھائی روپا — بشرکت ناہا و بھیندہ ہے
سکھان کوٹ بونا —	

نمبر ۷۵

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنور و پروانا ضلع جھجھر و بابت علاقہ کھانون ضلع انبالہ جو مہاراجہ پٹیالہ کو ہز ایکسلنسی ارل کینگ جی سی بی وایسروی و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری مہاراجہ پٹیالہ اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے حکومت انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہز ایکسلنسی وایسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ کنورا اور پروانا واقع ضلع جھجھر یعنی ایک سو دس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی بلو عالمگیری سالانہ مہاراجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ مدت سالہ کا قبول کرتے ہین اور ماوراے اسکے ہز ایکسلنسی مہاراجہ کو علاقہ کھانون بھی واقع ضلع انبالہ مع ٹکس خدمت اور استحقاق ضبط کرنے کا دیتے ہین اور نذرانہ مجموعی سالانہ ایک لاکھ روپیہ قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا مہاراجہ اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے

شرط دوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان اضلاع نویافتہ مین رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب نشان سند مرقومہ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء دستخطی ہز ایکسلنسی ارل کینگ وایسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات جدید کے اونپر عائد ہونگے جو حسب نشان سند مرقومہ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء نسبت علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین۔

نمبر ۷۶

بنام فرزند خاص دولت العالیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دھراج راجیسور مہاراجہ جگندر بہادر سنگھ مہندر بہادر پٹیالہ نائٹ اوف دی موسٹ ایگزالٹڈ اورڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا — المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے میں حکمران ہیں دوام کے واسطے قائم رہیں اور اونکے خاندان میں شان و شوکت بنی رہے میں بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کو منظور کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہوں جو میں نے بذریعہ سند مستحطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء تمکو دی ہے یعنی وہ حالت موجودہ اونے وارث کے تمکو اور تمہارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان بھولکیان سے جس خاندان سے تمہارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کریں اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاوے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ راجہ نابھا اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر و پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان بھولکیان سے جانشین مقرر کریں وہ بھی منظور ہوگا اگر اس حالت میں ایک نذرانہ ایک ثلث لکھ روپیہ کا سرکار میں بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہد نامجات و عطا نامجات و اقرار نامجات کی جنکی رعایت سرکار انگریزی کو لحاظ رہے کی تعمیل مدام ہوگی —

دستخط کیننگ

نمبر ۷۷

سند بنام راجہ جھیند مرقومہ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ عیسوی

رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے تجویز کی کہ بعض علاقجات راجہ جھیند کو بنظر قدردانی و اتحاد و خدمت گزاری راجہ جوہنگ لاہور میں بسبت سرکار انگریزی کے اوسنے ظہور میں آئی اور راجہ

جھیند نے درخواست دی کہ اوسکو دوبارہ اطمینان ملے کہ اوسکے حقوق علاقۂ قدیم مین جو ہین اونکی حفاظت اور اونکا قیام سرکار کرینگے لہذا گورنر جنرل بہادر بخوشی تمام یہ اطمینان اونکو بذریعۂ سند ذیل دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے ورثا باطمینان تمام وہی حقوق اور حکومت اپنی اوسمین تصور کرین جو اونکو سابق حاصل تھی۔

مہاراجہ کے قدیم علاقجات حسب فہرست ملفوفہ واسطے ہمیشہ کے اونکے اور اونکے ورثا کے قبضۂ اختیار مین رہینگے اور کل اختیار انتظام پولس وتحصیل مال مین مثل سابق اوسکا رہیگا مہاراجہ کے خادمین اور رفیق اور رشتہ دار اور ملازمین پر فرض ہے کہ اتفاق راجہ سے مثل سابق رکھین اور اونکی اطاعت کرین اور مہاراجہ کو شش کرینگے کہ داد وہی اونکی ہوا کریگی اور بہبودی وبہتری رعایا بھی وقوع مین آئے گی اور رعایا راجہ کو اپنا تحقیق اور حقدار مالک تصور کرکے اونکی اور اونکے ورثا کی فرمانبرداری کرینگے اور مالگزاری حسب معمول ادا کرتے رہینگے اور بدل متوجہ ہوکر ترقی آبادی مین کرینگے اور اپنی نمک حلالی اور وفاداری ہر امر مین ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے واسطے ہمیشہ کے حق تحصیل محصول پرمٹ وغیرہ ٹکس کا ترک کیا اور اب تمام علاقۂ جھیند مین یہ محصول معاف ہوگیا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنے علاقہ مین وہ رسم ستی ودختر کشی وبردہ فروشی کی مانع کرینگے اگر لاعلمی اہلکاران مہاراجہ مین کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا ہوگا بعد ثبوت اوسکو سزاے سخت دیجائیگی تاکہ اوروں کو عبرت ہو سرکار انگریزی مہاراجہ اور اونکے ورثا اور متوسلین مذکورہ بالا سے ہرگز کسی قسم کا مطالبہ بنام رقبہ مالگزاری یا محصول یا معاوضہ فوج وغیرہ اس وجہ سے نہ لینگے کہ مہاراجہ مثل سابق آمادہ خدمتگزاری وخیرخواہی سرکار رہینگے حکام انگریزی سماعت استغاثۂ رعایا ومتوسلین مہاراجہ کی نکرینگے اور نہ حکومت مہاراجہ مین مداخلت کرینگے اگر کوئی دشمن این روے دریاے بیاسہ یا ستلج اس نیت سے رونما ہوگا کہ وہ اس ملک کو آکر فتح کرے تو راجہ شامل فوج انگریزی ہوکر کوشش بلیغ مع اپنی فوج کے بیخ اندناع دشمن مذکور کے کرینگے اور کارگزاری باقاعدہ وفرمانبرداری کرینگے اور ہنگام جنگ تمام پیداوار ملک مثل رسد وغیرہ ماختیار سرکار انگریزی کردینگے راجہ یہ بھی وعدہ

کرتے ہین کہ وہ بواسطے آمد و رفت انگریزی کے مقام انبالہ و دیگر مقامات سے تا فیروزپور جسقدر اونکے علاقے مین پڑیگا معرفت اپنے اہلکاران کے بنوا دینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے اور عرض اور بلندی اوسکی مطابق تجویز صاحب انجنیر مامورہ سرکار کے ہوگی اور مہاراجہ مقامات مختلفہ مقام فرودگاہ بھی مقرر کردینگے اور اونکے نشانات قائم کیے جاوینگے تاکہ آیندہ کوئی استعفا نقصانی زراعت کا واقع نہو۔

نمبر ۸

ترجمہ سند بنام راجہ جھیند عطیہ ہز اکسیل لینسی ویسرای و گورنر جنرل ہمقام شملہ بتاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال جھیند اور اوسکے مورث ہمیشہ مستحکم پیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر و قدر و علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال جھیند اپنے بزرگون کی کارروائی پر باعث استقلال اور دلاوری جو اونھون نے پیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ع کے ظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لیاقت اور نمک حلالی کے ہز اکسیل لینسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجدد امہر و دستخط ویسرای ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے بموجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید مین جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھینگے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ لازم تصور کرینگے۔

شرط دوم

باستثنا رفتار دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار

یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نذر مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے۔

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ جھینڈ دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث مذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان بہو لکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی راجہ جھینڈ لاولد وفات پائے اور کوئی متبنی بھی اوسنے نکیا ہو تو ہم مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل جنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان بھولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ جھینڈ کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۶ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر کے سزاے قصاص دیا کرین اور یہ رسم بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزا دہی رعایاے انگریزی جنھون نے جرم مہاراجہ کے علاقہ مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون راجہ حسب ہدایت مراسلہ نمبر بل کورٹ اوف ڈایرکٹر بنام گورنمنٹ مندراس نمبر ۳ مرقومہ یکم جون سنہ ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے راجہ کو شش بیچ داد دہی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کے ثبوت ہونگے اونکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیر خواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر بار برداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاوینگے

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار

خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہونکر رینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنیسے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب ومصالح وغیرہ طیاری راستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وغیرہ کا سرانجام کرینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری راستہ وشارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ کے رہیگی۔

نقل فہرست علاقجات راجہ جھینڈ

علاقجات قدیم	علاقجات جدید یافتہ
۱ پرگنہ جھینڈ دو دیہات معروف بنام حلقہ شیخ کرابن	موضع دائم والہ (اب شامل پرگنہ جھینڈ ہوگیا ہے)
۲ پرگنہ سفیدون۔	یہ مواضع شامل پرگنہ سفیدون ہوگئے ہیں اور بموجب سند ۲۲ ستمبر ۱۸۵۶ع دستخط وایکونٹ ہارڈنج گورنر جنرل کے عطا ہوئے۔ موضع بردوا۔ موضع بسینی۔ موضع کساتلا۔
۳ پرگنہ بجوانہ۔	
۴ پرگنہ بالیوالی	
۵ پرگنہ بہکر وامع دیہات مہلان وکہابدان۔	پرگنہ دادری وسے ۴ پرگنہ کولارام بموجب چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲ ماہ جون ۱۸۵۸ع نمبر ۱۵۴۹ کے عطا ہوئے
۶ پرگنہ بازید پور مع موضع لالودا۔	
۷ حصہ موضع بھائی روپا۔	

جاگیرداران رفیق یعنی جو جاگیردار جنگ مین ہمراہ رستم زمین سکھان دیال پورا۔

نمبر ۷۹

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ سروپ سنگھ بہادر راجہ جھینہ

المرقوم ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے مکرر تمکو وہ طمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند و تحطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود ہونے وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان ہو لکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاے اور اونسے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہوتا ہم اجازت دیتے ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان بھو لکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ جھینہ کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کہ جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۸۰

ترجمہ سند بابت حدود پرگنہ لودوا یا ضلع جھجھر جو راجہ جھینہ کو ہز اکسیل لنسی بارل کیننگ جی سی ایس آئی وایسرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری راجہ جھیند اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے حکومت

انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی سے بہت رہی اور مرضی ہز ایکسیل لنسی وایسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ واقع ضلع جھجر اونیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی مبلغ عدد سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ ہوے لکہ روپیہ قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ جیند اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے۔

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نو یافتہ مین رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقہ مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء بتحظی ہز ایکسیل لنسی ارل کیننگ وایسرای وگورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرایض بباعث ان علاقجات جدید کے اوپر عاید ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء بسبب علاقجات قدیم کے اوپر قائم ہین۔

نمبر ۸۱

ترجمہ سند بنام راجہ نابھا عطیہ ہز ایکسیل لنسی وایسرای وگورنر جنرل بہادر

المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال نابھا اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین یا بعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر اور مرتبہ اور علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال نابھا اپنے بزرگون کی کارگذاری پر بباعث استقلال وردلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء کے ظاہر کی سبقت لے گئے بیادگار اس لاجب اور عمدہ نمک حلالی کے ہز ایکسیل لنسی وایسرای اور گورنر جنرل ہند نے

زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجددا بمہر اور دستخط دیسرائی ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقۂ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلاواسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ

شرط اول

راجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے بموجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق واستحقاق وغیرہ جو راجہ اپنے علاقۂ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقۂ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ کی لازم تصور کرین۔

شرط دوم

باستثنار نشار دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ ناہا دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث مذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان بھولکیان سے دیتے ہین اگر کسی وقت کوئی راجہ ناہا لاولد وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اونسے نکیا ہوتا ہم مہاراجہ پٹیالہ وراجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان بھولکیان سے تجویز کرین مگر اوس حالت مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ ناہا کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

۱۸۴۶ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر سزاے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزا دہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم راجہ کی علاقے مین

کیا ہو اور لڑتا رہون راجہ حسب ہدایت مراسلہ ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹرنام گورنمنٹ [illegible]
نمبر ۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادوہی کے کرینگے اور بہبودی اور
خوشی رعایا مدنظر رکھین گے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور
بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کا ثبوت ہوگا تو اوسکو سزائے
سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی و خیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نہ کرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین روانہ ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر
اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر بارہ برداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی
بہم پہونچائینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایائے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ شتہ دار
خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو کرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی و خانہ داری راجہ کا لحاظ رکھین گے اور اوسمین مداخلت کرنے
سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب مصالح وغیرہ
طیاری رستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلا معاوضہ
واسطے طیاری رستہ و شارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اوسکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر

رکھین گے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ رہنمکے

فہرست علاقجات راجہ ناہھا

علاقجات قدیم	علاقجات قدیم
پرگنہ ناہھا خاص —	پرگنہ دھنولا —
پرگنہ املون	پرگنہ پھول مع دیالپورہ —
پرگنہ بہارسون	پرگنہ جیتول
پرگنہ کلوڑ گنج	پرگنہ لوتھدی
حصہ پرگنہ بھائی	اختیار انتظام وحق عالی اوپر معافیداران

علاقہ تویافت

پرگنہ کانتی — از روے چٹھی سکریٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲۰ ماہ جون ۱۸۵۰ عیسوے
پرگنہ نابول — نمبری ۴۹ ۱۵ دوامی عطا ہوے

علاقہ رفیقان ومالگذاران

سکھان سونتھی

سکھان رام داس بھونگران والہ

لودہ کرشیا گومتی والہ

نمبر ۸۲

بنام فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ براربن سمور راجہ بھرپور سنگہ مہندر راجہ ناہھا

المرقومہ ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ع

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان وسرداران ہند جواب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان وشوکت بھی رہی مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے

بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ع کے تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود ہونے وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان بھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ بھی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجائے اور اوسنے متبنی بھی اپنے عین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ مئیا لہ اور راجہ جھینڈ باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کے کسی شخص کو خاندان بھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث تکاسی علاقہ نابھا کا سرکار مین بطور حرپانہ ادا کرنا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت وتاج سرکار رہیگا اور جس وقت تک شرائط عہدنامجات وعطانامجات واقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۸۲

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنورا و پوردانا وضلع جھجھر جو راجہ نابھا کو ہز اکسیل لنسی ال کیننگ جی سی بی وایسرای وگورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت وفرمانبرداری راجہ نابھا اور اونکے بزرگ راجہ جسونت سنگھ نے ہمیشہ جسوقت سے حکومت گورنمنٹ انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہز اکسیل لنسی وایسروی اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرین اس نظر سے جزو پرگنہ کنورا و پوردانا واقع ضلع جھجھر بیالیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی روپے عدد سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ حسب قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ نابھا اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے۔

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نوبافتہ مین رکھین گے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ج ایکسل لنسی ارل کیننگ و لیراسی اور گورنر جنرل کے رکھتے ہین —

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات کے اوپر عائد ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء نسبت علاقجات قدیم کے اوپر قائم ہین —

نمبر ۸۴

بنام نواب سکندر علیخان رئیس مالیر کوتلا —

المرقوم ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاست ہاے رئیسان و سرداران ہند جو اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین واسطے دوام کے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بھی رہے مین بتعمیل اوس خواہش کی کرکے یہ سند دے کہ تمکو اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی اصلی وارث موجود نہوگا تو سرکار انگریزی اوس شخص کو تمھارے علاقے کا رئیس منظور کریگی جو ازروے شرع محمدی حق وراثت کا رکھتا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج و تخت انگلشیہ کا رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطا نامجات و اقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے بدل تعمیل ہوگی —

دستخط کیننگ

ایسے مضمون کے اسناد نواب روحانا اور نواب پٹودی اور نواب امین الدین خان

لوبارو والہ کو عطا ہوئین —

نمبر ۸۵

بنام اسد الدولہ سنجابت علیخان بہادر المرقوم ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ عیسوے

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور طریق کارگزاری کے رایٹ ہنوربل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر ۱۸۰۵ء سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جائداد خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمھارے اور تمھارے متوسلین کے مع کل مالگزاری وصول پرمٹ وغیرہ باستثناے ایسے باغات وجاگیر آئمہ دیوتا رکھہ ومعافی اور سواے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوے کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کروگے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجاے گی تو چار سو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ راسخ استحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اونکے استحاد اور خیرخواہی سرکار کے جسکا حال رایٹ ہنوربل سپہ سالار صاحب نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشی سے علاقجات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے خاندان کو پشت در پشت عطا کرتے ہین —

سرکار انگریزی کچہ سروکار ان علاقجات سے نرکھینگے اور وہ تمھارے قبضہ مین رہینگے —

اس عنایات شایان کی شکرگزاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے استحاد کا بسنبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاو کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے —

فہرست علاقجات مندرجہ سند

علاقجات جو اسد الدولہ سنجابت علیخان بہادر کو مع کل مالگزاری وسائر دیے گئے

مجھیر	کوٹلی
بادلی	ماہنول
کنوڑہ	تاہلی

ایضاً جو فیض طلب خان کو جاگیر میں ملے۔

پتودی مع کل مالگذاری وسائر

ایضاً جو محمد اسمٰعیل خان و فیض محمد خان کو ملے۔

بطور جائداد خرچ رسالہ محمد اسمٰعیل خان و فیض محمد خان بشرطیکہ وہ زمانہ دار سجاعت علیخان ہیں

موجب تفصیل ذیل

دادر مع سمع بھورہ ماہر و جہال

پودوانا

جاگیر محمد اسمٰعیل خان	سہاورگڑھ
جاگیر فیض محمد خان	تپہ کی

المرقوم ۲۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۴ ماہ صفر سنہ ۱۲۶۲ھ

نمبر ۸۶

ترجمہ سند جو بنام عبدالمجید خان المرقوم ۲۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۴۶ء دیئے

بنظر قدردانی تمہاری خدمات اور طریق کارگزاری کے رابٹ نیبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع سنہ ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ سنہ ۱۸۰۵ء سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جائداد خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمہارے مع کل مالگذاری و محصول پرمٹ وغیرہ باستثنا ایسے باغات و جاگیر آمدنیو تارتھ و معافی اور سوائے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی ہوگے اور تم اپنے خیالات کا انتظام اپنی فوج سے کرلوگے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجاے گی تو تم دوسو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ

راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے اور یہ سند منظور کی ہوتی ہے اور بنظر اوسکے اتحاد اور خیرخواہی سرکار کے جسکا حال رابٹ ہنوربل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشنودی سے علاقجات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے ورثا کو عطا کرتے ہین —

سرکار انگریزی ان علاقجات سے کچھ سروکار نہ رکھتے ہین اور نہ رکھینگے اور وہ تمھارے اور تمھارے ورثا کے قبضہ مین رہینگے —

بس عنایات شایان کی شکرگزاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا بسبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے —

فہرست علاقجات داخل پرگنہ مغیرہ حسب ذیل —

محال ہاشمی ربع قلعہ	محال سرہ والا
محال شمار	محال جمال
محال مہم	محال جمال پور
محال پرشادام	محال اگرورا

دو ایضاً مشتمل بر چک شامل باری مزروعہ بلدی —

سہ جھور — ناتاہر — وجہال متعلق پرگنہ دادور

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۵ مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۲۲۰ ہجری

نمبر ۸۷

ترجمہ سودہ پروانہ بنام احمدبخش خان بہادر المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۵ ع

بنظر قدردانی خدمات اور خیرخواہی سرکار کے رابٹ ہنوربل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو جاگیر استمراری مین محالات فیروزپور و جھرکہ اور دیہہ جات سانگر مین ولوہانا و بھجور و نگینہ مع

سائر و مالگذاری باستثنا ایسے باغات وجاگیر آئمہ دیوتا رتھہ و معافی جو مدت سے جدا ہین اور دیگر اخراجات معمول و روزانہ وغیرہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی رہوگے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کروگے اور تمکو واسطے گذارہ اور مدد خرچ مسمی کھانجا بانجے و دیگر متوسلین مرزا نصیر اللہ بیگ خان مرحوم سے دیا ہوگا اور نیز یہ کہ بروقت ضرورت تمکو مدد سرکار پچاس نفر سوار سے کرنی ہوگی اور تم ہمیشہ راسخ استحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیر خواہی مین کرتے رہوگے۔

سرکار انگریزی تمھاری سیرت اور مزاج اور لیاقت خدمت و خیر خواہی سے بذریعہ تحریر ہذا ہنوربل سپہ سالار بہادر کے مطلع و آگاہ ہو کر اب بخوشی در وجہ انعام تمھاری خدمات کے تمکو اور تمھارے ورثا کو واسطے دوام کے پشت در پشت تمام محالات مذکورہ بالا مع کل مالگذاری و سائر و باستثنا درقومات معضلہ بالا شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر ۱۸۰۸ع سے عطا کرتے ہین اوسوقت سے سرکار انگریزی کچھ دعوا ان محالات سے نرکھیں گے اور وہ ہمیشہ تمھارے قبضہ مین اور تمھاری اولاد کے قبضہ مین رہینگے اور جو کچھ اور مطالبات سرکار کی ہوگی لہذا باشندگان محالات مذکورہ کے استغاثہ کی سماعت نہ ہوگی۔

اس عنایات شاہانہ کی شکر گزاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے تحاد کا نسبت سرکار انگریزی کی کرتے رہو اور خیر خواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ آئین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے۔

المرقوم ۱۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ع مطابق ۱۴ ماہ صفر ۱۲۲۱ ہجری

علاقجات کوہستان

از روے رپورٹ صاحب مونپی کمشنر بہادر شملہ

قبل از جنگ نیپال ۱۸۱۴ء مین گورکھا کی فوج نے بجانب مغرب تا بدریاے ستلج فتح کرلیا تھا
از روے شرط پنجم عہدنامہ ۱۸۱۵ء نیپالیون نے تمام دعوی ملک مغرب دریاے کالی کا چھوڑدیا
اور قبضہ انگریزی مین تمام علاقہ گھاگرہ سے ستلج تک آگیا اضلاع کماون ودیرہ دون شامل
علاقہ انگریزی کیے گئے اور باقی علاقہ باستثنا وسیاٹو وزین گڑھ وسندوچ وچند دیگر مقامات
چھاونی فوج اون ہی سرداران گوری کے سپرد کیے گیے جنسے نیپالیون نے چھین لیے تھے
یہ سب راجہ سخت حکومت وحفاظت سرکار انگریزی کے آگئے اور فیمابین اونکے وہی رسوم بھی
قائم ہوے جو اونمین قبل ازاونکی مغلوبی کے جاری تھے۔

۱۸۱۵ء مین محصول ترنرٹ ان علاقجات مین معاف ہوا اور مبلغ ۔۔۔ سالانہ بعوض
اوسکے سرکار ادا کرتی ہے۔

سرمور گھروٹ ناہن

جب گورکھا کوہستان سے نکال دیے گیے اوسوقت مین کرم پرکاش راجہ حکمران تھا
مگر وہ بباعث اوسکے ضعف عقل کے خارج کیا گیا اور حکومت دہان کی اوسکے پسر کلان فتح پرکاش
کو دی گئی۔

سنہ ۱۸۱۵ء بنام راجہ ۱۲ دسمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اسکی رو سے اوسکا علاقہ قدیم اوسکو
اور اوسکے وارثوں کو واسطے دوام کے عطا ہوا مگر قلعہ وپرگنہ مہری سرحد مسلمان مقام مذکور کو
بباعث اوسکی خدمت لائقہ بمقابلہ دشمن کے دیا گیا اور کاردادون جو بعد ازین ۱۸۳۳ء مین سب
سنشار سنہ ۔۔۔ بعوض ادا ے ۔۔۔ روپیہ نذرانہ کے دوبارہ دیا گیا اور ایک قطعہ زمین
کوہی بجانب شمال دریاے گری رانا ے کپوتھل کو ملا اور پرگنہ جوبسار اور پیونر واقع دیرہ دون
شامل علاقہ انگریزی ہوے۔

راجہ حال و بالکا شمشیر رکاش نامے لیے سال کی عمر کا ہے بجلدوی خدمات جو اوسنے بلوے مین کین اوسکو خلعت صد روپیہ کا عنایت ہوا اور اوسکی سلامی سات ضرب کی مقرر ہوئی خاندان اسکا راجپوت ہے آمدنی سرحد کی تخمیناً لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے راجہ کو دھائی سپاہی اچھے قواعد کرنے والے ملازم ہین باشندے موجب خانہ شماری گذشتہ دو لاکھ نفوس ہین راجہ کچھ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے۔

کہلور معروف بلاسپور

راجہ کہلور کا علاقہ دونون جانب دریاے ستلج کے ہے مگر از روے سند نمبر ۹ جو اب مدت چند کو ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی صرف علاقہ شرقی اوسکو ملا تھا ایک دوسری سند نمبر ۱۰ ۱۸۴۷ء مین راجہ کہلور کو عطا ہوئی اوسکی رو سے وہ علاقہ بھی اوسکو ملا جو بجانب کنارہ راست دریاے مذکور واقع تھا اور اب تک ماتحت دربار لاہور کے تھا موقوفی محصول تزریت بھی منجملہ شرائط سند ہی اور درخواست راجہ بابت معاوضہ نامنظور گورنر جنرل بہادر ہوئی ایک وجہ نامنظوری کی یہ بھی تھی کہ یہ علاقہ متصل ہوسکے ملاقات آزروے ستلج ساتھ سرکار انگریزی کے۔ راجہ کو اب وہ مالگزاری قریب چار ہزار روپیہ کے نہین دینی پڑتی جو وہ دربار لاہور کو دیتا تھا راجہ کچھ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے۔

نام راجہ حال کا بیر اچند ہے عمر ۴۰ سال خاندان راجپوت ہے بجلدوی خدمت جو اوسنے بلوے ۱۸۵۷ء مین کی راجہ کو خلعت صد روپیہ کا عطا ہوا اور سلامی سات ضرب کی مقرر ہوئی آمدنی اس علاقے کی ۴ لاکھ روپیہ سے کم نہین ہے اور باشندے تخمیناً ۲ لاکھ نفر ہین۔

ہندور معروف نالہ گڑھ

راجہ ہندور خاندان راجپوت سے ہے راجہ رام سنگھ ۲ پشت مین راجہ تھا جب سند نمبر ۹۲۰ ۱۸۱۵ء مین عطا ہوئی تھی بعنوانے اس سند کے یہ بیان کرنا لازم ہے کہ ہاشتا نصف حصہ

تعلق القدیرہ شرط ضروری نہین ہے ایک قطعۂ زمین برابر اس نصف حصہ کے ۱۸۵۳ء مین
شامل علاقۂ سرکار انگریزی برضامندی راجہ ہندور سرکار انگریزی کیا گیا —
دوسرا سند نمبر ۹۳ راجہ کو دی گئی جسکی رو سے ٹھکرائی بنوالی کی بالعوض قلعہ نلون کے
جو مقام دائمی واسطے چاوڑی فوج انگریزی کے لیا گیا تھا دی گئی ۱۸۴۶ء مین سند نمبر ۹۴ کے یہ
قلعہ دوبارہ واپس ہوا —

راجہ بجے سنگھ ولد راجہ رام سنگھ ۱۸۵۲ء مین لاولد مر گیا کوئی وارث اصلی اوسکا نہ تھا
مگر بنظر خدمات لائقہ والد اسکے سہان اگر سنگھ کو جو ولد غیر منکوحہ سے تھا سرکار نے حکمران مقرر اور
منتظر کیا اور بسبب پانچہزار روپیہ کا مطالبہ بطور خراج اگر سنگھ سے حسب فحوای سند نمبر ۹۵ جو اوسکو
بتاریخ ۱۹ ماہ جنوری ۱۸۵۴ء دی گئی تھی کیا گیا اور اوسکے بھائیون کی جاگیر کا وعدہ ہو گیا
راجہ ہین سہان کی عمر کا ہے اور باشندے ہندور مین حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ
۱۸۵۴ء نفر ہین اور آمدنی سالیانہ اوسکی [illegible]

بسہر

جو سند نمبر ۹۶ راجہ ہندور سنگھ راجہ بسہر کو دی گئی تھی اوسکی رو سے مبلغ ۱۰ روپیہ
سالانہ بطور مالگذاری مقرر ہوا یہ سرحد ایک علاقہ منجملہ علاقجات کے ہے جو راجہ ہاے کوہستان
کو واپس ہوے اور جسمین مالگذاری مقرر ہوئی ۱۸۵۴ء مین یہ رقم مالگذاری معاوضہ نقصانی متوقعی
محصول تمر ٹ کم ہو کر سو روپیہ باقی رہے —

اکثر قلعجات واسطے قیام فوج کے قبضے مین رکھے گئے تھے مگر بعد ازان واپس بسہر کو
دیے گئے راوین واقع کنارہ پسپ دریاے باہر کنہوتھل کو دیا گیا اور ٹھکرائی کوت گڑھ اور
کہار سین بسہر کی ماتحتی سے جدا کی گئی —

نام راجہ حال کا شمشیر سنگھ ہے یہ خاندان راجپوت سے اور اکیس سال کی عمر کا ہے
باشندے بسہر کے [illegible] مین اور آمدنی

کیونتھل

بعد از جنگ گورکھا ایک حصہ علاقہ کیونتھل کا مہاراجہ پٹیالہ کے ہاتھ فروخت کیا گیا اس سبب سے راجہ کیونتھل کچھ مالگزاری بابت باقی علاقہ کے سرکار انگریزی کو ادا نہین کرتا اور یہ علاقہ باقیماندہ اوسکو از روے سند نمبر ۹۷ کے ۱۸۱۵ء مین دیا گیا۔

اس راجہ کے پاس ایک اور سند نمبر ۹۸ مرقومہ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء موجود ہے اوسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو حکومت دوامی اوپر علاقجات خرد تھوگ دگوتی و گوند کہیاری کے دی گئی ان علاقجات کے سردار راجہ کیونتھل کو اپنا مالک تصور کرتے ہین اور حسب بیل مالگزاری دیتے ہین یعنی تھوگ ۱۰۰ روپے کوتی ۱۰۰ روپے گوند ۱۰۰ روپے کہیاری ۱۰۰ روپے۔

ایک سند سوم نمبر ۹۹ اس راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے پونرا اوسکو اور اوسکے ورثا کو دیا گیا تاریخ اس سند کی پنجم ماہ اپریل ۱۸۲۳ء ہے گو انتقال کا حکم ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا وجوہ اس عطا کرنے کے یہ ہین کہ پونر غیر آباد تھا باشندے اوسکے مفسد اور بدمزاج تھے اور خواہش گورنمنٹ کی تھی کہ کوہستان مین علاقہ ترائید کرین اور خواہش یہ بھی تھی کہ کیونتھل کو کچھ فائدہ ہو۔

راجہ حال کا نام مہندر سنگھ ہے خاندان راجپوت سے ہے اوس سے وعدہ ہے کہ خدمت سپاہ سے کرے ۱۸۱۵ء مین والد راجہ حال کا راجہ بنایا گیا تھا اور اوسکا علاقہ دس ہزار روپیہ کا بجلدوے خدمات جو اوسنے بلوے مین کی تھین عنایت ہوا تھا آمدنی اس علاقے کی تیس ہزار روپیہ ہے اور آبادی حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ مدعا نفر کی ہے۔

باگھل

سند نمبر ۱۰۰ جو یہان کے سردار کو ملی ہے تاریخ اوسکی ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء ہے صرف تسلیم اوسمین اسقدر ہوئی کہ بالعوض بیگار کے مبلغ ۱۰۰ سالانہ بحساب ۱۰۰ روپیہ ہلوی فی نفر مقرر ہوا نام راجہ حال کا کشن سنگھ ہے عمر ۴۰ سال کی اور یہ راجہ ولد شیو سرن سنگھ کا ہے جسکو سند ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی خاندان راجپوت سے ہے آمدنی مبلغ ۳۰۰ روپیہ اور آبادی ۴۰۰ نفری

جوبل

یہ علاقہ اول مین شامل سرمور کے تھا مگر بعد از جنگ گورکھا یہ راج بھی سرخود کیا گیا اور رانا پورن سنگھ کو لارڈ میرا صاحب نے سند نمبر ۱۰۱ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء عطا کی اس رانا نے اپنے ملک کا انتظام اچھا نہین کیا اور ۱۸۳۲ء علاقہ سرکار انگریزی مین کر دیا مگر بعد آئین اس حرکت کا اوسکو افسوس ہوا اسلئے اوسنے لیئے سند ۱۰۱ سالانہ جو اوسکے واسطے مقرر ہوا تھا انکار کیا بعد از تحریرات بسیار ۱۸۴۰ء مین یہ تجویز ہوئی کہ علاقہ اوسکو واپس دیا جاے مگر اس سال مین رانا مرگیا اور سرکار نے یہ فیصلہ کیا کہ علاقہ اوسکے فرزند و وارث کو کہ چند کو واپس دیا جاے اگر وہ لائق حکمرانی کے بروقت پہونچنے سن بلوغ کے ہو۔ بیچ عرصہ اوسکی صغرسنی کے ۱۸۵۳ء تک سرکار نے اوسکے علاقے کا انتظام اپنے ملور پر رکھا آمدنی اس علاقے کی ۱۰۰ ہزار ہے اور آبادی ۱۰۰ نفری رانا بلغ ۱۰۱ خراج دیتا ہے اور خدمت سپاہ سے کرنے کا وعدہ ہو گیا ہے

بھجی

رانا رودرپال کو ۱۸۱۵ء مین سند نمبر ۱۰۲ ملی تھی ۱۸۴۲ء مین اوسنے علاقہ اپنے پسران دلبادر سنگھ کے نام کر دیا راجہ خرد بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۴۴ء کے گدی نشین کیا گیا حسب سند نمبر ۱۰۳ کے بیگار کی عوض مبلغ ۱۰۱ سالانہ مقرر ہوا۔ رانا ے حال ۱۰ سال کی عمر کا ہے آمدنی ۱۰۰ ہزار اور آبادی ۱۰۰ نفری

کمھارسین

یہ علاقہ کہ سابق ماتحت سبہر کے تھا بعد جنگ نیپال سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۰۴ کی تاریخ ۷ ماہ فروری ۱۸۱۶ء ہے جسکے رو سے رئیس علاقہ اور اوسکے ورثا پر فرض ہے کہ خدمت سرکار سپاہ سے کرین بیگار کی عوض مبلغ ۱۰۱ سالانہ مقرر ہوا۔

رانا کنور سنگھ ۱۸۳۹ء مین لاولد مرگیا اور بنظر اوسکے اتحاد سابقہ درمیان مہم گورکھا کے

گورنر جنرل بہادر نے ٹھکرائی مسمی پریم سنگھ کو جو وارث اصلی نہ تھا اس شرط پر دی کہ وہ مالگزاری بانکس زیادہ ادا کیا کرے کچھ فساد جو اوسوقت میں پیدا ہوا اس سبب سے یہ حکم ملتوی رہا مگر بعد ازاں بتاریخ ۲۲ ماہ جون ۱۸۴۶ء اس حکم کی تعمیل ہوئی اور سندراجہ پرتھی سنگھ کو عطا ہوئی شرائط آپ مطابق وسیسے ہی ہیں جیسی اصل سند میں تھیں صرف اسقدر تفاوت ہوئی کہ بجائے مبلغ اٹھائیس روپیہ کے مبلغ اسی روپیہ سالانہ ادا کیا کرے۔

رانا سے حال کا نام ہوا نی سنگھ ہے عمر بیس سال کی ہے آمدنی محصول آبادی موضعات نفری خاندان راجپوت مگر بڑے خاندان میں سے ہیں۔

کوٹھا

سند نمبر ۱۰۵ جو بابت اس علاقہ کے ہے مرقومہ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کے ہے جسکی رو سے علاقہ قدیم موروثی رانا بھوپ سنگھ اور اوسکے ورثا کے نام قائم ہوا اس شرط پر کہ اوست سپاہ سے کرے اور چالیس بیگاری دیا کرے بعد ازاں تعداد بیگاری کم ہو کر تیس پر مقرر ہوئے اور معاوضہ اوسکا مبلغ ۱۲ سالانہ سے ہوا۔

رانا سے حال ایک لڑکا اٹھارہ سال کی عمر کا ہے نام اوسکا جی چند ہے آمدنی آبادی موضعات نفری خاندان راجپوت۔

دھامی

یہ قدیم علاقہ راجپوت ماتحتی کملور سے بعد جنگ گورکھا بری کیا گیا ایک سند نمبر ۱۰۶ رانا گوبردھن سنگھ کو بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عروسی کی جسکی رو سے شرط خدمت کرنے کل سپاہ سے اور اپنے جانشین بیگاری کے قائم ہوئی تھی اور بیگاری کے عوض مبلغ ۱۲ سالانہ بعد ازاں مقرر ہوا ۱۸۲۵ء میں سجلد وے خدمت رانا جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء میں دیا یہ رقم کم کر کے مبلغ ۸ سالانہ باقی رہا۔

راجہ حال گوبردھن سنگھ بروقت شکست گورکھا صغر سن تھا اور اب پچاس سال کے

عرکا ہے آمدنی یہان کی بسلغ ۔۔۔ ہوا وآبادی ۔۔۔ نفری

بلہات

درمیان جنگ پنیالی ۔۔۔ کے طرح رانا مندر سنگھ کا دوستانہ تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے
اس کے تین برس ۔۔۔ علاقہ گیرات کا بابت ۔۔۔ پیشکش کے مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت ہوا
اور باقی ایک برج جس میں رانا مندر سنگھ کو اور اوسکے وارثا کو ملا بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۳۹ء
۱۲۱۱ھ ۔۔۔ ہوا حاضر ۔۔۔ کا تصدیر ہوا اور پشکش تا بتدا ۔۔۔ واسطے خاندان
کے مقرر ہوئی ۔

۱۸۴۲ء میں علاقہ لاڑ ۔۔۔ صاحب مندر سنگھ کے بھائی بچو سنگھ کو دیا چھاونی
کھولی گئی اور بچو سنگھ نے کہا کہ جس پہاڑ پر چھاونی ۔۔۔ پہاڑ ۔۔۔ سرکار انگریزی کو دیتا ہے مگر یہ امر منظور ۔۔۔ بچو سنگھ ۱۸۴۳ء میں
مرگیا اور کوئی وارث اصل اوسکے بعد نہ تھا ۔۔۔ قریب تر برادر زادہ امید سنگھ نامی تھا اور
کو ۔۔۔ اوسکے علاقہ کو ضبط سرکار ۔۔۔ ۱۸۴۳ء میں لارڈ ایلنبرا صاحب نے منظوری
امید سنگھ کے ۔۔۔ قبول کرکے اوسکو علاقہ پر کیا مگر قبل اوسکے کہ سند اوسکے علاقہ کی تیار ہو
امید سنگھ نے وفات پائی اور اوسکی درخواست آخر یہ تھی کہ اوسکا فرزند دلیپ سنگھ نامی وارث
علاقہ گیرات منظور ہو ۔۔۔ جنوری ۱۸۴۳ء سند بتاریخ ۱۰ ماہ دلیپ سنگھ جاری ہوئی جسکی رو سے
علاقہ اوسکو اور اوسکے وارثا ۔۔۔ کو واسطے دوام کے بچند شرائط عطا ہوا ۔

بلسن

علاقہ ۔۔۔ متعلق ۔۔۔ کے ۔۔۔ صرف نصف سہ ۔۔۔ کی سپاہ سے وقت جنگ کرتا تھا
مگر ایک سند بتاریخ ۱۰ اوسکو ۔۔۔ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عطا ہوئی اور بالعوض چالیس ہگاری کے
بسلغ ۔۔۔ سالانہ مقرر ہوا ۔

ٹھاکر ہوگراج رئیس حال ۱۸۵۵ء میں رانا بنایا گیا بجلدوے اوسکے خدمات کے جواوسنے

بلوے مین کین آمدنی اسکی مبلغ ... آبادی ... نفری ہے رانا کی عمر ... سال کم کی نہین اور خاندان کا راجپوت ہے۔

میلوگ

سند نمبر ۱۱۱ اس علاقہ راجپوت کی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اسمین شرائط معمولی درج ہین اور چالیس بیگاری کے عوض مبلغ ... سالانہ مقرر ہوا۔

رئیس حال ٹھاکر دلیپ چند اونتیس سال کا ہے آمدنی ... اور آبادی ... نفری ہین

بیجاہ

سند نمبر ۱۱۱ جو رئیس خزر بیجاہ کو عطا ہوئی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اور اون ہی شرائط معمولی کی مشتمل ہے تعداد نفری بیگاری پانچ نفری مقرر ہین اور معاوضہ اسکا ... روپیہ سالانہ سے ہوا ہے۔

بابت معاوضہ زمین چھاونی کسولی کے اوسکو مبلغ ... ماہ دیا جاتا ہے۔ ٹھاکر حال اودے چند عمر تیس سال کی عمر کا ہے آمدنی ... ہے اور آبادی ... نفری

ترودج

جسوقت ترودج قبضہ سرکار انگریزی مین آیا کرم سنگھ نامے سردار برائے نام تھا مگر بباعث اسکے معمری اور ضعف قوی کے اوسکا بھائی جھبو بونامے کارپرداز تھا۔

اوپر دفعات ٹھاکر کرم سنگھ کے ایک سند نمبر ۱۱۲ مرقومہ ۳۱ جنوری ۱۸۱۹ء مہر و دستخط کپتان راس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقامات کوہستانی نے جھبو کو دی جسکی رو سے ٹھکرائی ترودج کی اوسکو اور اوسکے ورثا کو ملی اس شرائط پر کہ وہ خدمت سرکار کی سپاہ سے کرین اور آٹھ بیگاری دیا کرین اس بیگاری کی عوض ... سالانہ مقرر تھا اس کام کے واسطے حکام عالی کو کچھ تحریر نہین ہوئی اور نہ دعوی میان جھبو مین کچھ شک واقع ہوا ۱۸۳۵ء مین اوسکے برادرزادہ رنجیت سنگھ نے

دعوی کیا اور اپنی جانب بہت آدمی کر لیے۔

اسپر ایک تحریر بہت طول طویل واقع ہوئی آخر کار جھوبو کو حکم ہوا کہ اپنے پسر سیام کے نام علاقہ کر دے۔

یہ انتظام بھی بہت مدت تک اس سبب سے نرہا کہ سیام سنگھ لیاقت نہیں رکھتا تھا اور جھوبو اور رنجیت سنگھ تدابیر قریب تر کرتے تھے جسکے ۱۸۴۱ء میں یہ امر ضروری متصور ہوا کہ سیام سنگھ کو برخاست کر کے علاقہ جوبل میں شامل کر دیں۔

ترنج کا انتظام معرفت اہلکاران انگریزی کے ۱۸۴۳ء تک رہا جب دعوی رنجیت سنگھ کا منظور ہوا اور سند نمبر ۱۱۳ مرقومہ ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ء اوسکو عطا ہوئی جسکی رو سے علاقے واسطے دوام کے اوسکو اور اوسکے ورثا کو بشرائط معمولی تا بعد ادا ہی اور ادائے مبلغ ۱۸۰۰ بابت بیگار عطا ہوا۔

ٹھاکر جال رنجیت سنگھ تینتالیس برس کا ہے آمدنی ۱۸۰۰ اور آبادی ۳۵۰ نفری ہے

کوٹھار

سند نمبر ۱۱۴ اس زمین کی مرقومہ ۲۷ ماہ ستمبر ۱۸۴۵ء ہے اور اوسمیں شرائط معمولی تا بعد ادا ہی اور پانچ بگاہی کی جسکی عوض مبلغ ۱۸۰ سالانہ قرار پایا ہے مندرج ہیں۔

ٹھاکر جال کا نام کشن چند ہے عمر اوسکی پینتالیس سال کی ہے آمدنی ۱۸۰۰ اور آبادی ۳۵۰ نفری کی ہے۔

منکل

منکل قدیم ساکنت کہنور کے تھا بروقت اخراج گورکھا وہ سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۱۱ بتاریخ ۲۷ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء عطا ہوئی اسمیں شرائط معمولی مندرج ہیں دو بگاہی قرار پائے اور اونکی عوض مبلغ ۱۸۰ سالانہ تجویز ہوا۔

رانا جیت سنگھ اڑتیس سال کی عمر کا ہے آمدنی ۱۸۰۰ اور آبادی ۳۵۰ نفری کی ہے

درکوٹی

یہ ریاست خرد بموجب حکمنامہ نمبر ۱۱۶ کے جو بنام سیتارام کے ایجنٹ لفٹنٹ راس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سنے جاری کیا ہے قبضۂ قابض میں ہے شرائط اوسمیں یہ ہیں کہ وہ تابعدار سرکار انگریزی کی کرے اور کچھ مالگذاری اوسپر مقرر نہیں ہے اور نہ کسیطرح کا نذرانہ رئیس حال پیشکش سال کی عمر کا ہے آمدنی عام اور آبادی ساڑھے نفری کی ہے

انمروے سند نمبر ۱ کے استحقاق متبنی کرنے کا جمیع رئیسان کوہستانی مذکورہ بالا کو عطا ہوا ہے۔

نمبر ۲

ترجمہ سند نامہ راجہ سنگھ راجہ ناہن المرقومہ ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ گورکھا کی فوج ان اضلاع سے خارج ہوئی اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ فتح سنگھ کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے علاقہ سرمور مع تمام حقوق وغیرہ علاقہ مذکور کے راجہ کو اور اوسکے وارثوں کو دی گئی۔

قلعجات نئی وجگت گڑھ اور دون کبارہ اور اضلاع جو سرمور سے علیحدہ ہوکر شامل قبضہ سرکار انگریزی کیے گئے اور قلعجات کرچری دہنر مع اراضی متعلقہ جانب مغرب دریاے گری ندی ٹھکرائی کنپوتھل میں شامل کی گئی اور قلعجات گھاٹ وسلہر جانب مشرق دریاے مذکور شامل راج سرمور ہوے۔

یہ مناسب ہے کہ فتح سنگھ باداے شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قبضہ کرے اور ہرگز خیال دعوی اوس علاقہ مذکورہ بالا کا نکرے جو سرمور سے علیحدہ ہوکر کچھ شامل علاقہ سرکار انگریزی ہوا ہے اور کچھ ٹھکرائی کنپوتھل میں شامل ہوا ہے۔

ماوراے اسکے اوسکو مناسب ہے کہ کوئی دیوان یا مقصدی واسطے انتظام راج سرمور کے بغیر اطلاع اور مصلاح اوس حاکم انگریزی کی جو وہان مقرر ہوگا نکرے راجہ عہود مذکورہ بالا کے

مطابق کاربند ہوگا اور سرکار انگریزی کی متابعت حکم کرکے ہنگام جنگ حسب الحکم شامل فوج انگریزی ہوکر کارلائقہ دوستی بھی کرے گا اور وہ راستہ بھی بارہ فٹ عرض کا اپنے کل علاقہ میں طیار کرائیگا

اگر راجہ کسی شرط کورہ بالا کی جو ملکر درج ہوئی [illegible] کے علاقے پر کرے گا تو رفتہ رفتہ سرکار انگریزی کا عمل درہوگا اور جو کچھ پیشکش راجہ کو مناسب ہے کہ اس تحریر کو جائز اور معتبر تصور کرے اور بمطابقت شرائط بالا جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قابض ہوا اور بہبودی رعیت اور ترقی زراعت اور نصفت دہی رعایا اور حفاظت راستہ میں کوشش کرے اور وعدہ سے زیادہ رعیت سے نہ لے اور قصہ مختصر تمام لوگون کو راضی اور خوش رکھے۔

رعایا پر فرض ہوگا کہ جو بیچ سنگ کو اپنا مالک دلی تصور کرکے اوسکے حکم کی متابعت کرینگے

نمبر ۸۹

سند نام راجہ فتح پرکاش راجہ ناہن

چونکہ رابٹ ہنیرل گورنر جنرل بابلاس کونسل بخوشی خاطر فتح پرکاش راجہ ناہن اور اوسکے ورثا وجانشینون کو واسطے ہمیشہ کے علاقہ معروف کہا رادون حزور راج سرمور عطا کرتے ہین واضح ہو کہ علاقہ مذکور بھی علاقہ کہا رادون فتح پرکاش اور اوسکے ورثا وجانشینون کو واسطے ہمیشہ کے حسب شرائط مذکورہ ذیل عطا ہوتا ہے۔

شرط اول

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین لحاظ حقوق باشندگان رکھینگے اور نصفت دہی بلا پاسداری اصد سے ہر ایک فرقہ وحرفہ کے لوگون کی کرینگے۔

شرط دوم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین کسی قسم کی اجناس تجارت پر جو اوسکے علاقے مین گذر کرے اور اوسکے علاقے مین آئے یا وہانسے کسی اور جگہ جائے محصول تجارت نہ لینگے۔

شرط سوم

فتح پرکاش مذکور اور اوسکے جانشین اون راستون کی ترتیب رکھینگے جو اب اونکے

علاقے مین موجود ہین اور جو اور رستہ بعد ازین سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً طیار کرانا مناسب تصور کرے گی اونکی طیاری اور مرمت مین مدحسب ہدایت کرینگے۔

شرط چہارم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین پولس معقول قائم رکھینگے اور مقامات پولس رستون پر بفاصلہ مناسب واسطے حفاظت مسافران وتجاران جو علاقۂ کہار دادون مین گذر کرین طیار کرینگے

شرط پنجم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین ہرگز کسی حیلے سے اپنی رعایا سے نذرانہ وغیرہ جسکو نذرانہ روالی کہتے ہین نلینگے اور نہ کسیطرح کا جرمانہ یا زیادہ ستانی اونپر کرینگے۔

مہر و دستخط رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر بجلاس کونسل بتاریخ پنجم ماہ ستمبر ۱۸۳۳ء عطا ہوئی

دستخط ولیو سی بنٹنک (مہر)

دستخط سی ٹی مٹکلف

دستخط ای رائس

نمبر ۹۰

سند نامہ راجہ مہاچند راجہ بلاسپور مرقومہ ۶ ماہ مارچ ۱۸۱۵ء

چونکہ راجہ مہاچند بلاسپور نے بدیانت داری دلی تابعداری سرکار انگریزی کی قبول کی اور تابع سرکار انگریزی ہوا اور کچھ تعلق اپنا گورکھا سے نہین رکھا لہذا حسب فحوائے مضمون اشتہار جو حسب الحکم ہز ایکسل لنسی گورنر جنرل بہادر کے بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر ۱۸۱۴ء جاری ہوا تھا راجہ اپنے علاقۂ قدیم کملیو مین جو درحقیقت اوسکے قبضے مین اس جانب دریاے ستلج کے ہی شرائط ذیل قائم اور مستحکم کیا جاتا ہے یعنی راجہ ہرگز ظاہر یا باطن گورکھا سے یا کسی دشمن جنوبل کمپنی سے اتفاق اور سازش نہین رکھیگا مگر جادہ فرمانبرداری احکام سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہ کر ہر وقت مع فوج کے آمادہ خدمتگزاری فوج انگریزی رہ کر رسد وغیرہ اور بیگاری واسطے فرمانبرداری کے دیگا اور جو کام اوسکے تفویض ہوگا سرانجام کریگا جو احکام اوسکو اب ملینگے

یا بعد ازین اوسکے نام جاری ہونگے تعمیل کریگا خصوصاً جسوقت فوج کسی انگریزی کسی حلیف دشمن پر ہوگی اوسوقت حتی المقدور والامکان وفاداری اور اتفاق سرکار انگریزی سے انحراف نکرے گا سوائے شرائط مذکورۂ بالا کے سرکار انگریزی براہ عنایت وفیاضی دلی کسیطرح کا محصول یا زرتقصانی نلینگے اور اگر کورکھا سے صلح ہوگی تو درصورت اطاعت اور خدمتگزاری راجہ کوئی امر ایسا سرکار انگریزی نسبت راجہ کے مسموع نکرینگے جو منافق شرائط حفاظت راجہ ہوگا ماورا اسکے جوابات سوالات راجہ دستخطی میجر جنرل اوکتر لونی صاحب مرقومہ ۱۸ ماہ فروری ۱۸۱۵ء گورنر جنرل بہادر نے تصدیق اور منظور کیے اب راجہ کو یہ لازم ہے کہ قائم اور مستحکم اپنے راج مین ہوکر اس جانب سے اطمینان رکھے اور اندیشہ دل سے دور کرکے ہمہ وقت مصروف ترقی خوشی و آسایش رعایا رہے اور اس سند کو اپنے علاقے کی نسبت جانز اور کامل تصور کرے۔

ترجمہ تفصیل سوالات جو مختار راجہ مہاچند نے پیش کیے اور جوابات میجر جنرل اوکتر لونی صاحب مرقومہ ۱۸ ماہ فروری ۱۸۱۵ء

سوالات	جوابات
اول چونکہ مین نے اپنا تعلق بالکل گورکھا سے علحدہ کرلیا اور سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور اس اتفاق کو مین مثل اپنی آبرو اور جان کے تصور کرتا ہون لہذا مجھے امید ہے کہ مین اپنے علاقہ قدیم مین قائم رہونگا اور میرا علاقہ محفوظہ ہنوربل کمپنی تصور کیا جاے گا اور اگر کبھی گورکھا اطاعت حکومت انگریزی منظور کرین اور وہ کوئی امر منافق بہ نیت عوض لینے بابت میرے ترک کرنے اوسکی دوستی کے پیش کرین تو وہ منظور نہو۔	اگر راجہ نے دراصل و بالتحقیق گورکھیون سے اپنا تعلق جدا کرلیا ہے اور وہ سرکار انگریزی سے اتفاق رکھے گا تو وہ بے شبہہ اپنے علاقہ قدیم کہلور مین جو اس جانب دریاے ستلج کے واقع ہے حسب منشا اشتہار جو حسب الحکم گورنر جنرل بہادر بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر گذشتہ جاری ہوا ہے قائم رکھا جائیگا اور اوسکا علاقہ ہر طرح محفوظ سرکار انگریزی تصور کیا جائیگا اور درصورتیکہ فیما بین سرکار انگریزی دوستی ہوجاے تو کوئی امر منافق راجہ جو بخلاف شرائط حفاظت ہوگا اور گورکھا

اوسمین گفتگو کرینگے منظور نہوگا مگر درباب اپنے
علاقہ کہلور کے تحریر گورنر جنرل بہادر کو کیجائیگی۔

دوم

یہ بخوبی روشن ہے کہ قلعجات فتیجور
درمندگڑھ وبہاولپور ورتن پور میرے بزرگون کے
تعمیر کردہ ہین اور میرے قبضے مین تھے مگر
اتفاقاً راجہ رام سرن نے اونپر قبضہ کرلیا اور
اوسکا قبضہ سات مہینے رہا بعدازان مین نے
واپس اونسے لیے اب مجھے امید ہے کہ
دیگر تمام مقبوضات قدیم میرے مجکو ملتے ہین
تو یہ قلعجات بھی مجھے ملینگے۔

دوم

مجھے بھی معلوم ہے کہ قلعجات فتیجور درمند گڑھ
وبہاولپور ورتن پور قدیم سے متعلق علاقہ کہلور
کے ہین اگر راجہ گورکھا سے علیحدہ ہوکر متفق
سرکار انگریزی کے ہوگا تو یہ قلعجات مثل سابق
اوسکے پاس رہینگے۔

سوم

درباب بارہ ٹھاکرون کے اگرچہ وہ قدیم سے
متعلق ماتحت ہری ہین مگر باعث میرے
ضعف کے کبھی وہ ماتحت سرمور کے ہوے
اور کبھی راجہ رام سرن نے اونکو اپنے قبضے
مین رکھا جب گورکھا یہان آئے تو اونھون نے
مجھے دوبارہ اونپر حاکم کیا یعنی وہ بارہ ٹھاکر
پھر میرے قبضے مین آئے جب گورکھا
قلعۂ کانگڑہ سے واپس چلے گئے تو اونھون
نے مجھسے کہا کہ چند ٹھاکر منجملہ بارہ کے واسطے
خرچ فوج کے جدا کرنے ضرور ہین بسبب میرے
اور اونکے اتفاق کے اور نیز بخیال اپنے

سوم

ہر ایک درخواست راجہ کی نسبت بارہ ٹھاکرون
کے نادرست ہے کیونکہ اصل حال اسکا مختلف ہے
اگرچہ مجھے قطعی نامنظوری اس درخواست کی
کرنی مناسب ہے کیونکہ جب وقت بندوبست
بارہ ٹھاکرون کا آئے گا اوسوقت اصلی حقدار
کو حق ملیگا مگر درصورتیکہ راجہ خدمات لائقہ کا
نسبت سرکار انگریزی کے متصور ہوگا اور کل
تعلق اپنا گورکھا سے چھوڑدیگا تو میری نزدیک
ویسا ہی لحاظ اوسکی نسبت سرکار انگریزی مرعی
رکھینگے جو گورکھا نسبت اوسکی درباب دو ایک
ٹھاکرون کے رکھتے تھے۔

ضعف کے اور اپنے عہدہ برا نہو سکنے کے
درصورت انکار کے مین نے نوٹھا کر
اونکو دیے اور تین میرے قبضے مین رہے
یعنی ٹھاکران دہامی وبھجی وکوٹی اور وہ اب
میرے قبضے مین ہین مین نے یہ صرف اطلاعاً عرض
کیا ہے ورنہ بہرحال مجھے اطاعت حکم سرکار
انگریزی اس معاملے مین منظور ہے اور اونکے
حکم کی تعمیل باعث میری خوشی کا ہے۔

چہارم

گورکھانے مجھے سوا سے میرے اصلی
علاقے کے اور بہت مقامات دیئے تھے
اور میجر جنرل صاحب کو بھی اب وہی اختیار
حاصل ہے جو اونکو تھا جو صاحب حکم دینگے
اوسکی تعمیل مین میری عین خوشی ہے ازراہ
مہربانی مجھپر نظر مہربانی رکھوگے جب مین خدمات
لائقہ سرکار کی کرونگا اوسوقت نظر الطاف
میری بنسبت ہو میجر جنرل صاحب میرے دوست
اور مربی ہین منجانب سرکار انگریزی۔

چہارم

کوئی دعوی نسبت اون مقامات کے جو گورکھانے
دیے تھے سوا ہی علاقہ قدیم کہلور کے سماعت نہین ہوسکتا
حسب منشاء اشتہار مجریہ ۱۰ ماہ اکتوبر کے سطح کا
مطالبہ زر شل محصول وغیرہ راجہ سے نہوگا بعوض
اون تمام فائدون کے جو راجہ کو نصیب ہونگے
سرکار انگریزی صرف اسقدر چاہتی ہے کہ جب تک
جنگ گورکھا سے جاری ہے راجہ بالاتفاق
فوج انگریزی کام کرے اور جب آئندہ کسیوقت
فوج انگریزی بمقابلہ کسی دشمن کے اس نواح مین
آئے تو راجہ ہر قسم کی مدد حتی الامکان دے گا
یعنی رسد وغیرہ دیگا اور شرائط وفاداری فرمانبردا
بجا لائے گا۔

نمبر ۹۱

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ کہلور معروف بلاسپور راجہ جنگ چند کو عطا ہوا المرقوم ۱۱ اکتوبر ۱۸۴۷ء

چونکہ از روے عہدنامہ جو فیما بین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء قرار پایا کل علاقہ کوہی قبضہ ہیز ہائی کمپنی مین در آیا اور چونکہ راجہ جنگ چند کہلوروالے نے ہمیشہ فرمانبرداری حکام انگریزی کی سرکار اب واسطے ہمیشہ کے راجہ جنگ چند اور اوسکے ورثاے مذکور پتولدرانی کو علاقہ کہلور اون عہد و تک باختیارات کل انتظام کے دیتے ہین جو شروع سلطنت انگریزی بیچ علاقجات کے زور دیا سے اوسکے قبضے مین ہین اگر کوئی وارث اصلی سیئیت مذکورہ بالا کا موجود نہ ہوگا تو علاقہ مع اختیارات کل کسی اوسکے نزدیک رشتہ دار مذکور کو جو وارث قریب راجہ کا ہوگا دیا جائیگا مگر یہ اور اختیار سے کہ اگر کوئی اوسکا جانشین بلائق انتظام امور ریاست ہوگا تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایسے نالائق جانشین کو بر خلاف کرکے کسی دوسرے قریب کے رشتہ دار لایق کو علاقہ تفویض کر دینگے اور جو کوئی اس طرح جانشین راجہ قرار دیا جائیگا اوسکے پاس علاقہ بشرائط مندرجہ عہدنامہ ذیل جو اوسنے لکھا ہے بلا مزاحمت رہیگا۔

شرط اول

یہ کہ وہ تمام محصول تزنرت اپنے علاقے مین وصول کرے اور اپنے اوپر فرض کردانے کہ وہ حفاظت مسافران و تجاران و دیگر اہل حرفہ علاقہ کی کرے۔

شرط دوم

یہ کہ وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بابرد فت سے گزرتے ہین نمونگے بنائے گا اور اونکی مرمت وقت ضرورت کریگا۔

شرط سوم

یہ کہ ہنگام جنگ حسب الحکم وہ شریک فوج انگریزی مع اپنے تمام ہمراہیون کے اور بیگاریونگے رہے گا اور آمادہ بتعمیل احکام حکام انگریزی رہے گا اور حتی الامکان اپنے رسد وغیرہ کا سرانجام کریگا۔

شرط چہارم

یہ کہ ہر ایک تنازعہ جو مینابین راجہ گانیلور اور کسی دوسرے رئیس کے واقع ہوگا وہ سپرد عدالت انگریزی ہوگا۔

شرط پنجم

یہ کہ وہ کوئی جزو اپنے علاقے کا بلا اطلاع اور استرضا سرکار کے علیحدہ یا رہن نکریگا

شرط ششم

یہ کہ وہ اپنے علاقے مین رسم بردہ فروشی وستی و دختر کشی کو موقوف کرادے گا اور نیز رسم جلا دینے یا غرق آب کرنے بیمار مجذوم کی بھی موقوف کردے گا کیونکہ یہ امر خلاف آئین سرکار ہین اور وہ ایسے حکم سخت بسنبت انسداد ان جرائم کے جاری کریگا کہ کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا نہوگا۔

راجہ اپنی سرحد سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے شرائط مندرجہ کی تعمیل مین کوشش کریگا اور رعیتی باشندگان اور بہتری علاقہ مین سعی کریگا اور وہ تدابیر بروے کار لائیگا جس سے ترقی زراعت اور دادرسی مظلومان و بحالی حقوق جائز و اہنیت شایع عام متصور ہو وہ اپنی رعایا سے اخذ بیجا نکریگا بلکہ اونکے ساتھ مہربانی سے پیش آئیگا تاکہ وہ اوسکے شکر گزار رہین اور رعایا پر فرض ہے کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکے ورثا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری و اجبی کے ادا کرنے مین قاصر نہون اور ہمیشہ اوسکے مطیع الحکم رہین اور خوش رویگی سے بسر کرین۔

نمبر ۹۲

سند راجہ رام سنگھ عرف رام سرن بابت علاقہ ہندور

چونکہ تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین در آیا اور چونکہ راجہ رام سنگھ نے اس جنگ مین کارہاے دوستانہ بسنبت سرکار انگریزی کے کیے خود مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہا اور واسطے صفائی راستہ کے اور دیگر امور ضروری کے بیگاری دیے لہذا حسب الحکم رابٹ ہنور بل

گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ مذکور کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے علاقہ ہندور وغیرہ سات پرگنجات اور بھٹولی مع مابہ موضع متعلقہ کے اور منجھولی مع چار مواضع متعلقہ کے (باستثنا نصف حصہ فیض اللہ پورہ واقع پرگنہ خاص ہندور و قلعہ ملون مع شش مواضع موضع ملون چاکران جو قلعہ کوہ ملون پر واقع ہین اور مواضع مادھو جلندواری مالہ وغیرہ جن ساٹھ مواضع کی جمع بمبلغ مامدعے نقد اور مامدعے غلہ ہے) مع تمام حقوق متعلقات اونکے اور سائر اور استحقاق دادرسی رعایا بلا بیگار و خدمت سرکار و نذرانہ حواب موقوف ہوگئے ہین عطا ہوتا ہے جسقدر بیگاری ہنگام جنگ راجہ دیگا اونکی اجرت سرکار سے بحساب مامدعے ماہواری فی کس ملے گی مگر راجہ جب شریک فوج انگریزی ہوگا تو اوسکو اور اوسکی فوج کو کچھ تنخواہ وغیرہ ندی جائیگی راجہ اس سند کو جائز اور معتبر واسطے اپنے اور اپنے ورثا کے تصور کرکے کوشش بلیغ بیچ ترقی بہبودی رعایا مین کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکریگا اور شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی بیچ دوستی کے ثابت رہیگا اور شرائط سند ہذا کے موافق کاربند ہوگا۔

رعایا پر یہ فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرین اور مالگزاری بروقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ کی کرین۔

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۳

سند بنام رام سنگھ معروف رام سرن بابت ٹھکرائی بروے

چونکہ تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور اکثر رئیسون کو اونکا علاقہ دوبارہ عطا ہوا اور چونکہ قلعہ ملون مع چھ مواضع کے جنکی جمع مامدعے نقد اور مامدعے غلہ ہے راجہ سے علیحدہ کرکے واسطے قیام فوج انگریزی کے لیے گئے لہذا بنظر معاوضہ قلعہ مذکور و شش مواضع کے یہ سند حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر دیجاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی بروی کی مع تمام متعلقات و سائر راجہ کو اور اوسکے ورثا کو عطا ہوتی ہے راجہ مذکور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے اور چار موضع واسطے رانی ٹھکرائی مذکور چھوڑ کر باقی کا قبضہ کرے ہنگام جنگ

راجہ پر فرض ہوگا کہ وہ بیگاری اور سپاہی دے اور نذرانہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے راجہ کو راستہ ہر طرف ٹھکرائی مذکور کے بنانے ہونگے اور ہوش رکھے کہ کسی دوسرے کے علاقہ پر دست اندازی نکرے رعایا کی بہبود میں کوشش کرے اور سرکار انگریزی کی اطاعت بدل کرنے اور شکرگزاری عنایات سرکار کرتا رہے اور رعایا پر یہ امر فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک دلی حق تصور کرین اور مالگزاری بروقت ادا کرین اور اسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ بروے کار لائین۔

تفصیل مذکورہ بالا

بیگاری کلیتہً موقوف نذرانہ موقوف راستہ ہر طرف گرد ٹھکرائی کے طیار رہون

المرقوم ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۴

ترجمہ سند جسکی رو سے قلعہ ماون مع مواضع متعلقہ دو ضرب توپ و سامان وغیرہ راجہ رام سنگھ بالا گڑھ والے کو عطا ہوا۔ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۱۵ء

چونکہ راجہ رام سنگھ راجہ بالا گڑھ ہمیشہ اتحاد اور خیر خواہی سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہا ہے اور چونکہ یہی صرف رئیس این روی ستلج تھا جسنے اپنی وفاداری ساتھ حاضر ہونے کی بسجدمت گورنر جنرل بہادر بمقام لشکری خان کی سرای کے شروع مہم لاہور مین ظاہر کی جبکہ فوج سکھ عبور دریاے ستلج کرتی تھی لہذا قلعہ ناگول مع چھ دیہات متعلقہ و دو ضرب توپ اٹھارہ پی و دیگر سامان موجودہ قلعہ مذکور سرکار انگریزی نے راجہ کو نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ بشرائط مندرجہ اقرارنامہ ذیل دیا۔

شرط اول

راجہ اپنے طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے وعدہ کرتا ہی کہ وہ رعایاے علاقہ عطیہ حال کی بسبب ساتھ نصفت کے پیش آئیگا تاکہ اون لوگون کو تکلیف بباعث تبدیلی حکومت یعنی اونکی حکومت انگریزی سے باہر ہوکر حکومت راجہ مین داخل ہونے کی نہو۔

شرط دوم

راجہ اونکا استحقاق اپیل کرنے کا بخلاف سختی وناانصافی کے صاحب اجنٹ انگریزی کی پیشگاہ مین منظور کرتا ہے۔

شرط سوم

راجہ ہمہ تن مصروف بتعمیل مصالح وتجویز کے جو صاحب اجنٹ انگریزی بنسبت رعایا کے ظاہر کرین گے رہیگا ورنہ سزاے ضبطی عطیات کا متحمل ہوگا راجہ کو لائق ہے کہ اس سند کو کامل اور جائز تصور کرے اور بالعوض اس عنایت کے ہمیشہ ثابت قدم نمک حلالی سرکار انگریزی مین رہے۔

موضع مالون چاکران موضع مالون بدھو موضع جیلار داد ال موضع سویر گھاتی موضع مالون موضع بیچ

المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء مطابق دہم کاتک سمت ۱۹۰۳

ترجمہ اقرارنامہ راجہ رام سنگھ راجہ بالاگڑھ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار انگریزی نے ازراہ عنایت قلعہ مالون مع دیہات متعلقہ مندرجہ سند اور دوسرے اظہارہ پنی توپ اور سامان موجودہ قلعہ مذکور بذریعہ سند کے اسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن عطا کیا مین یہ اقرارنامہ لکھکر تعمیل اوسکی اپنے اوپر اور اپنے ورثا کے اوپر لازم اور فرض گردانتا ہون

شرط اول

مین اوس رعایا پر جو میری حکومت مین بذریعہ سند مذکور آئے ہین انصاف اور رعایت کے ساتھ حکمرانی کرونگا تاکہ وہ سرکار انگریزی کی حکومت سے حکومت ہندوستان مین آنے سے کسیطرح کی تکلیف نہ اوٹھائین۔

شرط دوم

مین اونکے استحقاق اپیل کو بخلاف سختی وناانصافی پیشگاہ اجنٹ انگریزی کے منظور کرتا ہون۔

شرط سوم

مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر مین ہمہ تن مصروف بتعمیل مصالح وتجاویز صاحب اجنٹ انگریزی

نسبت اس رعایا کے سنون تو یہ علاقہ عطیہ میرا ضبط ہو۔

نمبر ۹۵

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بالا گڑھ وخطاب راجگی راجہ اگر سنگھ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۹ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء

چونکہ راجہ بجے سنگھ خلف الصدق راجہ رام سنگھ راجہ بالا گڑھ نے لاولد وفات پائی اور کوئی وارث ذکور اوسکی وضع کا موجود نہین لہذا علاقہ بالا گڑھ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا اور اب اوسکے اختیار مین ہے مگر بنظر وفاداری راجہ رام سنگھ اور بلحاظ اوسکی خدمات لائقہ کے جو جنگ گورکھا مین ۱۸۱۴ء ۱۸۱۵ وقوع مین آئی ہین سرکار کا منشا یہ ہے کہ علاقہ بالا گڑھ جو قبضہ راجہ مرحوم مین تھا اگر سنگھ ولد عزیز نکلوحہ راجہ ام سنگھ کو عطا ہوا لہذا سرکار انگریزی علاقہ بالا گڑھ مع خطاب راجگی اگر سنگھ اور اوسکی ذریات کو صلبی عطا فرماتی ہین

واضح ہو کہ راجہ اگر سنگھ اور اوسکے ورثا پانچ ہزار روپیہ سالانہ خراج کا سرکار انگریزی مین داخل کیا کرینگے اور سرکار انگریزی راجہ اگر سنگھ کے بھائیون کی جاگیر کا بھی وعدہ کرتے ہین اور راجہ اجازت عام دیگا کہ رعایا سے انگریزی خواہ ہندوستانی ہون خواہ یورپ زاد اوسکے علاقے مین بلا مزاحمت آمد و رفت کرین تجارت کرین اور انکو بھی اپنی رعایا کی برابر شمار کریگا اور سرکار نے بنا مارٹر کا درمیان علاقہ بالا گڑھ کے اپنے اختیار مین رکھا ہے۔

یہ بھی واضح ہو کہ یہ عطیہ اس شرط پر ملا ہے کہ وہ نیک وضع رہے اور وقت اندیشہ فساد کے فوج اور تدبیر سے خدمت سرکار کی کرے۔

نمبر ۹۶

سند بنام مہندر سنگھ بہادر

بباعث مغلوب ہونے حکومت گورکھا کوہستان مین تمام یہ ملک اختیار سرکار انگریزی مین آگیا لفٹنٹ راس صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل حسب منشا ہدایت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے سی بی ایجنٹ گورنر جنرل باختیارات عطیہ رابٹ منٹگمری گورنر جنرل بہادر مہندر سنگھ

راجہ اگرسنگھ اور اوسکی اولاد کو راج بسہر اوسیقدر علاقہ اندر حدود مین جو پیچ عہدنامہ ۲۵ سمبت ۱۸۶۸ مطابق ۱۸۱۱ع کے تھا قائم کرتے ہین بشرائط و مستثنیات مفصلہ ذیل یعنی

شرط اول

ریاست بسہر واسطے تیغبندی کے یعنی اخراجات فوج کے واسطے جو سرکار انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت اور حفاظت علاقہ کوہستان کے رکھے گی پندرہ ہزار روپیہ کلدار بموجب شرح بٹائی سکہ انگریزی و سکہ رائج الوقت بسہر و چھاونی متصلہ انگریزی کے سال بسال تین اقساط حسب مصرحہ ذیل ادا کیا کرینگے۔

اول ماہ پوس یعنی دسمبر و جنوری — صہ

دوم ماہ بیساکھ یعنی اپریل و مئی — صہ

سوم ساون یعنی جولائی و اگست — صہ

شرط دوم

قلعہ رائن گڑھ مع اوس ضلع کے جسمین وہ واقع ہے یعنی قسمت پرگنہ رائن واقع برکنارہ چپ دریاے بابر اور پرگنہ صندوق مع قلعہ سیلی دان اور قلعہ در توجوا دسمین واقع ہین اور قلعہ باگی واقع کرن گول یا کوئی اور مقام گرد و پیش اوسکے جسکی تجویز بعد ازین ہوگی سرکار انگریزی واسطے قیام اپنی فوج محافظ کے اپنے قبضے مین رکھینگے۔

شرط سوم

ٹھکرائی دلیپو اور لکھیپو اور کرانگٹو کی دراصل بہت سال پیشتر مہم گورکھا سے شامل راج بسہر ہوگئی تھی پس اونکی نسبت وہی امر مرعی رہے گا جو عہد راجہ اوگرسنگھ مین تھا اور وہی پرورش وہان کے ٹھاکرون کی اولاد کی ہوگی جو اوسوقت مین تھی اور ٹھکرائی کو لگڑھ اور کمارسین اسلیے ماتحت کسیکے نہین رہی صرف حکومت عامہ سرکار انگریزی کی مطیع رہینگے

شرط چہارم

ہنگام جنگ فوج بسہر شامل فوج انگریزی کے ہوکر حسب ہدایت کاربند ہوگی

شرط پنجم

ریاست بسہر جب کبھی سرکار اونکے علاقے مین علیار ہوگی بیگاری دینگے۔

منمقام رام پور ۲۳ کاتک سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۶ نومبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۹۷

ترجمہ سند بنام راجہ کنسا رسنگہ بابت ایک قسط ٹھکرائی علاقہ کنیوتھل

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے پرگنجات کلمانج مع آٹھ پرگنجات کے اور سارو غیرہ دیے گئے راجہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنجات مذکورہ بالا پر قبضہ اپنا کرے اور سرکار انگریزی کے ساتھ بدل اتفاق رکھے اور اپنی رعایا کی خیرسگالی مین کوشش کرے اور دیگر پرگنجات کنیوتھل پر دست تصرف دراز نکرے اور دوسرے پرگنجات پر ہرگز اپنا دعوی پیش نکرے اور ہنگام جنگ راجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوگا۔

اور رعایا اور ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہے کہ وہ رانا سنسار سنگہ کو اپنا مالک دلی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری بروقت اوسکو ادا کیا کرین۔

اگر راجہ فرمانبرداری سرکار مین کمی کرے یا وقت جنگ شریک فوج سرکاری نہو تو جسقدر علاقہ اس سند کی رو سے اوسکو ملا ہے وہ ضبط سرکار ہو جائیگا۔

المرقوم ۶ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۸

ترجمہ سند بنام رانا سنسار سنگہ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی بیھوک اور کوتی اور اکھند اور کیاری کی جو قدیم سے

شامل راج کیونتھل ہین اور راج مذکور کے ماتحت اور رانا راج مذکور کے ہمیشہ سے ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے نذرانہ پاتے رہے ہین دی گئی رانائے مذکور رقم نذرانہ سال بسال ٹھکرائی مذکور سے دواقہ اطمین حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے۔

ٹھکرائی تھوک سے —	۱
ٹھکرائی کوتی سے —	۱
ٹھکرائی کھندسے —	۰/۸
ٹھکرائی کیاری سے —	۰/۸

اور رانائے مذکور ترقی رفاہ رعایا وحفاظت ٹھکرائیہائے مذکور مین مصروف رہینگے اور رانا حسب الطلب سرکار انگریزی بیگاری اور سپاہی ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے حاضر کریگا اور سب کی دادرسی کرینگے اور ٹھکرائی مذکور سے مرمت ترک کرایا کرینگے اور اس سند کو جانقصور کرکے ہمیشہ شکرگزار سرکار انگریزی کے رہینگے اور حسب شرائط مندرجہ سند کاربند ہونگے اگر ان ٹھکرائی مذکور رانا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور نذرانہ مذکور حسب تعداد مصرحہ بالا اوسکو ادا کرینگے اگر انمین کی ایک بھی شرط مین اونکی طرف سے کمی ظاہر ہوگی تو جسکی طرف سے کمی ہوگی وہ خارج کیا جائیگا لہذا اونکو لازم ہے کہ شرائط مذکورہ بالا کی تعمیل کرین اور کسی دوسرے کے علاقہ پر دست درازی نکرین۔

المرقوم ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۹

ترجمہ سند جسکی رو سے پرگنہ پونر رانا سنسار سنگھ کیونتھل والے کو مہر و دستخط کپتان رابرٹ ٹریس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ علاقہ سرہند و کوہستان دیا گیا۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء

چونکہ بعنایات ایزدی گورکھا اس ملک سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقجات اس ملک کے قبضہ سرکار انگریزی مین آ گئے لہذا پرگنہ پونر مع حقوق کلیتہ جو از روے حکم گورنمنٹ مرقومہ

۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۶ء مجریہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب رانا سنسار سنگھ کپونتھل والے کو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوا تھا اب بذریعہ اس سند کے شامل ٹھکرائی کپونتھل کیا گیا رانا مذکور کو لازم ہے کہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنہ مذکور اپنے قبضے میں رکھے اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے اور رعایا کی بہبود مدنظر رکھے اور مظلوماں کی دادرسی کرے اور احکام سرکار کی تعمیل تدول اور مستعدی سے کرکے اپنی وفاداری بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرے اور اس عنایت سرکار کا شکر گزار رہے اور جب کبھی کسی سے سرکار انگریزی کی جنگ ہو تو وہ مع اپنے ہمراہی کے شامل فوج انگریزی ہوا وقت ضرورت جب سرکار بیگاری طلب کرے اور تعمیل حکم سرکار میں پہلوتہی نکرے اور اپنے اوپر فرض سمجھے کہ جہاں حضور خیمہ زن ہوں وہاں راستہ لائق گذرنے گاڑی کے تیار کرے اور ماسوائے فرائض مذکورہ بالا اور کوئی امر مثل نذرانہ وغیرہ اوسپر عائد نہ ہوگا۔

رعایائے پرگنہ ہذا پر فرض ہوگا کہ وہ رانا سنسار سنگھ کو اور اوسکے ورثا کو اپنا مالک حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرتے رہیں۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۱۳ء مطابق ۲۲ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ

نمبر ۱۰۰

ترجمہ سند بنام رانا جنگ سنگھ باگھل المرقوم ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے بکلی خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ جنگ سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی باگھل کی مع جمیع حقوق اوسکے بشرط ادا کرنے نذرانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج حافظ ملک کے دی گئی اور اس شرط پر کہ وہ بیگاری اور سپاہ حسب تفصیل ذیل بوقت ضرورت سرکار کو دے رانا جنگ مذکور ترقی بہبود رعایا کی اور زراعت و کاشتکاری کی کریگا اور حفاظت راستہ کریگا اور نذرانہ معمولی کی ادا ہونے کی ضرورت جو واسطے اخراجات فوج کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور حسب الطلب بیگاری اور

سپاہی مصاحبہ ذیل لیکر خود ہمراہ سرکار رہیگا اور فرمانبرداری احکام سرکار مین ہمہ تن مصروف رہیگا اور اپنے حدود علاقہ کے بابرست انتظام رہیگا اگر بوقت رانا جنگ سنگھ مذکور سے کوئی شرط مذکورہ بالا مین سے سرانجام نہوگی تو وہ خارج عہدہ سے کیا جائیگا اور جائداد مستدرکہ کے شرائط ہذا کے مطابق کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا جنگ سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی اپنی مالگزاری اوسکو بروقت معمول ادا کرینگے۔

تفصیل

ایک سو نفر بیگاری بمقام سپاٹو پاس کپتان راس صاحب کے حاضر رہیگا اور بوقت جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج سرکاری رہیگا اور راستہ یعنی سڑک اپنی ٹھکرائی مین بارہ فٹ عریض طیار کریگا۔ نذرانہ معاف ہوا

نمبر ۱۰۱

توجہ سند ہذا بسکی روسے ٹھکرائی جوبل کی رانا پورن چند جوبل والے کو مہر و دستخط کپتان راس صاحب کے دی گئی۔ المرقوم ۱۸ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۹ء

چونکہ بروقت اخراج گورکھا تمام علاقہ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر لارڈ میرا صاحب جو معرفت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے جاری ہوا رانا پورن چند کو عطا ہوئی جسکی روسے ٹھکرائی اور علاقہ جوبل کا جو اوسکے تصفیہ مین واسطے ہمیشہ کے رہیگا اوسیطرح اوسکو دیا گیا اور اوسکے قبضے مین رہیگا جسطرح عہد گورکھا مین اوسکے پاس تھا رانا سے مذکور کوشش کرکے خدمتگزاری سرکار حسب تفصیل ذیل کریگا

شرط اول

یہ کہ وہ ستر نفر بیگاری ہمیشہ خدمت سرکار مین موجود رکھے گا۔

شرط دوم

سرکار نذرانہ اوسے طلب نہوگا۔

شرط سوم

یہ کہ سپاہی جو بل کے وقت جنگ شامل فوج انگریزی کے رہا کرینگے اور کسی اور حاکم کی متابعت نکرینگے۔

جب واسطے ملیاری سرکار وغیرہ کے بیگاری طلب ہونگے تو وہ بیگاری دے گا

الرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۵ مطابق ۱۸ ماہ شعبان سنہ ۱۲۳۰ھ

نمبر ۱۰۲

ترجمہ سند نامہ رودپال بھجی والا۔ المرقوم ۲۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ گورکھا اس علاقہ سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر یہ سند رودپال کو دی گئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے وارثانکو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی جو بل کی مع تمام حقوق اوسکے اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ مذکور سالانہ بابت اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت علاقے کے رہیگی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ مذکور مع بیگاری دس سپاہی حسب شرحہ ذیل حاضر رہے گا اور رودپال مذکور رعیت رعایا کی ترقی کریگا اور کاشتکاری کی ترقی ملحوظ رکھے گا اور حفاظت راستہ مین کوشش کریگا اور صورت ادائے مذکور سالانہ کی جو واسطے اخراجات فوج انگریزی کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور جب حکم ہوگا فوراً مع بیگاری دس سپاہ حسب تفصیل مصرحہ ذیل حاضر ہوگا اور بدل فرمانبرداری احکام سرکار کریگا اور اپنے علاقے کی حدود سے باہر دست درازی نکریگا اور اگر کسیوقت رودپال مذکور سر انجام شرائط ہذا مین پہلوتہی کریگا تو وہ خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے اسکی شرائط کے موافق تعمیل کریگا اور رعایاے ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رودپال مذکور کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری حسب معمول بروقت ادا کرتے رہین۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری بمقام سیاتو حاضر رہین اور وقت جنگ اوسکی فوج کے شامل رہین اور سرک اپنی ٹھکرائی مین

درست رکھے نذرانہ معاف ۔

نمبر ۱۰۳

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی بھجی کی رانا رن بہادر سنگھ کو بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۴۵ء دیگئی

چونکہ بتاریخ ۲۷ ماہ کاتک سمبت ۱۹۹۸ مطابق ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۴۱ء ٹھاکر رودرپال رائے بھجی نے اپنی رضامندی اور خوشی سے انتظام موعلاقہ بھجی سپرد اپنے فرزند رانا رن بہادر سنگھ کو کردیا اور چونکہ ایک نقل درخواست ٹھاکر مذکور بذریعہ رپورٹ نمبر ۶ استخ مسٹر فیدیک صاحب سکریٹری اعظم استدعا حکم راجہ ہنوبل گورنر جنرل لارڈ اسنبورن صاحب بہادر مرسل ہوئی تھی اور جواب اوسکا مرقوم ۱۲ ماہ نومبر ۱۸۴۱ء نمبری ۱۱۰۶ استظہی صاحب سکریٹری حضور گورنمنٹ کی درخواست ٹھاکر رودرپال آیا لہذا یہ سند رانا رن بہادر سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اوسکے ہیئے ٹھکرائی مذکور مع حقوق متعلقہ عطا ہوئی اس شرط پر کہ وہ سال بسال بفصل نذرانہ کا پیسہ چار سو چالیس روپیہ بالعوض بیگاری کے ادا کریگا اور وہ خود مع بیگاری و سپاہی حسب طلب جب حکم ہوگا حاضر ہوگا اب اوسکو لازم ہے کہ بہبودی رعایا کی اور کاشتکاری کی ترقی کرے اور حفاظت راستوں کی رکھے اور نذرانہ مقررہ حسب قسط ادا کرے اور جب ضرورت ہو تو خود مع بیگاری اور سپاہی کے حاضر ہو اور فرمانبرداری احکام سرکار کی کرے اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکرے اور جب ضرورت ہو اور حکم اوسکے نام جاری ہو تو جس قدر بیگاری و سپاہی مطلوب ہون اوسقدر حاضر کرے اور نبا نا رہنے کا اپنے تمام علاقے مین اپنے اوپر فرض سمجھے ۔

رعیت پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا رن بہادر سنگھ کو اپنا مالک اوسی حق تصور کرکے اوسکے احکام کی تعمیل مین انحراف نکرین ۔

تفصیل

ایک نذرانہ نقدادی ایک ہزار چار سو چالیس روپیہ سالانہ کا باقساط ادا کرے ۔

وقت جنگ وہ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہوگا ۔

اپنے علاقے مین دیا گزیدہ پیوستہ ہاوے

المرقوم ۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۸ع مطابق ۴ ماہ رجب سنہ ۱۲۶۱ھ مطابق ۹ ماہ ساون سنہ ۱۸۷۴ بکرمی

نمبر ۱۰۴

ترجمہ سند جسکی روسے مہکرائی کماریین کی رانا کبر سنگہ کو بمہر و دستخط جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے دی گئی — المرقوم ۷ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۶ع

چونکہ علاقجات کوہستان سے گورکھا کا تیئہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند سب الحکم راٹ ہنرابل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر بمہر و دستخط میرے رانا سے ذکورہ بالا کو عطا ہوئی جسکی روسے واسطے دوام کے مہکرائی کماریین کی مع جملہ حقوق و غیرہ علاقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط واسطے اخراجات فوج انگریزی کے جو واسطے حفاظت علاقہ کے مقرر رہے گی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری سپاہ اپنی کے حسب مصرحہ ذیل حاضر کیا کرے نذر کوشش بلیغ بچ تنازعہ ہوی عیبت کاشتکاری اراضی کے کریگا اور حفاظت راستوں کی بندوبست کریگا اور اطمینان اوای نذرانہ سالانہ واسطے اخراجات فوج کے جو حفاظت ملک کوہستان کیواسطے معین ہوگی کریگا اور بموجب تحریر ذیل کے جو حکم ہوگا خود مع بیگاری و ہمراہیون کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی بلا تفاوت کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت وہ سر انجام شرائط مذکورہ مین پہلوتہی کرے گا تو سرکار اوس سے ناراض ہوگی اور وہ خارج اس علاقہ عطیہ سے ہوگا اس سند کو جائز تصور کرکے انتظام امور علاقہ مین موافق شرائط کے کاربند ہوگا۔

رعیت مہکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ رانا مذکور کو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اپنی مالگزاری بوقت ادا کرینگے اور اوسکی حکومت کی متابعت کرینگے اور جو حکم مناسب اوسکا ہوگا اوسکی تعمیل سے انحراف نکرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری واسطے کار سرکار کے تمام سال رہینگے (اور سند ۱۸۴۰ء مین درج ہے کہ بجاے بیگاری
بوقت جنگ خود مع اپنے ہمراہی کے خدمت سرکار کریگا بمبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ حسب قرارداد ذیل ادا کریگا یعنی
آپنے علاقہ مین چار گز عریض راستہ طیار کریگا۔ ماہ اپریل ساہ پائی
نذرانہ ملیا جائیگا۔ ماہ اگست ساہ پائی
ماہ دسمبر ساہ پائی

المرقوم ۷ ماہ فروری ۱۸۱۶ء

نمبر ۱۰۵

ترجمہ سند بنام رانا بھوپ سنگھ کوٹھاریہ

المرقوم ۱۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عیسوی

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا بھوپ سنگھ کو عطا ہوتی ہے
جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے وارثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مقررہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو واسطے
حفاظت کے معین ہوگی ادا کریگا اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری و ہمراہی کے حسب بیان ذیل
حاضر ہو کار رانا بھوپ سنگھ مذکور افسران سرکار کی اطاعت اور کارشتکاری راضی کرے گا اور
راستون کی حفاظت کریگا اور اطمینان دوبارہ ادا ے نذرانہ بابر صرف اخراجات فوج انگریزی
کریگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور ہمراہی کے حسب تصریح ذیل حاضر رہے گا اور
فرمانبرداری بدل سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنے علاقے کے حدود سے باہر دست اندازی
نہین کریگا اور اگر کسیوقت رانا بھوپ سنگھ مذکور کسی شرط کی تعمیل مین پہلوتہی کرے گا جنکا
ذکر بکرر بیان ہوتا ہے تو وہ خارج علاقے سے کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے
رانا ے مذکور تعمیل شرائط کی کرے گا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا بھوپ سنگھ
کو اپنا مالک دی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری اوسکو بروقت

ادا کرتے رہینگے۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری اور طیاری راستہ بیچ اپنی ٹھکرائی کے اور وقت جنگ خود مع جملہ فوج کے شامل فوج انگریزی ہونا۔

نذرانہ بالکل معاف

نمبر ۱۰۶

ترجمہ سند نام گوبردھن سنگھ دھامی والہ

المرقوم ۱۴ ماہ ستمبر ۱۸۴۶ء عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیۃً خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رابرٹ ہوبل گورنر جنرل بہادر یہ سند گوبردھن سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے وارثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی دھامی کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مشروط بسال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو بابر حفاظت معین ہوگی ادا کرے اور وہ مع بیگاری و ہمراہی سپاہ اپنی کے حسب تصریح ذیل اگر حکم ہو حاضر ہو گوبردھن سنگھ مذکور افزایش رعیت و زراعت کرے گا اور حفاظت راستوں کی کریگا اور اطمینان بابت ادائے نذرانہ واسطے صرف فوج انگریزی کے کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور سپاہ کے حسب مندرجہ ذیل حاضر ہوگا اور سرکار انگریزی کی بدل و فرمانبرداری کریگا اور اپنے علاقے کے حدود کے باہر دست اندازی نہیں کریگا اگر کسیوقت گوبردھن سنگھ مذکور کسی شرط مذکورہ بالا کے سرانجام میں پہلوتہی کریگا تو علاقے سے خارج کیا جائیگا اور اس سند کو جائز تصور کرکے جملہ شرائط کی تعمیل کریگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ گوبردھن سنگھ کو اپنا مالک دلی حق تصور کرے اور بدل فرمانبرداری کریں اور اپنی مالگزاری بروقت ادا کرتے رہیں۔

تفصیل

بیس نفر بیگاری بمقام سپا لٹو اور اپنے علاقے مین راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرنا۔
مسافران معاف اور وقت جنگ خود مع فوج کے شریک ہونا۔

نمبر ۱۰۷

ترجمہ سند بنام مہندر سنگھ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ بباعث اسکے کہ مہندر سنگھ جنگ گورکھا مین شامل سرکار نہین ہوا تھا تمام علاقہ بگہات ضبط سرکار انگریزی ہوگیا تھا اب سرکار جسکی عظم و شان ذاتی مشہور ہے خوش ہوکر براہ عنایت و پرورش چاہتی ہے کہ مہندر سنگھ کو دوبارہ پرگنجات کسولی اور لوہیج دہولی و گولی ہل چار پرگنہ بگہات کے عطا کرین لہذا حسب الحکم راجہ مہوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند عطا ہوتی ہے جسکی رو سے چار پرگنہ مذکورہ بالا مہندر سنگھ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین پس اب یہ اوسکو ضرور ہے کہ بمقام دھرم پورہ سکونت پذیر ہوکر پرگنجات مذکورہ کا قبضہ کرے اور انتظام رعیت بہبودی رعایا اور دادرسی سب کی کرے۔

واضح ہو کہ اوسکو یہ پہنچا ہے کہ حدود قدیم ہر چار پرگنجات مذکورہ سے باہر دست اندازی کسی اور پرگنہ بگہات پر کرے اور ہرگز کسی اور پرگنہ کا دعوی پیش نکرے اور نہ دعوی رقم سائر بگہات کا جو مبلغ اسمے ہے کرے کیونکہ یہ مہاراجہ کرم سنگھ کو دیا گیا ہے اوسکو چاہیے کہ اتفاق سرکار انگریزی کے ساتھ رکھے اور ہنگام جنگ جسقدر فوج اوس سے جمع ہوسکے سب کو ہمراہ لیکر شریک فوج انگریزی ہو اور سوائے اسکے بیس بیگاری ہمیشہ ہمراہ عالم مقام سپا لٹو کے حاضر رکھے۔

اگر کسیوقت وہ ان شرائط سے انحراف کریگا تو وہ فوراً اس علاقہ سے جو اوسکو ملا ہے خارج کیا جائیگا اور رعیت علاقہ مذکور پر فرض ہے کہ وہ مہندر سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری بروقت اور بلا تفاوت ادا کرین اور ادسکی حکومت کا ادب کرین۔

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۰۸

سند بنام ولیہ سنگھ بگھات والا

المرقومہ ۳ ماہ صفر ۱۲۷۰ ع

ہنگام وفات بیجا سنگھ رئیس سابق بگھات جو لاولد مرگیا علاقہ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا مگر یہ ارادہ سرکار شاہ انگریزی تھا کہ علاقہ واسطے دوام کے اوسکے ہمشیرہ زادہ سردار امید سنگھ کو اور اوسکی اولاد کو بچند شرائط دیا جاوے مگر قبل وقوع مین آنے اس ارادہ کے امید سنگھ نے وفات پائی اور اب مین بذریعہ اس تحریر کے تمکو جو وارث و فرزند اصلی اوسکے ہو اور تمھاری اولاد اصلی کو واسطے دوام کے علاقہ بگھات بشرائط ذیل دیتا ہون۔

شرط اول

یہ کہ علاقہ بگھات پر مالگزاری مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ لیجاوے گی۔

شرط دوم

یہ کہ اوسقدر علاقہ بگھات (بجز اوس علاقے کے جو از آن میجر جنرل رائس صاحب کے ہے) جسکی تنخاسی مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے سرکار انگریزی واسطے دوام کے بالعوض اس خراج کے اپنے قبضے مین رکھینگے۔

شرط سوم

یہ کہ باقی علاقہ ادا ہ مالگزاری سے محفوظ اور مرفوع رہے گا۔

اطمینان رکھو کہ جب تک تم اور تمھارے جانشین تاج شاہی کے نمک حلال رہینگے اور جو شرائط اور فرائض نسبت سرکار انگریزی کے واجب اور مقرر ہین باایمانداری ادا ہوتے رہینگے اوسوقت تک علاقہ بگھات تمھارے خاندان مین بطور قبضہ دوامی رہیگا۔

نمبر ۱۰۹

ترجمہ سند بنام ٹھاکر جوگراج [illegible]

المرقوم ۱۲ ماہ ستمبر [illegible]

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر جوگراج کو دی جاتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بلسن کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر عطا ہوتی ہے کہ وہ ہر سال نذرانہ مشروط بہ وا سطے ادائے خرچ فوج محافظ ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور اگر حکم ہو تو وہ مع بیگاری اور اپنی سپاہ حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہو ٹھاکر جوگراج مذکور افزایش بہبودی رعیت وزراعت کریگا اور راستون کی حفاظت بھی کریگا اور اطمینان بابت ادائے نذرانہ مقررہ صرف فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری و سپاہ کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی مدد سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسی وقت ٹھاکر جوگراج مذکور کسی شرط کے سرانجام کرنے سے انحراف کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر جوگراج کو اپنا مالک دی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بروقت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

تیس نفر بیگاری بمقام سیاتھو ہنگام جنگ خود مع اپنے فوج کے حاضر رہے۔

راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے۔ نذرانہ معاف۔

نمبر ۱۱۰

ترجمہ سند بنام ٹھاکر سمنار و میلوک والہ

المرقوم ۲۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوے

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر سمنار و کو دی جاتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی میلوک کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط جو واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ

ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور جیسا ذیل مین درج ہے وہ مع بیگاری اور سپاہ کے حاضر رہے اگر اوسکو حکم حاضری دیا جاے ٹھاکر سنسار وندکو رافزایش بہبودی رعیت و رعایت کریگا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت اداے نذرانہ فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا مع بیگاری اور اپنی فوج کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر سنسار وندکو کسی شرط کے سرانجام کرنے سے پہلوتہی کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرے کے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر سنسار وکو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت ادا کرینگے۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری۔ نذرانہ معاف۔ راستون کی طیاری۔ ہنگام جنگ خود مع فوج کے شریک فوج انگریزی ہونا۔

نمبر ۱۱۱

ترجمہ سند بنام بال چند بیچاہ والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ ع

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے یہ سند بال چند کو عطا ہوتی ہے جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بیچاہ کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی جاتی ہے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط بنابر ادا سے صرف فوج انگریزی محافظ ملک ادا کرے اور حسب تصریح مندرجہ ذیل مع بیگاری وسپاہ کے جب حکم ہو حاضر رہے بالچند مذکور افزایش بہبودی رعیت و رعایت کریگا اور حفاظت راستون کی کرے گا اور اطمینان بابت اداے نذرانہ فوج انگریزی کردے گا اور آمادہ رہے گا جب حکم ہو خود مع بیگاری اور اپنی فوج

حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہوا ور فرمانبرداری سرکار انگریزی بجا لیگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر بال چند مذکور کسیوقت کوئی شرط منجملہ شرائط مذکورہ بالا پوری نکرے جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بدیل کیا جائیگا اس سند کو جائز لقدر کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ مال چند کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلا تفاوت ادا کرینگے۔

تفصیل

پانچ نفر بیگاری۔ نذرانہ معاف۔ ہنگام جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہو

نمبر ۱۱۲

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی تروج کی ٹھاکر جھوبو ولد ٹھاکر لگو چند کو بمہر و دستخط کپتان اس صاحب کے ملی ـــــ المرقوم ۳۱ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۹ء

چونکہ گورکھا ملک کوہستان سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ رانائے مذکور اوسوقت جو دنہ تھا جب حکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کا واسطے بندوبست علاقہ کوہستان کے صادر ہوا تھا اسواسطے عطائے سند ٹھکرائی تروج ملتوی رہی تھی اب شروع سال سنہ ۱۸۱۹ء مطابق سنہ ۱۲۳۴ ہجری و سمبت ۱۸۷۵ سے چونکہ رانائے مذکور حاضر آیا یہ سند بمہر و دستخط میرے اوسکو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو واسطے دوام کے ٹھکرائی تروج کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ شرط واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور جب حکم ہو مع بیگاری اور ہمراہیون کے حسب بتفصیل ذیل حاضر ہوا ور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے علاقہ کے انتظام مین کوشش کرے اور اپنے تئین مطیع الحکم سرکار تصور کرے اور کسی دوسرے کا تابع نسمجھے اور کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے افزائش بہبودی رعیت زراعت کرے اور حفاظت راستون کی کرتا رہے اگر کسیوقت مین وہ کوئی شرط سرانجام نکریگا تو وہ بدیل کیا جائیگا اس سند کو جائز لقدر کرکے مطابق شرائط بالا کے انتظام علاقہ کا کرکے

اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا سے مذکور اور اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری بروقت اور بلاتفاوت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

آٹھ نفر بگاری ہر وقت حاضر رکھے گا۔

نذرانہ اوس سے نہ لیا جاوے گا۔

وہ اپنے علاقے مین راستہ تیار کریگا۔

جب کبھی جنگ ہوگی تو وہ خود مع اپنے ہمراہیون اور بگاریون کے افسران انگریزی کے شریک رہیگا۔ المرقوم ۳۱ ماہ جنوری ۱۸۴۹ء مطابق یکم ربیع الثانی ۱۲۶۵ ہجری

نمبر ۱۱۳

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی ترمج کی ٹھاکر رتیہ سنگھ برادر ٹھاکر رام سنگھ کو بعہد خط منوربل جان ارسکن صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ سرحد شمالی جنوبی ملی۔

المرقوم ۱۲ ماہ جون ۱۸۵۳ع

چونکہ بمضمون چٹھی صاحب سکریٹری حکومت نمبر ۲ مرقومہ ۶ ماہ جولائی ۱۸۵۳ع اور نیز دفعات ۳۸ سے ۴۰ تک چٹھی منوربل کورٹ اوف ڈائرکٹر نمبر ۱۵ مرقومہ ۳۱ ماہ اگست ۱۸۵۲ع ٹھکرائی ترمج کی ٹھاکر نند کور بالا کو عطا ہوئی ہے لہذا یہ سند مہر و دستخط ہمارے دی جاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی مذکور واسطے دوام کے مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ دی گئی ہے اوسکو لازم ہے کہ مطیع الحکم سرکار انگریزی اپنے تئین تصور کرے اور دوسرے کی مطیع اپنے تئین سمجھے اور فرمانبرداری رعیت ورزاعت کرے اور راستون کی حفاظت مدنظر رکھے اور اپنے علاقے مین راستہ تیار کرے اور جب حکم ہو خود مع بگاہی اور ہمراہیون کے جسقدر ممکن ہو حاضر ہو اور مبلغ ۱۰۰ سو روپیہ سالانہ تین اقساط مین خزانہ سرکاری مین داخل کیا کرے یہ روپیہ سابق بھی دیا جاتا تھا اور سوائے اسکے مبلغ ۱۰ دس واسطے سیام سنگھ ٹھاکر سابق ترمج کے داخل کرے اور ہرگز شرائط ہذا سے انحراف نکرے جو اس دفتر مین بابت انتظام علاقہ وحفاظت رعایا

درج ہوکر رکھے گئے ہین —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری بلاتفاوت ادا کرین اور فرمانبرداری اوسکی کرین اور کسی حکم واجبی کی تعمیل مین اوسسے انحراف نکرین —

المرقوم ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ عیسوے —

نمبر ۱۱۴

ترجمہ سند بنام ٹھاکر منگرے دیو کوٹھارا

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر راے منگرے دیو کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دیے گئے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط واسطے خرچ فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور حسب تصریح ذیل مع بیگاری وسپاہ کے حسب حکم ہو حاضر رہے ٹھاکر راے منگرے دیو افزایش بہبودی رعیت وزراعت وحفاظت راستہ کریگا اور اطمینان بابت ادا ے زر نذرانہ اخراجات فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور اپنی سپاہ کے حسب تفصیل ذیل حاضر رہے گا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر راے منگرے دیو کسی شرط کے سرانجام مین جسکی تفصیل یہان بھی درج ہے پہلوتہی کریگا تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر راے منگرے دیو کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

پانچ بیگاری — راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف — اور مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہے —

نمبر ۱۱۵

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی منگل رانا بہادر سنگھ منگل والے کو مہر و دستخط کپتان برٹ راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سرحد، علاقجات کوہی کے ملی۔

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۵۹ع

چونکہ ہنگام اجراء گورکھا ملک کوہستان سے تمام علاقجات قبضہ سرکار انگریزی میں آگئے لہذا یہ سند رانا بہادر سنگھ کو بموجب حکم رابٹ ہنوبل گورنر جنرل لارڈ میر اصاحب بہادر کے جو بذریعہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے وصول ہوا عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو ٹھکرائی منگل کی دی گئی وہ اس علاقے کو واسطے دوام کے اوسیطرح اپنے قبضہ میں رکھے گا جسطرح عہد گورکھا میں رکھتا تھا اور مطابق شرائط ذیل کے کاربند ہوگا یعنی۔

شرط اول

یہ کہ وہ بیگاری واسطے خدمت سرکار کے ہمیشہ دے گا۔

شرط دوم

نذرانہ اور معاملہ اوس سے لیا جاے گا۔

شرط سوم

ہنگام جنگ وہ مع اپنے ہمراہیون کے شامل فوج انگریزی کے رہے گا۔

شرط چہارم

حسب الطلب وہ بیگاری اپنے علاقے سے واسطے بنانے سڑک کے دیگا اور تعمیل احکام حکام انگریزی بدل و بزودی کریگا۔

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۵۹ء مطابق ۶ ماہ پوس ۱۹۱۶ سمت

نمبر ۱۱۶

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی درکوتی کی رانا ستیس رام کو بمہر و دستخط کپتان ابرٹ رابرٹس صاحب کے ملی۔

المرقوم ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۷

چونکہ تمام رانایان علاقہ کوہستان و قرب و جوار کے زیر حکم سرکار انگریزی ہین اور نیز ٹھاکر درکوتی مطیع اوس سرکار کا ہے لہذا کپتان رابرٹس صاحب حکم دیتے ہین کہ رانا ستیس رام درکوتی والہ ہمیشہ زیر حکم سرکار انگریزی رہے گا اور کسی دوسری حکومت کی اطاعت نکریگا دیگر رانایان کچہ سروکار درکوتی سے نرکھین گے اور نہ عہدہ کسیطرح کا درباب حق رانا ستیس رام کے پیدا نکرینگے۔

بہاولپور

از روے اصل کواغذ دفتر فورین در پورٹ پنجاب گورنمنٹ

حاکم بہاولپور اوسوقت سے سرخود حاکم مدا جب سے تنزل قوت سلطنت درانی مین بعد اخراج شاہ شجاع کے کابل سے واقع ہوا تھا جب رنجیت سنگھ نے قوت پکڑی نواب بہاول خان نے چند مرتبہ درخواست سرکار انگریزی سے کی تھی کہ عہدنامہ حفاظت اوسکے ساتھ کیا جاے اور گواز روے عہدنامہ لاہور اوسکی حفاظت سرکار کے اختیار مین تھی کیونکہ عہدنامہ مذکور سے سرحد ملک رنجیت سنگھ کنارہ راست دریاے ستلج تک محدود ہوگئی تھی مگر سرکار انگریزی نے انکار کیا

اول عہدنامہ ساتھ بہاولپور کے ۱۸۳۳ء مین نمبر ۱۱۷ اوسوقت قرار پایا جب عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھ دباب انتظام تجارت دریاے سندہ منعقد ہوا تھا اسکی رو سے نواب کو اختیار کلی اپنے ملک مین حاصل ہوا تھا اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج مین بادا ے محصول مقررہ مقامات متعین کوٹ اور بہری کے جاری ہوئی تھی ۱۸۳۵ء مین محصول کشتیون پر از روے عہدنامہ نمبر ۱۱۹ بجاے محصول سابق مقرر ہوا ۱۸۳۸ء مین فہرست محصول کی بموجب تسلیم نمبر ۱۱۹ کی رو سے ہوئی اور پھر ۱۸۴۰ء مین حسب نشان نمبر ۱۲۰ کے اوپر ۱۸۴۳ء کی بموجب عہدنامہ نمبر ۱۲۱ محصول نصف ہوا اور ایک تفصیل محصول کی اوپر اسباب تجارت کے جو علاقہ بہاولپور مین براہ خشکی گذرے قرار پائی ۱۸۴۶ء مین نواب نے بصلاح صاحب رزیڈنٹ بہادر لاہور تمام محصول کشتیان اپنے علاقے مین معاف کیا اور معاوضہ لینے سے انکار کیا ۱۸۵۵ء مین جب حاکمان ڈاک علاقہ سندہ نے تجویز مقرر کرنے ڈاک شتران علاقہ بہاولپور مین کی نواب نے محصول خشکی کم کیا اور عرصہ قلیل کے بعد محصول بحری دریاے ستلج جو سابق محصول پر مٹ تھا کم کرکے اوسقدر رکھا جسقدر ضروری آمد و رفت مسافران و اسباب دریا پر ہو سکتا تھا۔

جب تدبیر دوبارہ قائم کرنے شاہ شجاع کی ۱۸۳۹ء مین قرار پائی تو عہدنامہ نمبر ۱۲۲ نواب سے قرار پایا جسکی رو سے نواب نے اپنے تئین زیر حکم و خدمتگذار سرکار انگریزی قرار دیا اور اونکی حفاظت کی حمایت مین رہ کر خود سر حاکم اپنے ملک کا منظور سرکار ہوا بیچ مہم افغانستان کے نواب نے بیچ رسد رسانی و گذر نے فوج کے مدد دی جسکے جلد وہین اسلاع سرلکوٹ و بھونگ بارالطور انعام

نواب کو عطا ہوگی —

بیچ تعمیل منشار ایکٹ ۱۴ ۱۸۴۳ء کے جب حکام نے چاہا کہ لین پرمٹ انگریزی کی ستلج تک قائم ہو تو اس امر کے واسطے نواب نے ۱۸۴۴ء مین جسقدر زمین درکار تھی بلا معاوضہ دی —

۱۸۴۶ء مین نواب بہاول خان نے خدمتگزاری مہم ملتان مین بدل کی جسکے عوض اوسکو انعام مین لاکھ روپیہ سالانہ تاحین حیات مقرر ہوا اور یہ روپیہ جب سے حکومت پنجاب قبضہ سرکار مین آئی اوس روز سے شروع ہوا —

۱۸۵۰ء مین نواب نے تجویز کی کہ بجاے فرزند اکبر کے ولد ثالث اوسکا اوسکی جگہ جانشین ہو اس بارہ مین گورنر جنرل بہادر نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی ہند مجاز مداخلت امور جانشینی مین نہین ہین جب بہاول خان نے وفات پائی تو اوسکا فرزند ثالث جانشین ہوا مگر فرزند اکبر نے بمدد داؤد پوترونکے اوسکو برخاست کرکے خود قابض ہوا جب نواب کو یہ وقت عائد ہوئی تو اوسنے مدد بخلاف اپنے برادر کلان کے سرکار انگریزی سے چاہی گورنر جنرل نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی نے حسب منشار عہدنامہ بہاولپور یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد نواب کی مقابلہ دشمن بیرونی کے کرینگے مگر اوپر فرض نہین آتا منازعات باہمی مین وہ مداخلت کرین برادر کلان جو فتحیاب ہوکر جانشین ریاست ہوا تھا وعدہ کیا کہ جو عہدنامجات نیا ہین سرکار انگریزی اور علاقہ بہاولپور کے منعقد ہین اونکو وہ منظور کرتا ہے لہذا اوسکی جانشینی منظور سرکار ہوئی اور نواب معزول کو بسفارش سرکار انگریزی سوا سو روپیہ ماہواری بہاولپور سے مقرر ہوا اس شرط پر کہ وہ دعوی ریاست بہاولپور بنام اپنے اور اپنی اولاد کے ترک کرے گا عہدنامہ نمبر ۱۲۳ تجویز ہوکر منظور سرکار انگریزی ہوا —

مگر ایک سال کے عرصے مین نواب معزول نے عہدشکنی کی اوسنے ایک درخواست بخدمت صاحب کمشنر بہادر پنجاب اس مراد سے گذرانی کہ اوسکے مقدمہ کی نظر ثانی فرمائی جاے اور بیان کیا کہ وہ ہرگز تاحین حیات دعوی ریاست نہین چھوڑے گا اور ہمطلب اجازت واسطے جانے اور دوبارہ چھین لینے سند بہاولپور کے کی بلحاظ عہدنامہ جو طرفین پر فرض ہے گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ نواب معزول نظر بند رہے وہ اب قلعہ لاہور مین نظر بند ہے

اور صرف نصف تنخواہ اوسکی اوسکو ملتی ہے اور باقی نصف خزانہ لاہور مین اس غرض سے امانت ہے کہ آیندہ اگر وہ مستحق اوسکے پانے کا ہوگا تو اوسکو دیا جائیگا۔

نواب محمد فتح خان نے بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ء وفات پائی اور اوسکا پسر اکبر رحیم یار خان بخطاب بھاول خان مسند نشین ہوا۔

نمبر ۱۱۷

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بھاول خان رئیس بھاولپور مرقومہ ۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ء بتفصیل خدا واسطے یکجہتی فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و رئیس بھاولپور جو بہنگام تشریف بری ہنوربل لفٹنٹ صاحب بمقام کابل ۱۸۳۸ء مین منعقد ہوا تھا اب تک بلا تفاوت قائم ہے اور اب کہ کپتان ایم ولیڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ لدھیانہ منجانب رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم سی بینٹنگ جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند جو اسواسطے بمقام بھاولپور تشریف لائے کہ یہ واسطہ یکجہتی مستحکم ہو اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج جاری ہو تا کہ تجارت کی ترقی ہو جو امر موجب رضاے خدا و مورث باعث بہبود ملک گردد و نواب ہے شرائط ذیل بواسطہ صاحب موصوف فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور نواب رکن الدولہ محافظ الملک مخلص الدولہ محمد بھاول خان عباسی نصرت جنگ بہادر رئیس داؤدپوترہ فریق ثانی بنا بر استحکام دوستی سرکارین اور اجراے تجارت بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے اور واسطہ ترتیب انتظام متعلقہ تجارت منعقد ہوئین جنکی تعمیل عمل مین آئے گی۔

شرط اول

دوستی اور اتحاد دوامی فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب محمد بھاول خان اور اوسکے ورثا و جانشینون کی قائم رہے گی۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز دست اندازی علاقہ موروثی یا غیر موروثی سرکار بھاولپور مین نکرینگے۔

شرط سوم

در باب انتظام ملک و اختیارات و حقوق کلی جو نواب کے اوسکی رعایا کی نسبت اب تک ہین اوسمین نواب مختار ہے کسیکا محتاج نہین —

شرط چہارم

جو عہدہ دار منجانب سرکار انگریزی واسطے رہنے دربار نواب کے مقرر ہوگا وہ حسب نشاندہی شرط بالا انتظام نواب مین مداخلت کرنے سے محتاط رہے گا اور ہمیشہ لحاظ قیام دوستی سرکارین کا رکھیگا —

شرط پنجم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو درخواست آمدورفت دریاے سندھ اور ستلج کی اور راستہ ہاے علاقہ بھاولپور واسطے تجاران ہند وغیرہ ممالک کے کی سرکار بھاولپور اقرار منظوری کا کرتے ہین کہ اوسکے علاقے مین تجاران مجاز آمدورفت کرنے کے ہین بشرطیکہ روپیہ اونکے پاس موجود ہو —

شرط ششم

سرکار بھاولپور اقرار کرتے ہین کہ باتفاق راے سرکار انگریزی محصول مناسب وواجبی اشیاے تجارت پر جو راستہ ہاے مذکورہ بالا مین گذر کرین مقرر کرینگے اور اوسمین کمی و بیشی نہوگی مگر برضامندی دونون فریق کے —

شرط ہفتم

یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ فہرست محصول حسب بیان گذشتہ تجویز ہوگا واسطے اطلاع عام کے مشتہر کیا جاویگا اور اہلکاران پرمٹ و متاجران مالگزاری علاقہ بھاولپور کو ہدایت قطعی ہوگی کہ تجاران گذران کو بعد لینے محصول مقررہ کے ہرگز کسی حیلے سے نروکین یعنی بہانہ حصول حکم جدید و کسی اور حیلے سے سد راہ اونکے نہون —

شرط ہشتم

جو محصول واسطے لین دریاے مذکورہ بالا کے مقرر ہوگا وہ صرف متعلق اوسی اشیاے

تجارت سے ہوگا جو اوس راستے گذر کرینگے اور سکو کچھ مداخلت اوس محصول سے نہوگی جو واسطے گذر کرنے ایک کنارے سے دوسرے کنارہ دریا تک قائم ہے جو جو گھاٹ خشکی پر لیا جاتا ہے القصہ یہ دونون قسم کے محاصل مثل سابق قائم اور برقرار رہینگے۔

شرط نہم

جو تجاران گذر لمین مذکور مین کرین اونکو لازم ہے کہ جب تک علاقہ نواب مین رہین اوسکو تابعدار حکومت نواب کا بہت لحاظ رکھین اور کوئی امر خلاف انتظام ملک و مذہب ساکنان ملک کے ظہور مین نہ لائین۔

شرط دہم

جسقدر محصول کا استحقاق نواب کا ہوگا اوسقدر عزت اور اوسکے اہلکاران کے مقامات مقررہ پر تحصیل ہوگا۔

شرط یازدہم

جو اہلکار واسطے تلاشی اشیاے اور تحصیل محصول کے بجانب سرکار بھاولپور مامور ہونگے وہ مقامات مقابل متھن کوٹ اور ہری کے قیام رکھینگے اور سوواے مقامات مذکورہ کے اور کسی مقام پر کشتیان روکی نجائینگی اور نہ تلاشی اسباب کی ہوگی۔

شرط دوازدہم

جب اشخاص ہمراہی کشتیان اپنی خوشی سے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ کچھ اسباب اپنا وہان اوتارین یا اسباب جدید خرید کرکے بار کرین تو ایسے اسباب پر محصول سرکار بھاولپور قبل اسباب کے بار ہونے کے اور بعد اسباب کے اوتارے جانے کے حسب بشمار شرح ہشتم لیا جائیگا۔

شرط سیزدہم

جو سپرنٹنڈنٹ مقام مقابل متھن کوٹ قیام پذیر ہوگا وہ اسباب کی تلاشی لیکر اور محصول تحصیل کرکے روانہ دیگا اور تعین تفصیل اسباب و سواری وغیرہ کی درج ہوگی جب یہ کشتی بمقام ہری کے پہونچیگی تو سپرنٹنڈنٹ مقام مذکورہ کا مقابلہ روانہ کا ساتھ اسباب کے

کریگا اور جو اسباب رونہ سے زیادہ برامد ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جبکا محصول مقام متحصن کوٹ لیا گیا ہے وہ بلا ادائے محصول روانہ آیندہ ہوگا۔

شرط چہاردہم

یہی طریق نسبت اوس اسباب کے مرعی رہیگا جو مقام بہری سے بجانب متحصن کوٹ جائیگا

شرط پانزدہم

درباب محافظت تجاران جو آمد و رفت اس راستہ پر کرین اہلکاران نواب اونکی حفاظت حتی المقدور کرینگے اور تجار کسی مقام پر شب باش ہونگے تو اونکو لازم ہے کہ وہ رونہ تھانہ دار یا کسی اور اہلکار ذی اختیار کو دکھادین اور اوس سے طلب حفاظت کی کرین۔

شرط شانزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا کے من کل الوجوہ خواہ بنابر انتظام ملک نواب اور خواہ درباب تجارت جو ہین سب کا لحاظ سرکارین کو رہے گا اور وہ سب واسطے استحکام ابدی فیمابین سرکارین کے ہونگے۔

المرقوم مقام بھاولپور تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ عیسوی

مہر کمپنی — دستخط ولیم بینٹنگ

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ عیسوی

نمبر ۱۱۸

شرائط تتمہ عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار بھاولپور

چونکہ شرط ششم عہدنامہ منعقدہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بھاولپور مرقومہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ عیسوی یہ مشروط ہے کہ محصول مناسب و واجبی بصلاح سرکارین اوپر اشیاء تجارت دریاے سندھ و ستلج کے قرار پائے گا اب سرکارین ممدوحین کی راے مین بباعث ناتجربہ کاری باشندگان ممالک کے بیچ ایسے امور کے طریق تحصیل محصول جو اوسوقت مین

تجویز ہوا تھا (یعنی محصول اوپر قیمت اشیا کے) خالی از تکرار باہمی و نزاع کے نہین یہ مناسب تصور ہوا کہ بنظر رفع تکرار باہمی محصول کشتیون پر بجاے قیمت اشیا کے مقرر کیا جاے اور کچھ لحاظ اسباب محمولہ کشتی کا نکیا جاے لہذا شرائط ذیل بطور تتمہ عہدنامہ سابق تجویز ہو کر منظور ہوئین اور سرکارین یہ وعدہ کرتے ہین کہ مطابق اسکے محصول لیا جائیگا اور بتعداد محصول مین ہرگز کمی بیشی نہوگی مگر برضامندی فریقین۔

شرط اول

محصول بتعدادی پانچ سو ستر فی صد کا بابت کشتی محمولہ اسباب تجارت جو آمد و رفت دریاے سندھ و ستلج مین کرین کنارہ سمندر سے تا مقام روپر بلالحاظ مقدار کشتی و وزن و قیمت اسباب لیا جائیگا اور زر محصول مذکورہ بالا درمیان ریاستون کے بقدر علاقہ جو ہر ایک کا کنارہ دریاہاے مذکور پر واقع ہے تقسیم ہوگا۔

شرط دوم

منجملہ زر محصول مذکورہ بالا جو ریاست بہاولپور کا حصہ مبلغ ۱۲ ہاے ۱۳ کسرے کم ہے وہ مقام مقررہ مقابل متصل کوٹ کے اون کشتیون پر جو سمندر سے بجانب روپر جائین لیا جائیگا اور جو کشتیان مقام روپر سے بجانب سمندر گذر کرینگی اونکا محصول حصہ بہاولپور مقام ہری کے لیا جائیگا اور کسی مقام پر سوا اون دونون کے تحصیل محصول نہوگی۔

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول ریاستہاے متفرقہ اونیز بخیال فوراً تصفیہ مناسب ہونے تکرار و مقدمات کے جو در ملحب حفاظت تجارت و بہبودی تجاران مسافران ریاستہاے مذکورہ بالا واقع ہون ایک افسر انگریز بمقام متصل کوٹ اور ایک ہندوستانی ایجنٹ بمقام ہری کے منجانب سرکار انگریزی مقرر ہو کا یہ دونون افسر مطیع الحکم صاحب ایجنٹ لدہیانہ کے ہونگے اور جو اہلکاران بجانب دیگر ریاست کے مامور ہونگے وہ اپنے کار مفوضہ مین باتفاق راے ان دونون افسرون کے کاربند رہینگے۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو صاحب مستقل متھن کوٹ کے رہیگا وہ تجارت مین شریک کسی سے ہوگا اور حسب منشا شرح چہارم عہدنامہ سابق مداخلت کسیطرح کی انتظام ملک سرکار بہاولپور مین نکریگا۔

شرط پنجم

بنظر انسداد فریب کے جو تجاران گم شدہ کے مال کا جو اونکے پاس کبھی نہ تھا کرین تجاران کو لازم کہ جب وہ روانہ اپنے اسباب تجارت کا حاصل کرین اوسیوقت ایک فہرست اپنے اور اسباب کی داخل کرین اوسکی تصدیق ہوکر ایک نقل اوسکی ہمراہ لیف روانہ کے لگادی جائیگی۔

شرط ششم

۱۸۳۳ء

اوسقدر مضمون شرائط ششم و ہفتم و یازدہم و سیزدہم و چہاردہم عہدنامہ ۲۲ ماہ فروری جو متعلق قرارداد محصول اوپر مقدار جنس کے اور طریق تحصیل کے ہے اس تحریر سے مستردہوا اور شرائط مذکورہ بالا عہدنامہ ہذا کے اونکے عوض قائم ہوے بموجب اونکے اور شرائط متعہد عہدنامہ کے محصول تحصیل ہوگا۔

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط سی ڈبلیو ویڈ

پولیٹکل ایجنٹ

مہر کمپنی

دستخط ڈبلیو سی ٹینگ

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۳۵ عیسوی

نمبر ۱۱۹

مفصل شرح محصول جو علاقہ بہاولپور مین بابت کشتیون کے جو آمدورفت دریاے سندہ و ستلج مین کرین تحصیل ہوگا۔

چونکہ ازروی عہدنامہ مرقومہ ۲۷ ماہ شعبان سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق ۲۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۳۴ع سرکار بھاولپور اپنے تمام علاقے کے واسطے بمقامات مقررہ مبلغ ۱۲ سے ۱۲ پائی محصول کشتی حمولہ اشیاء تجارت جو دریا سے بجانب سمندر یا سمندر سے بجانب مقام مرقوم درآمد و رفت کریں مجاز لینے کے ہیں یہ قائم اور برقرار رہیگا مگر جب کشتی ایسی ہوگی کہ وہ کل علاقہ بھاولپور سے گذر نکریگی بلکہ مقامات آثار راہ میں وہ اسباب مال کو فروخت کریں یا اور اسباب خرید کرینگی یا ایسے ہی مقامات سے اسباب اپنا لیکر روانہ ہوں گی لہذا اقرار کیا جاتا ہے کہ ایسے کشتیوں کا محصول بطابق فاصلہ مقامات مذکورہ کے اون مقاموں سے جہاں وہ اپنا اسباب چھوڑ کر آگے روانہ ہوں یا جہاں سے وہ اپنا اسباب فروخت کرکے واپس اپنے مقام جائیں حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا۔

اول جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد شرقی علاقہ بھاولپور کے پرے سے خیرپور شرقیا تک یا خیرپور شرقیا سے سرحد شرقی علاقہ بھاولپور سے پرے تک جائیں سرکار بھاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمدورفت کے اسقدر ہیں۔ ۶ روپے ۱۰ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے سرحد شرقی کے پرے تک ۔ ۔ ۔

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے مقام خیرپور تک
یا مقام خیرپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک — ۶ آنہ ۱ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے سرحد شمالی و مشرقی تک
یا سرحد شمالی و مشرقی سے سرحد جنوبی و مغربی تک — ۱۲ آنہ ۲ پائی

سوم جو کشتی مع اسباب تجارت دریاہاے پنجاب سے ستلج یا سندھ مین
بمقابل معبر باکری آئین اگر وہ معبر مذکور سے سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بھاولپور
سے پرے تک جائین یا سرحد جنوبی و مغربی علاقۂ بھاولپور کے پرے سے
معبر باکری تک جائین تو سرکار بھاولپور مجاز لینے محصول بحری مطابق بعد مسافت
جو اوسکے علاقے مین کشتی مذکور طے کرے اسقدر روپیہ کے ہین — ۱۱ آنہ ۲ پائی

ایضا ایضاً جو کشتی معبر باکری سے سرحد شمالی و شرقی کے پرے
علاقہ غیر مین جائین یا علاقہ غیر واقع آنروے سرحد شمالی و شرقی سے
معبر باکری تک جائین — ۱ آنہ ۲ پائی

چہارم جو خالی کشتی کار سرکار پر جائے اوسپر محصول نلیا جائیگا

پنجم جس مقام پر علاقہ بھاولپور مین تجار مقام کرکے اسباب وتارین
یا فروخت کرین تو حسب منشاء عہدنامہ سابق اونکو محصول مقررہ مقام مذکور
بروقت خرید و فروخت اسباب دینا ہوگا —

دستخط ایف میکلین

منظور کیا گورنر جنرل ہند نے بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۳ء

نمبر ۱۲۰

شرح مجوزہ محصول تجارت دریاے ستلج و سندھ جو کشتیہاے محمولۂ اسباب تجارت
(باستثناے تجاران در عایاے نواب بہاول خان) بروقت سفر علاقۂ بھاولپور
سنگے —

شرط اول

غلہ و ہیزم یعنی لکڑی وچونہ مثل علاقہ لاہور بلا ادائے محصول آمد و رفت کرینگے۔

شرط دوم

باستثنا تین جنس مذکورہ بالا کے اور سب اجناس تجارت پر محصول مطابق مقدار کشتی جو تین قسم کا قرار دیا گیا ہے لیا جاوے گا۔

شرط سوم

جس کشتی میں ۱۰ ٹن سے زیادہ اسباب نہیں آسکتا اور جو روحان یا متھن کوٹ سے دامن کوہ یا روپر یا لدھیانہ وغیرہ تک جاوے یا روپر یا لدھیانہ سے تا بمقام روحان یا متھن کوٹ جاوے۔ ۴

جس کشتی میں ۱۰ ٹن سے زیادہ ہوگا اور ۱۵ ٹن سے زیادہ نہوگا۔ ۵

جس کشتی میں ۱۵ ٹن سے زیادہ ہوگا۔ ۶

شرط چہارم

ہر کشتی پر نمبر ۱ و ۲ و ۳ جلی حروف میں لکھے جاویں تاکہ معلوم ہو کہ کس قسم کی کشتی ہے

المرقوم ۵ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ء مطابق ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۶ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جارج کلارک

ایجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل نے بتاریخ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ء

نمبر ۱۲۱

اقرارنامہ در باب تحصیل محصول تجارت درمیان علاقہ بھاولپور کے

(باستثنا تجاران وکوٹھی تجاران خاص رعایائے علاقہ بھاولپور) شرائط ذیل فیابین سرکار انگریزی و سرکار بھاولپور قرار پائیں۔

شرط اول

بابت تمام کشتیون جو براہ دریا علاقہ بھاولپور مین آمد و رفت کرین نصف محصول مقررہ سے لیا جاے گا۔

شرط دوم

بابت اوس اجناس تجارت کے جو براہ خشکی آمد و رفت کرے سوائے محصول مندرجہ کے اور محصول اوسپر لیا جائیگا۔

گاڑی محمولہ اشیاء تجارت — عما

شتر ایضاً ایضاً — عہ

قاطر یا بوزگاو یا خر — ۰ ر

شرط سوم

جس تجار کے پاس رونہ حسب نمونہ علحقہ عہدنامہ ہذا ہوگا وہ بلا مزاحمت و بغیر دینے تلاشی اہلکاران مامورہ چوکیات راستہ کے گذر کرے گا۔

شرط چہارم

اگر کوئی سوداگر کسی مقام اثنائے راہ پر خرید و فروخت کریگا اوسکو محصول مقررہ مقام مذکور ادا کرنا ہوگا۔

شرط پنجم

اگر بھاولپور سے مقام سرسا تک پختہ چاہات اور سرائے واسطے آرام مسافران موجود نہونگے تو سرکار بھاولپور اپنے علاقے مین ہر منزل پر پختہ چاہات اور سرائے واسطے آرام مسافرون کے طیار کردینگے اور سڑک بھی بنا کر اوسکی مرمت رکھینگے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ براہ دوستی جو فیما بین سرکارین جاری ہے اور نیز بنظر اسکے کہ تجاران باطمینان و اعتبار تمام تجارت مین مشغول ہون تحریر ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ شعبان سنہ ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ ع

ترجمہ صحیح ہے

مہر نواب

دستخط آرائن سی ہملٹن

کلکتہ گزٹ مین حسب الحکم گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۵۳ء مشتہر ہوا۔

نمبر ۱۲۲

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی و نواب بھاول خان بہادر نواب بھاولپور منعقدہ الفنسٹن میکنس بہادر منجانب ہنوربل کمپنی با اختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل بہادر ہند۔ منشی چوکس راے منجانب نواب بھاول خان بہادر حسب اختیارات عطیہ نواب موصوف۔

شرط اول

دوستی و اتفاق و یکجہتی فیما بین ہنوربل کمپنی اور نواب بھاول خان بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے جاری رہے گی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے فریق کے تصور کیے جاینگے۔

شرط دوم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ دارالریاست اور ملک بھاولپور کی حفاظت کرینگے۔

شرط سوم

نواب بھاول خان اور اوسکے ورثا و جانشین مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور حکومت اعلی کو تسلیم کرینگے اور کسی اور رئیس یا حکومت سے اتفاق نہین کرینگے

شرط چہارم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی رئیس و حکومت غیر سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی دوستی و اتفاق نہین کرینگے مگر معمولی تحریرات دوستانہ اپنے دوست

اور یگانون سے جاری رکھین گے۔

شرط پنجم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی پر زیادتی نہین کرینگے اگر اتفاقاً کسی سے کوئی تکرار واقع ہوگی تو وہ سپرد ثالثی و بمقتضہ سرکار انگریزی کی جائیگی۔

شرط ششم

نواب بہاولپور حسب الطلب فوج سے حتی الامکان مدد سرکار انگریزی کی کرے گا۔

شرط ہفتم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور انتظام انگریزی اوس علاقے مین داخل نہوگا۔

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا منعقد ہوکر اوسپر مہر و دستخط لفٹنٹ سکین صاحب ایڈنی کیمپ کے ہوے اور تصدیق اور منظوری اوسکی رابٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر اور نواب بہاولخان بہادر کے آج کی تاریخ سے چالیس روز کے عرصے مین ہوکر فیما بین دی جائیگی۔

الحرر مقام احمدپور تاریخ ۲۵ ماہ اکتوبر ۱۸۳۳ع مطابق ۱۴ ماہ رجب المرجب ۱۲۴۹ھ

(گورنر جنرل)

دستخط ایکلنڈ

تصدیق اور منظور کیا رابٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر نے مقام شملہ بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۸۳۳ع

نمبر ۱۲۳

شرط اول

محمد صادق یا معروف محمد صادق خان اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے پشت در پشت اقرار کرتا ہے کہ وہ دعوی حکومت بہاولپور کو ترک کرتا ہے۔

شرط دوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے تئین حیات اور بعد اسکے اوسکی اولاد اب آیندہ کبھی بغیر اجازت نواب فتح خان بہادر کے ملک بھاولپور مین قدم نہ رکھینگے۔

شرط سوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ بغیر اجازت حاکم بھاولپور کے خطوط یا پیغام کسی اہلکار یا مختار ریاست بھاولپور کے پاس نہ بھیجے گا اور نہ کسی سے ظاہر یا قصد ملاقات کریگا اور اگر برعکس اسکے وہ کرے تو اوسکو جوابدہی اسکی روبرو سے سرکار انگریزی کرنی ہوگی۔

شرط چہارم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ جب وہ علاقہ انگریزی مین آئیگا بعد اوسکے وہ کبھی بغیر اجازت حاکم بھاولپور کے بسبب قت حال یا استقبال مین کسی ملازم یا تحت ریاست بھاولپور کو خواہ ملازم ہو خواہ برخاست شدہ اپنے پاس رہنے نہ دیگا۔

شرط پنجم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنا استحقاق ہمراہ لیجانے اپنے ملازمین یا متوسلین کا چھوڑ دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ سوائے بیگمات اور خدمہ کے بدون نظر سے زیادہ نفوذ کسیکو اپنے ہمراہ نہ لیجائیگا۔

شرط ششم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور منظور کرتا ہے کہ وہ کبھی حاکم بھاولپور کے اوپر دعوی حکومت بھاولپور کا کسی عدالت سرکار انگریزی ہندوستان و انگلستان کے دائر نہ کریگا اور وہ کبھی کوئی دعوی اوپر حاکم بھاولپور کے نہیں کرے گا اور اوسکا دعوی اسس اقرار نامے کی رو سے ناجائز اور عدم سماعت کے قابل متصور ہوگا۔

شرط ہفتم

محمد صادق خان بخوشی منظور کرتا ہے کہ کسی جایداد علاقہ بھاولپور مین اوسکا دعوی

نہین ہے صرف اوسس روپیہ پر اوسکو بالتعین اسباب وجواہرات وغیرہ کے واسطے دیا گیا
اور صرف مبلغ اسی ماہواری تنخواہ وذاتی جسکا نصف مبلغ لیا جاتا ہے۔

شرط ہشتم

سرکار بھاولپور اقرار کرتی ہے کہ وہ معرفت افسران انگریزی کے خزانہ ملتان جین
ماہ بماہ تا حین حیات محمد صادق خان کے تنخواہ ماہواری اوسکی داخل کیا کرے گی اور سوائے
اسکے جو اخراجات نہایت ضروری ہون گے وہ بھی دیے جائین گے مگر سوائے
اسکے اور کچھ اوسکو نہین ملیگا اور بعد وفات محمد صادق خان کے اوسکے ورثا کو نصف تنخواہ
ماہواری یعنی مبلغ اسی دیا جائیگا۔

شرط نہم

سرکار انگریزی تجویز کرکے وعدہ کرتے ہین کہ شاہزادہ مذکورہ بالا کی یا بندی محمد صادق خان
کریگا اور کسیطرح کا ارتکاب خلل اندازی بسبب فتح خان اور اوسکے ورثا کے نکرے گا اور
نواب محمد فتح خان بہادر تخت بھاولپور پر برضامندی سرکار انگریزی تخت نشین رہیگا۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم سین کار

کشمیر و دیگر ریاستہای آنروی ستلج

از رپوٹ گورنمنٹ پنجاب و اصل کواغذ دفتر نورین

کشمیر

بعد ختم ہوئے مہم ستلج کے عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کی رو سے تمام ملک کوہستان وسطح زمین یعنی میدان مابین دریاے بیاسہ وستلج کے اور تمام کوہستان مابین دریاے بیاسہ وسندھ کے مع اضلاع کشمیر اور ہزارا کے قبضۂ سرکار انگریزی مین گیا۔ اوسی عہدنامے مین سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ راجہ گلاب سنگہ کو بجلدوے خدمات جو اوسنے دربار لاہور کے دربارہ دوبارہ قائم کرنے واسطے دوستی کے عمل مین لائین بطور انعام علاقہ کوہستان دیا جائیگا اور اوس علاقے مین وہ حاکم سرخود رہے گا اور وہ مجاز عہدنامہ علیحدہ کا ہوگا۔

گلاب سنگہ اوائل مین ایک سوار رسالہ فوج زیر حکم جمعدار موشحال سنگہ کا تھا بعد ازین موشحال سنگہ اوسوقت مین جمعدار ڈیوڑھی رنجیت سنگہ کا تھا بعد ازین ترقی ہوکر وہ خود سردار فوج ہوا اور بیچ گرفتاری اکبر خان رئیس راجوری کے اوسنے بڑا نام پیدا کیا اس خدمت کے جلد مین علاقہ جموو اوسکے بود و باش اوسکے خاندان کے اوسکو دیا گیا اب گلاب سنگہ نے سکومت جموو کی انتظام کی اور راجپوتان قرب وجوار پر اپنی حکومت درپردہ اور ظاہر مین برائے نام حکومت دربار لاہور کی قائم کرنی شروع کی اور رفتہ رفتہ لداخ تک پہونچا بیچ اون ہمدلیون کے جو قبل وقوع مہم ستلج واقع ہوئین تھین یہ بھی ایک رکن خالصہ قرار دیا گیا تھا اور اوسنے بڑی کوشش بیچ صلح کے جو بعد جنگ سرائون وقوع مین آئی کی تھی۔

ایک عہدنامہ علیحدہ نمبر ۱۲۴ اوسکے ساتھ بمقام امرتسر بتاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء منعقد ہوا اس عہدنامہ کی رو سے تمام ملک کوہستان مع متعلقات درمیان دریاے سندھ وراوی کے مع علاقہ چمبا وباستثنا علاقہ لاہول بالعوض مبلغ ۷۵ لکھ روپیہ کے اوسکو ملا اور اوپر لانہم آیا کہ تمام نزاعات جو علاقجات قرب وجوار کے ساتھ واقع ہون اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کرے اور جب فوج انگریزی کوہستان مین کسی کے ساتھ جنگ آرا ہو تو مع اپنی تمام

فوج کے مدد سرکار کرے اور تعین امور ماتحتی اوسکے نسبت سرکار انگریزی کیے گئے منجملہ
دیگر پرگنہ چمپا جو بعد معہ سکمان ۱۸۴۶ء کے تھے سب پرگنہ این روی راوی اور ۱۸ پرگنہ
آنروے راوی واقع ہین باعوض پرگنات چمپا واقع این روے راوی سرکار انگریزی نے
مہاراجہ گلاب سنگھ کو تعلقہ لکھیم پور واقع داہن کوہ آنروے راوی جسکی جمع ۷ لاکھ سالانہ ہے
دیا اسطرح دریاے راوی سرحد کوہستان سرکار انگریزی کا رہا۔

مالگزاری سالانہ جو راجہ چمپا سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ کو دینا تھا ۶۰ کی
تھی اسکا نصف روپیہ حصہ سرکار انگریزی کا بابت پرگنجات این روے دریاے راوی
ہوتا ہے اور جو فوج کنٹنجنٹ رئیس جمو سابق لیتا تھا اب اوسکا نصف بھی سرکار انگریزی کو ملتا ہے

جب یہ معاملات صلح ہوتے تھے ایک سوال درباب اوس ملک کوہی کے جو بنام
بھدروا مشہور ہے پیدا ہوا راجہ چمپا نے دعوی کیا کہ وہ اوسکو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے
۱۸۲۰ء مین عطا کیا تھا اور مہاراجہ گلاب سنگھ کا دعوی چودہ یا پندرہ سال کے قبضہ بلا معارضہ کے
تھا مگر سکھون نے بیچ عہد راجہ بیر اسنگھ کے بھدروا کو راجہ چمپا سے لے لیا تھا اور
اب جزو اوس علاقہ کا تھا جو حسب منشا شرط چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء
سرکار انگریزی کو ملا تھا اور سرکار انگریزی نے از روے عہدنامہ امرتسر گلاب سنگھ
کو دیا تھا۔

۱۸۴۶ء مین ایک انتظام ایسا گلاب سنگھ کے ساتھ قرار پایا کہ جس سے اوسنے
اپنا دعوی تمام علاقہ چمپا کا جو دونون جانب دریاے راوی کے واقع ہے چھوڑ دیا اس
غرض سے کہ بھدروا اوسکو ملے اور تعلقہ لکھیم پور اوسکے پاینام ہوجاے اس طرح
ملک چمپا پھر تمام و کمال زیر حکم سرکار انگریزی کے آگیا اس بارے مین کوئی عہدنامہ
خاص نہین ہوا۔

جسے عہدنامہ امرتسر ختم ہوا معاملہ سرکار انگریزی کا ساتھ کشمیر کے عام قسم کا رہا
۱۸۵۷ء مین مہاراجہ گلاب سنگھ نے وفات پائی اور اوسکا فرزند رنبیر سنگھ جانشین اوسکا ہوا
اختیار متبنی کرنے کا مہاراجہ کو از روے سند نمبر ۱۲۵ عطا ہوا بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۱ء

مہاراجہ کو خطاب اور تمغہ موسٹ ایکزالٹڈ اورڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا عنایت ہوا۔

کپورتھلہ

رئیس کپورتھلہ ایک وقت مین علاقجات این روے اور آنروے ستلج اور نیز دواب باری
اپنے قبضے مین رکھتا تھا جو متفرق مقامات دواب باری مین
اوسکے قبضے مین تھے وہ اوسنے بزور شمشیر حاصل کیے
تھے اور اوائل مین سردار جیا سنگھ نے جو بانی اس خاندان
کا تھا حاصل کیے تھے اونمین ایک علاقہ آلو بھی تھا جسکے نام سے
خاندان مشہور ہوا علاقجات آنروی ستلج بھی بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور اونمین کپورتھلہ تھا
جسکے نام سے خاندان کا خطاب ہوا اور علاقجات این روے ستلج مین سے چند بزور شمشیر
حاصل ہوے تھے اور چند مہاراجہ رنجیت سنگھ نے قبل ماہ ستمبر ۱۸۰۹ء کے دیے تھے

جمع ..... ۷ لاکھ
رقبہ بیل مربع ..... ۷۰۰ بیل
نفری شاگان ..... ۳۰۰ سوار ۱۰۰۰ پیادہ
خراج ادائی ..... ۱۰ لاکھ

کل جمع علاقجات این روے ستلج کی تخمیناً ۱۰ لاکھ ہے

از روے عہدنامہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء کے سردار کپورتھلہ نے وعدہ کیا کہ فوج
انگریزی علاقجات این روے ستلج مین گذر کرے یا چھاونی بنا کرے ہے اوسکی رسد رسانی وہ کریگا
اور از روے دفعہ پنجم اشتہار مرقومہ ۱۰ ماہ مئی ۱۸۰۹ء اوسپر فرض اور واجب آیا کہ وہ مع فوج
کے ہنگام جنگ شریک فوج انگریزی ہوگا۔

۱۸۴۶ء مین سردار فتح سنگھ زیادتی رنجیت سنگھ سے بھاگ کر زیر حمایت سرکار انگریزی علاقجات
این روے ستلج مین چلا گیا اور حمایت اوسکی دی گئی اور یہ مشتہر ہوا کہ سردار آلووالہ زیر حفاظت سرکار
انگریزی باعث اوسکے علاقجات موروثی واقع مشرقی ستلج کے ہے مگر جو علاقجات اوسکو
سرکار لاہور سے قبل ماہ ستمبر ۱۸۰۹ء ملے ہین اونکی وجہ سے وہان وہ زیر حکم دربار لاہور کے ہے
مگر حفاظت سرکار انگریزی دونون جانب مبسوط ہے۔

اول جنگ سکھ مین فوج کپورتھلہ بمقابلہ فوج انگریزی بمقام آسیوال جنگ آدرہورے
باعث اس شورش کے اور نیز اسوجہ سے کہ سردار مذکور فوج سرکار کو علاقجات این روے ستلج مین

رسد پونچھ نہ سکا اسواسطے اوسکے علاقجات واقع بیچ دریاے ستلج ضبط سرکار ہوے جب جلندہر دواب ۱۸۴۶ء مین تسلط سرکار انگریزی مین آیا علاقجات آنروے ستلج سردار آلووالہ کے اس شرط پر قائم اور بحال رہے کہ سردار نقد روپیہ بالعوض اوس خدمت کے جو وہ دربار لاہور کی کرتا تھا سرکار انگریزی کو دی جمع علاقجات جلندہر کے تخمیناً مدت ملک تھا شرائط جنکی روسے قیام علاقہ بنام سردار مذکور کے رہا مفید بحق سردار اور اوسکے ورثا اصلی کے تھا ان شرائط پر کہ وہ نیک رویہ رہین اور انتظام اچھا کرین اور کسی قسم کا محصول نلیا کرین اور رستہ اور سڑک اپنے علاقے مین طیار کرے اور اونکی مرمت رکھے۔

معاوضہ خدمتگذاری دواب جلندہر ایک لاکھ اڑتیس ہزار روپیہ تعین ہوا مگر بعد ازین اسمین سے روپیہ کی تخفیف ہوئی اسوجہ سے کہ جب تشخیص مالگزاری سرکار راجہ نے کی تھی اوسوقت مین جاگیر نورمحل شامل علاقہ کپورتھلہ تھی اور بعد ازان اوس سے علیحدہ کی گئی علاقجات باقی دواب جنکی تشخیص جمع ۱۸۴۶ء کی تھی مگر بعد ازان جمع اوسکی ملک قرار پائی سردار نہال سنگھ کو تا حین حیات واگذار ہوے مگر حکومت انگریزی اونمین رہی۔

۱۸۴۹ء مین سردار نہال سنگھ کو خطاب راجگی عطا ہوا ماہ ستمبر ۱۸۵۲ء اوسنے وفات پائی اوسکے بعد ران دھیر سنگھ راجہ حال جانشین ریاست ہوا بیچ بلوہ ۱۸۴۸ء کے اور بعد ازان ۱۸۴۹ء مین بیچ ملک اودھ کے راجہ ران دھیر سنگھ نے خدمت سرکار انگریزی کی کی بلحاظ خدمت گذاری جو اوسنے اوسوقت دواب جلندہر مین کی تھی سرکار نے جہان اور انعام بخشی ایک سال کی مالگزاری بھی معاف کی اور واسطے دوام کے پچیس ہزار روپیہ مالگزاری سے کم کر دیے راجہ نے درخواست دی کہ جاگیر موروثی اوسکی واقع باری دواب جو ہنگام وفات راجہ نہال سنگھ کے ۱۸۵۲ء مین ضبط سرکار ہوگئی ہے گو فی الحال فائدہ بخش نہین مگر بالعوض اس معافی مالگزاری کے اوسکو عطا ہو یہ درخواست راجہ کی منظور ہوئی اور جاگیر مذکور بنام راجہ واسطے دوام کے واگذار ہوئی مگر حکومت سول اور پولیس اوس علاقے کی باختیار حکام انگریزی رہی اسوجہ سے مالگزاری راجہ کی بمقدار سابق ایک لاکھ اکتیس ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

سجلدوے خدمتگزاری راجہ بملک اودھ راجہ کو علاقہ بوندی اور بھولی واسطے دوام کے

نصف جمع پر حاصل ہوے بموجب نمبر ۱۲۶

بموجب سند نمبر ۱۲۷ کے راجہ کو اختیار متبنی کرنے کا عطا ہوا۔

منڈی

یہ قدیم ریاست خاندان ہندو راجپوت کی قبضۂ سرکار انگریزی مین ازروے عہدنامہ لاہور مرقومہ

رقبہ	۱۲۰۰ میل مربع
آبادی	۴۰۰۰۰۰ نفوس
جمع	۷ لاکھ روپیہ
مالگزاری سرکار	ایک لاکھ روپیہ

۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کے آئی کل حکومت بموجب نمبر ۱۲۸ کے راجہ بلبھدر سین اور اوسکے ورثا کو اور اوسکے اون بھائیونکو حسب قاعدۂ بزرگی ملی بشرطیکہ سرکار انگریزی خاص کر اوسکو باعث نالیقی یا بدوضعی کے علیحدہ نکرین راجہ حال بلبھدر سین کا ہی اور خرد سال ہے ہنگام وفات راجہ بلبھدر سین کے ۱۸۵۱ء مین ایک کونسل اجنبی کی مقرر ہوئی کہ تا عرصہ صغر سنی راجہ حال ہو اوسوقت مین صرف چار سال کی عمر کا تھا اجراے امور ریاست کرین۔

انتخاب متبنی کرنے کا ازروے سند نمبر ۱۸ کے راجہ کو عطا ہوا

چمپا

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت کے خاندان کی قبضۂ سرکار انگریزی مین ۱۸۴۶ء مین آئی اور ایک جزو اوسکا مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیا گیا تھا۔

رقبہ	۳۲۰۰ میل مربع
آبادی	۱۲۰۰۰۰ نفوس
جمع	۱۲ لاکھ روپیہ
مالگزاری سرکار	۱۲ لاکھ روپیہ

ازروے عہدنامہ مہاراجہ کشمیر ۱۸۴۶ء کے چمپا پھر تمام وکمال زیر حکم سرکار انگریزی آیا اور سند نمبر ۱۲۹ راجہ سری سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے علاقہ چمپا اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو جبکا استحقاق ازروے سند کے ہو دیا گیا اور اگر کوئی وارث اصلی نہو تو ورثاے برادران حسب قاعدۂ بزرگی عطا ہوا اگر کسی راجہ کے وقت مین بدنظمی علاقہ مین واقع ہو تو سرکار اوسکو خارج کرکے دوسرے شخص خاندان راجہ کو اوسکے جگہ جانشین کر سکتے ہین۔

۱۸۵۲ء مین چھاونی کدھی ڈلہوسی واقع علاقہ چمپا راجہ نے سرکار کو اس شرط پر دیا کہ دوہزار

روپیہ اوسکی زر مالگزاری سالانہ سے تخفیف ہوون جواب بسلغ عـــ ہی۔
سند نمبر ۱۸ راجہ کو ملی جسکی رو سے اوسکو اختیار تبنی کرنیکا عطا ہوا

سوکیمٹ

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت تھی قبضہ سرکار انگریزی مین از روی عہدنامہ لاہور آئی پیچ ۱۸۴۶ کل حکومت بموجب سند نمبر ۱۳۰ کے راجہ اوگرسین راجہ حال اور اوسکے ورثا اور اون بھائیون کو حسب قاعدہ بزرگی دیا گیا بشرطیکہ سرکار خاص کر بباعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علیحدہ نکردین۔
اختیار متبنی کرنے کا راجہ کو از روی سند نمبر ۱۸ کے عطا ہوا

سند نمبر ۱۳۱ جسکی رو سے اختیار متبنی کرنے کا حاصل ہوا سردار شمشیر سنگہ سندھانوالہ اور راجہ تیج سنگہ کو بھی عطا ہوئی یہ جاگیردار عام قسم کے ہین اونکو اختیارات فوجداری اور مال کے اپنے علاقے مین حاصل ہین مگر اختیار انتظام ملک کا نہین ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ تیج سنگہ نے وفات پائی۔

نمبر ۱۲۴

عہدنامہ فیما بین سرکار انگریزی ایک فریق اور مہاراجہ گلاب سنگہ جموو الہ فریق ثانی منعقدہ منجانب سرکار انگریزی معرفت فرڈرک کری صاحب اور ہربرٹ ایڈورڈ ہنری مٹگمری ایلس صاحب جو کارروائی حسب الحکم راجٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی اون اوف ہر میجسٹی ٹرننگ محبر مرسوٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل مامورہ ہنوربل کمپنی بنا بر ہدایت وانضباط امور ہند کرتے ہین اور مہاراجہ گلاب سنگہ بذات خود۔

شرط اول

سرکار انگریزی واسطے دوام کے بلا مداخلت غیری مہاراجہ گلاب سنگہ اور اوسکے ورثا ذکور اصلی کو تمام ملک کوہستان مع متعلقات واقع بجانب شرق دریای سندھ اور بجانب مغرب دریای راوی مع علاقہ چمبا و باستثنا، علاقہ لاہول جو حزو اوس علاقہ کا ہے جو دربار لاہور نے

سرکار انگریزی کو حسب منشار دفعہ چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء سپرد کیا دیتے ہین

شرط دوم

سرحد شرقی علاقہ جو بموجب شرط مذکورہ بالا مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیا گیا کمشنران مامورہ سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ قرار دینگے اور اوسکی تفصیل علحدہ عہدنامہ مین بعد پیایش تحریر ہوگی

شرط سوم

بالعوض اس انتقال علاقے کے جو اوسکو اور اوسکے ورثا کو حسب منشار شرط مذکورہ بالا دیا گیا مہاراجہ گلاب سنگھ سرکار انگریزی کو مبلغ ۷۵ لاکھ روپیہ نانک شاہی ادا کرینگے منجملہ اوسکے مبلغ ۵ لاکھ روپیہ بروقت تصدیق ہونے عہدنامہ ہذا کے اور باقیماندہ ۷۵ لاکھ بتاریخ یکم اکتوبر سنہ حال یعنی ۱۸۴۶ء یا قبل اوسکے ادا ہوگا

شرط چہارم

حدود علاقہ مہاراجہ گلاب سنگھ ہرگز بلا اتفاق رای سرکار انگریزی کی تبدیل نہوگی

شرط پنجم

اگر کوئی تنازعہ فیمابین مہاراجہ گلاب سنگھ اور دربار لاہور کے یا کسی اور ریاست قرب وجوار کے پیدا ہوگا تو مہاراجہ اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کریگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کردینگے اوسکے مطابق تعمیل کریگا

شرط ششم

مہاراجہ گلاب سنگھ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مع اپنی تمام فوج کے شامل فوج انگریزی ہونگے جب فوج انگریزی کسی علاقہ کو ہی یا علاقہ متصلہ علاقہ مہاراجہ مین جنگ آور ہوگی

شرط ہفتم

مہاراجہ گلاب سنگھ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو یا کسی اور رعایاے یورپ اور امریکا کو بلا استرضاے گورنمنٹ انگریزی ملازم نرکھینگے

شرط ہشتم

مہاراجہ گلاب سنگھ وعدہ کرتے ہین کہ درباب علاقہ متنازعہ کے وہ مشارالیہ کی دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ جداگانہ کا جو فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع ہوا ہے لحاظ رکھینگے۔

شرط نہم

سرکار انگریزی مہاراجہ گلاب سنگھ کی ہر دو بمقابلہ دشمن غیر کے بیچ حفاظت اوسکے ملک کے کرینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ گلاب سنگھ حکومت سرکار انگریزی کی قبول کرتے ہین اور باعتراف حکومت سرکار انگریزی کو ایک گھوڑا اور بارہ شاخ بزپشمی چھ نر اور چھ مادہ اور تین بوٹی شال پشمینہ کی دیا کرینگے یہ عہدنامہ دس شرائط کا آج کی تاریخ فریقین کی صاحب اور بروٹ جیجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب سنے حسب ہدایت رائٹ آنریبل سرہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ نے اصالتاً فراہم کیا اور عہدنامہ آن کی تاریخ ہر رائٹ آنریبل سرہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل بہادر نے تصدیق کیا۔

المرقوم بمقام امرتسر تاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری

(مہر) دستخط ایچ ہارڈنج

دستخط الیف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر

دستخط الیف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۲۵

کشمیر

بنام مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر نایٹ اوف دی موسٹ ایکزالٹڈ اورڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا

المرقوم ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ع

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان اور سرداران ہند کی جو اب اپنے ملک مین حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے اب خواہش شاہی کو پورا کرنیکے سبب وہ اطمینان آپ کو دوبارہ دیتا ہون جو مین نے دربار سیالکوٹ مین ماہ مارچ ۱۸۶۰ دیے تھے یعنی درصورت نہونے اصلی وارث کے تبنی کرنا وارث کا اپنے خاندان سے موجب رسم و آئین کے سرکار انگریزی کو بخوشی منظور و مقبول ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک آپکا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شروط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۶

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بوندی و تجھولی راجہ رندھیر سنگھ بہادر کپور تھلہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ اپریل ۱۸۵۹ عیسوے

چونکہ از روے رپورٹ صاحب چیف کمشنر بہادر اودھ ظاہر ہوا کہ درمیان بلوہ کے راجہ رندھیر سنگھ بہادر آلہ والہ باعث نمک حلالی سرکار انگریزی کی خدمتگزاری کی اپنی فوج کے لکھنو مین آیا اور خدمات لائقہ کین مین بطور علامت خوشنودی مزاج راجہ رندھیر سنگھ بہادر کے زمینداری بوندی و تجھولی کی نصف جمع پر استمرار اس شرط پر دیتا ہون کہ ہنگام وقت و اندیشہ کے راجہ خدمت جنگ و پولیٹکل کرینگے۔ واضح ہو کہ اس عطیہ سے راجہ کو صرف وہ استحقاق عطا ہوے ہین جو سابق مالک زمینداری مذکور کو حاصل تھے اور کوئی حق نہین دیا گیا ہے۔

خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ کو دیا جاے۔

نمبر ۱۲۷

بنام فرزند دلبند راجہ ہیر سنگھ بہادر کپورتھلہ

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان و سرداران ہند کی جو اب اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے اوس خواہش کو پورا کرنے کے سبب یہ اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی وارث اصلی نہوگا تو تمہارا یا تمہارے بعد کسی اور راجہ ریاست کا جو حسب دھرم شاستر و رسم خاندان کے گود لیا ہوگا منظور اور مقبول ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی اور مخل [illegible] نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک کہ تمہارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار رہیگا [illegible] وعطا نامجات و اقرار نامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۸

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی رو سے علاقہ منڈی راجہ بلبھیر سین منڈی والہ کو عطا ہوا

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء عیسوے

چونکہ از روے عہدنامہ منعقدہ لاہور مین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ بلبھیر سین راجہ ذیشان منڈی نے اتحاد و خیر خواہی سرکار انگریزی ظاہر کی لہذا علاقہ منڈی اوسیقدر حصہ دومین جسقدر بروقت تسلط انگریزی وہ تھا مع اختیارات کا انتظام علاقہ مذکور اب سرکار انگریزی اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو پشت در پشت دیتے ہین در صورت موجود نہونے وارث اصلی کے جو کوئی قریب رشتہ دار راجہ سرکار انگریزی کے نزدیک ثابت ہوگا وہ علاقہ مع اختیارات کل حاصل کریگا۔

راجہ کو یہ بھی واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہے گا کہ جو کوئی نالائق ثابت ہوگا یا جس سے انتظام علاقہ بخوبی نہو سکے گا اوسکو وہ گدی منڈی سے برخاست کرکے دوسرے

کسی رشتہ دار قریب راجہ کو جو اسکی جگہ کا لایق ہوگا اوسکی جگہ مقرر کرینگے اور راجہ یا جو کوئی بطریق مذکورہ بالا مقرر ہوگا اوسکو متابعت شرائط ذیل کی کرنی ہوگی۔

شرط اول

راجہ سال بسال خزانہ شملہ و سباٹو مین ایک لاکھ روپیہ نذرانہ وقتا فوقتا مین ایک تاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری تاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک داخل کریگا۔

شرط دوم

وہ کوئی محصول اشیاے درامد برامد نہ لیگا بلکہ اپنے اوپر حفاظت صاحبان و تجاران فرض تصور کرے گا۔

شرط سوم

وہ سڑک اپنے علاقہ مین ہر بارہ فٹ عرض سے کم نہوگی تیار کریگا اور اوسکی مرمت رکھیگا

شرط چہارم

وہ قلعہ کملا گڑھ اور آنند پور وغیرہ کو مسمار کرکے برابر زمین کے کردیگا اور پھر کبھی ارادہ دوبارہ تعمیر کرنے کا نکرے گا۔

یہ شرط درباب قلعہ کملا گڑھ کے بعد ازین ترمیم ہوئی اور راجہ کو اجازت دی گئی کہ وہ اون مکانات کو جو عبادتگاہ اور شوالے ہین محفوظ رکھے مگر دیگر تعمیر کو جو متصل شوالہ وغیرہ کے نہین ہون اور خاص کر تبور وغیرہ کو مسمار کردے اور قلعہ مین بیس سپاہی اور چھ ضرب توپ خرد واسطے سلامی کے رکھے

شرط پنجم

ہنگام فساد وہ مع اپنی فوج اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی فوج انگریزی مین جاکر شامل ہوگا اور جو حکم حکام انگریزی اوسکے نام جاری کرینگے اوسکی تعمیل کریگا اور رسد حتی الامکان بہم پہونچائے گا۔

شرط ششم

جو کوئی تکرار اوسمین اور کسی اور رئیس مین واقع ہوگی اوسکو وہ سپرد عدالت انگریزی کریگا۔

شرط ہفتم

درباب محصول کان آہن و نمک کے جو علاقہ مندی مین ہین قواعد بعد مشورہ صاحب سپرنٹنڈنٹ علاقجات کوہستان بعد ازین تجویز ہونگے اور اوس سے خلاف ورزی نہوگی۔

شرط ہشتم

راجہ کسی قدر زمین علاقۂ مذکور کی بلا منظوری و رضامندی سرکار انگریزی فروخت نکریگا اور نہ بطور رہن علیحدہ کرے گا۔

شرط ہفتم

وہ اسطرح انتظام بد و فروشی و ستی و دختر کشی وضایع کرنے مجذوم کا کریگا کہ کوئی اور آیندہ ارتکاب ان امور قبیحہ کا نکرے راجہ کو لایق ہے کہ اپنے علاقے کے حدود سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق منشاء سند کے کاربند ہو اور وہ تدابیر بروے کار لائے جس سے بہبودی باشندگان و بہتری ملک و زمین متصور ہو اور وہ انتظام کرے کہ جس سے انصاف و عدل مظلومان کو پہونچے اور حقوق اونکے اونکو ملین اور راستون کی حفاظت رہے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نکرے گا بلکہ اوسکو ہمیشہ خویش رکھے گا۔ رعایاے علاقہ مندی راجہ اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقہ کا تصور کرینگے اور کبھی مالگزاری کے ادا کرنے مین انکار نکرینگے بلکہ ہمیشہ فرمانبردار اور مطیع الحکم اوسکے رہین گے۔

نمبر ۱۲۹

ترجمۂ سند گورنر جنرل بہادر جسکی رو سے علاقہ چمپا راجہ سری سنگھ کو عطا ہوا

المرقوم ۶ ماہ اپریل ۱۸۴۹ عیسوی

چونکہ تمام شمالی و شرقی ملک کوہستان درمیان دریاے ستلج اور سندھ کے جو سابق شامل ملک پنجاب تھا از روے عہدنامہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ جو فیما بین ہز ہولینس کمپنی و دربار لاہور منعقد ہوا قبضہ سرکار انگریزی مین منتقل ہو کر آگیا لہذا ملک چمپا جو ہنگام انعقاد عہدنامۂ مذکور قبضہ راجہ چمپا مین تھا اب بذریعہ اس سند کے راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کو جو از روے

دہرم شاستر استحقاق وراثت کا رکھتے ہونگے واسطے دوام کے دیا گیا درصورتیکہ راجہ کوئی اولاد ذکور چھوڑے تو اوسکا بھائی جو باقیماندہ برادران مین کلان ہوگا اوسکا جانشین ہوگا اور راجگان چمبا کل اختیار انتظام ملک بموجب شرائط ذیل کے رکھینگے یعنی۔

شرائط اول

راجہ ہر سال خزانہ کانگڑہ مین بارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو قسطون مین ادا کیا کریگا اول قسط ماہ بیساکھ مین اور دوسری ماہ ماگھ مین واجب ہوگی۔

شرط دوم

راجہ یک لخت رسم بیگار و منڈکر کشی و بردہ فروشی و قطع اعضا کا اپنے علاقے مین انسداد کلی کرینگے۔

شرط سوم

راجہ حفاظت تجاران اور مسافران کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور محصول تجارت مثل پنت وغیرہ موقوف کرینگے۔

شرط چہارم

راجہ اپنے علاقے مین رستہ بارہ فٹ عریض تیار کرینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے۔

شرط پنجم

بوقت جنگ راجہ شامل فوج انگریزی ہوگا اور رسد رسانی کریگا اور سپاہی پانچ روپیہ ماہواری اور بیگاری چار روپیہ ماہواری پر بہم پہونچائیگا اگر کوئی راجہ چمبا بنظمی اپنے علاقے مین کرے گا تو سرکار انگریزی اوسکو برخاست کرکے کسی اور شخص کو اوسی خاندان سے اوسکی عوض جانشین راج کرینگے یہ غرض سرکار انگریزی کی نہین ہے کہ ملک چمبا اپنے قابو مین کرین صرف طالب ہے کہ خوش انتظامی اور دادرسی سے باشندگان امان مین اور خوش رہین۔

شرط ششم

اگر کسیطرح کی تکرار یا نزاع فیما بین راجہ چمبا اور کسی اور رئیس سے پیدا ہو تو تقدمہ پیشگاہ سپرنٹنڈنٹ انگریزی کے ہوگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگے اوسکی پابندی راجہ کریگا بغیر استرضاء سرکار انگریزی کے

راجہ کسی دوسرے رئیس سے خط کتابت یا اتفاق نکریگا مگر اپنے ملک مین راضی رہے گا اور کوشش بلیغ افزایش رفاہ و خوشی باشندگان کریگا اور جہد کامل افزایش کاشتکاری و داد دہی عوام عمل مین لائیگا —

نمبر ۱۳۰

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی رو سے علاقہ سوکیت راجہ اوگرسین کو عطا ہوا

المرقوم ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ع

چونکہ از روے عہدنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی و دربار سکھ بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع ملک کوہستان قبضہ ہیوربل کمپنی مین آگیا اور چونکہ راجہ اوگرسین راجہ زیبان و شوکت نے اپنی دوستی اور خیرخواہی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی لہذا علاقہ سوکیت اوسیقدر حدود مین جسقدر وقت استیلا سرکار تھا مع کل اختیارات کے اب سرکار انگریزی راجہ مذکور کو اور اوسکے ورثاے اصلی جورانی سے پیدا ہوے ہون اونکو پشت در پشت عطا کرتے ہین درصورت نہونے ایسے وارث کے کوئی اور شخص جو نزدیک سرکار انگریزی کے راجہ کا قریب رشتہ دار ہوگا یہ علاقہ مع اختیارات کلی کے پائیگا —

راجہ کو واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل گا کہ وہ ایسے شخص کو جو بدو صغر یا نالائق انتظام امور علاقہ ثابت ہوگا اوسکو خارج از گدی کرکے دوسرے نزدیک رشتہ دار تجویز وراثت کو جو لیاقت اور قابل انتظام علاقہ کے ہوگا اور استحقاق جانشینی کا رکھتا ہوگا بجاے اوسکے گدی نشین کرین راجہ یا جو کوئی بطور مذکورہ بالا گدی نشین ہوگا اوسکو بتعمیل شرائط ذیل کی کرنی واجبات سے ہوگی —

شرط اول

راجہ ہر سال خزانہ شملہ و سیاتھو مین گیارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو قسطون مین داخل کرے گا ایک قسط بتاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری بتاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک واجب ہوگی

شرط دوم

وہ محصول اجناس تجارت آمد و برآمد پر لیگا اور اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران اپنے علاقے مین فرض تصور کرے گا۔

شرط سوم

وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے تیار کرائے گا اور اونکی مرمت رکھیگا۔

شرط چہارم

ہنگام وقوع فساد کے وہ اپنی سپاہ اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی شامل فوج انگریزی ہوگا اور جونکم اوسکو حکام انگریزی دینگے اونکی تعمیل مین آمادہ رہے گا اور حتی الامکان رسد رسانی کریگا۔

شرط پنجم

جو تکرار فیما بین اوسکی اور دوسرے رئیس کے پیدا ہوگی وہ سپرد عدالت انگریزی واسطے تصفیہ کے لیجائے گی۔

شرط ششم

راجہ کوئی جزو علاقہ اپنا بغیر اطلاع اور رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے جدا نکرے گا اور نہ بطور رہن علحدہ کریگا۔

شرط ہفتم

وہ اسطرح الف اور سم ہتی و ذخترکشی و بردہ فروشی و جلانے اور غرق کرنے مجذوم کے کریگا کہ کوئی اور ارتکاب اونکا کرے۔

راجہ کو مناسب ہے کہ اپنے حدود علاقہ سے باہر کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق اس سند کے کاربند ہو اور ایسے تدابیر عمل مین لائے جن سے رعایا و باشندگان و بہبودی ملک و بہتری زمین متصور ہو اور داد دہی مظلومان یکسان ہو اور حقوق ذیحق کو ملحوظ اور حفاظت راستہ عمل مین آئے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نہین کرے گا بلکہ اوسکو ہمیشہ خوش رکھیگا اور رعایاے علاقہ سوکیت راجہ کو اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقے کا تصور کرکے

ادائے مالگزاری سے انحراف نکرینگے بلکہ فرمانبردار رہینگے اور سکے حکم تعمیل اور سکے احکام واجبی کی کرینگے۔

نمبر ۱۳۱

نقل سند بنام سردار شمشیر سنگھ سندھانوالہ

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ تمام راجگان و رئیسان ہندوستان جو اب اپنے ملک مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہین اور شان و شوکت اور سکے خاندان کی قائم رہے یہ سند اوس خواہش شاہی کے پورا کرنے کے سبب تمکو دی جاتی ہے تاکہ تمکو اطمینان ہو کہ درصورت موجود ہونے اصلی وارث کے سرکار انگلیزی تمکو اجازت دے گی اور اوسکو منظور کرے گی جو تم یا بعد تمھارے کوئی رئیس تمھارے علاقے کا کسی ایسے شخص کو اپنا منتخب کرے گا جو ازروے شاستر و رسم خاندان کے واجب اور لائق متبنی کرنے کا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات و خطوط نامجات و دفتر نامجات کا بجا لاکر سرکار انگلیزی کرتے رہینگے رہے گا۔

اسی مضمون کی سند راجہ تیج سنگھ کو عطا ہوئی

سرحد پشاور

از روی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر سرحد پشاور

مومند

مومند ایک بڑی قوم ساکن کوہستان بجانب شمال و مغرب سرحد پشاور کے متصل باجور اور کوٹہ کے بجانب شمال و ضلع ننکرہار بجانب مغرب کے ہے اور اوسکی حد جنوبی پر دریاے کابل واقع ہے وہ امیر کابل سے اتفاق رکھتے ہین اور امیر اونکے سردارون کو نقد روپیہ دیتا ہے اور آمدنی بعض اضلاع جانب جلال آباد تعدادی قریب ساتھ ہزار روپیہ کی اونکو دی ہوئی ہے اس قوم کے سترہ ہزار آدمی ہین اور چھ فرقون مین منقسم ہین عیاں ہے اسکو کہ امیر کابل کی وہ خاطر داری بسبب کرتے ہین اور امیر کابل نے بعد فتح پنجاب کے ہماری سرحد پر بہت فساد اور دقت ان مومند کے سبب کی تھی اور اونکا سردار سعادت خان بھی ہمسے اسوجہ سے دشمنی رکھتا تھا کہ جب ہم کابل مین ۱۸۴۱ء مین تھے تو اوسکے ہمشیرہ زادہ طرہ باز خان کو اوسکی جگہ رئیس مقرر کیا تھا مگر جب ہم وہان سے چلے آئے تو وہ اپنی سرداری قائم نرکھہ سکا یہ قوم بہت آسانی سے دق کرسکتی ہے کیونکہ جو دور رستے کابل کے ہین وہ اونکے علاقے مین سے جاتے ہین —

تین فرقے ان مومند کے ہماری سرحدی اضلاع سے ہمسوانہ ہین اونکا نام ترک زئی ہلیم زئی اور بندیالی مومند ہے اور یہ تینون فرقے چند علاقجات ضلع پشاور مین رکھتے تھے جمع اونکی کیجائی قریب دس ہزار روپیہ سالانہ ہے اسوجہ سے اونکا اتفاق سرکار انگریزی سے بھی ہی اور امیر سے ۱۸۵۰ء و ۱۸۵۱ء مین اونکے غارتگری و دزدی کثرت سے تھی گروہ اوسکے حوق جوق پہاڑ سے نیچے آکر ہمارے دیہات پر یکشب غارت کرتے تھے اور باشندون کو قتل کرتے تھے اور گرفتار کرکے بھی لیجاتے تھے اور اونکو بعد لینے روپیہ کے جو اونکے لواحق اور دوست اونکی عوض جا کر دیتے تھے رہائی دیتے تھے ہمارے دیہات کی چراگاہ عین دامن مین مومند کے پہاڑون کے واقع ہے اور آخر کار یہ نوبت پہونچی تھی کہ کوئی روز نہین گذرتا تھا کہ چند مویشی اونکے بغارت نہ جاتے ہون —

ضلع اس سبب سے تباہ ہوتا تھا لہذا ۱۸۵۱ء کے ماہ اکتوبر مین سر کونس کیمبل صاحب کے

نام جو بخطاب لارڈ کلڈیڈ مشہور ہین اور اوسوقت مین فوج پشاور کی کمانڈنگ تھے احکام گورنمنٹ پہونچے کہ مقابلہ اقوام مذکورین کے روانہ ہون حسب الحکم صاحب موصوف میدان جنگ مین فوج گران لیکر صف آرا ہوے اور اقوام ترک زئی یعنی مچنی اور بلیم زئی پر حملہ آور ہوے تمام اقوام اونکے مقابلے پر بسر کردگی سعادت خان آئے اور جنگ تین مہینے تک جاری رہی اس عرصہ مین اونکے دیہات جو سرحد پر واقع تھے سب تباہ کر دیے گئے اور بروج اڑا دیے گیے اور اکثر صف جنگ مین اونکے آدمی مقتول ہوے اقوام کی دلشکنی ہوئی اور جب قلعہ مچنی کا کلیتہ محاصرہ ہوگیا اور سرحد پر چوکیات پولس قائم ہوئین اور بروج خبر رسانی کے قائم ہوے فوج واپس آئی یہ امور ختم ہوے تھے کہ بماہ اپریل ۱۸۵۷ء مین قوم مذکور نے دوبارہ باہم شریک ہوکر عزم جنگ کیا اس مرتبہ بھی سر رابرٹ سیمپل صاحب نے حملہ کرکے اونکو شکست فاش دی اسکے بعد کبھی قوم مذکور گروہ باندھکر ہمارے مقابلے پر نہین آئے اور تینون اقوام سرحدی کو اپنے واسطے آپ ہی کوشش کرنے دی یعنی پھر اونکے شریک اور قوم نہین ہوئی۔

قوم بلیم زئی نے مع اپنے رئیس احمد شیر نامے کی تابعداری اختیار کی اور عہدنامہ نمبر ۳۱ قبول اور منظور کیا اونکو اجازت ہوئی کہ دوبارہ جاکر اپنے دیہات مین آباد ہون اور دو سو روپیہ سالانہ بطور خراج ادا کیا کرین اور نمک حلال اور خدمتگذار رہین اس شرائط کی پابندی اونھون نے نہایت مضبوطی کے ساتھ رکھے اور ۱۸۷۸ء مین وہ ایسے خدمتگذار رہے کہ اونکے سردار احمد شیر کو معافی سالانہ معاوضہ خدمتگذاری عطا ہوئی۔

مومند ترک زئی فوراً حاضر نہین ہوے بلکہ تعمیر قلعہ مین جو اونکے امداد کے واسطے طیار ہوتا تھا بہت ہرج ڈالا مگر جب اونکو دریافت ہوا کہ کوئی اور قوم اونکی مدد کو نہین آتی اور جنگ مین بجاے ہمارے اونکا اتنا نقصان بہت ہوتا ہے اونھون نے بھی آخرکار تابعداری اختیار کی اور اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی دیہات مین جاکر آباد ہون اور مبلغ سار بطور خراج ادا کیا کرین اونکا سردار احمد نامی متغنی اور شریر تھا اوسکی ترغیب سے اونھون نے پھر امور ممنوع اختیار کیے اور اپنے دیہات واقع ضلع سرکاری سے فرار ہوکر کوہستان مین چلے گئے اور ماہ اگست ۱۸۵۸ء مین چلے گیے فوج سرکاری بسر کردگی سر سولی کوٹن صاحب کے مقابلہ اونکے

روانہ ہوئی صاحب موصوف نے دو جانب سے براہ دریاے کابل اوپر حملہ کیا اور اونکے دیہات کلان شاہ موساخیل اور سدن کو تباہ کردیا اس مرتبہ اونکا نقصان بہت سخت ہوا اور نصیحت بھی اونکو اسمرتبہ کامل ہوئی وہ لوگ بلاشرط حاضر ہوے وہ لوگ جو منافق ہو گئے تھے اونکو اجازت ہوئی کہ اپنے دیہات مین آباد ہون اور اونکی زمین پر محصول لگایا گیا اس قسم کا محصول تین ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا اور جو لوگ نمک حلال رہے تھے وہ اپنی معافی بادای محصول مقررہ قائم رہے کوئی تحریری عہدنامہ اونکی ساتھہ منعقد نہین ہوا مگر یہ بندوبست اونکے ساتھہ ایسا مفید پڑا کہ یہ قوم بھی مثل دیگران تابعدار رہی —

قوم بیدیالی مومند مدت تک خلاف رہے مگر آخرکار دس برس کے جنگ و جدل سے تنگ آکر وہ بھون بھی معافی اور امن چاہی اور ماہ نومبر ۱۸۶۰ء اونکی سردار نواب خان نے تابعداری بلاشرط قبول کی اوسکے قصور معاف ہوے جب اوسنے معاوضہ نقصان ہماری رعایا کا جو اونکی دزدی وغیرہ سے ہوا تھا کیا اور جو اور کچھ نقصان اوسکی قوم نے کیا تھا اوسکا بھی عوض اوسنے دیا۔

رانی زئی

فوج انگریزی ہنوز میدان جنگ سے بعد شکست مومند واپس نہین آئی تھی کہ اونکو خبر پہونچی کہ دوسری طرف ضلع مذکور کے ایک سخت واردات وقوع مین آئی۔

دیہہ کلان تنزی واقع برلب دریاے سورت مسکن ایک رئیس قوی رجون خان نامی کا تھا یہ محض چالاک اور مغرور اور خودراے تھا جزو کلان اس موضع کا اوسکے پاس معاف تھا مگر وہ چاہتا تھا کہ کل موضع معاف ہو اور وہ طلبی عدالت سے بری رہے اہلکاران مال و پولیس کی مداخلت اوسکے دیہہ مین نہو۔

دریافت کرکے کہ یہ درخواست اوسکی قابل منظوری نہین اوسنے وہ طریق اختیار کیا جو عہد وطنی اوسکے مین عام تھا یعنی کوہستان کو چلا گیا اور وہان آدمی جمع کرکے اونکی سرداری مین دیہات سرکاری مین غارتگری شروع کی اس امید پر کہ گورنمنٹ ایسے اوسکی

حرکات سے تنگ آکر اوسکی درخواست منظور کرینگے اور سکونت اپنے دیہات اوتمان خیل مین
جو بجانب شمال ضلع سرکاری سے واقع ہے اختیار کی اور سند خان سواتی نے اوسکو چند
دیہات سرحد پر جاگیر مین دیے کیونکہ وہ عزم بہ خلافی سرکار رکھتا تھا لہذا ایسے مفرورین کو بخوشی
اوسنے جگہ دی اور اپنی سرحد پر رکھا تاکہ اول وہی برسر مقابلہ آئین اکثر ہمارے علاقے
کی خان اسیطرح اوسکے پاس فرار ہوکر گئے اور وہان اونکی پرورش ہوئی جو دیہات اونکو دیے
گئے وہ علاقہ انگریزی سے جدا تھے درمیان مین ضلع قوم رانی زئی تھا جو ایک سطح زمین بجانب
گوشہ شمال و مشرق علاقہ یوسف زئی واقع ہے اور جسمین سے یہ برخلاف لوگ گذر کر دیہات
انگریزی مین آکر غارتگری کرتے تھے۔

عرصہ قلیل گذرا کہ ایک گروہ فوج کا بمقام گوجر گڑھی ان آدمیونکی ایک گروہ نے بسرکردگی
مگرم خان مفرور کے حملہ کیا بشب تاریخ ۲۰ ماہ اپریل ۱۸۵۳ء جون خان مع دو سو سوار کے
موضع چارسدا پر جو مقام تحصیل ہشت نگر تھا حملہ آور ہوا تحصیلدار جو سید تھا قتل ہوکر پارہ پارہ
ہوا اور چند دیگر اہلکار اسی قسم سے قتل ہوے اور خزانہ تحصیل کو اوسنے لوٹ لیا تمام علاقہ
ہشت نگر مین اندیشہ اور وسواس پیدا ہوا ان سب وارداتون مین اہل معدان سرکشونکا سید
شاہ صورت تھا اور مددگار اور ترغیب دہندہ اقوام اوتمان خیل اور رانی زئی تھے۔

واسطے قرار واقعی سزا دہی ان اقوام کے پانچ ہزار آدمی جمعیت متصلہ مقام تنگی پر اب یا
سوات جمع ہوے اور سر کونسن کیمبیل صاحب بہادر مقابلہ اوتمان خیل جو تین ہزار بندوقچی تھے
روانہ ہوے اونھون نے اول خوب مقابلہ کیا مگر آخرکار بہ نقصان کثیر اپنے مقامات مضبوط
سے فرار ہوے اور اونکے اصلی دیہات پر انگریز اور نورد وم بالکل مسمار کیے گئے فوج یہان سے
رانی زئی کو روانہ ہوئی اور اونکے سردارون کو گرفتار کیا۔

کوئی عہدنامہ اوتمان خیل کے ساتھ اوسوقت مین نہین ہوا مگر اونکی شکست پر انگریز نے
اونکو متیقن کیا کہ وہ ہماری برابری نہین کرسکتے اور بعد ازین اونھون نے کوئی امر بخلاف
ہمارے نہین کیا سرداران رانی زئی نے عرصہ قلیل کے بعد تابعداری اختیار کی اور چاہا کہ
وہ رعایاے انگریزی ہوجائین یہ درخواست اونکی منظور نہین ہوئی مگر اونکو کرنل میکیسن صاحب نے

جو اوسوقت کمشنر پشاور کے تھے اجازت دی کہ دوبارہ آکر شرائط مندرجہ نمبر ۱۳۳ آباد ہوں اور ان شرائط کی پابندی اونھوں نے باستقلال و استحکام رکھی اس عرصہ مین ایک قلعہ بمقام ریوری برلب دریاے سوات تعمیر ہوا تاکہ ان اقوام کا انسداد ہو نتیجہ اس مہم کا یہ ہوا کہ ضلع ہشت نگر مین انتظام اور امنیت دوبارہ قائم ہوا اور سرداران و لشکاران کی مفروری موقوف ہوئی —

حسن خیل و عاشو خیل

دو درہ کملان اثناے راہ پشاور و کوہات مین واقع ہین ایک درہ کوہات اور دوسرا درہ جواکہ اس درہ جواکہ مین قوم جواکہ آفریدی رہتے ہین مگر کوہ جو پشاور کی جانب سے اس درہ تک آیا ہے اوسپر دیہات حسن خیل جنا خور و کوئی نامی واقع ہین درمیان ان دونون دروں کے جو پہاڑ ہین اونمین عاشو خیل رہتے ہین تمام خیل جنکا ذکر اوپر ہوا ہے وہ قوم آدم خیل کے انقسام ہین دیہہ پوری واقع جواکہ عہد سکھہ مین مشہور مسکن نامگر دگا تھا جو رستہ آنک پر نامگری کرتے تھے بعد شمول ملک پنجاب اونکی شہرت اور زیادہ ہوئی اور چونکہ مقام اوسکا درہ کے سرے پر بہت استحکام کے ساتھہ واقع تھا مجرمان پشاور و راولپنڈی کا وہان امن تھا اور وہان سے نامگری کرتے اور مقامات مین جاتے تھے اسواسطے ضروری متصور ہوا کہ اوسمقام پر فوج کشی کیجاے سرجان لارنس جو اوسوقت مین چیف کمشنر تھے اس فوج کے ساتھہ گئے اور فوج نے مقام درمیان رہونون دروں کے کیا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ حسن خیل اور عاشو خیل روبرو ہے قوم جواکہ چندان قوت نہین رکھتے تھے مگر موجودگی فوج انگریزی اونکو قابو علیحدہ ہونے کا ملا اور اونھون نے عہدنامہ اپنی طرف سے نمبر ۱۳۴ منظور کیا حسن خیل کے لوگ نوسو بندوقچی ہین اور عاشو خیل کے آٹھہ سو بعد عہدنامہ کے اونھون نے بمضبوطی اسپنے عہد کو قائم رکھا —

جواکہ پوری

فوج اب واسطے حملہ کرنے جواکہ کے اونکے مقامات مضبوط موضع پوری مین گئی یہان جنگ مشکل تھی اور بسبب مقام قلعہ کے ہمارا نقصان بہت ہوا مگر موضع مذکور اور اوسکے تمام بروج

مسمار کیے گئے اور تمام مقامات سے جو اکہ نکالدیے گئے مسماری پوری کا نتیجہ حسب دلخواہ ہوا اور بعد دو مہینے کے سردار نے تابعداری اختیار کی اور بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۵۴ء عہدنامہ نمبر ۱۳۵ اقرار دیا اسمین یہ امر مشروط ہوا کہ وہ لوگ آیندہ غارتگری نہین کرینگے اور دو مہینے کے عرصے مین تمام غارتگران پناہ گزین کو نکالدینگے یہ دونون عہود اونھون نے بوقتی پورے کیے جو اکہ ایک ہزار بندوقچی ہین اس مہم کے بعد قلعہ میکنش درمیان دونون درون کے زمین مسطح تعمیر ہوا اور چوکی پولس تعمس نتونا مے جس سے درہ جو اکہ پر حکومت قائم رہی ہے مع راستہ درہ فوج الحاق۔

درہ کوہات آفریدی

اس درہ مین قوم کاہن اقوام آدم خیل آفریدی سکونت رکھتے ہین باستثنا موضع الکی جو راستہ پشاور پر واقع ہے جو متعلق حسن خیل کے ہے یہ قوم بارہ سو بندوقچی کی ہے یہ گھاٹی نزدیک حمل چبوترہ سے جو میدان پشاور مین واقع ہے بارہ میل تک ہے پھر راستہ کوہ پر پیچ کھاکر جاتا ہے قلعہ جبکا سرحد کلدار آفریدی اور بنگش کی قوم کا ہے یہ قوم بنگش کوہات کی گھاٹی مین رہتے ہین اس قلعہ کوہ سے کوہات تک فاصلہ قریب سات میل کا ہے اکثر یہ راستہ پہاڑ کے نشیب مین جاتا ہے اور اس راستے مین آبادی کسی قوم کی نہین ہے۔

بعد متصل پنجاب ان آفریدیون نے فساد کرنا شروع کیا اور کابل کے دربار سے اون کو ترغیب بذریعہ پیغام کے ہوئی کہ حرکات خلاف قانون عمل مین لائین اونکو اس سے بھی شک پیدا ہوا جب راستہ کوہات سے گڈھیون تک بننے لگا اور بباعث قوانین نمک کے جو رباب کا نہائے نمک آنزو دریا ہے سندھ جاری ہوے تھے وہ لوگ ناراض ہو گئے تھے۔

بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۸۵۵ء ایک گروہ سفر منیار راستہ مذکورہ بالا قریب تین میل کے فاصلے پر کوہات سے بنا ہی تھی کہ آفریدیون نے اونپر حملہ کیا اور سب کو متقبول یا مجروح کیا سر جارلس پیر سپہ لار فوج اوسوقت مین بمقام پشاور تھے اونھون نے حکم جاری کیا کہ فوج درہ مین جائے دو سبب سے ایک تو یہ کہ کوہات کو زیادہ طاقت پیدا ہوگی اور دوسرے یہ کہ آفریدیون کی سزا دہی

ہو گئی یہ امر تاریخ ۱۰ سے ۱۳ فروری تک سرانجام ہوا مگر ہمارا اسمین کچھ نقصان بھی ہوا دیہات درہ کچھ کچھ مسمار ہوئے اور دیگر رجمنٹ سواران اور دیگر پیادگان کے کوہات مین بھیجدی گئین

ماہ اپریل حرکات دشمنی کی پھر ہونے لگین اور ایک کمپنی پیادگان کوہات کو حکم ہوا کہ قلعہ پر جاگزین رہے مگر دریافت ہوا کہ قابل قیام کرنے کے نہین اور کمپنی کو حکم واپسی بعد ازین ارادہ ہوا کہ راستہ فوج سے بند کرائے جائین اس سے آفریدی لوگ پشاور اور کوہات مین جانے سے بند ہوے اور نہ کاروبار اونکا اون دونون مقامون مین ہونے پایا۔

ماہ اپریل ۱۸۴۹ء آفریدیان درہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ آمدورفت عابرین کی نہ روکینگے اونکو پانچ ہزار سات سو روپیہ سالانہ ملا کرے اور اوسمین سے تین ہزار وہ ملکون کو دینگے اور دو ہزار سات مین وہ تینتالیس آدمی بعض مقامات درہ مین تعینات کرینگے مگر جو حرکت اونھون نے بعد ازین کی اوس سے یہ اقرارنامہ باطل ہوگیا تھا اور بعد مسدودی راہ صاحب وچپٹی کمشنر پشاور نے ایسا ہی عہدنامہ ملکان درہ جوا کہ سے کیا اسپر سختی اور وقت مسدودی راہ دوبالا ہوئی تو کلدآفریدیون نے چاہا کہ اونکے قدیم شرائط جو اونکے ساتھ سابق ہوئین تھین دوبارہ قائم ہون اسکا انجام سپہ رحمت خان رئیس قوم اورک زئی ہوا اور اسکو دو ہزار روپیہ سالانہ اس کام کے واسطے دینا کیا اور ہدایت ہوئی کہ وہ سو آدمی قلعہ کوہ پر رکھے اونکو پانچ روپیہ ماہواری فی کس دیا جائیگا کل خرچہ اس انتظام کا حسب تفصیل ذیل ہوا۔

تنخواہ ملکان درہ	سے
محافظان	اے للہ
رحمت خان	اے
سو سپاہی اورک زئی	سے
میزان کل	سے للہ

یہ انتظام آخر ۱۸۵۳ء تک رہا جب بباعث بدوضعی مدامی آفریدی اسکا تبدیل کرنا ضروریات

منصور ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہات نے تجویز کی کہ راستہ کوہات سے قلعہ کوہ تک سپرد خاش خیل قوم کے ہو اور کلدا آفریدی اپنی گھاٹی کی حفاظت کریں مگر آفریدیون نے اسکو نمانا اور دعوی کیا کہ قلعہ کوہ اونکا ہے بنگش واسطے قبضہ کرنے قلعہ کوہ کے گئے مگر ہٹا دیے گئے اور واپس آکر اونھون نے بیان کیا کہ وہ برابری آفریدیون کی نہین کر سکتے اسوقت مین وہ فوج جسنے موضع پوری کو مسمار کیا تھا قریب تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ دونون طرف سے ایک مرتبہ درہ پر فوج کشی کی جاے جب کلدا آفریدیون نے یہ دیکھا تو وہ خائف ہوکر راضی ہوے اور دعوی قلعہ کوہ کا چھوڑ دیا اور سرکار کو اختیار دیا جسطرح چاہے بندوبست اسکے کا کرے برطبق اسکے تاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء اونھون نے عہدنامہ نمبر ۳۶ منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ بموجب شرائط سابق کے راستہ حمل چوپڑہ سے جو بجانب پشاور واقع ہے دامن کوہ تک قائم اور جاری رکھین گے اور اونھون کو تین سو روپیہ بھی جو واسطے اونکی خیل کے اونکو ملتا تھا چھوڑ دیا یہ فوج کوہ متصلہ شروع درہ پر سکونت رکھتے ہین اس انتظام کا خرچہ جو اب تک قائم ہے حسب تفصیل ذیل ہے۔

تنخواہ ملکان درہ —	۱۱ ملکہ۔
محافظان —	۱۱ ملکہ۔
بغی خیل —	۱۰ ملکہ۔
میزان کل	۳۲ ملکہ۔

میروتی و فیروزخیل

اب اسکا انتظام باقی رہا کہ حفاظت راستہ قلعہ کوہ سے کوہات تک کیا جاے از روے انتظام ماہ نومبر ۱۸۵۵ء یہ راستہ سپرد رحمت خان اور اورکزئی کے بابت ہمہ سالانہ کی کیا گیا تھا جب بنگش مقابلہ آفریدی اپنا قیام قائم نکر سکے تو اونھون نے اقوام قرب وجوار کو اپنی مدد کے واسطے طلب کیا اور اپنی تنخواہ مین سے اونکو بھی حصہ دیکر جو اپنے واسطے مبلغ

رکھا ان اقوام مین مہمند خیل اور تیراہی اقوام اور کرکرئی کلان تھے ایک برج قلعہ کوہ پر اونکے سپرد ہوا اور بمبلغ اے ۔۔۔ اونکو دینا کیا عہدنامہ کا نمبر ۱۳۰ ہے ان اقوام کے لوگ پندرہ سو بندوقچی ہین

جواکہ آفریدی

جواکہ آفریدی کو جو گیارہ سو نفری ہین مبلغ اے ۔۔۔ واسطے حفاظت دوسرے برج قلعہ کوہ کے دیا جاتا ہے اونکے ساتھ جو عہدنامہ ہوا اوسکا نمبر ۱۳۱ ہے ۔ اسی قسم کا عہدنامہ نمبر ۱۳۹ اقوام سیاہ اور کرکرئی کیساتھ جنمین سے نفری ہین کیا کیا اور ایک تیسرا برج اونکے سپرد ہوا اور پانچ سو روپیہ دینا کیا بہادر شیر خان سردار بنگش کے سپرد انتظام تمام درہ کا رہا اور اے ۔۔۔ سالانہ اوسکا مقرر ہوا ۔

پس دریافت ہوگا کہ کل خرچ درہ کا حسب تفصیل ذیل ہے

تنخواہ کلہ آفریدی ۔۔۔	اے ۔۔۔
بسی خیل ۔۔۔	۔۔۔
بزوتی و فیروزخیل ۔۔۔	اے ۔۔۔
جواکہ آفریدی ۔۔۔	اے ۔۔۔
سپاہ ۔۔۔	۔۔۔
بنگش ۔۔۔	۔۔۔
بہادر شیر خان ۔۔۔	اے ۔۔۔
میزان کل	اے ۔۔۔

رابیا خیل

یہ قوم کوہستان شمالی ہنگو واقع ضلع کوہات مین رہتے ہین اور قریب چھ سو آدمی ہین یہ قوم طاقت دار قوم اورکزئی سے ہین بعد شامل ہونے گھائی میزنزئی کے تمام اورکزئی متفق ہوکر ہماری سرحد پر فساد برپا کرنے لگے اکثر حملہ اونھون نے کیے اور ۱۸۵۸ء مین رابیا خیل نے

مرضع شاہوخیل علاقہ انگریزی کو لوٹا فوج انگریزی کو بسرکردگی بریگیڈیر جنرل جیمس لوئن صاحب کے بمقابلہ
اونکے روانہ ہوئی اور بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۵ء اونکے مقامات کوہ سماند پر قبضہ کر لیا اور اونکا نہایت
نقصان جان و مال کیا بعد ازین وہ نوراً مطیع ہوے اور بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء اونھون نے
اقرارنامہ نمبر ۱۴ واسطے نیک رویگی آیندہ کے داخل کیا اور اوسکے مطابق بعد ازان تعمیل
کرتے رہے۔

اکاخیل

یہ بڑی قوم آفریدیون کی ہے اور ایک ہزار پانچ سو آدمی ہین اور موسم گرما مین یہ لوگ
کوہستان تیراہ مین رہتے ہین اور موسم سرما مین وہ لوگ کوہستان ملحقہ ضلع پشاور مین جو
درمیان درۂ کوہات اور دریاے پارہ کے واقع ہے آجاتی ہین یہان وہ غار ہاے کوہ مین رہتے ہین
اور اپنے مویشی میدان مین چراتے ہین وہ اکثر غارتگری مویشی متصل درۂ کوہات کے کرتے
تھے مگر یہ قوم اوسیقدر دشمن ہین جسقدر اور اقوام ہین بیچ موسم خزان ۱۸۵۴ء کے جب لفٹنٹ
ہملٹن صاحب انجنیر ضلع بمقام بڈابیر خیمہ زن تھے اور رستہ پشاور و کوہات تیار کراتے تھے
ایک گروہ اکاخیل کے لوگون کا قریب تین سو آدمی کے آیا اور بلاشور و غل کے گرد مقام مذکور
کے محاصرہ کر کے پڑے رہے اور شب کو مشعل روشن کر کے حملہ آور ہوے قریب تمام
آدمی جو سوتے تھے مقتول ہوے لفٹنٹ ہملٹن صاحب مجروح ہوے خیمہ گاہ کو اونھون نے
لوٹا اور بعد ازان خیمہ کو جلا دیا جزوی فوج اوسیوقت بسرکردگی کرنیل کریگی صاحب روانہ ہوئی
اور کوہ اکاخیل مین جا کر جسقدر ہوسکا قوم مذکور کا نقصان کیا اوسیوقت اونکا راہ آمد و شد
بند کیا جسکی نسبت اونکا اور زیادہ تر نقصان ہوا کیونکہ بموسم سرما وہ لوگ محتاج پشاور کے تھے
اس سبب سے کہ وہ اس موسم مین لکڑی پشاور مین جا کر فروخت کرتے تھے اور وہان سے
اشیاے خوردنی خرید کر کے بسر کرتے تھے فوج اونکے مقابلے پر رہی اور اکثر
آدمی اور مویشی اونکے ہمارے ہاتھ لگے اور اکثر لڑائی مین مارے گئے مگر اس موسم
مین اونھون نے تابعداری اختیار نہین کی اور مثل سابق شروع فصل بہار مین کوہستان تیراہ مین

جاکر آباد ہوے پھر موسم خزان ۱۸۵۸ء مین جو وہ پھر اپنے مقام سرمائی مین آتے تھے تدابیر عمل مین آئین جنسے اونکی راہ آمد و رفت مسدود ہوئی جب وہ اسطرح مجبور ہوے تو اونھون نے صلح چاہی اور آخرکار اقرار کیا کہ وہ مبلغ ۱۵۰۰ روپیہ بطور جرمانہ ادا کرینگے اور علاقہ انگریزی مین آکر غارتگری نکیا کرینگے اور اوّل سرکار مین بدین غرض داخل کرینگے کہ وہ آیندہ نیک رویہ رہین گے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا نمبر ۱۴۱ بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۹ء اونکے ساتھ تحریر ہوا

کوکی خیل

یہ ایک بڑی قوم اقوام خیبری سے ہے اسکے چھ ہزار آدمی ہین اور درہ خیبر مین تاکہ مقام علی مسجد سکونت رکھتے ہین اور امیر دوست محمد خان سے اونکو کچھ نقدی ملتی ہے اور یہ لوگ برائے نام مطیع امیر ممدوح ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ خود غارتگری نہین کرتے مگر مجرمان و مفروران کو پناہ دیتے ہین اور چونکہ اونکی اکثر قوت ہماری چھاؤنی مین ہیزم فروخت کرنے سے ہوتی ہے اسواسطے ہمکو اکثر موقع اونکی سزادہی کا حاصل رہتا ہے ایسی ایک واردات ماہ جنوری ۱۸۵۹ء مین ہوئی جب دوست محمد خان ممزدین مقیم تھا اور جب اونکی ملاقات سرجان لارنس صاحب سے جنکا خیمہ چند میل کے فاصلے پر پشاور سے قائم تھا چند صاحبان سوار ہوکر امیر کے نیمے سے آگے درہ مین گئے تھے اونپر کوکی خیل والون نے بندوقین سرکین ایک صاحب لفٹنٹ ہیبڈ نامے اسقدر مجروح شدید ہوا کہ وہ شب کو مرگیا یہ جرم اس قوم پر ثابت ہوا اونکا راہ آمد و شد بند کی گئی اور اکثر اونمین کے ہمارے ہاتھ لگے اس زد و ضرب مین بلوہ ہند ہوگیا مگر تمام اونکا راستہ بند رکھا گیا اور قوم مذکور کو ایسی دقت ہوئی کہ اونھون نے تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ نمبر ۱۴۲ تحریر کیا۔

اوتمان خیل

ضلع کوہات کے چہار طرف اقوام سرحد آباد ہین اور کچھ نہ کچھ واسطے ہاشندگان علاقہ

آنگریزی سے رکھتے ہین خاص واردات دشمنی کی چند اقوام مذکورہ کے ساتھہ درمیان مین آئین جنکا ذکر اوپر بیان ہوچکا ہے مگر مصلحت یہ قرار پائی کہ کوئی تدبیر باطناً اونکے ساتھہ عمل مین آئے کیونکہ ہماری آمد و رفت اونکے ساتھہ بوجوہ ظاہری نہین ہوسکتی تھی جسطرح پشاور مین ہوتی ہے ایک اقرارنامہ بمضمون معمولی اونکے ساتھہ ہوا جسمین جو اونسے نسبت رعایای انگریزی کے مطلوب تھا اوسقدر تحریر ہوا جن اقوام کے ساتھہ اس قسم کا اقرارنامہ ہوا تھا اونکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے —

اول اوتمان خیل قوم ادرک زئی جنکے چارسو پچاس آدمی ہین —

دوم زمیشت جو کوہستان میران زئی مین سکونت پذیر ہین اور پانچ ہزار آدمی ہین —

سوم شیخاہ قوم ادرک زئی جنکے دو ہزار پانچ سو آدمی ہین —

چہارم علی شیرزئی جنکے تین ہزار آدمی ہین —

پنجم اکاخیل جنکے پانچ ہزار آدمی ہین —

ششم علی خیل قوم ادرک زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین اور بجانب شمال ہنگو سکونت رکھتے ہین

ہفتم مشتی جو بجانب شمال ابراہیم زئی رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

ہشتم مموزئی جو بجانب شمال ہنگو رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

یہ اقرارنامجات مختلف اوقات مین ہوے مگر مضمون سب کا ایک ہی ہے لہذا صرف ایک اونمین کا جو اوتمان خیل کے ساتھہ ہوا تھا جسکا نمبر ۱۰۲۳ اور تاریخ ۲۰ اگست ۱۸۵۳ء ہے یہانتحریر ہوتا ہے —

اقوام کھوری

بجانب شمال دریاے بارہ کے سرحد پشاور پر ایک کوہستان بنام کھوری واقع ہے موسم سرما مین ان پہاڑ پر گروہ اقوام سپاہ و کھوری و ملک دین خیل و کمیر خیل آکر رہتے ہین یہ سکونت مشترکہ نہایت تکلیف دہ تھی کیونکہ اوسکے سبب اکثر اقوام والے اونکے پہاڑ مین سے گذر کر غارتگری وغیرہ کرنے جاتے تھے اور ذمہ داری کسیکی ثابت نہین ہوتی تھی اس سبب سے وہ اکثر عہد ذمہ داری کا کرتے تھے مگر شروع ۱۸۵۶ء مین ایک گروہ ساکنان دیہات انگریزی

جو متصل اونکے مویشی چراتے تھے اوپر خاخیل والے جو کچوری مین رہتے تھے اگر حملہ آور ہوے اور ایک کو قتل اور تین کو مجروح کیا اور مویشی اونکے غارت کر کے لیگئے چند کچوری والے گرفتار ہوئے اونکو دھمکایا کہ اگر وہ فوراً معاوضۂ نقصانی غارتگری نکرینگے اور ایک عہدنامہ واسطے ذمہ داری آیندہ کے نکرینگے تو اور تدابیر بخلاف اونکے عمل مین آئینگی اقوام ملزم نے اپنے مختار رشپا ور روانہ کیے اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ لکھا جسکی رو سے تدابیر بخلاف خاخیل و دیگر اقوام غارتگران باقی رہین اقرارنامہ جو اقوام سپاہ اور کموری کے ساتھ ہوا اوسکا نمبر ۱۴۴ اور تاریخ ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۶۱ء ہے اور ملک دین خیل اور کمیر خیل کے ساتھ چند روز بعد ہوا مگر اوسی مضمون کا جسکا سپاہ اور کموری کے ساتھ ہوا۔

زیدون

اس قوم کے آدمی ضلع ہزارہ مین بھی رہتے ہین اور وہان وہ رعایاے انگریزی متصور ہین مگر تھوڑے سے اونہین کے قلہ وجبال کوہ مہابن مین جو بجانب کنارۂ راست دریاے سندھ واقع ہے رہتے ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ دوستانہ طریق پر ہمسے رہتے ہین مگر اونکے قریب آبادی ستھانا کی ہے جہان کے باشندے ہمیشہ غارتگری اور چوری اور قتل علاقہ انگریزی مین آکر کرجاتے ہین اسمین زیدون والے بھی شریک گردانے گئے کیونکہ اونکے علاقے مین سے گذر کر یہ لوگ غارتگری کرنے جاتے تھے اور نیز اوتمان زئی پٹھان کیا دکہیل دو دیہات واقع سطح میدان دریان کو ہستان زیدون دریاے سندھ واقع ہے شامل گردانے گئے۔

۱۸۵۸ مین فوج بسرکردگی سر سولی کوٹن صاحب بمقابلہ ستھانا روانہ ہوئی اور جاکر اوسکو تباہ کیا اسوقت زیدون بجاے خود رہے اور اوتمان زئی ہمارے ہمراہ رہے بعدازین وہ لوگ پھر آکر متصل ستھانا آباد ہوے اور غارتگری شروع کی شروع ۱۸۶۱ مین قرار پایا کہ اونکے خلاف تدابیر صائبہ کرنی ضرور ہین اور زیدون اور اوتمان زئی سے جواب طلب ہوا کہ اونھون نے کیون اونکو دوبارہ آباد ہونے دیا اور وہ کیون اونکو اپنے علاقے سے واسطے غارتگری

گذرکرنے دیتے ہین اور غارتگری دیہات علاقہ انگریزی کرکے اوسکو بھی اپنے مقام پر پہونچکر اپنے مقامات مین سے جانے دیتے ہین السنداد اوہ آمدورفت کا کیا گیا اور بعدازین ان اقوام نے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ وہ جو شرائط منظور سرکار ہین اونپر آمادہ ہین عرصہ قلیل کے بعد اقرارنامجات نمبر ۱۴۵ و نمبر ۱۴۶ اقرار پایا اور یہ وعدہ ہوا کہ وہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ دینگے اور بستہانا والون کو اور غارتگرون کو اپنے علاقے مین نہ آنے دینگے اور جو بعض بعض محصول غیر جانبدار تجاران دریای سندھ سے جو اس دریا مین آمدورفت کرتے ہین لیتے ہین وہ موقوف کرینگے۔

نمبر ۱۳۲

اقرارنامہ قوم ملیم زئی من اقوام موسند

میان احمد شیر و تور کل مکرم جیو رحیم داد و دیگر ملکان قوم ملیم زئی اقرار کرتے ہین کہ وہ دوسو روپیہ خراج ہر سال ادا کیا کرینگے اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ مطیع اور خدمتگزار سرکار رہینگے اور اگر کوئی قصور بسبب اونکے ثابت ہوگا تو وہ سزایاب ہوسکتے ہین وہ لوگ سرکار کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھینگے اس غرض سے اونھون نے یہ اقرارنامہ بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۸۵۲ء لکھدیا۔

نمبر ۱۳۳

چونکہ جوزمین رانی زئی آجکی تاریخ میرے پاس آئی اور عفو قصورات سابقہ چاہی اور درخواست کی کہ اونکو اجازت اپنے ملک کے آباد ہونے کی شرائط ذیل پر عطا ہو یعنی۔

شرط اول

اگر سرکار اونسے خراج طلب کرے گی تو وہ ادا کرینگے۔

شرط دوم

اگر سرکار چاہین کہ قلعہ رانی زئی مین بنائین اوسکو اختیار ہے۔

شرط سوم

اگر اونکو اجازت از خود آباد ہونے کی ملے گی وہ مطابق ادا سکے کرینگے۔

شرط چہارم

خوانین اقرار کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ آمادہ بہ دستگزاری کا رہینگے اور وہ اپنے ملک مین کسی بدمطنہ کو رہنے نہ دینگے اور نہ اپنی زمین سے اوسے گذر کرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی فوج دشمن قوی تر اوپر آئے گی جسکا مقابلہ وہ خود نہین کر سکتے تو وہ علاقہ انگریزی مین مع اپنے خانمان کے چلے آینگے۔

یہ شرائط سنکر اونکو اطلاع دی گئی سرکار انگریزی کی یہ مرضی نہین ہے کہ وہ اپنا ملک اور بڑھاوین اور نہ یہ منشا ہے کہ رانی زئی سے خراج لین مگر یہ سرکار انگریزی پر فرض ہے کہ وہ اپنی سرحد زیادتی رانی زئی و دیگر اقوام سے محفوظ رکھین اس نیت سے کہ اونکی رعایا بامنیت رہ کر اپنے کاروبار مین مصروف رہین اگر ایسی کوئی واردات ہوگی تو اوسکی سزا ضرور دی جائیگی۔

خوانین رانی زئی کو بذریعہ اس تحریر کے اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بامنیت اپنے دیہات مین آکر آباد ہوں کوئی اونسے مزاحم نہوگا اگر کسیطرح وہ اپنی شرائط کا انفساخ کرینگے تو اونکو مثل سابق اطلاع نہ دیجائیگی بلکہ فوراً فوج انگریزی اونکی گرفتاری اور سزا دہی کیواسطے تعینات ہوگی۔

ملکان نوشہرہ نے بہ نمک حلالی پیش ہوکر امداد بیچ رانی زئی کے دوبارہ آباد ہونے مین کی اسواسطے امید یہ ہے کہ خوانین اپنی شرائط کو بہ سبب حفظ آبروے ملکان پورا کرینگے اور اونکی سفارش سے جرمانہ پانچ ہزار روپیہ کا معاف ہوا اور قیدیان رانی زئی رہا کیے جائینگے اب اسکو لازم ہے کہ شکرگزار سرکار بابت اس عنایت اور معافی کے رہین۔

اسپر دستخط بتاریخ ۱۱ ماہ اگست ۱۸۵۰ء ہوے

نمبر ۱۲۴

اقرارنامہ جوروبروے صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب ملکان جانا فورا اور کوری اور کمندرو

کیہ۔ واوجھل وگاوہا وترونی وموسی درہ نے کیا۔

چونکہ ہم لوگون نے جنکے دستخط نیچے ہین اجازت حاصل کی ہے کہ سب مرضی اپنی آمدورفت علاقہ سرکار انگریزی مین کیا کرین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم خود اور نہ کوئی ہمارے دیہات کا بعد ازین غارتگری وزدی یا جرم علاقہ انگریزی مین کرینگے مگر بلا مزاحمت وتردد تجارت و دیگر کاروبار علاقہ مذکور مین کیا کرینگے۔

شرط دوم

ہم بدوضع یا ذدیا بدمنظنہ شخص کو خواہ آفریدی ہو خواہ اور کوئی ہو جو ارادہ گذر کرنے کا ہمارے علاقے مین اس نیت سے رکھتا ہو کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کوئی جرم کرے اپنے علاقے مین سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ ہم اون دزدان وغیرہ کو گذر کرنے دینگے جو علاقہ انگریزی سے مال مسروقہ یا مغروتہ لیکر گذر کرین۔

شرط سوم

اگر کوئی مجرم یا قاتل علاقہ انگریزی سے آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو پناہ نہ دینگے بلکہ ایسے مجرمان وقاتلان کو اپنی آبادی سے خارج کردینگے۔

شرط چہارم

ہم کسی بدوضع یا بدمنظنہ شخص کو بذریعہ پروانہ جو ہمکو ملیگا علاقہ انگریزی مین آمدورفت کرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر شرائط بالا کا انفساخ ہمسے یا کسی باشندے ہماری آبادی سے سرزد ہوگا تو سرکار کو اختیار رہے جو چاہے ہماری نسبت کرے۔

دستخط اسپرہوی بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۵

ترجمہ اقرارنامہ جو اکہ آفریدی سالبان پوری — المرقوم ۱۴ جنوری ۱۸۵۴ء

ہم گلرنگ موسی خان واعظم شیر و فتح شیر و محمد امین و مجید خان ورمان ملکان پوری قوم جواکہ موالخیل اپنی طرف سے اصالتا اور تمام جرگہ سفید ریشان قوم کیطرف سے مختارۃً جنکا علاقہ ہم سرحد علاقہ سرکار انگریزی ہے بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اپنے روبرو سے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات کے بعد تامل و غور مراتب مجوزہ اقرار کرتے ہین —

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ فساد و غارتگری یا کوئی اور جرم جو ہمارے قوم کے لوگ علاقۂ انگریزی مین سابق کرتے تھے تمام موقوف ہوگا —

شرط دوم

اگر کوئی مجرم سرکاری ہمارے پاس آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو نکالدینگے اور جو کچھ اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم واپس دینگے جب اوسکے نام اور تعداد کی کیفیت ہمارے پاس آئیگی —

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا یا باشندہ ہمارے علاقے کا سرکار انگریزی مین جاکر مرتکب کسی جرم کا ہوکر وہان گرفتار ہوگا ہم اوسکی رہائی کی کوئی تدبیر نہین کرینگے اور اگر ایسا مجرم وہان سے مفرور ہوکر ہمارے علاقے مین آئیگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ اسباب وہ لایا ہوگا وہ ہم واپس کردینگے اور ہم اوس مجرم کو اپنے آفتابی قاعدے کے بموجب سزا بھی دینگے اور پھر اوس دوبارہ اوس جرم کا مجرم علاقۂ انگریزی مین نہونے دینگے —

شرط چہارم

اگر کوئی مفرور یا ہلاکی وغیرہ جسنے آنروے دریای سندھ سے آکر پناہ ہمارے پاس لی ہوگی اوسکو اجازت ہوگی کہ دو مہینے کے عرصے مین ہمارے حدود سے باہر چلا جاے —

شرط پنجم

ہم اقرار کرتے ہین کہ جب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو بات کو ضرورت مدد اور شرکت اور اقوام جو اکہ کی ہوگی ہم بھی اوسی قبیل سے سرکار کی خدمت مین حاضر رہینگے —

شرط ششم

اکثر ماندان قوم محمدی جو بنام مکپی مشہور ہین ہمیشہ ہمارے شریک رہے ہین اور ہمارے ساتھ بود و باش رکھتے ہین ہم ہر طرح اونکی حمایت منظور کرتے ہین اور امید رکھتے ہین کہ اونکے قصورات ماضیہ معاف کیے جائین اور ایسے لوگ اقوام آفریدی کے جو ہماری حدود مین رہتے ہین اونکی بھی حمایت ہم کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ ان سبکو بھی اجازت آمد و رفت علاقہ انگریزی کی مثل ہمارے ہو جاوے۔

شرط ہفتم

واسطے استحکام و تکمیل شرائط بالا کے ہم اپنی طرف سے ضامن تمام ہوا کہ ملکان چیرال و نیز سید اکبر شاہ نائب سید عبدالغفار گورنر سوات و بہادر شیر خان کو دیتے ہین اگر تمام شرائط مندرجہ بالا پر قائم و مستعد رہنے والے ہونگے

شرط ہشتم

بروقت اتمام ہونے شرائط بالا کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور کو اس بارہ مین تحریر کرین تاکہ ہم لوگون کو اجازت وہان جانے کے واسطے امور قانونی کے حاصل ہو اور ہم یہ بھی چاہتے ہین کہ مضمون بالا کے پانچ پروانے ہمکو دیے جاوین اور نیز ایک مکرر اس عنوان کا ہمکو ملے جسکے سب ہمکو کوئی آزوے دریا پسند مضمون راہداری ہمین دیا جاوے۔

شرط نہم

سات آدمی ہماری قوم کے پانچ کوہات مین اور دو پشاور مین قید ہین ہم چاہتے ہین کہ بروقت تصدیق ہونے اس عہدنامے کے صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات اونکی رہائی کی تجویز کرین

شرط دہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم احدی کو جو سرکار کا دشمن ہے اپنے ساتھ علاقہ انگریزی مین نہ لیجائینگے اور کسی اور ایسے آدمی کو لیجائینگے

یہان دستخط لکھے ہوے

نمبر ۱۴۶

ترجمہ اقرار نامہ جو کہ آفریدیون یا آفریدیان کوہات نے بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۵۳ء منظور کیا

ہم ملکان جنکے دستخط نیچے ہین یعنی خان محمد دامیر و پیری و میر و تاج خان و یف در و میران و میر شکار و ضابط خان و سید خان و جعفر خان و غلام حسین و پاینده خان گل خان و دریان شیر احمد خان و دوست محمد ملکان شرکی و ملاخیل و کرامہ و شیرزو و گلسمان ملکان چار نفیر جو سب کوتل کوہات پر جمع ہین بعد منعقد کرنے و غور کرنے احکام مجریہ کپتان کوک صاحب جو نسبت ہمارے ہوے ہین بجوش خاطر اقرار نامہ ذیل سرکار انگریزی کے ساتھ کرتے ہین۔

شرط اول

سرکار انگریزی نے دعوی کیا کہ کوتل کوہات سے ہمکو نکلنا ہے اور ہمنے عذر کیا تھا اب ہم اپنے عذرات سے درگزر کر کے کوتل مذکور بخوشی رعایا سرکار کو دیتے ہین سرکار کو اختیار ہے جو انتظام دونون جانب کوتل مذکور کے جو بہتر سمجھے کرے ہمکو اسمین عذر نہین ہے مناسب تصور کرین وہ عمل مین لائین اور جہان کوتل مذکور پر مقامات رہنے کے لائق مناسب سمجھین وہان مقامات مقرر کرین۔

شرط دوم

جو کچھ اسباب سرکار کا اور اسکے ملازمین یا رعایا کا ہمارے ہاتھ آیا ہے ہم واپس کرتے ہین کہ ہم اوسکو واپس دینگے اور جو ہمارے پاس ہوگا تو اوسکی نسبت ہم کہینگے۔

شرط سوم

جو اسباب شتابان درہ میانہ مین دون خیل یوسفی خیل وغیرہ سے بدوں لیا ہوگا اور پوسی خیل دونون نے لیا ہوگا وہ واپس دیا جائیگا اور جو دوسری وغیرہ غنون خیل والون نے کی ہوگی اوسکی نسبت بھی یہ ہی امر جائز رہیگا مگر یہ ممکن ہوگا کہ جو مال و غیرہ جو تلف ہوگئے ہونگے واپس دیے جائین لہذا ہم جانتے ہین کہ ایسے اشیا کی نسبت سرکار ہمکو معاف کرے گی اگر اراغون خیل والون نے کوئی شے فروخت کردی تھی تو اوسکی قیمت واپس دیجائیگی اور قول و قسم ارباب قیمت کے لیا جائیگا۔

شرط چہارم

بعدازین درحالیکہ کوئی دزدی شارع عام یا سرقہ درمیان حمل چیورہ بجانب پشاور اور سویری کوتل کے وقوع مین آئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات احکام مع فہرست اسباب مسروقہ یا مغرورتہ جاری کرین اور پندرہ روز کی مہلت دیجاے تو ہم وعدہ کرتے ہین کہ بیچ عرصہ موعودہ کے اسباب مذکور واپس دینگے یا قیمت نقصانی کی پوری کردینگے۔

شرط پنجم

ہم تمام وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا کسی پہرہ فوج سرکاری پر یا مقام پولس پر یا اوسکے متعلقات ملحقہ پر جو ضلع پشاور یا کوہات مین ہو بندوق چلائے گا اور جرم بخوبی ثابت ہو تو جو اول ہم دیتے ہین اونکو سرکار جہان مناسب تصور کرے جلای وطن کردے اور ہمسے جرمانہ لے کیونکہ یہ عہدنامہ کسی ہماری قوم کے آدمی کی ایسی حرکت سے فسخ ہوجاتا ہے۔

شرط ششم

بعدازتصدیق ہونے اس اقرارنامہ کے اگر کوئی قاتل یا دزد یا زانی وغیرہ علاقۂ انگریزی سے مفرور ہوکر ہماری پناہ چاہے گا ہم اوسکو اپنی حدود سے باہر کردینگے اور اگر کوئی قبل اسکے اگر ہمارے پاس رہتا ہو تو ہم اوسکو بھی حاضر کردینگے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات کی مرضی ہو کہ وہ بھی حاضر ہوکر عہد و پیمان کرین اور جو ایسے لوگ اسپر بھی ہمارے پاس رہینگے اونسے پھر علاقہ سرکار انگریزی مین یا نسبت رعایاے سرکار کی ایسی حرکت ہم نہونے دینگے ہم اونکے ضامن ہونگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقۂ انگریزی مین جاکر جرم قتل کرے ہم اوسکو فورًا اوسکے گانو سے نکال دینگے اور اوسکا گھر جلاکر خاک سیاہ کردینگے اور اگر کوئی مجرم گرفتار سرکار ہو اوسکی سزا وہی مثل اور مجرمان کے حسب مرضی سرکار ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے سرکار کچھ مال مسروقہ ہمارے علاقے مین لائیگا بشرط اطلاعیابی ہم مال مذکور واپس کرینگے اور مجرم کو نکالدینگے۔

شرط نہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ چوکیات وغیرہ جو سابق کرنیل جی لارنس صاحب اور کپتان نے مقرر کین ہین جسقدر مقرر کین تھین اور جسقدر سپاہی رکھے گئے تھے اوسیقدر ہم پھر واسطے حفاظت مسافران درہ کے حسب تفصیل ذیل مقرر کرینگے۔

آخورو الہ مین چوکی پچیس سپاہی کی یعنی پندرہ سپاہی حمل چوترہ ہزارا باغ دو رسک پر اور پانچ اوکھے دو رسک پر۔

شرقی ارغون خیل اور غار جوالہ مین چوکی بیس سپاہی کی یعنی دس سپاہی رنجوتنگی پر پانچ سند استیارا اور درمیان شرقی اور کوتل کے پانچ۔

شرط دہم

سرکار تین چوکی کا بندوبست کوتل پر دوست خیل اور جوالہ اور بنگش سے کرلین اور اگر کوئی منجملہ دو فریق مذکورہ بالا سے ہمارے علاقے مین غارتگری کرے اگر متعلق فرقہ بنگش کے ہوگا تو بنگش اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر متعلق کسی فرقہ درہ سے ہوگا تو ہم اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر جرم کسی ہماری قوم کے لوگون سے وقوع مین آئے تو ہم ذمہ دار ہین۔

شرط یازدہم

ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی ہماری قوم کا دزدی یا کوئی اور جرم علاقہ انگریزی مین نہین کریگا اور اگر ایسا ہوگا اور مجرم گرفتار ہوگا تو قانون اوسکی نسبت جاری ہوگا اگر مجرم اور مال ہمارے علاقے مین پہونچیگا تو مال واپس ہوگا۔

شرط دوازدہم

ہماری درخواست یہ ہے کہ سرکار ازراہ مہربانی درباب رہائی ہماری قوم کے قیدیون کے جو پشاور یا کوہات مین ہون بارروانہ آنزدی سند صادر ہو گئے ہون ہدایت جاری کرین بشرطیکہ مجرمان مذکورین نے جرم قتل نکیا ہو اور ہم چاہتے ہین کہ اسباب وموشی مقروقہ بھی واگذاشت کیے جائین۔

شرط سیزدہم

بعد تصدیق اس اقرارنامہ کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر ایک حکم بنام جمیع اہلکاران سرکاری اس مضمون کا جاری فرمائین کہ ہماری قوم کے لوگ بلا مزاحمت آمدورفت علاقہ انگریزی مین واسطے تجارت اور دیگر امور جائز کے مثل رعایاے انگریزی شرط نیک چلنی کے کرسکتے ہین

شرط چہاردہم

واسطے اطمینان بتعمیل اقرارنامہ ہذا منجانب ہمارے ہم وعدہ کرتے ہین کہ آدمی بطور اول التفصیل سے سرکار مین دینگے شرقی اور ارغون خیل سے ایک ایک نفر آخر سے دو نفر یہ لوگ ہمیشہ زیرنگاہ سرکار علاقہ سرکاری مین رہا کرینگے اور کبھی کبھی اونکے عوض اور آدمی منظور شدہ جایا کرینگے اور وہ اپنے گھر آیا کرینگے ۔

شرط پانزدہم

سابق ہمکو مواجب ۔۔۔ روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا صاحب چیف کمشنر بہادر نے ۔۔۔ روپیہ سالانہ بھی خیل کے عوض کردیا اسمین بھی ہم راضی ہین بعد تصدیق اس اقرارنامے کے تاریخ واگذار ہونے درہ کے سے ہم مبلغ ۔۔۔ حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے ۔

ملکان کو ۔۔۔	۔۔۔
چوکیداران کو ۔۔۔	۔۔۔
میزان کل	۔۔۔

تحریر ہوا اوپر کوتل کوہات کے بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ع
یہان دستخط سبکے ہوے

نمبر ۱۳۷

اقرارنامہ اقوام زروتی و فیروزخیل

بعد عنوان معمولی ۔

ہم اپنی رضامندی اور خوشی خاطر سے مضمون ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

سرکار ازراہ مہربانی ہمکو دو ہزار روپیہ سالانہ بالعوض ہماری خدمت گزاری اور چوکی درہ کے عنایت فرماتے ہین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین ۔

شرط دوم

ہم ایک چوکی بارہ سپاہیون کی بیچ بیچ واقع فراز درہ جو ہمارے سپرد ہوا ہے قائم کرینگے

شرط سوم

اگر کوئی فساد فراز درہ پر پیدا ہوگا تو ہم مع فوج جا کر بنگش والون کی مدد کرینگے ۔

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کوئی امر قبیحہ یا جرم علانیہ اگر زیری مین نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور پھر ہمارے پاس آئے گا تو ہم اوسکو سزا حسب قاعدہ دینگے اور نگرانی اس امر کی کرینگے کہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نکریں ۔

شرط پنجم

چونکہ قوم اوتمان خیل ہمارے شریک ہو کر قوم دولت زئی مشہد ہوتے ہیں مگر اونھون نے اب تک کوئی خدمت سرکار نہین کی ہے اور نہ حاضر ہوے ہین مگر درصورتیکہ وہ آیندہ ایسا کرین تو ہم باہم تصفیہ حصص سالانہ مبلغان دو ہزار روپیہ کر لینگے اور جب ہم بندوبست اوتمان خیل کے ساتھ کر لینگے تو اوسکے بعد ہم ذمہ دار اونکے نیک رویگی کے ہونگے ۔

شرط ششم

چونکہ ہمارے علاقے ممالک سرکار سے ملحق ہے اگر کوئی مجرم ہمارے پاس آئے گا تو ہم مال سرکار جو اوسکے پاس ہوگا واپس سرکار مین کر دینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کر دینگے ۔

شرط ہفتم

اگر کوئی نقصان قرار دادہ پر واقع ہوگا تو ہم باتفاق بنگش جسقدر ہمپر عائد ہو سکتا ہوگا ذمہ وار و جوابدہ رہینگے ۔

شرط ہشتم

ہم ذمہ دار اس امر کی ہونگے کہ کوئی شخص جرم زدہ کسی علاقہ انگریزی مین کرکے ہمارے علاقے مین سے گذر نکر سکیگا۔

شرط نہم

ہم کسی اپنی قوم کے آدمی کو اجازت ندینگے کہ درہ مین درمیان حدود آدم خیل کوئی امر ممنوع کرے اور اگر ایسا ہوگا تو ہم ذمہ دار ادا کرسکے ہونگے۔

شرط دہم

ہم اپنی طرف سے بطور ضامن بسمیان بہادر شیر خان اور ملک مرغول خان و خطاب خان صاحبزادہ کو دیتے ہین۔

بستخط ہوا بتاریخ ۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۸

ترجمہ اقرارنامہ جوا کہ آفریدی مرقومہ ۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ عیسوے

ہم کہ ملکان سراج و قاسم و شاہ ولی و مشکی قوم قاسم خیل و بجری و سکراج محب اللہ و محمد و سراج امرائے قوم آمیل خیل جمع ملکان ترکی شیر دین خان گل و نامدار ہوا ملکان جمعہ شیر یار صاحبخان یار محمد محمد مجیب ملکان بیدنشان ملکان غریبانام قوم ما یتہ پتیا و جواکہ آفریدی جو ہم سرحد علاقہ انگریزی کے ہین کوتل کوہات پر روبرو سے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات جمع ہوے اور بعد سماعت کرنے اور بخوبی غور کرنے مرضی سرکار پر بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اقرارنامجات ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

بباعث دوستی سابق جو بنگش سے تھی ہم اونکی مدد کے واسطے بمقابلہ آفریدیان درہ کوہات درباب تنازعہ حدود علاقجات فریقین کے آئے ہم اب اقرار کرتے ہین کہ ہم شرائط چہارگانہ ذیل منظور کرتے ہین یعنی

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم ایک چوکی بارہ سپاہیان مسلح کی اپنی سرحد کوتل پر ایک برج بنا کر ہمیشہ موجود رکھینگے

شرط دوم

اب جو ہم واسطے امداد انگلش کے آئے اور شرط بالا منظور کی تو ہم اقرار کرتے ہین کہ اگر کوتل پر پھر تنازعہ برپا ہوگا تو ہم پھر مع اپنی فوج کے واسطے اونکی مدد کے آئینگے۔

شرط سوم

ہم باتفاق انگلش کے ذمہ دار اس حرکت مجرمانہ یا نقصان کے ہونگے جو کوتل مین واقع ہوگا

شرط چہارم

اگرچہ ہم سابق اقرار کر چکے ہین کہ ہم کوئی جرم مثل قتل و دزدی شارع عام و دزدی وغیرہ علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اب ہم پھر اوسی اقرار کا اعادہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم تمام قوم یکجائی ذمہ دار اور جواب دہ اوسکے ہونگے۔

شرط پنجم

بنظر اسکے کہ اطمینان بتعمیل شرط بالا ہو ہم اپنا ضامن میر مبارک شاہ اور بہادر شیر خان کو کرتے ہین اگر ہمی پہلو تہی ظہور مین آوے تو سرداران مذکورہ بالا جو علاقہ انگریزی مین سکونت پذیر ہین جوابدہی اوسکی اپنے ذمہ لینگے

شرط ششم

بمنظوری صاحب چیف کمشنر بہادر ہم بعد ازین بلحاظ اقرارنامہ ہذا اپنا حصہ معاجب کا جو انگلش کو تنہا سابق عنایت ہوا تھا بلغ دو ہزار روپیہ لینگے

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہات مین کریگا ہم حسب شرط بالا ذمہ دار اوسکے ہونگے اور بذریعہ اسکے یہ بندوبست ہوتا ہے کہ ہمارا حصہ معاجب کا تعدادی دو ہزار روپیہ سالانہ ہمکو بلا انقطاع ملتا رہے گا جب تک کہ اقرارنامہ ساتھ آفریدیان درہ کے قائم رہے گا

نشان دستخط سبکے ہوے

نمبر ۱۳۹

اقرارنامہ سپاہ آفریدی متعلق انتظام درہ کوہات بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ عیسوی

ہم جنکے دستخط نیچے ہوے ہین یعنی سمیان سینک احمد شاہ وضابطہ خان ومرادخان و صفدرعلی شاہ ورستم علی الحسن وحیدرعلی وشاہ ولی وترم خان وجواہرعلی واحمد شیر وغلام جمیع ملکان قوم سپاہ سرحدی ضلع کوتل پر موجود ہوے اور کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر سے گفتگو کی اور بخوبی سمجھا کیا ہمسے مطلوب ہے لہذا اقرارنامہ ذیل سرکار انگریزی سے کرتے ہین

اول قوم بنگش کی تکرار آفریدیان درہ کوہات کے ساتھ درباب سرحد کے ہوئی اور تکرار بمقام منجر بفساد ہوئی اور ہم قوم سپاہ بباعث دوستی سابق جو بنگش کے ساتھ تھی حسب درخواست اوسکے اونکی مدد کو آئے اور بعد اختتام فساد کوتل مین ہمنے اقرارنامہ بنگش کے ساتھ چار شرائط ذیل پر کیا

شرط اول

دو آدمی ہمارے قوم کے ہمیشہ بنگش کے برج سرحدی پر رہا کرینگے ۔

شرط دوم

بیچ تمام مقدمات کوتل مین اور اوسکی حفاظت مین ہم ہمیشہ جانب داری بنگش کی کیا کرینگے اور بوقت ضرورت اپنی کل فوج سے اونکی مدد کرینگے ۔

شرط سوم

درصورت واقع ہونے کسی نقصان یا فساد کے بمقام کوتل ہم بھی بنگش کے ساتھ جوابدہ اوسکے اوسیقدر تک رہینگے جسقدر ہمارے آدمی وہان موجود ہونگے ۔

شرط چہارم

اگرچہ ہمنے سابق زبانی وعدہ کیا ہے کہ آیندہ کوئی ہماری قوم کا دزدی و دزدی شارع عام وقتل ودیگر جرائم قبیحہ علاقہ انگریزی مین نہین کریگا مگر اب ہم اس تحریری اقرارنامے کو منظور کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم مذکورہ بالا کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم سب باتفاق جوابدہ اوسکے رہینگے اور ماوراء اوسکے مال مسروقہ واپس کردینگے اور مجرم بہم قتل یا دزدی کو حسب قاعدہ افغانان سزا دہی اوسکی گھر جلادینے سے اور خارج از وطن کرنے سے کرینگے اگر مجرم علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا تو اوسکی سزا جیسا سرکار مناسب منظور کرینگے ہوگی ہم اوسکے بارہ مین کچھ دخل نہ دینگے یا گفتگو نکرینگے ہم کلیتہ اور بخوشی خاطر ان چار شرطون کو

منظور کرتے ہین —

دوم باطمینان تعمیل شرائط بالا ہماری طرف سے ہم سید حسین علیشاہ اور سید میر زین علی نیاز ساکنان سیرے علاقۂ انگریزی کو اور ملک لالہ یار خان علی زئی ساکن ایضاً کو اپنا ضامن اس امر کا دیتے ہین کہ اگر ہم ان شرائط کو جو روبرو سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بنگش کے ساتھ ہوئے ہین سرانجام نکرین تو ضامنان مذکورہ حوالہ اوسکے رہینگے اور جسے معاوضہ اوسکا کرائینگے —

سوم قوم بنگش نے اقرار کیا کہ مبلغ پانچ سو روپیہ سالانہ وہ ہمکو اپنے حصہ موجب کوتل سے بالعوض اس اقرارنامہ کے جو روبرو سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہوا ہے دینگے —

چہارم اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم ذیل کی جرمات مین مثل دزدی یا کوئی اور امر ممنوع کرے گا ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم سرکار کی رضامندی کر دینگے ہمارا حصہ مبلغ حاکم کا ہمکو بلا تفاوت اوسوقت تک ملا کرے جب تک استظام ذیل کی جرات قائم ہے صحیح ہوا بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء

یوان دستخط کئے ہوئے

نمبر ۴۱۰

اقرارنامہ سرداران قوم رانیا خیل

چونکہ قصورات سابقہ ہمارے معاف ہوئے اور ہمنے وعدہ کیا کہ آیندہ علاقۂ سرکار مین کوئی جرم نکرینگے لہذا ہم ہر دفعہ ذیل شرائط ذیل منظور کرتے ہین —

شرط اول

ہم تمام بندوقین جو ہمارے پاس اب معروفہ رعایا سے سرکار انگریزی موجود ہین واپس کر دینگے اور جو بندوقین ہمارے پاس ثابت ہوگا اوسکو بھی واپس دینگے مگر سرکار ہمسے مطالبہ اون بندوقون کا نکرے جو بنگام جنگ ہمراہ فوج کے چلے گئے ہون —

شرط دوم

ہم آیندہ کوئی ہم ذیل کی جرمات بخلاف مال و جان رعایا سے سرکار انگریزی نکرینگے اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی اور قوم مال و اسباب علاقۂ انگریزی سے چورا کر ہمارے علاقہ مین

گذر کرے گی وہ اسباب بھی ہم لیکر واپس کر دینگے اگر وہ ہماری قوم کا ثابت ہوگا تو ہم اوسکو علاوہ برین جرمانہ بھی لینگے اگر مال مغروقہ ہماری پر ثابت نہوگا مگر صرف شبہ مجرم پر ہوگا ہم اوسپر شخص مشتبہ سے قسم لینگے اور اگر وہ قسم نہ کھائینگے تو معاوضہ مال کا لیا جائیگا۔

شرط سوم

ہم پانچ آدمی اپنی قوم کے بطور اوّل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین حاضر رکھینگے اور اونکی تبدیلی وقتاً فوقتاً ہوا کرے گی۔

دستخط ہوے بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۶ء

نمبر ۱۴۱

اقرار نامہ اکاخیل

چونکہ باعث ہمارے قصورات سابقہ کے ہماری راہ آمدورشد سرکار نے بند کی ہم اوس اپنے حرکات قبیحہ کا کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ہم دو ہزار چھ سو ستھتر روپیہ جرمانہ سرکار مین داخل کرینگے اور آیندہ ایسے حرکات کے ارتکاب سے اجتناب کرینگے اور اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کریگا ہم اوسکو سپرد سرکار کر دینگے اور اگر وہ مفرور ہوجائیگا تو ہم اوسکی جایداد ضبط کر لینگے اور ہرگز اوسکو اپنی علاقے مین بغیر اجازت سرکار کے آنے نہین دینگے۔

شرط اول

اگر سرکار ہمسے خوبنبھا چاہے گی تو ہم دینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا رعایاے سرکار کو مجروح کرے گا ہم جرمانہ جسقدر سرکار تجویز کرے کی ادا کرینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی رعایاے سرکار کا مال چوری کرے گا اور گرفتار ہوگا

ہم اوسکے باب مین گفتگو کچھ نکرین گے اور اگر وہ ہمارے علاقے مین آئیگا اور جرم اوسپر ثابت ہوگا تو معاوضہ مال مسروقہ کا ہم کردینگے اور مجرم سے جرمانہ لینگے۔

شرط چہارم

اگر کوئی ہماری قوم کی عورت مفرور ہوکر علاقۂ انگریزی مین چلی جائے تو ہم ایک جرگہ سفید ریش اور معزز آدمیونکا وسطے تفتیش عذر کے بھیجینگے اور اگر وہ راضی ہوگی تو اوسکو واپس لاینگے اور سرکار مین ضمانت اوسکی حفظ جان کے لکھدینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرارت سے کسی دشمن سرکار کو علاقۂ انگریزی مین لے آئے اگر وہ دشمن گرفتار ہو ہم پچاس روپیہ جرمانہ ادا کرینگے اور در باب دشمن مذکورہ کے کچھ گفتگو نکرینگے

شرط ششم

اگر کوئی مجرم ہمارے علاقے مین آئے گا جسقدر اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم لیکر واپس کردینگے اور اوسکو اپنی آبادی سے خارج کردینگے۔

شرط ہفتم

ہم کسی مجرم کی مدد بیچ اوسکے فرار ہونے قبضہ گرفتار کنندہ سے جسنے اوسکو باہر ہمارے مقامات سے گرفتار کیا ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

ہم ایک شخص ذی عزت ہر ایک خاندان کو بطور اول سرکار کے پاس رکھینگے۔

شرط نہم

جب تک مبلغ دو ہزار چھ سو ستھتر روپیہ جرمانہ کا تمام و کمال داخل سرکار نہوگا اوسوقت تک ہم شہر پشاور مین بسنے پائینگے اور اگر جائین تو گرفتار کیے جائین ہم روپیہ تھانہ عذابیر مین داخل کرینگے۔

شرط دہم

اگر کوئی منجملہ ان شرائط کے فسخ ہو تو سرکار ہمکو ایک مہینے کی مہلت دے کہ اس عرصے مین حسب خواہش سرکار کاربند ہونگے اور اگر اس عرصے مین یہ نہوا تو سرکار کو اختیار ہوگا کہ

کہ ہماری اول کو چاہین ہندوستان کو روانہ کرین یا جو چاہین اوسکا کرین۔

شرط یازدہم

اگر ہم کو زیادتی درہ کوہات مین کرین تو ہماری تنخواہ سابق چھ سو روپیہ کی موقوف ہو۔

شرط دوازدہم

اگر شبہہ ہماری نسبت سرکار کو یا رعایاے سرکار کو پیدا ہو تو ہم جوابدہی اوسکی بروقت تحقیقات اوسیطرح کرینگے جسطرح رعایاے سرکار کرتی ہے۔

شرط سیزدہم

اگر کسی ہمارے آدمی کو سزا دہی تجویز ہوگی تو ہم ایک افسر انگریزی کو اجازت دینگے کہ وہ بروقت موجود رہین تاکہ سرکار کو اطمینان سزا دہی ہو۔

شرط چہاردہم

اگر ہمکو کوئی الزام یا دعوی نسبت رعایاے سرکار کے ہوگا ہم خود اوسکا معاوضہ نہ لینگے مگر کیفیت اوسکی افسران انگریزی کے پاس بھیجینگے تاکہ جسطرح دعوی رعایاے سرکار تحقیقات ہوتی ہے اوسیطرح اوسکی بھی تحقیقات ہو۔

شرط پانزدہم

درباب اون عورات کے جو علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئین دو بندوبست مرعی رہیگا جو ہمنے مقدمات عورات جو ہمارے علاقے سے ملک سرکار مین جائین منظور کیا ہے

شرط شانزدہم

تصورات ماضیہ معاف ہون اور ماوراے اون اونون کے جو ہم سرکار کے پاس رہینگے ہم اول تا اوراے زر جرمانہ سرکار مین دینگے اور یہ لوگ بعد اوراے جرمانہ رہا ہو کر ہمارے پاس چلے آئینگے۔

دستخط ہوا ہمارے [illegible] ماہ جنوری ۱۸۲۶ع

نمبر ۱۴۲

اقرارنامہ سرحدان آفریدیان کوہ کابل

چونکہ ہماری قوم بباعث قتل ایک افسر انگریزی کے علاقۂ انگریزی سے خارج ہوئی اور ہم قاتلان مفرورین کو پیدا نہین کر سکتے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تین ہزار روپیہ بابت اوس جرم کے داخل سرکار کرینگے اور سوائے ازین شرائط ذیل بخوشی منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم بعد ازین علاقۂ انگریزی مین کوئی جرم نکرینگے۔

شرط دوم

ہم کسی قوم کے آدمی کو جو دشمن سرکار ہوگا اپنے ہمراہ علاقۂ انگریزی مین نہین لاینگے

شرط سوم

اگر کوئی پورا مجرم جرم قتل ہماری قوم کا علاقۂ انگریزی مین گرفتار ہوگا ہم اوسکی نسبت گفتگو نہین کرینگے۔

شرط چہارم

اگر ایسا چوپایا مجرم ہمارے پاس مفرور ہوکر آئیگا اور جرم ثابت ہوگا ہم اوسکے گھر کو تباہ کر دینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کر دینگے اور قیمت مال مسروقہ کی ادا کرینگے اگر کوئی گواہی اوسکی خلاف نہوگی تو وہ اپنی صفائی پانچ گواہون کی گواہی تصفیہ کر سکتا ہے۔

شرط پنجم

اگر کوئی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورت ہمارے دیہات مین مفرور ہوکر آئے ہم اوسکو پناہ نہ دینگے اگر کچھ اسباب اوسکے پاس ثابت ہوگا کہ وہ لیکر آئی ہے وہ البتہ واپس کیا جائیگا اگر اوسکے وارث یا لواحق آکر بندوبست کرینگے تو ہم اوسکو اونکے سپرد کر دینگے یا جرگہ سفید ریشان کے سپرد کر دینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی چور یا ملازم سرکار علاقۂ انگریزی سے مفرور ہوکر ہمارے علاقے مین آئے

ہم اوسکو خارج علاقے سے کر دینگے اور اگر اوسکے پاس مال مسروقہ ہوگا تو ہم اوسکو واپس کرینگے

شرط ہفتم

اگر ہمپر کوئی دعوی روپیہ کا منجانب رعایاے سرکار انگریزی کے ہوگا تو ہم اوسپر حسب ضابطہ عدالت مین نالش کرینگے اور ہم جوابدہی بھی عدالت مین کرینگے اگر ہماری نسبت کوئی دعوی پیش ہوگا اور فارغخطی دعوی پیش کرینگے ہم اپنا طریق معاوضہ لینے کا علاقہ انگریزی مین جاری نہین کرینگے مگر اپنے علاقے مین ہمکو اختیار اسکا حاصل رہے گا اور کسی قوم دشمن کے ساتھہ ہم بمقابلہ سرکار اتفاق نہین کرینگے۔

شرط ہشتم

جب ہمکو حکم ہوگا ہم ایک مختار اپنی طرف سے ہمراہ حاکم وقت انگریزی کے رکھینگے اور حاکم کو اختیار رہے گا کہ اگر کوئی غفلت سرزد ہو تو اوس سے جواب طلب کرین۔

شرط نہم

چونکہ انکثر آفریدی ملازم سرکار ہین اگر کسیکو ہمارے اوپر دعوی ہوگا تو اوسکا فیصلہ جرگہ سفید ریشان کے روبرو ہوگا۔

شرط دہم

ہم اپنا ضامن ارباب محمد امیر خان اور ارباب عبد المجید خان کو بابت ادای زر جرمانہ وتعمیل شرائط ہذا کے دیتے ہین اور بالعوض اسکے سرکار ہمارا اسباب اور قیدی جو اونکے قبضے مین ہین رہا کر دیگی۔

دستخط ہوا تاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۴۳

اقرارنامہ اوتمان خیل

ہم جنکے دستخط ذیل مین ہین اقرار کرتے ہین

شرط اول

ہم کسی ساکن علاقہ انگریزی کی نسبت کوئی جرم نہین کرینگے

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کرے اور گرفتار ہو ہم اوسکی نسبت کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ ہمارے پاس آئے اور جرم اوسکی نسبت ثابت ہو ہم اوسکو خارج از وطن کرینگے اور اوسکی جایداد ضبط کرینگے اور بغیر اجازت سرکار اوسکو دربارہ آباد ہونے کی اجازت نہین دینگے

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم دزدی شارع عام و دزدی گرفتار ہوگا ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ مفرور ہوکر ہمارے دیہات مین آئے اور جرم اوسکی نسبت گواہی دو ایمان سے جو ہماری قوم کے دشمن نہونگے ثابت ہوگا تو یا تو ہم مال مسروقہ واپس کرینگے یا اوسکا معاوضہ مالک کو ادا کرینگے اور سوائے ازین مجرم کا مکان خراب اور تباہ کردینگے اور اگر اوسکے خلاف کوئی وجہ ثبوت نہین ہے تو سرکار کی اطمینان دو شخص کی گواہی قسمیہ سے کرینگے

شرط چہارم

اگر کوئی اور مجرم علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئیگا اور مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا تو ہم مال مسروقہ اوس سے لیکر واپس کرینگے اور اوسکو خارج اپنے حدود سے کردینگے

شرط پنجم

ہم کسی بدمنظنہ آدمی کو اپنے ہمراہ ملک انگریزی مین نہین لاینگے اور اگر ہم ایسا کرین اور وہ گرفتار ہو تو ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے

شرط ششم

اگر کوئی شخص عورت کو ہمارے علاقے مین بھگا کر لائے اور اسباب بھی اوسکے ساتھ ہو تو ہم اسباب واپس کردینگے مگر درصورتیکہ وہ اسباب سے انکار کرے تو ہم عورت اور مرد دونون کو

قسم دینگے مگر ہم عورت کو واپس نہین کرینگے ہم ایسی تجویز کرینگے کہ جرگہ کے ذریعہ سے کچھ بندوبست ہوجائے اگر کوئی عورت ہمارے علاقے مین اپنے والدین یا ولی کو چھوڑ کر آئے اگر جرگہ سفید ریشان کا اوسکے لینے کو آئے اور بندوبست کرے گا تو ہم اوسکو عورت واپس دینگے

شرط ہفتم

اگر کسی ساکن علاقہ انگریزی کو دعوی روپیہ کا نسبت کسی ہماری قوم کے ہوگا اور سرکار مین نالش دائر کریگا تو ایک حکم ہمارے نام جاری ہو کہ ہم جرگہ جمع کرکے داد دہی اوسکی کرین یا عدالت کو روانہ کرین کہ عدالت مین جواب دہی کرے

شرط ہشتم

اگر کسی ہماری قوم کے آدمی کو کوئی دعوی روپیہ کا نسبت کسی رعایائے انگریزی کے ہوگا ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے مگر نالش اپنی پیشگاہ حکام انگریزی دائر کرینگے

شرط نہم

ہم کسی اقوام کو ہمسائی کی مدد بیجا نافرمانی سرکار کے نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور یہ امر ظاہر ہوگا تو ہم اوسکا مکان خاک سیاہ کردینگے اور اوسکو اپنے علاقے سے خارج کرینگے اور دوبارہ آکر آباد ہونے کی اجازت اوسکو بغیر حکم سرکار کے نہین دینگے

شرط دہم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرکت کسی گروہ قزاقان غیر قوم کے ساتھ کریگا کہ علاقہ سرکاری مین جاکر قزاقی کرین تو سرکار ہمکو ذمہ دار اوس شخص کا نہ گردانے بلکہ جوابدہی اسکی اوسکی قوم سے کرے جسکے گروہ کے ساتھ اوسنے اتفاق کیا ہو

شرط یازدہم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی غیر قوم سے کوئی مویشی جو مسروقہ ملک انگریزی ہو خرید کرے یا امانتاً اپنے پاس رکھے ہم اوسکو واپس کردینگے

شرط دوازدہم

ہم بتعمیل ہر ایک حکم تحریری سرکار کی کرینگے جو ہمارے نام جاری ہوگا

شرط سیزدہم

اگر کوئی قرضدار ہمارے علاقے مین بھاگ آئے ہم کوشش کرکے اوسکا تصفیہ مصنفت جرگہ کے کرینگے اگر ہمسے ایسا نہو سکیگا تو ہم فریقین کو روانہ عدالت کرینگے اس شرط پر کہ قرضدار قید نہو بلکہ بندوبست ادائے قرضہ کا باقساط ہو جاے۔

شرط چہاردہم

ہم اپنا ضامن ملکان بنروتی کو دیتے ہین اگر ہمسے کسی شرط کا سرانجام نہو تو سرکار اوسسے جواب طلب کرین۔

شرط پانزدہم

سرکار نے ہمارے قصورات ماضیہ بشرط ادائے مبلغ ایک سو پچہتر روپیہ معاف کر دیے ہین ہمسے اب بابت اوسکی جواب طلب نہوگا اور ہمکو اجازت ہوگی کہ ہم اپنی خوشی سے جہان چاہین آمد و رفت علاقہ انگریزی مین رکھین۔

شرط شانزدہم

درباب پرچہ دہ کے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکو اوسی شرط پر رکھینگے جو تاریخ دوم ماہ اگست ۱۸۵۴ء بزدتی دفیر فرنیل کے ساتھ ہوئی ہے اور عملی شیرنی کے ساتھ قرار پائی ہے

نمبر ۱۰۴

اقرارنامہ ملکان قوم سیاہ کھوری

ہم اپنے طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے برضا و رغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

درمیان چھ مہینے موسم سرما کے جب ہم علاقہ کھوری مین رہتے ہین ہم جوابدہ رہین اگر کوئی واردات چوری یا کوئی اور جرم بسبت کسی رعایاے انگریزی کے ہماری قوم کے آدمی سے یا وجیل یا کسی اور قوم کے آدمی سے جو علاقہ کھوری مذکور مین سے گذر کرے گا سرزد ہوگا۔

شرط دوم

جب تک کہ وہ خیل مسخرف سرکار سے رہینگے ہم اوس قوم کے کسی آدمی کو علاقہ کچوری مین رہنے نہین دینگے۔

شرط سوم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہین کہ جب اقوام ملک دین خیل اور کمیر خیل اپنے مقامات کو جانے سے مراجعت کرینگے اوسوقت وہ اپنے مختار حکام سرکار کے پاس روانہ کرینگے۔

المرقوم ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۶۱ء عیسوے

نمبر ۱۴۵

اقرارنامہ جو فروع پٹھانان اوتمان زئی کھیل وگداہ نامے نے دیتہ سالار آنروی سندھ دیرہ اسمٰعیل خان سرکار انگریزی کے ساتھہ کیا۔

شرط اول

ہم بذریعہ اس تحریر کے بالاشتراک و فرداً فرداً عہد کرتے ہین کہ بعد اجازت سیدان پٹھانان جو سابق وہان رہتے تھے یا ہندوستانیان متعصب و دیگران کو جو اونکے شامل ہین اور جو اب بلگدہ واقع علاقہ اٹاری مین یا دیگر مقامات مین رہتے ہین بلکہ سکو اونمین سے باکسی اور دشمن سرکار انگریزی کو یا کسی اور کو جسنے بخلاف سرکار کوئی امر بون کیا ہو یا ارادہ کرنے کا رکھتا ہو یا کسی اور شخص کو باستثناء اوتمان زئی پٹھانان کھیل دلگداہ اور اونکے مزارعین کے اجازت نہینگے کہ تھانا یا اوسکے متعلقان مین یا کسی مقام پر اندر حدود ہمارے علاقے کے آکر آباد ہون اور اگر وہ کوشش کرکے یہ امر کیا چاہین تو ہم سب شامل ہوکر اونکو اوس سے باز رکھینگے یا خارج کردینگے اور اگر کوئی فریق عہدنامہ ہذا بخلاف شرائط کا پابند ہوگا تو وہی فریق ملزم قرار دیا جائیگا بشرطیکہ باقی فریق اوس حالت مین اوسکو ایک دشمن تصور کرین اور خود حتی المقدور شرائط اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین جہد بلیغ کرین۔

شرط دوم

ہم دوست سرکار انگریزی کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن گردانین گے اور درحالیکہ منصورۃ آنمروی سندہ زیدون جو فریق اس عہدنامے کا نہین ہے سرکش رہے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اونسے علیحدہ رہینگے اور ایسے امورین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کرے گی وہ مدد بخلاف اونکے سرکار کو ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکی سزادہی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین راستہ دینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص ساکن ہمارے علاقے کا (مع مندی وستہانا ومتعلقات اونکے) علاقہ سرکار انگریزی مین جاکر کوئی امر قبیح کریگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکے ذمہ دار ہونگے یا اوس شخص کو اپنے علاقے سے خارج کردینگے یا جو سرکار حکم دیگی وہ کرینگے اور برائے اسکے ہم کسی شخص علاقہ غیر کو جو ہماری سرحد سے باہر رہتا ہوگا اور ارادہ رکھتا ہوگا کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کچھ نقصان رسانی کرے اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ اوسکو جو علاقہ انگریزی سے نقصان رسانی کرکے ادہر سے اپنے مقام امن یا بود وباش مین جاتا ہوگا اور اگر ہم سے ایسا وقوع مین نہ آئے تو جو سرکار ہماری نسبت تجویز کرے اوسکی تعمیل ہم کرینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کے واسطے ہر ایک قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے۔

شرط چہارم

ہم کسی کو اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے جو پیدل یا اسوار یا سامان بیگار کی تو کی مدد واسطے ہندوستانیان متعصب مذکور کے لیجاتا ہو گا۔

شرط پنجم

ہم کسی مفرور یا مجرم قتل یا دزد یا چور کو جو علاقہ انگریزی سے یہ جرائم کرکے آیا ہوگا پناہ یا مدد نہ دینگے اور نہ ہم اوسکو اجازت دینگے کہ اگر ہمارے علاقے مین آباد ہو اور اگر وہ ایسا ارادہ کریگا تو ہم اوسکو فوراً خارج کردینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کیواسطے ہر ایک قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جواب دہ رہے اور جو اوسکے معاوضہ تجویز ہو وہ ادا کرے۔

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی رعایاے انگریزی ہمارے علاقے مین آکر کوئی امر نقصان رسانی کا کرے ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے بلکہ دعوی دادرسی عدالت انگریزی سے کرینگے

شرط ہفتم

ہم شرط کرتے ہین کہ ہم استحقاق مستثنا ہونے تعمیل شرائط عہدنامہ ہذا سے بعذر نا اتفاقی باہمی نہین ہونگے اور نہ واسطے تمام مطالب اوسکے ہم ذمہ دار حرکات تمام ساکنان ہمارے علاقے کے بالحاظ اقوام فریق عہدنامہ یا اقوام غیر کے رہینگے۔

شرائط مستزاد جواد تمان بڑی گیارہ کیا کے ساتھ ہوے

شرط ہشتم

ہم کسی شخص کو خواہ ساکن ہمارے علاقے کا ہو یا اسکا تابع آمر ہو دریاے سندھ علاقہ انگریزی مین اپنے علاقے سے لیجانے نہ دینگے۔

شرط نہم

چونکہ جہر کھیل دریاے سندھ پر قائم ہوا ہے اور سرکار انگریزی نے ایک کشتی ہمارے آرام کے واسطے وہان تعینات کی ہے ہم بذریعہ اسکے بیان کرتے ہین کہ ہم اوسکو رکھینگے اور اوس سے منتفع ہونگے اون شرائط پر جو سرکار انگریزی ہمارے واسطے تجویز کرے اور ہمارے اسکے ہم کسی اپنے علاقے کے باشندے کو یا کسی اور کو عبور دریاے سندھ وقت شب اوپر گھرانی کے نکرنے دینگے اور دوسری اوقات زرستن گھرانی پر عبور کرینگے مجاز ہونگے جنکو اجازت بضامنی معتبر مکان کے سرکار انگریزی سے حاصل ہوئی ہوگی۔

شرط دہم

چونکہ ہمکو اجازت حاصل ہے کہ آمد و رفت علاقہ سرکار انگریزی مین بلا فراہمت و بلا اداے محصول کیا کرین لہذا ہم بذریعہ اس تحریر کے تمام دعوی محصول اوپر مال تجارت تجاران علاقہ انگریزی جو ہمارے علاقے مین گذر کرین ترک کرتے ہین اور نیز محصول لکڑی کا جو اب تک تجاران سے بابت لٹہ ہاے لکڑی کے جو دریاے سندھ سے وہ لوگ لیجاتے تھے لیا جاتا تھا ہم معاف

کرتے ہین اور بالعموص حمایت اور حفاظت کے جو ہم علاقہ انگریزی مین پاتے ہین ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم بھی حفاظت حتی المقدور تمام تجاران وغیرہ کی جو علاقہ انگریزی سے یہان آکر تجارت کرتی ہین یا اس راستے سے جاتے ہین کرینگے اور ہم حتی الامکان مزدران وغیرہ کا انسداد کرینگے کہ وہ زبردستی کسیطرح کا روپیہ ناجائز طور پر ہمارے علاقے مین اونسے لینے پائین —

شرط یازدہم

ہم بطور مالک زمین ستھانا کو اپنے قبضے مین رکھینگے اور ہم خود بندوبست امن انتظام اوسکی زراعت وغیرہ کا کرینگے اور ہم ہرگز متعلقہ اوسکا یا کسی جزو اوسکا بغیر رضامندی سرکار انگریزی یا کسی اور وجہ سے سپرد اور سوا ستھانا یا ہندوستانیان متعصب یا اوسکے ہمراہیون کو نہ دینگے —

بمقام ایبٹ آباد سالار پتہ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء تحریر کیا

بمقام ایبٹ آباد کھیل وگیاہ فرع اقوام زلی پہلانان نے بتاریخ ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء تحریر کیا

نمبر ۱۴۶

اقرارنامہ جو منصور پتہ آفریدی سلسلہ حویزیدون نے ساتھ سرکار انگریزی کے کیا —

چونکہ کھیل وگیاہ فرع قوم اوتمان زئی اور سالار پتہ آفریدی سلسلہ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء و ۱۷ ماہ مذکور سنہ ۱۸۶۱ء اپنی اپنی طرف سے اقرارنامہ ہائے سرکار انگریزی کے کیا اور اوسکے شرائط آج کی تاریخ میجر ایڈم صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے ہمارے روبرو پڑھے اور ہمکو بخوبی سمجھادین بذریعہ اس تحریر کے منجانب تمام منصور پتہ کے اقرار کرتے ہین کہ ہم اور تمام ہماری قوم پابند شرائط عہدنامہ مذکور مندرجہ شرائط ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ کے اوسیطرح اور اوسیقدر رہینگے جسقدر سالار پتہ زیدون اور باب شرط ۲ کے جسکا ذکر اوپر فروگذاشت ہوا ہے ہم دوست سرکار کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن تصور کرکے اقرار کرتے ہین کہ در صورتیکہ کوئی پتہ یا جزو پتہ کسی فریق معاہدہ کا انفساخ منشاء عہدنامہ کرے اور سرکش ہو جاوے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوس سے علیحدہ رہینگے اور اوسی امور مین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کرے گی وہ مدد بخلاف اوس پتہ یا جزو پتہ کے سرکار انگریزی کو

ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکے سرکردی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقہ مین رستہ دینگے۔

ماورائے اسکے بابت سرانجام جمیع شرائط اقرارنامہ ہذا کے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم جوابدہ اور ذمہ دار بابت مواضع جونی جو قبضہ اخون خیل مین ہے اور کوئی اور کوسہرئی کے جو قبضۂ سیدان مین ہین ہوتے ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ وہ ہمارے دست نگر ہین اور بغیر ہماری مدد اور رضامندی کے وہ کوئی امر جس سے یہ عہدنامہ متعلق ہو نہین کرسکتے۔

بمقام ایبٹ آباد بتاریخ ۷ ماہ اکتوبر ۱۸۶۱ء عیسوے تحریر ہوا۔

سرحد ڈیرہ جات

از رپورٹ صاحب کمشنر بہادر وقت ڈیرہ جات

اقوام سرحد ڈیرہ جات شمال سے جنوب تک حسب تفصیل ذیل ہیں

اقوام پٹھان
۱ احمدزئی
۲ رمضان زئی — وزیری
۳ محسود
۴ پشنہ
۵ شیرانی
۶ ترنا معروف اوستراني

بلوچ پٹھان
۷ کھرانی
۸ کھیتران

اقوام بلوچ
۹ بزدار
۱۰ لونڈ
۱۱ کھوسا
۱۲ لگھاری
۱۳ کورچانی
۱۴ مستوئی

باشتنا محسود وزیری کے اور کسی قوم سرحدی ڈیرہ جات سے تحریری اقرارنامہ نہیں ہوا محسود وزیری کئی سال تک برخلاف سرکار انگریزی رہے اور گروہ ہائے ناجائز اقوام مستجرجہ وزیری سے جو ہماری سرحد کے برابر بستے تھے جمع کرکے قریب جوار کے دیہات علاقہ انگریزی میں غارتگری وہلوٹ کرتے تھے ان حرکات کی تکلیف جلد اس وجہ سے کم معلوم ہوتی تھی کہ یہ غارتگری وغیرہ سرحد تانک پر ہوتی تھی اور انتظام تانک کا متعلق سرکار کے نہ تھا وہاں نواب شاہنواز خان مختار کل تدابیر دست دستی وحفاظت کی کرتا تھا اور یہ تدابیر گو قابل

اطمینان نہ تھا مگر اونکی موقوفی بھی قرین مصلحت متصور نہین ہوئی آخرکار صدمہ اونپر آیا یعنی جب
نواب اور اصل حکام فوجی وملکی موجود نہ تھے قوم محسود نے بسر کردگی اونکے مشہور ملک کالا وہ
غارت کرنے شہر تانک کا کیا اونکو شکست فاش ایک گروہ سواران پنجابی اور چھ سردارن
پولس نے دی اسکے بعد ایک مہینے کے عرصے مین کوہستان وزیری پر فوج کشی ہوئی
اونکے مقام خاص کی عوض تاراج لیا گیا اور باقی دوسرا مقام کلان غارت کیا گیا تمادی ایام سے
دریافت ہوا کہ اس مہم کا نتیجہ حسب دلخواہ پیدا ہوا تھا گو اول مین محسود وزیری متوجہ تا بعد اطاعت
نہین ہوے فوج مذکور بماہ مئی ۱۸۶۱ء واپس آئی اور بماہ مارچ ۱۸۶۲ء بعد منقضی ہونے ایک
سال امن وامان کے سرداران قوم آکر خواستگار صلح ہوے شرائط اونسے کہین گئین مگر اونھون نے
کہا کہ وہ ان شرائط کو منظور نہین کر سکتے لہذا واپس اپنے کوہستان کو چلے گئے

بعد ازین اونھون نے جسقدر فساد اور تکلیف دہی ممکن تھی کی مگر بجاے نقصان پہنچانے
کے نقصان اونکا ہوتا رہا بماہ جون ۱۸۶۲ء اونھون نے پھر درخواست شرائط صلح کی کیونکہ
سابق اونکو یہ بات بری لگی تھی کہ ہمارے ہی ملک مین ہمسے صلح کرین اسمرتبہ اونکو حکم ہوا علیحدہ علیحدہ اور اتحاد
داخل کرین کیونکہ تین تفریق اسسر قوم مین تھے یہ مقتضات سے منظور ہوا اور عہدنامہ ۱۸۶۲ء ظاہر
ہر نامندی و خوشنودی طرفین قائم ہوا اسکی رو سے سرکار کو اختیار حاصل ہوا کہ اگر کوئی فریق نقصان
رسانی کرے تو سرکار اوسکا معاوضہ بفروخت اشیاء تجارت فریق ملزم وصول کرے دو مہینے
بھی اسمین گذرے تھے کہ یہ عہد اونھون نے ایک گروہ کمیسار اونکو قتل کرکے فسخ کیا مشہور ہے
کہ یہ فعل تہ غیب ایک ملک کے ظہور مین آیا تھا جو فریق اول شامل عہدنامہ تھا دو فریق اسس
قتل مین شریک تھے لہذا تمام اونکی قوم کے آدمی اور مواشی گرفتار ہوا اور قوم مذکور کو حملہ
انگریزی سے خارج کر دیا یہ اخراج اونکا وسط ماہ اکتوبر تک رہا جب سرداران قوم حاضر ہوے
اور مبلغ چہار ہزار پانچ سو روپیہ جو از روی عہدنامہ اون پر جرمانہ ہوا تھا ادا کیا اسطرح امن دوبارہ
قائم ہوا یہ قوم اب برملا بیان کرتی ہے کہ اونکی عین خواہش یہ ہے کہ امن رہے اور اونھون
نے وفاداری اپنی اب تک ظاہر کی ہے اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ اونھون نے
اب تک تمام اقوام کو اسس امر پر قائم نہین کیا مگر اونکو امید ہے کہ وہ جلدی سب کو

راہ راستی وصلح پر لائینگے اور وہ وعدہ معاوضہ نقصان کا بھی کرینگے

ایک فوج کنٹنجنٹ بلوچ کی ڈیرہ جات پر واسطے حفاظت کے تعینات کی گئی ہے مگر اصل مطلب اوس سے یہ ہے کہ سرداران قوم جانبدار سرکار کے ہر جائین سوار بھی ہمراہ مقامات سرحدی پر مامور ہوے ہین اور اسلیے سوار تعینات ہوے ہین جنکا علاقہ قریب تر مقام معینہ سے تھا اور تنخواہ اس کنٹنجنٹ کی شامل خرچ پولیس نفلع کی گئی ہے اور سرداران بلوچ جو ہمارے علاقے مین رہتے ہین ذمہ دار وہ کے ہین جو اونکے علاقے کے متصل کوہ مین واقع ہے اور بالعوض اس خدمت کے اونکو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے یہ تنخواہ سب قریب پانچ ہزار دو سو روپیہ سالانہ کے ہے۔

نمبر ۱۴۷

ترجمہ اقرارنامچہ فرقہ سالم خیل قوم محسود وزیری کے ساتھ کپتان سٹرو صاحب ڈپٹی کمشنر ہونے کے بمقام ٹنڈہ روز چہارشنبہ تاریخ ۱۱ جون ۱۸۷۹ء مقرر کیا۔

ہم جنکے دستخط نیچے ہین ملکان فرقہ سالم خیل قوم محسود وزیری یعنی ہیرگل خان وصاحب خان والد داد خان وقطب الدین خان ومیر الدین خان وسادی خان وسید امین وعادل شاہ وعباس خان وزین الدین خان وسکندر خان وقاسم خان وخواجہ میر خان والہ یار خان وسید میر خان کے از جانب اپنے اعمائے ومتعلقان شیر علیخان وپردل خان وخداداد حسین وغیرہ ملکان خیل جو موجود نہین ہین مختار کیے ہین خواہش ہے سرکار انگریزی کے ساتھ صلح ہوجاے لہذا اقرارات ذیل کرتے ہین۔

شرط اول

ہم آیندہ سرکار انگریزی کے ساتھ مراتب دوستی قائم رکھینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی قوم سالم خیل محسود کا مجرم کسی جرم کا جملہ وصریحہ ... سرکار انگریزی ہوگا ہم اوسکے ذمہ دار یا باعث ہم قومی کے ہونگے اور سرکار اوس جرم کا معاوضہ ہمارے قافلے کو گرفت کرکے

کرکے یا جبطرح چاہے لے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص دشمانی ذیل محمد یعنی علی زئی و بہلول زئی کا مرتکب کسی امر قبیحہ کا علاقہ انگریزی مین ہوگا وہ ہمسے پناہ یا مدد نپائے گا اور نہ اوسکو اجازت دیجائے گی کہ مال مسروقہ لاکر ہمارے علاقے مین رکھے۔

شرط چہارم

اسیطرح ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی مجرم مفرور علاقہ انگریزی ہو خواہ رعایاے انگریزی ہو خواہ ہماری قوم ہو پناہ ہمسے نپائیگا خصوصاً سمیان خواجہ محمد و مہرزہ دربن دیارگل جو قاتل مفرور کپتان میجم صاحب مرحوم کے ہین ہرگز اجازت رہنے کی یا پناہ لینے کی حدود علاقہ سانم خیل مین نپائینگے

شرط پنجم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہوتے ہین کہ حملہ اندر علاقہ سرکاری کے یہ قوم بہلیت مجموعی نکلیگی اور نہ صریحاً مسلح ہوکر حملہ آور ہونگے درباب دزدی کے ہم وعدہ نہین کرسکتے کہ کوئی واقع نہوگی مگر ہم کوشش بلیغ اوسکے انسداد مین کرینگے اور جب کبھی کوئی حرکت ہماری قوم کا آدمی سے انگریزی مین کرے گا یعنی اگر خون یا دزدی یا آتش زنی وغیرہ کرے تو سرکار کو اختیار ہے کہ اوسکا معاوضہ حسب شرح ذیل ہمارے قافلہ تجاران سے لے

بابت خون کے ۔۔۔ سا

بابت مجروحی جس سے کسی عضا کا نقصان ہو برابر کر شدہ ایذا کے مار

بابت مجروحی حسب کے حسب حیثیت جرم

بابت آتش زنی یا لسی اور جرم کے حسب حیثیت جرم

شرط ششم

بطور اطمینان ہماری ایمانداری کے ہم دو شخص بطور اول اپنی قوم کے ایک سال کے لئے سرکار کے پاس رکھین گے جو ہمسے ایک باعیال و اطفال رہے گا اور دوسرا تنہا یہ دونون خواہ تانک مین رہینگے خواہ بنو مین جہان سرکار کی مرضی ہوگی رہینگے اگر اس شرط

ایک سال مین کوئی جرم مابد ولعنی منجانب فرقہ سانم خیل محسود کے علاقہ انگریزی مین سرزد ہوگا تو یہ دونون اول بعد انقضاے اوس مدت کے قابل رہائی کے ہونگے اور اگر اس عرصہ مین کوئی امر انفساخی عہد کا ظہور مین آوے یا کوئی جرم جسکے عوض معاوضہ حسب شرح بالا منظور ہوا ہی وقوع مین اوے تو اس حالت مین کھٹایا رخصت کرنا دونون اول کا منحصر اوپر راے سرکار کے رہے گا۔

جو ہمنے منجانب فرقہ سانم خیل قوم محسود وزیری کے مختارانہ منظور کیا ہے کہ مطابق ان شرائط کے تعمیل ہوگی ہم فرداً فرداً و کلیتہً اس کاغذ اقرارنامہ پر اپنی نشانی کرتے ہین اور یہ کہ سرکار اس اقرارنامے کو ہماری عارف سے منظور کرے گی۔

یہان دستخط اور نشانی سب کی ہوئی

تتمہ یادداشت

یہ اقرارنامہ جسکا ترجمہ اوپر تحریر ہے بمقام بنو بتاریخ ۱۹ ماہ جون ۱۸۶۱ء میرے روبرو دستخط اور صحیح ہوا نواب شاہنواز خان تانک والا اور سلطان محمود خان تحصیلدار بھی موجود تھے تمام محسود جاگون مین جمع ہوے اور آیات قرآنی قبل و بعد دستخط ہونے کے زبان پر لائے اس کا ملا کی تصدیق صاحب کمشنر بہادر تمت دیرجات نے بتاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۸۶۱ء بمقام تانک کی۔

ایسے مضمون کے اقرارنامجات اوسیوقت اور اوسی مقام پر ثانی دو فریق محسود نے یعنی علی زئی اور بہلول زئی نے بھی دستخط کیے علی زئی کیطرف سے ملک عمر خان و یار خان و منیر گل و بہین و زار محمد و علی خان و شجاع و ولایت خان و طوطی خان و دوک خان و سوال خان و رای خان و ولی خان و کلان و غربی کل و علی ہیبت و بیدل و کل شاہ بھی اور منجانب بہلول زئی ملک تاج محمد ملک لاتی خان و ل شیر خان دیا محمد و مشک و گدھی و ہادی خان و حاتم و برخوردار و درانی خان و لشکر خان بھوچر و مہرات و خواجہ احمد و مدہا و قلندشاہ و نانا زئی صالتا و منجانب زبردست و سید خان و سہٹے بہی و اخلاص و شاہباز و فتح خان و دیگر ملکان غیر حاضر بہلول زئی مختارانہ موجود تھے۔

یہ بھی حکم ہوا تھا کہ جو چھ شخص بطور اول یعنی دو ہر ایک فریق کی طرف سے ہونگے وہ

فرزند یا برادر یا برادر زادہ بلکہ ان ہون اور منجملہ اونکے تین بنو مین رہینگے اور تین تانک مین اور انکو خرچہ خوراک وغیرہ سرکار سے ملیگا۔

دستخط ای ای منٹر ولیمشٹ
قائم مقام ڈپٹی کمشنر

کابل

شروع صدی حال مین سلطنت درانی ہرات سے کشمیر تک اور بلخ سے سندھ تک تھی اور یہ ممالک احمد شاہ ابدالی نے حاصل کی تھی اور اوسکے بنیرہ یعنی پوتہ زمان شاہ کے عہد تک یکجا رہے یعنی منقسم نہین ہوے اس زمان شاہ نے خاندان بارکزئی کو جو خاندان اعلی تھا غصہ اور ناراض کیا اسوجہ سے اوسکے بھائی محمود نے اوسکو بمدد فتح خان اور بارکزئی لوگون کے سخت سے اوتار کر نابینا کیا اور آخر کار یہ زمان شاہ بمقام لدھیانہ پنشن خواری سرکار انگریزی مین مر گیا سنہ ۱۸۰۱ء مین شاہ محمود کو شجاع الملک برادر کوچک زمان شاہ نے خارج کر کے خود تخت نشین ہوا اور یہ شاہ شجاع سنہ ۱۸۰۸ء تک جب الفنسٹن صاحب بسفارت گئے تھے احمد شاہ کے سلطنت کو یکجا اپنے پاس رکھتا تھا۔

یہ سفیر اس نیت سے بھیجا گیا تھا کہ شاہ شجاع کے ساتھ اتفاق کر کے تدبیر حفاظت افغانستان و ہندوستان جسپر فوج ایران کا بسازش فرانس اندیشہ حملہ آور ہونیکا تھا عمل مین آوین اس سفیر کی نہایت خاطرداری ہوئی اور ایک عہدنامہ نمبر ۱۴۸ قرار پایا جسکو لارڈ منٹو صاحب نے بتاریخ ۱۷ ماہ جون سنہ ۱۸۰۹ء منظور کیا اوسوقت یہ تصور ہوا تھا کہ منشاے شرط دوم یہ تھا کہ سرکار انگریزی صرف اوسوقت مدد شاہ شجاع کی کرینگے جب فرانس و ایران دونون متفق ہو کر بارادہ افغانستان و ہندوستان حملہ آور ہونگے مگر اوس حالت مین نہین کرینگے جب صرف ایران افغانستان پر بغیر ارادہ مذکورہ بالا کے بباعث دشمنی سابق و تکرار حال حملہ آور ہون۔

الفنسٹن صاحب جب کابل سے روانہ ہوے اوسیوقت شاہ محمود نے باعانت فتح خان شاہ شجاع کو خارج کر دیا شاہ شجاع چند سال تک آوارہ پھرتا رہا کبھی کشمیر مین گرفتار ہوا کبھی رنجیت سنگھ کے پاس لاہور مین مقید ہوا مگر آخر کار ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۹ء اوسکو پناہ علاقۂ انگریزی مین بمقام لدھیانہ ملی اب فتح خان بارکزئی جو اہل مدد شاہ محمود کا تھا مورد عتاب شاہی ہوا اور شاہ نے اوسے نابینا کر کے قتل کیا قتل فتح خان باعث غصہ و لینے انتقام خاندان بارکزئی کا ہوا۔

منجملہ عدد بھائی فتح خان کے دوست محمد خان برادر کوچک واسطے لینے انتقام قتل کے

مستعد تر تھا شاہ محمود تمام علاقہ سے خارج کیا گیا مگر ہرات اوسکے پاس رہا تمام افغانستان برادران بارکزئی مین منقسم ہوا اور بوقوع بے انتظامی کے بلخ کو بخارا والے نے دبا لیا اور دیرہ جات کو رنجیت سنگھ نے اور علاقہ سندھ کو مملکہ سب علاقے سے تھا سر خود ہو گیا بیچ افتتاح افغانستان کے غزنی دوست محمد کے قبضے مین آیا مگر اوسنے بہت جلد اپنی حکومت کابل مین بھی قائم کی اور اس وجہ سے سب سے بڑا سردار بارکزئی کا ہوا۔

شاہ شجاع کو جسکے رفیق اب بھی کابل مین بہت تھے ہرگز نا امیدی دوبارہ لینے سلطنت سے نہین ہوئی تھی اس ارادے سے اوسنے ۱۸۳۳ع مین عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھ کیا وہ (اس عہدنامے کا حال پنجاب کے حال مین درج ہے) اور فوج لیکر سندھ کی راستے سے روانہ ہوا اور امیران سندھ کو شکست دیکر قندھار کو روانہ ہوا اور برائے چندے قابض ہوا یہان اوسکو شکست فاش دوست محمد خان نے دی لاچار ہو کر یہ اپنی جاے پناہ لدھیانے مین آیا اس فساد مین جو ایسے امور جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے رنجیت سنگھ نے پشاور اپنے قبضے مین کر لیا اس زیادتی سکھون سے غصہ ہو کر دوست محمد خان نے چاہا کہ جنگ مذہبی سکھون کے ساتھ کرے اوسنے اپنا خطاب اس جنگ مین امیر المومنین رکھا اور تمام پٹھان محمد سے درخواست کی کہ اگر شامل اوسکے ہون اوسکی فوج کثیر جمع کر کے بجانب پشاور روانہ ہوا مگر رنجیت سنگھ نے تخم دغا اونکے کیمپ مین بویا اور تمام فوج منتشر ہو گئی پس پشاور امیر کے ہاتھ سے جاتا رہا۔

یہ تجویز مدت سے سرکار انگریزی کی تھی کہ کوئی سردار ایران مین قرار دیا جاتا کہ فرانس اور روس بجانب مغرب ہندوستان پر حملہ نکر سکین اور ہر تدبیر عمل مین آئی تھی جس سے قدر انگلشیہ کی دربار طہران مین زیادہ ہو روس نے بباعث عہدنامہ ترکمان چی کے جو ۱۸۲۸ع مین منعقد ہوا تھا فتوحات شمالی کی قوت اور توقیر ایران مین حاصل کی تھی اور اوسنے بہت ترغیب دی کہ دعوی ایران کا اوپر ہرات اور مغربی افغانستان کے واجب ہے۔ جب ۱۸۳۷ع مین فوج ایران بمقابلہ ہرات آئی دوست محمد خان کی مرضی یہ ہوئی کہ اوسسے صلح کرے کیونکہ اوسکو امید تھی کہ وہ اوسکی مدد بمقابلہ سکھان کرینگے اور پشاور دوبارہ دلوا دینگے۔

اسی عرصے مین لارڈ اوکلنڈ نے کپتان برنس صاحب کو پیغام لیکر کابل روانہ کیا پیغام بظاہر

درباب عہد نامۂ تجارت کے تھا مگر باطناً یہ تجویز تھی کہ ایران آگے نہ آسکیں اور صلح دوست محمد خان اور رنجیت سنگھ مین قائم ہو دوست محمد خان کو اس سفیر سے اطمینان کلی نہوئی کہ انگریز اوسکی مدد بیچ دوبارہ حاصل کرنے پشاور کے کرینگے لہذا اوسنے میل بجانب روس کیا جنسے اوسکو توقع زیادہ بہ نسبت دوستی انگریزی سے تھی۔

تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی واسطے قائم رکھنے آزادی افغانستان کے اسطرح معرض شکستگی مین آئی یہ یقین کلی تھا کہ گروہ کثیر کابل مین جو لوگ ناراض حکومت بارکزئی سے ہین شاہ شجاع کا آنا غنیمت سمجھین گے لہذا دوبارہ قائم کرنا شاہ معزول کا مصمم قرار پایا اور اس نیت سے عہد نامہ تین فریق کا ماہ جون ۱۸۳۸ء مین سرکار انگریزی اور رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے قرار پایا (اسکا حال بھی پنجاب کے حال مین درج ہے) بتاریخ ۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ء شاہ شجاع کو قندھار مین تخت نشین کیا اور عرصۂ قلیل کے بعد دوست محمد خان حاضر ہوا اوسکو ہندوستان مین لائے مگر یہ خیال تھا کہ شاہ شجاع کے جانے سے اکثر لوگ خویش ہونگے وہ نہوا اوسکی اعانت صرف فوج انگریزی کرتی تھی کشتی اکثر پیدا ہوئی جسکی سرداری مین محمد اکبر فرزند ثانی دوست محمد خان کرتا تھا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی کابل مین تباہ ہوئی اور شاہ شجاع قتل ہوا ان حرکات و نمود و تباہی کا عوض جنرل پاکب صاحب اور جنرل نوٹ صاحب نے لیا یہ دونون صاحب مع فوج کابل مین قلع قمع کرتے ہوے آئے ایک صاحب لوتراہ خیبر اور دوسرا صاحب براہ قندھار و غزنین۔ اسطرح حرمت انگریزی قائم رکھکر فوج نے افغانستان کو خالی کردیا دوست محمد خان کو رہا کرکے اجازت ہوئی کہ کابل واپس جاے اور افغانون کو اختیار ہوا کہ جسکو چاہین اپنا حاکم مقرر کرین۔

درمیان جنگ ثانی پنجاب کے دوست محمد کابل سے پھر آیا اور پشاور پر قابض ہوا مگر بعد شکست سکھان جنگ گجرات مین امیر خیبر سے آگے بھاگ گیا جب فوج انگریزی قریب آئی بعد ازین چند سال تک کسیطرح کی رسمہ فیما بین سرکار انگریزی اور امیر کے جاری نہین ہوئی اور ترغیب دہی اقوام سرحدی پشاور سے واسطے ہمیشہ تنگ کرنے سرکار انگریزی کی بارہا

سنہ ۱۸۵۰ء مین امیر نے بلخ کو شامل اپنے ملک کے کرلیا سنہ ۱۸۵۱ء مین جب اوسنے دریافت کیا کہ بباعث نزاع اوسکے برادران قندھاری کے اوسکی قوت مین ضعف آیا اور ایرانیان نے

مداخلت کرنی شروع کی اوسنے اپنے فرزند غلام حیدرخان کو روانہ پشاور کیا جہان بماہ مارچ ۱۸۵۵ء
عہدنامہ نمبر ۱۴۹ قرار پایا جسکی رو سے صلح فیما بین سرکار انگریزی اور امیر کے قرار پائی اس مضمون سے
کہ ہر ایک فریق دوسرے کے ملک کا لحاظ رکھے گا اور دوست اور دشمن سرکار انگریزی کو دوست
اور دشمن کابل کے متصور ہونگے۔

بعد از صحیح ہونے اور دستخط ہونے عہدنامے کے غلام حیدرخان نے اطلاع دی کہ
اوسکے والد کا ارادہ یہ ہے کہ فوج بھیجکر جبال و درہ پر قابض ہوینگے دیگر اراضی این رودہ و آنرودے
دریاے سندھ شاہ شجاع نے دربار سکھ کو دی تھی اور بعد اشتمال پنجاب کے سرکار انگریزی کا حق
اوس کوہ اور اراضی کا تھا مگر اس استحقاق کا اظہار نہین ہوا تھا اور گورنر جنرل نے اپنی استرضا
دربابت امیر صاحب کے قبضہ کر لینے جبال مذکور کے ظاہر کی۔

۱۸۵۶ء مین جب ایران کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی حالات ہرات نے امیر صاحب کے دلمین
اندیشہ پیدا کیا اسلیے اوسنے مشورہ سرکار انگریزی سے کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور عہدنامہ
نمبر ۱۵۰ بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء منعقد ہوا جسکی رو سے استحکام عہدنامہ ۱۸۵۵ء کا ہوا اور یہ
وعدہ ہوا کہ سرکار انگریزی فوج کمکی امیر صاحب کو دینگے تاکہ سرحد اوسکی مضبوط ہو اور جب تک جنگ
ایران قائم رہے اوسوقت تک افسران انگریزی قندہار مین رہین اور نگران رہین کہ فوج کمکی
کا رمفوضہ اچھی طرح کرتی ہے یا نہین اور نیز قرار پایا کہ ایک سفیر کابل مین منجانب سرکار
انگریزی اور ایک سفیر پشاور مین منجانب دربار کابل رہا کرے۔

عرصہ قلیل گذرا کہ ہرات والون نے جو علاقہ کابل پر حملہ کیا تھا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا تھا
کہ امیر نے جاکر محاصرہ اوس شہر کا کیا تھا اس سے نہایت تفکر دربابت آیندہ حال کابل کے پیدا
ہوا اسمین کچھ شبہہ نہین کہ یکجا رہنا اس ملک کا صرف بباعث ذاتی صفات امیر کے ہے اور
وہ اب بہت مسن ہوگیا تفصیل ذیل غالب نظری سپاہ امیر صاحب ہے جو میجر تمدن صاحب نے
جو بعد ختم ہونے عہدنامہ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء قندہار کو روانہ کیے گئے تھے تحریر کی ہے فوج
آئین اوسکے سوار رجمنٹ پیادگان کے فی رجمنٹ برائے نام آٹھ سو نال بندوق کی اور تین رجمنٹ
سواران فی رجمنٹ تین سو سوارون کے اور توپخانے مین ایک غبارہ پانچ توپہاے کلان چھتر

ملکی اتواب اور چھ کوہی توپ ہین سوائے انکے قریب تین ہزار پانچ سو پیادگان خراسانی اور ایک گروہ ملکیہ جو ہزار پندرہ سو آدمی ایک مقام پر جمع ہو سکتے ہین سواران کشادہ قریب تخمیناً بیس ہزار کے ہین اور تخمیناً نفری باشندگان امیر کے ملک کی چوبیس لاکھ چھپن ہزار آٹھ سو نفری ہے

نمبر ۱۴۹

ترجمہ عہدنامہ جو امیر کابل کے ساتھ ہوا اور جسکے تصدیق بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۸۰۹ء ہوئی

چونکہ باعث سازش کے جو ایران کے ساتھ فرانس والون نے اس غرض سے کی ہے کہ اول علاقہ شاہ درانیان وثانیاً علاقہ ہندوستان پر حملہ آور ہون لہذا ہنوربل موسٹ سٹوارٹ الفنسٹن روانہ دربار کابل بطور سفیر کل مختار جانب رابٹ ہنوربل لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر جنکو اختیار کل امورات ملکی ومالی وفوجی ہندوستان مین جسقدر انگریزون کے قبضے مین ہے حاصل ہے اس غرض سے ہوئی ہے کہ اراکین سلطنت سے گفتگو کرکے تدبیر حفاظت دونون ملکون کی بمقابلہ حملہ فرانس وایران کی جائے اور چونکہ سفیر مذکور نے بہرہ یاب ملازمت شاہ ہوکر عرض اپنی سفارت کی جو بخصوص دوستانہ اور صفیہ تھی بیان کی اور شاہ نے آگاہ فوائد دوستی واتفاق سرکارین سے جو اس موقع پر کاربرار تھا ہوکر اپنے اراکین کو حکم دیا کہ ہنوربل موسٹ سٹوارٹ الفنسٹن سے گفتگو کرکے اور دونون ملکون کا فائدہ مدنظر رکھکر دوستانہ اتفاق قائم کرین لہذا چند شرائط عہدنامہ فیابین اراکین شاہ وسفیر انگلشیہ منعقد ہوے اور تصدیق اونکی بدستخط شاہ سے ہوئی پس ایک نقل اس عہدنامے کی سفیر مذکور نے واسطے تصدیق گورنر جنرل کے روانہ کی اور گورنر جنرل بہادر نے بالاکہ وکاست اون شرائط کو منظور کرکے ایک نقل اسکی حسب تفصیل ذیل مزین بمہر ودستخط گورنر جنرل ودستخط اراکین گورنمنٹ انگریزی ہندوستان واپس ہوئی اور حسب نشان ان شرائط کے امور سرکارین کے قرار پائی اور آیندہ جاری رہینگے۔

شرط اول

چونکہ فرانس اور ایران نے سازش بمقابلہ کابل کی ہے اگر وہ درمیان علاقہ پادشاہ گذر کرینگے تو ملازمان فلک بارگاہ اونکو گذر کرنے نہ دینگے اور کوشش تمام تر عمل مین لاکر جنگ آزما

ہونگے اور اونکو اپنے ملک سے خارج کردینگے اور ہندوستان تک اونکو پہونچنے نہین دینگے

شرط دوم

اگر فرانس اور ایران متفق ہوکر شاہ کابل کے ملک مین بہ نیت فاسد آئینگے تو سرکار انگریزی بدل اونکے اخراج مین کوشش کرینگے اور جو خرچ اس کام مین ہوگا اوسکے متحمل خود ہونگے اور جب تک سازش فرانس اور ایران کی جاری رہے گی یہ عہدنامہ بھی قائم رہیگا اور تعمیل اسکی فریقین کرتے رہینگے۔

شرط سوم

ان دونون سلطنتون مین دوستی اور اتفاق واسطے دوام کے رہیگا اور پردہ جدائی درمیان سے اوٹھا لیا جائیگا اور ممالک باہمی مین ہرگز دست اندازی کوئی نہین کریگا اور شاہ کابل کسی فرانس والے کو اپنے ملک مین آنے نہ دیگا۔

ملازمین وفادار سرکارین نے جو یہ عہدنامہ منظور کیا اور شرائط منظوری اور تصدیق سرانجام ہوچکین اور اس سند پر مہر اور دستخط رابٹ ہنوربل گورنر جنرل اور ہنوربل ممبر سوپریم گورنمنٹ ہند کے ہوے بتاریخ ۷ ماہ جون ۱۸۵۷ء مطابق ۱۱۲۴ھ

نمبر ۱۴۹

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان والی کابل و دیگر مقامات افغانستان جواب اوسکے قبضے مین ہین جسمین منجانب گورنمنٹ انگریزی جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس ایندرو مارکوئس ڈلہوسی کی بی گورنر جنرل بہادر ہند اور منجانب دوست محمد خان امیر کابل سردار غلام حیدر خان باختیارات عطیہ امیر صاحب کارکن تھے۔

شرط اول

فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اور اوسکے ورثا کی صلح و دوستی جاوید رہے گی۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ اون علاقجات افغانستان کا رکھینگے جو اب امیر صاحب کے قبضے مین ہین اور ہرگز اونمین دست اندازی نہین کرینگے۔

شرط سوم

امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی جانب سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ ممالک سرکار کمپنی کا رکھینگے اور ہرگز اونمین دست اندازی نہین کرینگے اور ہنوربل کمپنی کے دوستون کا وہ دوست اور دشمنون کا وہ دشمن رہے گا۔

بمقام پشاور بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ ماہ رجب ۱۲۷۱ھ ہجری۔

(مہر)

دستخط جان لارنس

چیف کمشنر پنجاب

مہر غلام حیدر خان ولیعہد

بطور مختار امیر دوست محمد خان اور اپنی طرف

بحیثیت ولیعہدی۔

تصدیق کیا راجہ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے بمقام اونک مند بتاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

دستخط ڈلیوسی

(مہر)

حسب الحکم دوست نوبل گورنر جنرل بہادر

دستخط جی الیف ایڈمنسٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند۔

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

شرائط عہدنامہ جو بمقام پشاور بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۷ء مطابق ۲۹ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ھ فیمابین امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان بذات خود منجانب اپنے اور سر جان لارنس کی سی بی چیف کمشنر پنجاب اور لفٹنٹ کرنل ایچ بی اندرسن کمشنر پشاور

نہوگا جسکی رو سے امیر کابل وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوست دوستونکا اور دشمن دشمنونکا ہمیشہ بل ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوگا اور امیر کابل بنشاء عہدنامہ مذکور کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ سرکار انگریزی کو اطلاع دینگے اگر وہ کوئی پیغام ایران یا دوستان ایران سے پائینگے اوسوقت تک جنگ جاری رہے گی یا اوسوقت تک جب تک فیمابین کابل و سرکار انگریزی کے دوستی قائم رہے گی۔

شرط دوازدہم

بلحاظ دوستی کے جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے قائم ہے سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ چشم پوشی تصورات ماضیہ اقوام افغانستان سے کرینگے اور بسیط اونکو نہ دینگے۔

شرط سیزدہم

چونکہ امیر صاحب چاہتے ہین کہ چار ہزار نال بندوق اور اونکو دیجاے سوائے اون چار ہزار کے جو سابق اونکو دی گئی ہین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ چار ہزار نال بندوق سرکار انگریزی مقام تل تک بھیجدینگے وہانسے امیر صاحب کے آدمی باربرداری لاکر لیجائینگے۔

(مہر) دستخط جان لارنس

(مہر) چیف کمشنر

(مہر) دستخط ہربرٹ بی

کمشنر قسمت پشاور

تتمہ

سند بنام راجہ ذیر سنگھ فرید کوٹ المرقوم ۲۱ ماہ اپریل ۱۸۶۳ء

واضح ہو کہ یہ سند عرضہ کرنے کے عطا ہوئی اور چونکہ طبع ہونا بس جلد کا قبل اوسکے شروع ہوا تھا لہذا وہ سند اس متن میں اپنے مقام پر درج نہو سکی۔

یہ سند بفصل اصل معنی میں اوسیطرح کی ہے جسطرح کی سنہ ۱۸۶۰ء میں مہاراجہ نیپال سے وراجہ ہائے نابھا وجیند کو عطا ہوئی تھی مگر اس امر اہم میں یہ اونسے مختلف ہے کہ یہ سیطرح کا استحقاق راجہ کو نہیں بخشتے مگر صرف اوسیقدر حقوق کی منظوری اور اجازت دیتے ہیں جو اوسکے حقوق اب موجود ہیں

جسوقت بزرگی وحکومت انگریزی ہندوستان میں قائم ہوئی اوسوقت سے راجہ ذیر سنگھ اور اوسکے بزرگون نے علامات نمک حلالی بسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی ہے اور انعامات بترقی آبرو ومرتبہ وعلاقہ حاصل کیے۔ بعد قلیل گذرا کہ رئیس حال فرید کوٹ نے بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء میں سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور بالعوض اس خدمت کے سرکار انگریزی نے ازراہ پرورش شاہانہ دس سواروں کی خدمت جو راجہ پر فرض تھی معاف کی اور کچھ خطاب بھی زیادہ کیا اور خلعت بھی دیا اور ضرب سلامی بھی اوسکی زیادہ کرکے گیارہ ضرب مقرر کیں اور راجہ کی درخواست اس مضمون کی بھی منظور کی کہ ایک سند مہر ودستخط نائب السلطنت درباب منظوری وعطا کرنے راجہ اور اوسکے ورثا کو اوسکی قدیم ریاست واسطے دوام کے اور نیز علاقہ جدید۔ سو راجہ کو سرکار انگریزی سے حاصل ہوا ہے بموجب شرائط ذیل کے ملے

شرط اول

ریاست موروثی جو اب راجہ کے قبضے میں ہے اور جو علاقہ راجہ کو ازروی عطایات یا تبدیلی علاقہ کے بسبب تفصیل ذیل کے اب ہے اور جو اس تحریر کے راجہ اور اوسکے ورثاے ذکور حملی وصلبی کو واسطے دوام کے منظور اور عطا ہوتے ہے مع تمام اختیارات مالی وملکی وفوجی جواب راجہ کو حاصل ہیں۔

شرط دوم

باستثناء آمدنی علاقجات معافی واقع کوٹ کپورا حسب تفصیل ذیل کے سرکار انگریزی کی

رقم راجہ یا اوسکے جانشینون سے یا اوسکے کسی رفیق یا رشتہ دار متوسلین سے یا بعوض مال یا خدمت یا کسی اور حیلہ کے طلب نکرینگے۔

آمدنی اراضی معافی علاقہ کوٹ کیدار جو منتقل ہوکے آئی یا آیندہ ضبط ہوگی۔ للہ ۱۸۱۸ء

منہا بابت معاوضہ سالیانہ سایر موقوفی محصول پرمٹ جو راجہ نے موقوف کیا۔ ۱۸۱۸ء

باقی۔ ۱۸۱۸ء

شرط سوم

راجہ نے بنظر معاوضہ جو سرکار انگریزی نے اونکو دیا ہے تمام محصول پرمٹ وغیرہ اپنی طرف سے اور اپنے جانشینون کی طرف سے معاف کرتے ہین اور یہ سب محصول علاقہ فرمدکوٹ مین معاف ہوے۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی کی خواہش یہ ہوئی کہ خاندان فرمدکوٹ دوام اور استدام قائم رہے لہذا راجہ اور اوسکے جانشینون کو درصورتیکہ دشاے ذکور اصلی و صلبی موجود نہون اختیار متبنی کرنے کا بموجب رواج خاندان عطا کیا۔

شرط پنجم

درباب رعایاے انگریزی کے جسنے کوئی جرم علاقہ راجہ مین کیا ہو اور وہ گرفتار ہوگیا ہو راجہ اور اوسکے جانشین اون اختیارات کو عملدرآمد کرینگے جو مراسلہ ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹر بنام گورنمنٹ مدراس نمبر ۳ مرقوم یکم جون ۱۸۳۶ء مین درج ہے۔

راجہ اور اوسکے جانشین کوشش بلیغ بیچ انصاف دہی اور رفاہ رعایا کے کرینگے اور بموجب شرائط عہدنامہ سابق کے ممانعت ستی اور بردہ فروشی و دخترکشی کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور جو کوئی مجرم اس جرم کا ثابت ہوگا اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط ششم

راجہ اور اوسکے جانشین ہرگز انحراف خیرخواہی اور نمک حلالی شاہ انگلستان سے نکرینگے۔

شرط ہفتم

اگر کسیوقت کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی تو راجہ شریک سرکار انگریزی ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور کوشش از حد کرکے رسد و باربرداری وغیرہ مطلوبہ افسران سرکار انگریزی حتی المقدور بہم پہونچائینگے۔

شرط ہشتم

راجہ مثل سابق بنرخ رائج الوقت معرفت اپنے اہلکاران کے مصالح ضروری واسطے بنانے راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام و پل وغیرہ کے کرینگے اور وہ بلا معاوضہ زمین مطلوبہ بنابر تعمیر راستہ ریل و شارع عام وغیرہ کے دینگے۔

شرط نہم

راجہ اور اوسکے جانشین ہمیشہ راہ وفاداری و خیرخواہی سرکار انگریزی پیش نہاد رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ قائم رکھنے آبرو و مرتبہ راجہ اور اوسکے خاندان کی رہیگی۔

فہرست علاقجات راجہ فرید کوٹ

علاقجات موروثی

پرگنہ فریدکوٹ پرگنہ وسیع سنگھ والہ

علاقجات جدید

دیہات پرگنہ کوٹ کیورا جو راجہ کو بالعوض پرگنہ سلطان خان والہ کے عطا ہوے۔

دیہات کوٹ کیورا وبھگیا جو سرکار انگریزی نے باستثنا موضع سبیان جو شامل علاقہ انگریزے حسب الحکم صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب مجریہ ۴ ماہ مئی ۱۸۵۸ء نمبر ۳۴۵ ہوا ہے عطا کیے۔

رفیق اور خراج گزار

موضع ماموسا یا پرگنہ فریدکوٹ۔

ختم شد جلد دوم